ترجمانِ اسلام

Jan 1958
To
Dec 1958

عرضِ مرتّب

راقم مشہود مفتی کا تعلق مفتی محمد نعیم لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے خانوادے سے ہے۔ راقم کے دادا مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ قدیم نامور علمائے لدھیانہ کے خاندان کے فرد تھے۔ آپ کے والد مولانا عبداللہ لدھیانویؒ نے قادیانیوں کے خلاف کفر کا اولین فتویٰ دیا تھا۔ آپ کے دادا مولانا عبدالقادر لدھیانویؒ اور تایا مولانا سیف الرحمٰن لدھیانویؒ ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی میں فتویٰ دینے والے ۳۴ علماء میں سرِفہرست تھے۔ یہ فتویٰ آزادی "صادق اخبار ۱۸۵۷ء میں شائع ہو چکا ہے۔

مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ تقسیم ہند سے پہلے جمعیت علمائے ہند کے نائب صدر اور ناظم بھی رہے۔ آپ ہندوستان میں متحدہ پنجاب کے مفتی اعظم بھی تھے۔ ۱۹۴۷ء میں پاکستان بننے کے بعد آپ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں آکر آباد ہوئے۔ ۱۹۵۰ میں آپ کے بڑے صاحبزادے مفتی ضیاء الحسن رحمہ اللہ نے اکابرین جمعیت علمائے ہند (جو کہ پاکستان میں آباد تھے) سے مل کر جمعیت علمائے پاکستان کی بنیاد رکھی، ان علماء میں مفتی عبدالواحدؒ گوجرانوالہ اور مولانا محمد صادقؒ کراچی شامل تھے۔ دریں اثنا مولانا سید حسین احمد مدنیؒ صدر جمعیت علماء ہند کے خط لکھنے پر کہ "جمعیت علماء ہند کے جو علماء پاکستان میں موجود ہیں وہ جمعیت علماء اسلام (جو کہ شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی نے ۱۹۴۵ء میں قائم کی تھی اس) کے ذریعے پاکستان میں نفاذِ اسلام کی کوششیں جاری رکھیں"، شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ، مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ، مولانا عبدالحنان ہزارویؒ، مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ اور مولانا خیر محمد جالندھریؒ نے ۱۹۵۶ء میں ملتان میں جمعیت علمائے اسلام کے نام سے ایک نئی تنظیم قائم کی۔

مولانا احمد علی لاہوریؒ کی وفات کے موقع پر انجمن خدام الدین کے ایک مضمون میں مولانا سید حامد میاںؒ سابق امیر جمعیت علمائے اسلام پاکستان لکھتے ہیں کہ:

> "جمعیت علماء اسلام کے اس موجودہ شکل میں احیاء کا کام حضرت مفتی صاحب کے ہاتھوں اس طرح ہوا ہے کہ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں مولانا احتشام الحق تھانویؒ کے حکمران ٹولہ کے ساتھ اتنے زیادہ قریبی اور گہرے تعلقات تھے کہ جن کی وجہ سے ان کی ذات بری طرح مجروح ہو گئی اور جمعیت علمائے اسلام کا قدیم ڈھانچہ بے جان ہو گیا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا مفتی محمودؒ کو توفیق مرحمت فرمائی، انہوں نے مصارف کا انتظام کیا اور حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ کی اعانت سے ملتان میں پہلی بار مغربی پاکستان کی سطح پر علماء کے بہت بڑے اجتماع کا انتظام فرمایا۔

علماء کی اَز سرِ نو تنظیم پر سب کا اتفاق تھا البتہ اس کے نام پر بہت بحث ہوتی رہی، بالآخر "جمعیت علمائے اسلام" ہی نام تجویز ہوا۔ حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ، مولانا عبدالحنان ہزارویؒ اور مولانا محمد نعیم لدھیانویؒ جو قدیم جمعیت علمائے ہند کے نظماء وغیرہ رہتے آئے تھے وہ بھی شریک تھے اور عہدے دار بھی ہوئے۔ بہرحال جمعیت علمائے اسلام کا اَز سرِ نو انتخاب عمل میں آیا اور حضرت لاہوری امیر قرار پائے۔"

اس تمہید اور تحریر کے بعد عرض ہے کہ راقم نے اپنے دادا مفتی محمد نعیم کی کتاب کے لیے ریکارڈ اکٹھا کرنے کا سلسلہ شروع کیا تھا جس کے لیے اخبار "الجمعیۃ دہلی" کیمبرج یونیورسٹی کے شعبہ آرکائیو سے ریکارڈ حاصل کیا گیا۔ اس کے بعد مولانا احمد علی لاہوری کی انجمن خدام الدین کے رسالہ "خدام الدین" اور پھر جمعیت علمائے اسلام کے نمائندہ جریدے "ترجمان اسلام" کو جمع کرنے کا سلسلہ شروع کیا جس کے حصول میں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن مولانا زاہد الراشدی صاحب گوجرانوالہ نے اس سلسلے میں بہت مدد فرمائی اور انہوں نے ٹیکسلا کے بزرگ صلاح الدین صاحب سے رابطہ کروایا جنہوں نے انتہائی محنت سے "خدام الدین" کے رسائل جمع کیے ہوئے تھے۔ ساتھ ہی انہوں نے یہ رہنمائی بھی فرمائی کہ "ترجمانِ اسلام" کے رسائل کہاں سے مل سکیں گے۔ ان تمام رسائل کی تدوین اور ترتیب اور انٹرنیٹ پر محفوظ کرنے کا کام اللہ تعالیٰ نے مفتی عبید الرحمٰن صاحب (فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی) کے ذریعے پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

اخبار "الجمعیۃ"، رسالہ "خدام الدین" اور "ترجمان اسلام" کی جمع و ترتیب کے دوران محسوس ہوا کہ موجودہ جمعیت علماء اسلام کا ایک دھڑا جس کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن ہیں، ان کے افکار واعمال ویسے نہیں ہیں جیسے اکابر جمعیت علمائے اسلام کے تھے اور مجھے کچھ ویسا ہی معاملہ محسوس ہوا جیسا مولانا سید حامد میاں صاحب سابق امیر جمعیت علمائے اسلام پاکستان نے ۱۹۶۲ء میں فرمایا تھا کہ:

"جمعیت علمائے اسلام کے اس موجودہ شکل میں احیاء کا کام حضرت مفتی صاحب کے ہاتھوں اس طرح ہوا ہے کہ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں مولانا احتشام الحق تھانویؒ کے حکمران ٹولہ کے ساتھ اتنے زیادہ قریبی اور گہرے تعلقات تھے کہ جن کی وجہ سے ان کی ذات بری طرح مجروح ہوگئی اور جمعیت علماء اسلام کا قدیم ڈھانچہ بے جان ہوگیا۔"

راقم نے کچھ ویسے ہی معاملات اور اسی طرح کے واقعات مولانا فضل الرحمٰن کے بارے میں بھی دیکھے اور محسوس کیے۔ دریں اثنا مولانا فداء الرحمان درخواستی رحمہ اللہ سے ان کی وفات سے کچھ عرصہ پہلے رابطہ ہوا جس میں

موجودہ جمعیت علمائے اسلام کے حالات کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ پہلے ہم لوگ (یعنی مولانا زاہد الراشدی اور وہ خود اور دوسرے علماء) تھے لیکن بعد میں یہ لوگ (یعنی مولانا فضل الرحمٰن اور ان کے ہم نوا علماء) حاوی ہو گئے۔

اس کے بعد حافظ حسین احمد صاحب سینیٹر کوئٹہ سے رابطہ ہوا، دورانِ گفتگو محسوس ہوا کہ ان کی معلومات ۱۹۷۰ء کے بعد کی ہی ہیں اور یہ بھی علم میں آیا کہ مولانا فضل الرحمٰن کی جمعیت کے اشخاص ماضی کی جمعیت علمائے اسلام جس کا وجود ۱۹۵۶ء میں آیا تھا، کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں رکھتے۔

حافظ حسین احمد صاحب سینیٹر کوئٹہ نے مولانا فضل الرحمٰن اور ان کے خاندان کے واقعات، ذاتی مفادات اور معاملات کے متعلق ایسے ایسے ہوش ربا انکشافات کیے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ ان تفصیلات کو سن کر انتہائی دکھ ہوا کہ جو جماعت (جمعیت علمائے اسلام) مولانا احمد علی لاہوریؒ، میرے دادا مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ اور دوسرے اکابر علماء نے ۱۹۵۶ء میں بلند تر دینی مقاصد کے لیے بنائی تھی وہ کیسے ذاتی مفادات کے لیے استعمال ہوتی ہوئی تباہی کے دہانے پر پہنچ گئی کہ مولانا فضل الرحمٰن کو اندرون اور بیرون ملک ڈیزل کی سمگلنگ کے واقعات کی وجہ سے پکارا جاتا ہے اور وہ بدمعاشوں اور کرپٹ سیاست دانوں کے ٹولے کے سربراہ بھی رہے ہیں۔

آخر میں یہ بات سب پڑھنے والوں کے لیے اہم ہے کہ جمعیت علمائے اسلام کی صحیح تاریخ کے لیے درج ذیل کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہیے:

جمعیت علماء ہند پر تاریخی تبصرہ (مفتی حفیظ الرحمٰن واصف دہلویؒ بن مفتی کفایت اللہ دہلویؒ)

جمعیت علمائے ہند کیا ہے؟ (مولانا احمد سعید دہلویؒ سابق ناظم جمعیت علمائے ہند)

جمعیت علمائے ہند کیا ہے؟ (مولانا سید محمد میاںؒ سابق ناظم جمعیت علماء ہند)

علمائے حق اور ان کے مجاہدانہ کارنامے (مولانا سید محمد میاںؒ، شائع کردہ ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہان پوری)

مذکورہ بالا کتابیں درج ذیل دو ویب سائٹس سے پڑھی اور ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہیں:

www.archive.org www.rekhta.org

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ راقم کے لیے اور راقم کے والدین، تمام اعزہ واقرباء بالخصوص راقم کے اکابرین علمائے لدھیانہ کے لیے دعائے مغفرت فرمادیں۔ جزاکم اللہ خیرا

مشہود مفتی

ابن نعیم بن مولانا محمد نعیم لدھیانویؒ

مطلوبہ صفحہ پر پہنچنے کے لیے کلک کریں

جنوری 1958	فروری 1958
مارچ 1958	مئی 1958
جون 1958	دسمبر 1958

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲۷

سہ روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا آرگن

زیر سرپرستی: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ

چیف ایڈیٹر
غلام غوث ہزاروی
مسئول: عبدالواحد
معاون: عبدالقادر قاسمی
مینیجنگ ایڈیٹر
غازی خدا بخش

ٹیلیفون نمبر
بدل اشتراک
سالانہ چھ روپے
ششماہی ۳/۸ روپے
قیمت
فی پرچہ دو آنے

جلد ۱	۱۰، ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۷۷ھ مطابق ۲، ۶ جنوری ۱۹۵۸ء موافق ۱۹، ۲۳ پوہ ۲۰۱۴ سمہ بکرمی	شمارہ ۵۲، ۵۵

مجلس مذاکرہ میں عدم شرکت کا فیصلہ

از حضرت مولانا احمد علی امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

علماء دین کی ذمہ داریاں بہت ہیں وہ اگر ایسے مجالس میں شریک ہوں جہاں جہاراً اسلام یا اسلامی تعلیمات کے خلاف مذاکرہ ہو رہا ہے تو یہ حکم خداوندی حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ کے خلاف ہے۔

اگر شامل ہو کر کسی غلط مقالے کے خلاف صدائے حق بلند کریں تو مجلس مجلس مناظرہ بن جائے جسے شاید ہمارے نازک مزاج ارباب اقتدار پسند نہ کریں اسی بنا پر جب علماء دین کو معلوم ہوا کہ لاہور میں لاکھوں روپوں کے خرچ سے ایک ایسا بین الاقوامی مذاکرہ کیا جا رہا ہے جس میں عیسائی یہودی ملحد اور مرزائی بھی شریک ہو کر اسلام پر اظہار آراء کریں گے جن کی خلافِ اسلام تقریریں عوام کے سامنے آ چکی ہیں تو انہوں نے اس کے خلاف احتجاج کیا۔

اب ارباب انتظام نے مجھے شرکت اور مقالہ پڑھنے کی دعوت دی ہے جو ۲۵ دسمبر کو پہنچی ہے اور جس میں لکھا ہے کہ ۲۷ دسمبر تک تمہارا مقالہ ہمارے پاس پہنچ جانا چاہیئے۔ غالباً ایسے دعوت نامے اوروں کے پاس گئے ہوں گے میں نہ اس مذاکرہ میں جانا پسند کرتا ہوں نہ ان کے رویہ کو صحیح سمجھتا ہوں

I اسلئے کہ ڈاکٹروں لیڈروں اور دوسرے لوگوں کو عرصہ پہلے مقالات کی اطلاع دی گئی ہے اور علماء کو جنکو پہلے ہی سے اپنے دینی مشاغل سے فرصت نہیں ہے عین موقعہ پر نہایت تنگ وقت میں دعوت دی گئی جو مذاق سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔

II اور اسلئے بھی کہ اس مجلس میں خطرہ بلکہ غالب گمان ہے۔ کہ اسلام کے پاکیزہ اور روشن اصول و تعلیمات پر چھینٹیں ڈالنے کی کوشش ہوگی۔ جس پر خاموشی گناہ ہے چنانچہ صدر جمہوریہ پاکستان کے افتتاح ہی ایسے دل آزار کلمات سے فرمایا جو چودہ سو سال کے منقول دین اور علماء دین کو چیلنج کی حیثیت رکھتے ہیں ان میں علماء پر کھلم کھلا کیچڑ اچھالکر پاکستان کی دینی ساکھ کو نقصان پہنچایا گیا

III اور اس لئے کہ اس مجلس میں مرزائیوں کو شریک نہ کرنے کا کوئی اعلان وائس چانسلر صاحب نے ...

شیعہ سنی اتحاد کیلئے جھوٹی کوشش

شیخوپورہ کی مثال

شیعہ سنی فسادات کا جتنا رونا رویا جائے کم ہے شیعوں کو ماتم کی عادت ہی ہے سنیوں کو پاکستانی مفادات کی تباہی اور اسلام کی توہین پر آنسو بہانے ہیں حکومت اتحاد کی کوشش کرتی ہے مجلس اتحاد اسلامی بنا رکھی ہے۔ اور ساتھ ہی سرکاری یا نیم سرکاری یا پھر چالاک شیعوں نے ملک میں شیعہ سنی اتحاد کانفرنسیں کرنی شروع کر دیں۔ لیکن کیا جب تک اصل بیماری کا علاج نہ کیا جائے۔ اتحاد میں کامیابی ہو سکتی ہے۔ ہمارے نزدیک فسادات کے وجوہ و اسباب کو رد کئے کے بغیر کامیابی ناممکن ہے۔ شیخوپورہ میں پچھلے دنوں شیعہ سنی اتحاد کیلئے کانفرنس کا اعلان ہوا۔ اشتہارات شائع کئے گئے۔ لیکن جمعیۃ علماء اسلام ضلع شیخوپورہ کے فیصلہ کے مطابق سنیوں نے شرکت نہ کی اور نہ ہی حضرت مولانا سید محمود الحق صاحب امیر ضلع اور حضرت قاری محمد امین صاحب خطیب عیدگاہ نے شرکت کی۔ حتی کہ جمعیۃ کے فیصلے کا احترام کرتے ہوئے جناب ملک محمد ... صاحب سابق مشیر اعلیٰ پنجاب اور ... عبداللطیف صاحب ایم۔ ایل۔ اے شیخوپورہ نے بھی صدارت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

حکومت اور شیعوں کو اس واقعہ سے عبرت حاصل کر کے سنیوں کی دل شکنی کا ازالہ کرنا چاہیئے تھا گھوڑوں کے جلوسوں۔ صحابہ کی توہین۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پتلے بنانے کی شیطنی حرکات کو قانوناً روک دیا جاتا تاکہ آئندہ فسادات کا انسداد ہو کر ملک خانہ جنگی کی لعنت سے محفوظ ہو جاتا لیکن بجائے اس کے بے ایمانی کو لیا گیا غلط پروپیگنڈے ہوئے۔ حتی کہ اخبار کوہستان نے دل کھول کر جھوٹ بلکہ مہا جھوٹ شائع کیا کہ سنی علماء نے تقریریں کیں۔ کہاں کے نام بھی شائع کردے کیا اس طرح کے جھوٹے پروپیگنڈے اور اخبار کوہستان کی حمایت و امداد سے سنی مسلمان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی توہین پر خاموش ہو جائیں گے اور کیا فسادات کا یہ حقیقی علاج کہلایا جا سکتا ہے۔

مدرسہ حنفیہ جہلم کا سالانہ جلسہ

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم کا آٹھواں سالانہ جلسہ مورخہ ۱۴، ۱۵، ۱۶ مارچ ۱۹۵۸ء کو انشاء اللہ تعالیٰ منعقد ہو رہا ہے جس میں استاذ العلماء شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان۔ حضرت مولانا العلامہ شمس الحق صاحب افغانی سابق وزیر معارف قلات ڈویژن۔ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب (امیر جمعیۃ علماء اسلام (سرحد) امیر البیان حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر مبلغ اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان جناب علامہ خالد محمود صاحب ایم۔ اے پروفیسر مرے کالج سیالکوٹ ان حضرات کے علاوہ دیگر ممتاز علماء کرام و شعرائے اسلام بھی شرکت فرمائیں گے۔

ایسے حضرات کا ورود مسلمانوں کے لئے ہر لحاظ سے مژدہ عظمیٰ ہے

بقیہ خطبۂ صدارت

از حضرت مولانا عبدالکریم صاحب کلاچوی رکن مجلس منتظمہ مرکزیہ

تیسرا دور اسلامیہ جمہوریہ بن جانے کے بعد یا خندگان ملک کا اہم فریضہ یہی ہے کہ اب اس ملک میں جلد از جلد آئین اسلامی کا نفاذ کرایا جائے۔ اور منظور شدہ دستور میں جتنی دفعات اسلام کے خلاف ہیں۔ انہیں آئینی جد و جہد کر کے حذف کر دیا جائے

مثلاً ۱ وزارت عظمیٰ تک کے عہدوں کا دروازہ غیر مسلموں کیلئے کھلا چھوڑنا۔ جس پر ہندو سکھ عیسائی اور مرزائی تک متمکن ہو سکتے ہوں۔ ایسی دفعہ ہے کہ اسلام کے ہر طرح منافی ہے۔ اور ببانگ دھل اسلامیہ جمہوریہ کے نام کو چڑا رہی ہے۔

۲ کسی مسلمان کے ارتداد یا کفر کی تبلیغ پر کوئی پابندی نہ ہونا ایسی آزادی ہے جس سے اسلامیہ جمہوریہ کی بیخ کنی کے مترادف کہا جا سکتا ہے۔

۳ اسلامیہ جمہوریہ کی بااختیار اسمبلی میں جسکا کام تبویب احکام یا تنفیذ و اجرا قانون خداوندی ہی ہو سکتا ہے۔ مخلوط یا جداگانہ طریقہ سے غیر مسلموں کو شریک کرنا یا انکو کلیدی اسامی پر فائز کرنے کے معنی یہی ہو سکتے ہیں کہ قانون خداوندی کے اجراء کا دعویٰ ایک ایسا خواب بن جائے۔ جسکی کبھی بھی تعبیر نہ ہو سکے

۴ قرآن و سنت کے خلاف کوئی قانون نہیں بنایا جائیگا۔ اس قسم کے مشہور الفاظ کا دستور میں ہونا مندرجہ بالا اغلاط کے ہوتے ہوئے مضحکہ خیز ہونے کے علاوہ اس لئے بھی بے معنی ہے کہ ان غلط دفعات کے ہوتے ہوئے کسی جرم ... ہی اور نافرمانی کے خلاف کوئی قانونی چیلنج نہیں ہو سکتا اور اسی طرح کی دوسری کمزوریاں اور خامیاں جو منظور شدہ دفعات دستور میں رہ گئی ہیں ان سب کو آئینی جد و جہد سے دور کرنا اور اسلام کو صحیح اور اصلی خد و خال کے ساتھ ملک میں رائج کرنیکے لئے کوشش کرنا ہی وقت کا سب سے بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے

جمعیۃ علماء اسلام کا دور جدید اکتوبر ۵۶ء میں ایک سو پینسٹھ علماء کا ملتان میں جو اجتماع ہوا اس میں یہی طے کیا گیا تھا۔ کہ ملک و ملت کے اس اہم ... کی طرف اجتماعی طور پر متوجہ ہونا ملت کا ایک ... ہے خاصکر علماء دین کا کہ وہ اس سخت ترین مرحلہ میں بھی حسب سابق امت پاکستانیہ کی صحیح رہنمائی کریں چنانچہ ... جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی تشکیل کی گئی اور حق تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس کی قیادت ایسے ہاتھوں میں دی گئی ہے جنکی دیانت تقویٰ تبحر علمی اور مجاہدانہ خدمات پر ہر طرح سے اعتماد کیا جا سکتا ہے۔

۱ رئیس المفسرین جامع شریعت و طریقت حضرت مولانا جو ہندوستان بھر کے قافلہ حریت کے اولین مجاہدین میں سے ایک ہیں آپکی قیادت و رہنمائی میں اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب کی مدبرانہ مساعی و دیگر تجربہ کار کارکنان جمعیۃ علماء کی انتھک کوششوں سے علاقہائے سابق سندھ۔ بلوچستان اور پنجاب کے سینکڑوں علماء دین اور زعماء ملت نے جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم و احیاء دین اور نظام شریعت کیلئے اپنی خدمات پیش فرمائیں۔ جسکی وجہ سے سارے مغربی پاکستان میں جمعیۃ کی تنظیم اور اہل اسلام میں دینی بیداری کا جذبہ روز بروز ترقی کر رہا ہے ان حضرات علماء میں وہ علماء بھی شریک ہیں۔ جنکے تبحر علمی دیانت و تقویٰ اور اصابت رائے پر بجا طور پر فخر کیا جا سکتا ہے اور ایسے علماء کرام اور بزرگان قوم بھی ہیں جنکی عمریں جیلوں میں اور اموال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ ہوئے اور ان کی استقامت میں اب تک کوئی فرق نہیں آیا والحمدللہ۔

حکمرانی کا اسلامی اصول ۲ دسمبر ۵۷ء کو مجلس عاملہ نے جداگانہ اور مخلوط انتخاب کے ملک گیر جھگڑے کے متعلق قوم کی صحیح راہنمائی کرتے ہوئے یہ فیصلہ صادر کیا کہ پاکستان کی بااختیار اسمبلی میں جیسے نفاذ قانون خداوندی ہی کا حق ہے۔ صرف وہی آدمی بھیجے جائیں جو قانون خداوندی پر ایمان بھی رکھتے ہوں۔ ہندو سکھ۔ مرزائی عیسائی وغیرہ کو نہ مخلوط انتخاب کے ذریعہ سے اسلامی حکومت کی بااختیار اسمبلی میں بھیجا جا سکتا ہے اور نہ جداگانہ طریقہ سے۔ چونکہ مدت سے ہماری ذہنی پرورش غیر اسلامی طریقہ سے ہو رہی ہے اسلئے جمعیۃ کے اس فیصلہ کو جو بحد حقیقت جمعیۃ اور تمام دوسری پارٹیوں کے درمیان بالکل ایک امتیازی خط کھینچ دیتا ہے۔ بہت سے نوجوان تعجب سے دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں۔ یہ عجیب بات ہو گی کہ جمہوریت کے اس دور میں اقلیت کو بالکل کرسی نہ دی جائے۔ ان دوستوں سے صرف ایک سوال ہے کہ آپکی یہ حکومت کسی قوم کی حکومت ہے یا کوئی اصولی حکومت ہے۔ جسکا دار و مدار ایک خاص نظریہ اور اصول پر ہے۔ ظاہر ہے کہ آپنے دوسری ہی شق کا اعلان کیا ہے۔ کہ یہاں حاکمیت اللہ کی ہے۔ قرآن و سنت کے خلاف کوئی قانون نہیں بنایا جائیگا۔ اور اسی اصولی حکومت کا آپ ۱۹۴۷ء سے برابر ہر جگہ اعلان کرتے رہتے ہیں۔ اور جب اصولی حکومت ہے۔ تو جن اصولوں پر آپنے اپنی حکومت کی بنیاد رکھی ہے۔ ان اصولوں کے منکرین کو آپ کس طرح وہ اصولی حکومت سونپ سکتے ہیں۔

ہو چکا ہے کہ چونکہ ہماری حکومت کیمونیزم کے اصول پر رکھی گئی ہے۔ اس لئے کیمونیزم کے نظریہ پر ایمان نہ رکھنے والا کوئی شخص یہاں نہ ووٹ دے سکتا ہے نہ ... ہے۔

یہی حال امریکہ کا ہے۔ کہ امریکی نظام جمہوریت پر ایمان نہ رکھنیوالا کوئی کیمونسٹ وہاں نہ ووٹ دے سکتا ہے نہ ... سکتا ہے۔ کیا صدیقؓ اور عمرؓ کے انتخاب میں ... غیر مسلم کی رائے لی گئی تھی۔ عقلی اور نقلی دلائل کا یہی تقاضا ہے کہ جن اصولوں پر آپ حکومت کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ ان کے منکرین کو قطعاً ان قوانین کے نفاذ کیلئے منتخب نہیں کیا جا سکتا۔ مگر اس کے علاوہ ... تو تجربہ بھی کر چکے ہیں۔ خدا کو حاضر ناظر کر کے ... تعصب سے بالاتر ہو کر کچھ تو سوچئے۔

۱ منڈل کو آپ نے اسمبلی میں جگہ دی وزیر قانون بنایا پھر یاد رہے کہ اس نے ملک و ملت کے ... کو کہاں سے کاٹا۔

۲ مرزائی ظفر اللہ کو وزارت خارجہ پر براجمان ... اسکے ہاتھوں جو کچھ انجام ہوا تباہی کی وہ داستان گورداسپور کے معمہ میں پڑھئے۔ یا پھر کشمیر کا سارا قصہ دھرا ہے۔ اور یہاں لاہور کے ہزاروں شہداء سے اس کی کرمفرمائیوں کا حال پوچھئے۔

۳ غالباً آپکے اس بہت بڑے افسر کا نام گرسی ... تھا۔ جسے رموز مملکت کے خفیہ طور پر حاصل کرنے کے الزام میں دھر لیا گیا اور بہ اعزاز تمام اپنے وطن پہنچا دیا گیا قرآن مجید کا حکیمانہ اصول روز اول سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ لا تتخذوا بطانۃ من دونکم لا یألونکم خبالا

ایک مغالطہ اس مرحلہ پر ایک مغالطہ دیا جاتا ہے کہتے ہیں فیصلہ تو اکثریت پر ہی ہو گا۔ اور جب اسمبلی میں غالب ترین اکثریت مسلمانوں کی ہو گی تو چند ایک غیر مسلموں کے وجود سے کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔ مسلمان تو اسلامی قانون کا ہی فیصلہ دینگے۔ اور اکثریت کی رائے اقلیت کو ماننی ہی پڑے گی۔ قطع نظر اس کے کہ اصولی طور پر غیر مسلموں کا اس عہدہ پر شرعاً فائز ہونا ناجائز ہے۔ حالات بھی پکار پکار کر یہ بتا رہے ہیں۔ کہ یہ صرف ایک فریب ہی ہے۔ یہ کل کی بات کیا آپ بھول گئے ہیں۔ مشرقی پاکستان میں۔ اور پھر اسکے صدقہ میں مغربی پاکستان میں بھی مخلوط انتخاب کا بل کیا صرف چند ہندوؤں کی خوشامد میں منظور نہیں کیا گیا۔ اور پھر آج ہی کی بات تو ہے کہ ون یونٹ جسے کتنے شوق و محبت اور پیار سے کروڑوں کا خرچ کر کے بنایا گیا تھا۔ کیا نیشنل کے صرف دس ممبروں کی خاطر تین سو ممبر اپنی رائے نہیں قربان کر بیٹھے۔ تو پھر یہ مغالطہ کیوں دیا جا رہا ہے۔ کہ اقلیت کا کیا اعتبار ہے۔ قانون تو اکثریت کی رائے سے بنے گا۔

انتخابات اور جمعیۃ علماء اسلام مجلس عاملہ کے دوسرے اجلاس منعقدہ ملتان کے فیصلوں میں ایک اہم فیصلہ انتخابات میں براہ راست

اداریہ

ترجمان اسلام

مدیر اعلیٰ
غلام غوث ہزاروی

مورخہ ۶ جنوری ۱۹۵۸ء

گذشتہ سے پیوستہ

مجلس مذاکرہ ۴۵

علماء دین کی فتح اور کفر کی پہلی شکست

پاکستان کی دہ سالہ زندگی پر سرسری نگاہ ڈالنے سے
ہم اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ ارباب اقتدار نے اسلامی
دار سے سوتیلی ماں کا سا سلوک روا رکھا ہے۔ اب تک عربی
تنزل اور انگریزی کی ترقی کی طرف قدم بڑھا ہے۔ اردو کو
کاری زبان قرار دیکر بھی عدالتوں اور کالجوں میں اسکو رائج نہیں
گیا۔ انگریزی وضع قطع کو پاکستانی اور سادہ اسلامی وضع
قطع کے مقابلہ میں عروج حاصل ہوا۔ شراب و رباب کی
سرپرستی ہوئی۔ رقص و سرود کو اونچے طبقہ نے ایسا اپنایا
ہے کہ یہ سرکاری ڈیوٹی کا جزو لاینفک ہو۔ اسلامی پردہ
کے خلاف ایسی جہاد جاری ہے۔ نوابوں وزیروں اور سیاسی
لیڈروں کی عقلوں پر پردے پڑ چکے ہیں۔ انکو مغربی ممالک
کی بے راہ روی اور نسب و شرف کی تباہی سے عبرت حاصل
کرنیکی جگہ انکی نقالی ہی میں مزہ آ رہا ہے۔ قانون اسلامی کے نفاذ
کو دس سال سے الفاظ و مواعید کے چکر میں ڈال رکھا ہے۔ ملک
کی رائے عامہ کے ساتھ مذاق کیا جا رہا ہے۔ کفر و اسلام کی
جنگ ابھر رہی ہے۔ خدائی حدود کو توڑا جا رہا ہے۔ اسلامی تبلیغ
کی راہ میں طرح طرح سے رکاوٹیں ڈالی جا رہی ہیں۔ بے حیائی
بے پردگی اور رقص و سرود کو عام کرنے کیلئے باری باری سے بیرونی
ممالک کے گانے اور ناچنے والوں کو ثقافتی وفود کے نام سے بلایا
جا کر ملک بھر میں ان کے دورے کرائے جاتے ہیں۔ باہر کی
رقاصاؤں کے ساتھ پاکستان کی بیٹیاں بھی اسٹیج کی پریاں اور
تتلیاں بنتی ہیں۔ اونچے سے اونچے آدمی بھی اپنی بیوی کو
نچوانے میں شرم محسوس نہیں کرتا۔ اللہ تبارک کا ہزار ہزار
شکر ہے۔ کہ شیطان کے اس لاؤ لشکر کے مقابلہ میں علماء دین
کو عظیم الشان فتح نصیب ہوئی۔ لاکھوں روپیوں کی بربادی
اور اپنی بہو بیٹیوں کو بے پردہ نچا نچا کر بھی بڑے لوگ عام
مسلمانوں کو اس بے دینی اور دیوثی پر مائل نہیں کر سکے۔

ملک کے گوشہ گوشہ میں ان شیطانی طوفانوں کے مقابلہ میں
علماء دین عموماً اور جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے کارکن
خصوصاً سد سکندری بن کر کھڑے ہیں۔

اس مشکل کو محسوس کر کے اونچے طبقہ نے عرصہ سے اسلام
ہی کے نام سے اسلامی اصول کی مخالفت کا پروپیگنڈا شروع
کر رکھا ہے۔ مثلاً یہ کہ اسلام عورتوں کو آزادی دیتا ہے۔
اسلام میں لچک موجود ہے اس کے مسائل زمانہ کے ساتھ
ساتھ بدل سکتے ہیں۔ اسلام تنگ نظری نہیں سکھاتا۔
اسلام شخصی آزادی کا حامی ہے (یعنی جو چاہو کھاؤ پیو اور کرو)
اسلام ایک انفرادی چیز ہے ملکی اجتماعی قانون اسمیں مداخلت
نہیں کرتا۔ اسلام میں علماء کا وجود ہی نہیں ہے۔ اس طرح
کے بیسیوں غلط اور دجالانہ پروپیگنڈے ملک میں کئے
جا رہے ہیں۔ مگر یہ ہتھیار بھی علماء ربانیین کے مقابلہ میں
اب تک کامیاب نہیں ہو سکا۔

اب ایک اور قدم اٹھایا گیا ہے۔ اسلامی مجلس مذاکرہ
کے نام سے اسلامی مسائل پر مقالے سنانے کیلئے دنیا
بھر سے اپنی ہی صوابدید کے مطابق ایک معجون مرکب قسم
کا اجتماع بلایا گیا ہے۔ ان کے مقالے شائع کر کے دنیا
بھر کو بتایا جائیگا کہ یہ ہے اسلام کا مفہوم۔ اہل اسلام اور
خاص کر علماء دین پر اسکا کوئی اثر اور رعب نہیں ہے۔
علماء حق نے ہر زمانہ میں ایسے عقل کے پتلوں کا دندان شکن
جواب دیکر اسلام کی حفاظت کی ہے۔ افسوس صرف ارباب
اقتدار و اختیار پر ہے کہ اسلامی مسائل پر مقالے سنانے
کیلئے انہوں نے ایسے افراد کو دعوت دی ہے جنکے اسلام
پر اہل اسلام کو کوئی اعتماد نہیں ہے۔ ان کو بلانا دراصل
دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونک کر یہ باور کرانا ہے کہ یہ
لوگ اسلام کے صحیح نمائندے اور اصلی ترجمان ہیں۔

بنا بریں علماء دین کو حق تھا بلکہ ان پر فرض تھا کہ وہ
عوام کو اس دام تزویر سے بچانے کیلئے اعلان کر دیں
کہ یہ لوگ اسلام کے نمائندے نہیں ہیں۔ چنانچہ علماء دین کو
اس محاذ پر بھی فتح ہوئی۔

اس لئے کہ (۱) ظفر اللہ خاں کو اس میں آنیکی یا
اس کو لانے کی جرأت نہ ہو سکی۔

(۲) اور اس لئے بھی کہ اہل مقالات اب پھونک پھونک
کر قدم رکھینگے وہ جانتے ہیں کہ ان کے ایک ایک لفظ پر
علماء پاکستان تنقیدی نگاہ ڈالیں گے

(۳) اور اسلئے بھی کہ علماء کے خدشات صحیح ثابت
ہو گئے۔

ہمارے صدر جمہوریہ مرزا سکندر صاحب نے
اپنے افتتاحی خطبہ ہی میں علماء دین کے خلاف ملائیت کے
نام سے اپنے غصہ کا اظہار فرما کر ہمارے خدشات کی تصدیق
فرما دی ہے۔ لیکن اگر صدر جمہوریہ کی مراد ان ملاؤں کو ذلیل کرنا ہو
جو اپنی مساجد کے اندر دوسرے فرقہ کے بزرگوں کو گالیاں دینا ثواب
سمجھتے اور اپنی انتہائی تنگ نظری اور خبث باطن کا ثبوت دیتے ہیں
اور مساجد سے باہر گھوڑوں کے جلوس نکالکر ان کو چومتے چاٹتے
اور تاریک زمانے کی یاد تازہ کرتے ہوئے انسانیت کو ذلیل
کرتے ہیں۔ تو اس میں ہم بھی اپنے صدر محترم کے ساتھ شریک ہیں
اور اگر یہ مراد نہیں بلکہ وہ عام علماء دین کو ملائیت کے الفاظ سے
کوستے ہیں۔ تو دنیا کا کوئی عقلمند ان کا ساتھ نہیں دے سکتا
اسلئے کہ انگریزی اقتدار سے پہلے پہل گیارہ سو سال تک اطراف
عالم میں اسلامی عظمت و سطوت کا ڈنکا بجانے والے نہ ناچنے
والے لیڈر نہ ناچنے والی لیڈرانیاں تھیں اور نہ ہی کوئی گریجویٹ
افسر۔ بلکہ وہی قاضی وہی مفتی وہی افسر وہی حاکم اور وہی امراء
ہوا کرتے تھے۔ جو یا خود ملا تھے یا جنہوں نے ملا کی شاگردی میں قال
اللہ و قال الرسول سے دلوں کے چراغوں کو روشن کیا ہوا تھا۔
اور سچ پوچھو تو ملائیت کی بارہ سو سال کی ساری کمائی بنگال کے جعفر
دکن کے صادق اور بعد کے گریجویٹ ہڑپ کر گئے۔ ملائیت
کے اس زمانے کے فتح کئے ہوئے ممالک گریجویٹ غلاموں نے
انگریزوں کے قدموں میں ڈال دئے۔

منشی مودودی صاحب کی منطق

جب ایک وفد مسلمانوں کا مودودی صاحب سے ملا کہ آپ مجلس
مذاکرہ میں شریک نہ ہوں تو آپ نے عجیب و غریب منطقی جواب دیا۔ کہ
ظفر اللہ خاں آئے تو میں شریک نہ ہونگا۔ کوئی غیر معروف مرزائی شریک
ہو تو کوئی ہرج نہیں ہے۔ یہ ہے مودودی اجتہاد۔ بھلا اللہ تعالیٰ
کے ہاں بھی مشہور اور غیر مشہور مرزائی میں کوئی فرق ہے۔ ہمارے خیال
میں مودودی صاحب سے یہ کہنا ہی غلط تھا کہ آپ شریک نہ ہوں
کیونکہ خود منشی مودودی بھی تو ان متجددین میں سے ہیں جنکی تحقیقات
پر علماء کے کسی طبقہ کو اعتماد نہیں۔ یہ حضرت بھی تو جدید دعوی مسلکی میں
عجیب و غریب اجتہاد کی اجازت دیتے ہیں۔ جسکی روشنی میں یہ نص قرآن
کے خلاف دو بہنوں کو ایک آدمی کے عقد میں دینا جائز سمجھتے
ہیں۔ یہی منشی مودودی صاحب تو ہیں جنہوں نے اپنی کتاب حقوق
زوجین۔ میں خلع کی بحث میں خلع کو طلاق کے بالمقابل عورت کا حق قرار
دیکر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ اگر عورت دعویٰ کرے کہ مجھے
اپنا خاوند پسند نہیں ہے تو قاضی کو یہ تنقیح کرنے کی ضرورت ہی نہیں کہ
عورت جائز ضرورت کی وجہ سے علیحدگی چاہتی ہے یا صرف نفسانی خواہش
کی بنا پر۔ اگر وہ خاوند کو ناپسند کرتی ہے تو عدالت کو ڈگری دیدینی چاہئیے
منشی مودودی صاحب نے اور بیسیوں مسائل ایسے لکھے ہیں جنکے مجموعہ کو
ہم ماڈرن اسلام کہہ سکتے ہیں۔ پرویز نے حدیث کا سرے سے انکار کر دیا ہے۔ اور
مودودی صاحب نے حدیث کے بارہ میں ائمہ محدثین کے فیصلے کو مجروح کر کے حدیثوں
کے اعتماد پر ضرب کاری لگائی ہے۔ قرآن پاک کی آیتوں کی تفسیر سلف صالحین
سے علیحدہ ہو کر کرتے ہوئے الحاد کا دروازہ کھول دیا ہے۔ امریکہ پرست یا مغرب
زدہ طبقہ یہی تو چاہتا ہے کہ اسلام کی اسطرح اصلاح (حجامت) ہو جائے
جسکو نیا زمانہ قبول کر سکے۔ بہرحال مرزائیوں منکرین حدیث۔ ملحدوں
اور مودودیوں کی تحقیقات اسلامی پر اعتماد نہیں نہ انکو اسلام و اہل اسلام کا
نمائندہ تصور کرتے ہیں۔ اگر یہ لوگ کوئی بھی غلط بات کہیں گے ہم اسکا دندان شکن
جواب دیں گے

جمعیۃ علماءِ اسلام کی تنظیمی اور تبلیغی سرگرمیاں

سندھ

مودودی کی جماعت اسلامی سے بیزاری کا اعلان

ہم دستخط کنندگان ذیل اعلان کرتے ہیں کہ ہم مودودی کی جماعت اسلامی سے مودودی کے عقائد اور اسکی مخصوص اسلامیت سے (جسکو وہ اپنی سمجھ کے مطابق پیش کرتا رہتا ہے) بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے مودودی اور اسکے ہی معنویوں کو آگاہ کرتے ہیں کہ ہم سے ووٹ۔ نوٹ وغیرہ الغرض کسی کام کی امید نہ کریں۔

(۱) حکیم غلام مرتضےٰ ملازم ساکن گوٹھ حاجی سا ئیں ڈنہ کھوڑہ
(۲) الٰہی بخش لنڈ ساکن وریاسہ
(۳) عطائی محمد صالح گو یانگ
(۴) امام بخش واریاسہ (۵) نیک محمد واریاسہ
(۶) عبد الہادی تحصیل گڑھی یاسین ضلع سکھر

جمعیۃ علماءِ اسلام کا اہم اجتماع

چھ مسلمان مودودیت سے تائب ہو گئے

گوٹھ واریاسہ تحصیل گڑھی یاسین ضلع سکھر میں زبردست اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا سید ابو المنیر محمد شاہ صاحب سجادہ نشین درگاہ لعروث شریف (۲) حضرت مولانا خلیفہ عبد العزیز بھانڈوی (۳) حضرت مولانا الحاج مولوی میر محمد صاحب مراد پوری (۴) مولانا منظور احمد صاحب شکار پوری (۵) مولانا قاری محمد عیسیٰ صاحب (۶) مولانا نیک محمد صاحب (۷) مولانا محمد یوسف صاحب (۸) مولانا فقیر محمد صاحب و مولانا علی محمد صاحب وغیرہم نے شرکت فرمائی۔ جلسہ کا انتظام مولانا حاجی میر محمد صاحب سکھرانی اور اہلِ واریاسہ کی طرف سے کیا گیا تھا۔ طعام قیام کا باقاعدہ بندوبست تھا۔ اجتماع کی صدارت الحاج سید ابو المنیر محمد شاہ لعروثی سجادہ نشین درگاہ عالیہ لعروث شریف نے فرمائی۔ حضرت مولانا مناظر اسلام منظور احمد صاحب شکار پوری نے زبردست تقریر کی اور مودودی جماعت کی اسلامیت پر بصیرت افروز تنقید کی صاحب صدر نے حضرات علماء کرام کے مجاہدانہ کارناموں کا ذکر کیا۔ مولانا حاجی میر صاحب مراد پوری نے جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے اغراض مقاصد پر روشنی ڈالی جس بنا پر چھ افراد جو مودودی جماعت سے تعلق رکھتے تھے مودودیت سے تائب ہوئے۔ اور آخر میں حضرت مولانا قاری محمد عیسیٰ صاحب نے قرآن کی اہمیت اور توحید کے موضوع پر پُر مغز خطاب فرمایا۔ مندرجہ قراردادیں پاس کی گئیں

(۱) حکومت پاکستان سے قانون قرآنی کے سلسلہ جلد گیا کہ قرآن وحدیث پر مبنی قانون قرآنی نافذ کیا جائے

(۲) منکرین قرآن و منکرین حدیث کی لا کمیشن سے برطرفی کا مطالبہ کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے سفارش کی گئی کہ ان کی جگہ امیر اعلیٰ حضرت مولانا الحاج مولوی احمد علی صاحب صدر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان اور حضرت مولانا شمس الحق صاحب سابق وزیر معارف (ریاست قلات) بلوچستانی کو لیا جائے۔

(۳) مستونگ مولانا محمد صدیق صاحب ناظم اعلیٰ سراوان کی باعزت فوری رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔ اور گوٹھ واریاسہ میں مندرجہ ذیل حضرات پر مشتمل جمعیۃ کی ابتدائی برانچ قائم کی گئی۔

تشکیل جمعیۃ علماء اسلام واریاسہ تحصیل گڑھی یاسین ضلع سکھر

صدر:۔ حضرت مولانا میر محمد صاحب سکھرانی

نائب صدر:۔ حضرت مولانا نیک محمد صاحب

ناظم اعلیٰ:۔ وڈیرہ نور محمد خاں صاحب

خزانچی:۔ محمد عثمان صاحب

نیز کام کی آسانی کو مدنظر رکھتے ہوئے گرد و نواح کیلئے حضرت مولانا محمد یوسف صاحب و حضرت مولانا علی احمد صاحب صدر منتخب کئے گئے (نامہ نگار)

خانپور میں جمعیۃ علماء اسلام کا جلسہ

خانپور ریاست بہاولپور میں جمعیۃ علماء اسلام کا عظیم الشان پبلک جلسہ بمقام عیدگاہ منعقد ہوا۔ بستی مومن کے انصار الاسلام رضاکار باوردی شریک اجلاس ہوئے اجلاس دن اور رات کو ہوتا رہا۔ عوام نے جمعیۃ علماء اسلام سے انتخابات میں ہر طرح تعاون کا وعدہ کیا۔ مقامی جمعیۃ نے مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کو مبلغ یکصد روپیہ بطور امداد دیا۔

مولانا عبد الحی صاحب کا کامیاب دورہ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کے مبلغ مولانا عبد الحی صاحب نے مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ فرما کر جمعیۃ کے اغراض و مقاصد کی تشریح کی اور تعاون کیلئے بھی اپیل کی۔ اور مختلف مقامات میں جمعیۃ کی مزید شاخیں قائم کی گئیں۔

چک نمبر ۵۲ – دنیا پور – لودھراں – کہروڑ پکا – ملہ تہیم – گڑی خورد – گڑھی کلاں – محبت پور – میلسی – جہانپور – نور شاہ – محمد شاہ – قادر پور راں – کبیر والا – خانیوال –

تشکیل جمعیۃ علماء اسلام کہروڑ پکا تحصیل لودھراں ضلع ملتان

امیر:۔ مولانا محمد سعید صاحب خطیب، شاہی جامع مسجد

نائب امیر:۔ قاری محمد اسمٰعیل صاحب

ناظم اعلیٰ:۔ حکیم حافظ عبد الصمد صاحب

نائب ناظم:۔ ڈاکٹر محمد یوسف صاحب

خزانچی: حکیم حبیب احمد صاحب

سرپرست:۔ مفتی مولانا عبد الرحمٰن صاحب

ناظم نشر و اشاعت: حافظ صالح محمد خورشید صاحب

تشکیل جمعیۃ علماء اسلام جلا جم تحصیل میلسی ضلع ملتان

امیر:۔ حافظ غلام احمد صاحب سرپرست مدرسہ خدام القرآن

نائب امیر:۔ مولانا مولوی کلیم اللہ صاحب

ناظم اعلیٰ:۔ حافظ غلام رسول صاحب

نائب ناظم:۔ میر عبد اللطیف صاحب

خزانچی:۔ حکیم در محمد صاحب

تشکیل جمعیۃ علماء اسلام قادر پور راں تحصیل کبیر والا ضلع

امیر:۔ مولانا حافظ قادر بخش صاحب خطیب جامع مسجد

نائب امیر:۔ حضرت قاضی عطا محمد صاحب خطیب مسجد جامع

" " ۲:۔ حاجی امیر صاحب آسمیر

ناظم اعلیٰ:۔ مولانا منظور احمد صاحب کریانہ

نائب ناظم:۔ مولانا حافظ محمد صدیق صاحب خطیب جامع

سیکریٹری:۔ حکیم حبیب اللہ صاحب

خزانچی:۔ صوفی محمد رمضان صاحب مہاجر

جمعیۃ علماء اسلام ملتان کا اجتماع

(۱) ہفتہ وار اجتماع جمعیۃ علماء اسلام ملتان شہر میں پر تبصرہ کرتے ہوئے شیخ محمد یعقوب صاحب ناظم جمعیۃ ملتان نے مرزائیوں پرویزیوں اور بے دینوں غیر مسلموں کی مجلس مذاکرہ میں شرکت پر تنقید کرتے ہوئے فرمایا کہ بہت ناک بات ہے کہ خالص اسلامی مسائل پر دوسرے مذاہب کے لوگ تبصرہ کریں۔

ملک فیروز خاں نون وزیر اعظم پاکستان کے آٹھ نکات پر اظہار خیال کرتے ہوئے شیخ صاحب نے فرمایا کہ پاکستان پر نیا وزیر اعظم عوامی مسائل کو حل کرنے کے دعوے کرتا ہے مگر مسائل کچھ بگڑتے ہی جا رہے ہیں۔ کیونکہ سیاسی لیڈر سازشوں اور جنگ اقتدار میں مصروف ہیں۔ اور اس سے ہی نہیں ہوتے اس لئے عوام کو وعدوں پر ہی جینا حضرت مولانا عبد الوہاب صاحب ناظم اعلیٰ نے درس ارشاد فرمایا

(۲) مجلس شوریٰ کے ایک اہم اجلاس میں قرار پایا کہ کیلئے سہ روزہ دورہ کیا جائے۔ جمعیۃ علماء اسلام ملتان ناظم اعلیٰ اور نائب امیر زیر قیادت دو وفد تحصیل صدر کیلئے روانہ ہو جائیں گے۔ ضلع ملتان کے مبلغ مولانا صاحب پہلے ہی سے دورہ فرما رہے ہیں اور جماعتوں رہے ہیں

وفد کی آمد

کبیر والا ضلع ملتان ... جمعیۃ علماء اسلام کا وفد پہنچا۔ جمعیۃ

جمعیۃ کے اغراض مقاصد اور اسلامی سیاست پر روشنی ڈالی [عوام] نے پورے تعاون کا یقین دلایا

غلام یسٰین خادم جمعیۃ علماء اسلام و مدرسہ عربیہ سراج العلوم کبیر والا ضلع ملتان

سلانوالی میں جمعیۃ کا اجلاس

مدنی جامع مسجد سلانوالی والی ضلع سرگودھا میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام اجلاس منعقد ہوا مندرجہ ذیل قرار دادیں منظور ہوئیں

(۱) لاہور میں ہونیوالی مجلس مذاکرہ میں ظفر اللہ قادیانی کو شامل نہ کیا جائے۔

(۲) موضع حسو بلیل ضلع جھنگ میں جن بد باطن لوگوں نے سیدنا حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں گستاخی کی ہے انہیں عبرتناک سزائیں دی جائیں۔

(۳) محمد پورہ دیوان تحصیل جان پور میں شیعہ مقرر محمد اسمٰعیل نے جس دریدہ دہنی کے ساتھ سنیوں کے خلاف تقریر کی ہے اور جن ناپاک اور کمینہ حملوں سے سنی مسلمانوں کے قلوب مجروح ہوئے ہیں حکام کو چاہیئے کہ وہ اسکا نوٹس لے اور مذکورہ مقرر شیعہ کے خلاف باضابطہ کاروائی کریں۔

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی مجلس شوریٰ

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد کیلئے ذیل حضرات منتخب کر دیئے حضرت العلامہ مولانا شمس الحق صاحب افغانی سابق استاذ دار العلوم دیوبند و وزیر معارف ریاست ہائے متحدہ بلوچستان قلات۔ حضرت العلامہ مولانا عبد الحق صاحب شیخ الحدیث دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔ حضرت مولانا محمد عجب نور صاحب مہتمم معراج العلوم بنوں۔ حضرت العلامہ مولانا غلام غوث صاحب بفہ ہزارہ۔ حضرت العلامہ مولانا محمد علیم صاحب صدر المدرسین معراج العلوم بنوں۔ مفتی سرحد حضرت مولانا عبد القیوم صاحب پوپلزئی۔ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب حضرت مولانا محمد حسین صاحب فاضل دیوبند پشاور۔ حضرت مولانا عبید انور صاحب مہتمم جامعہ اسلامیہ تنگی۔ حضرت مولانا عبد الحق ٹانک ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ حضرت مولانا احمد حسین صاحب دار العلوم ٹل ضلع کوہاٹ۔ حضرت مولانا لطف الرحمٰن صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان۔ حضرت مولانا عبد الحی صاحب شنکیاری ہزارہ۔ حضرت مولانا عبد السلام صاحب پلوسئی۔ حضرت مولانا عبد العزیز صاحب مردان۔ حضرت مولانا پیر مبارک شاہ صاحب مردان۔ حضرت مولانا فضل غنی صاحب بنوں۔ حضرت مولانا حمد اللہ جان صاحب ناظم اعلیٰ ضلع پشاور محترم جناب میاں محمد یار خاں صاحب وکیل پشاور۔ حضرت مولانا قاضی محمد نواز صاحب کاکول ہزارہ۔ حضرت مولانا سعید الدین صاحب پشاور۔ حضرت مولانا محمد ایوب صاحب بنوری سابق وزیر کشمیر مہتمم دار العلوم سرحد پشاور۔ حضرت مولانا محمد امین گل صاحب مردان۔ حضرت مولانا میاں مسرت شاہ صاحب کاکا خیل نوشہرہ۔ حضرت مولانا فضل مولا صاحب چارسدہ حضرت مولانا عبد الصمد صاحب چینہ۔ حضرت صاحبزادہ محمود

صاحب مردان۔ حضرت مولانا محمد امین گل صاحب حضرت مولانا فضل منان صاحب۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب ٹھٹی نصرتی۔ حضرت مولانا محمد نواز صاحب بنوں۔ حضرت مولانا علاؤ الدین صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ حضرت مولانا قاضی عبد الکریم صاحب مہتمم نجم المدارس کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان نائب صدر جمعیۃ علماء اسلام سرحد۔ حضرت مولانا عبد الہادی صاحب صوابی۔ حضرت مولانا حافظ عبد الرشید صاحب

احقر عبد الباری ناظم اعلیٰ

از حضرت مولانا صاحبزادہ عبد الباری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام (سرحد)

عہدیداران جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کا کامیاب دورہ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کے وفد نے زیر قیادت حضرت مولانا محمد نواز صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا پھلروان میانی بھیرہ۔ چک رامداس۔ اور جاوا کا کامیاب دورہ کیا۔ پھلروان میں مولانا فضل الٰہی صاحب خطیب جامع کی صدارت میں اور چک رامداس میں خود جمعیۃ کے امیر ضلع سرگودھا کی صدارت میں جلسے ہوئے

اس دورہ میں حضرت مولانا قاری عبد السمیع صاحب ناظم جامع عربیہ سراج العلوم سرگودھا۔ حضرت مولانا عنایت اللہ صاحب مبلغ جامعہ حضرت مولانا محمد نواز صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام اور محترم المقام امیر ضلع حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے تقریریں فرمائیں۔ جن میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ عوام نے ہر طرح سے تعاون کا یقین دلایا۔ بعض جگہوں میں ممبر سازی شروع ہو گئی۔

خوشاب میں دفعہ ۱۴۴ کی وجہ سے جلسہ نہ ہو سکا۔ جس پر عوام نے سخت احتجاج کیا۔ دوسرا پروگرام اسی وفد کا قائد آباد دھقل وغیرہ مقامات کیلئے تجویز ہوا۔ ہر ہر جگہ جگہ کے علماء دین اور دیندار مسلمان دھڑا دھڑ جمعیۃ علماء اسلام قائم کرتے اور اس میں بھرتی ہو رہے ہیں۔ فقط۔

خواجہ محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا

جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کا اجلاس

راولپنڈی اتوار کی رات بعد نماز عشاء جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کے زیر اہتمام جامع مسجد چوہنیا بازار میں زیر صدارت چوہدری کرم الٰہی صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولانا عبد الرحیم صاحب (جوہر) مبلغ تحفظ ختم نبوت اور مولانا عبد الستار صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی نے اسلامی دستور کی ضرورت اور جمہوریت کے تقاضوں کو قرآن و سنت کی روشنی میں بیان فرمایا۔

مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں

قرارداد ۱۔ مسلمانوں کا یہ عظیم الشان اجتماع بین الاقوامی مجلس مذاکرہ کے نام پر پنجاب یونیورسٹی میں ہونے والی بحث کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس سے دین اسلام کے ساتھ مذاق کے مترادف سمجھتا ہے۔ کیونکہ موضوع بحث کے لحاظ سے پاکستان کے فقیہوں اور خطیبوں اور سند یافتہ علماء کو دعوت دینی ضروری تھی اس کے برخلاف اکثر بے عمل [...]

جیسے بد عقیدہ آدمیوں کو دعوت دینا اسلام کے ساتھ کھلی [مذاق] کے مترادف ہے۔

قرارداد ۲۔ کہ عوام کا یہ اجتماع سو سو روپیہ کے نوٹوں [پر] مسٹر محمد علی جناح کی تصویر کو قرآن و سنت کے سخت خلاف سمجھتا ہے۔ پاکستان کے جمہوریہ اسلامیہ ہونے کے اعلان کے بعد حکومت کو چاہیئے۔ کہ وہ ان نوٹوں کے اخراجات کو برداشت کرتے ہوئے تصویریں چھاپنے کے متعلق اپنے فیصلے واپس لیکر عامۃ المسلمین کو شکریہ کا موقعہ دے۔

جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی

مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی

(۱) مولانا عبد الحنان صاحب صدر
(۲) احقر عبد الستار ناظم اعلیٰ
(۳) مولانا قاری محمد امین صاحب نائب صدر
(۴) مولانا اسمٰعیل صاحب ذبیح نائب صدر
(۵) مولانا صوفی محمد دین صاحب خزانچی
(۶) صوفی فضل کریم صاحب رحمانیہ دواخانہ نائب ناظم
(۷) مولانا غلام اللہ خان صاحب تعلیم القرآن
(۸) مولانا عبد الحکیم صاحب
(۹) مولانا شیخ الحدیث صاحب تعلیم القرآن
(۱۰) مولانا محمد یوسف صاحب محلہ ہری پورہ
(۱۱) مولانا محمد عبد اللہ صاحب خطیب اہل حدیث
(۱۲) حکیم عبد الغنی صاحب قومی کتب خانہ
(۱۳) مولانا ولی اللہ صاحب
(۱۴) منشی غلام صادق صاحب میونسپل کمشنر
(۱۵) شیخ محمد رفیق صاحب راجہ بازار
(۱۶) مولانا لطف الرحمٰن صاحب غالمپاہی
(۱۷) شیخ عبد الحق صاحب جالندھری
(۱۸) صوفی غلام نقشبند صاحب عیدگاہ

تشکیل جمعیۃ

جمعیۃ علماء اسلام قریہ حاجی بابو خان کھوسہ کی تشکیل قائم ہوئی مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے

(۱) امیر: جناب حضرت مولانا المولوی محمد قاسم صاحب
(۲) ناظم جمعیۃ و ناظم دفتر۔ آخوند عبد الکریم صاحب
(۳) خازن ثناء اللہ صاحب

مجلس مذاکرہ کے خلاف احتجاجی جلسہ

دوگہ تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۱۲-۵ کو جامع دوگہ میں ایک عظیم الشان اسلامی پبلک جلسہ زیر صدارت مولانا سید سلیمان صاحب خطیب جامع مسجد (امیر جمعیۃ علماء اسلام کنہار بالیں) منعقد ہوا۔ جس میں جس میں گرد و نواح کے تمام لوگوں نے شرکت کی جلسہ ٹھیک بارہ بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک مولوی نصیر الدین صاحب نے کی۔ اس کے بعد صاحب صدر نے خطبہ مسنونہ کے بعد اسلامی مذاکرہ (کالوکیم) کے ہر پہلو پر [...]

ت کو متنبہ کیا کہ ایسی مجالس کا انعقاد جس میں مرزائیوں منکرین
ث اور مودودیوں کو اسلام کا نمائندہ ظاہر کیا جائے اور غیر مسلموں
لام پر تنقید کا موقع دیا جائے اس اسلامی مملک میں اسلام کی سرا
وہین ہے۔ آخر میں مندرجہ ذیل ریزولیشن باتفاق آرا پاس

ر یہ عظیم الشان پبلک جلسہ گورنمنٹ پاکستان سے پرزور
بہ کرتا ہے۔ کہ اسلامی کالوکیم میں نہ بے دینوں کو اسلام کی نمائندگی
ی جائے اور نہ اسلام کے خلاف کوئی تنقید ہو

...منچن آباد میں جمعیۃ علماء اسلام کی جدید تشکیل

مسلم لیگ کا صدر جمعیۃ میں

مورخہ ۱۸؍دسمبر ۱۹۵۷ء بعد نماز مغرب مولانا محمد شریف صاحب
ر جمعیۃ علماء اسلام ضلع بہاولنگر کی تحریک پر جمعیۃ علماء اسلام
جلاس مدرسہ عربیہ صادقیہ میں زیر صدارت جناب الحاج شیخ
الدین ابن الحاج شیخ بہادر الدین صاحب منعقد ہوا جس
شہر و علاقہ کے علماء و معززین نے شمولیت فرمائی اور جناب
ر ضلع بہاولنگر نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے
ئے فرمایا کہ گو منچن آباد شہری جمعیۃ کا قیام نائب امیر
رکزی حضرت مولانا محمد امیر صاحب مرحوم و مغفور کے زمانۂ
یات میں ہی وجود میں آچکا تھا۔ مگر اب چند در چند وجوہ کی
نا پر جدید تشکیل ہونی چاہیئے۔
تمام حاضرین جلسہ نے متفقہ طور پر تائید فرماتے ہوئے
یخ عبد المجید صاحب جو کہ مسلم لیگ سٹی کے صدر تھے۔ انکو
معیۃ میں شامل ہونے کی دعوت پیش کی۔ شیخ صاحب موصوف
نے بخوشی دعوت قبول فرماتے ہوئے مسلم لیگ کی صدارت
سے مستعفی ہو کر جمعیۃ کے اغراض و مقاصد کے پیش نظر جمعیۃ
رکنیت کو منظور فرمایا۔ اور باتفاق آراء سابقہ تشکیل میں
رمیم و تعمیم کیجاکر مندرجہ ذیل عہدہ داران و مجلس عاملہ کے
مبران کا انتخاب عمل میں لایا گیا جسکی تائید مورخہ ۲۷؍دسمبر ۱۹۵۷ء
بروز جمعہ جامع مسجد میں بعد نماز جمعہ عوام و خواص نے
پرزور الفاظ میں کی۔
(۱) جناب شیخ عبد الحمید صاحب سابق صدر مسلم لیگ سٹی امیر جمعیۃ
(۲) جناب شیخ حاجی محمد دین صاحب خلف حاجی بہادر الدین صاحب نائب امیر
(۳) قاری رفیق احمد صاحب منتظم مدرسہ عربیہ رحیمیہ تعلیم القرآن ناظم اعلیٰ
(۴) مولوی عبد المجید صاحب خلف مولوی نور احمد صاحب امام مسجد قصابان ناظم
(۵) حاجی شاہ دین محمد صاحب زرگر .... خزانچی
(۶) جناب حضرت مولانا محمد رمضان صاحب صدر مدرس مدرسہ عربیہ صادقیہ
(۷) ” ” مولانا شیر محمد صاحب ترجمان مسجد شیخاں
(۸) ” ” حافظ محمد امین صاحب خطیب مسجد منصفی
(۹) ” ” مولوی جان محمد صاحب مبلغ مدرسہ صادقیہ
(۱۰) ” ” استاذ الحفاظ الحاج قاری ابو الحسن صاحب مہتمم مدرسہ سعیدیہ
(۱۱) صوفی ولی محمد صاحب دوکاندار
(۱۲) جناب عبد الکریم صاحب پنساری
(۱۳) چوہدری نور الٰہی صاحب آڑھتی
(۱۴) چوہدری خوشی محمد صاحب سوداگر چرم
(۱۵) میاں نظام الدین دوکاندار (عاشکی)
(۱۶) ...

(۱۷) جناب شیخ عاشق محمد صاحب مالک کارخانہ پریس
(۱۸) جناب حاجی محمد علی صاحب زرگر
(۱۹) ” حاجی غلام محمد صاحب حلوائی
(۲۰) ” میاں محمد شریف صاحب سکھیرہ
(۲۱) ” چوہدری فتح محمد صاحب کلاتھ مرچنٹ
(۲۲) ” مجاہد اعظم حافظ غلام نبی صاحب کلاتھ مرچنٹ
(۲۳) ” میاں شیر محمد صاحب تیلی
(۲۴) ” میاں نظام الدین صاحب تیلی
(۲۵) ” حضرت مولانا مولوی محمد انور صاحب امام مسجد بیکانیری گیٹ

از قاری رفیق احمد صاحب ناظم

امیر جمعیۃ علماء اسلام پشاور کی احتجاجی تقریر

پشاور۔ ۲۷؍دسمبر آج قبل از نماز جمعۃ المبارک مولانا عزیز الرحمٰن صاحب فاضل دیوبند آف ڈگی امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور نے اسلامی مذاکرہ (کالوکیم) میں سر ظفر اللہ مرزائی کی شرکت کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستانی لیڈر اقتدار حاصل کرنے کیلئے جو جو عیاریاں اور اقتدار حاصل کرنے کے بعد اسلام اور جمہوریت کی جو تذلیل کرتے ہیں شائد ہی کسی دوسرے ملک میں ایسا ہوا ہو پاکستان میں پورے دس سال کا عرصہ گذرنے کے باوجود کوئی مضبوط مستحکم نمائندہ حکومت نہ بن سکی۔ جمہور کے مسلسل و پیہم مطالبوں کے باوجود عام انتخاب تاحال مشکوک ہیں۔ عام رویہ سے ڈکٹیٹر شپ کی بو آرہی ہے۔ دستور کے مسئلہ میں جمہور غیر مطمئن ہیں۔ بلکہ صراحۃ غیر اسلامی دفعات شامل ہیں۔ مرزائیوں کے سلسلہ میں اسلامی مطالبات کو ٹھکراتے ہوئے تاحال مرزائیت نوازی کا ثبوت دیا جارہا ہے۔ تاجدار مدینہ کی احادیث کے انکاری غلام احمد پرویز کو لاء کمیشن سے خارج کردینے کی بجائے کروڑوں مسلمانوں کے جذبات کو ٹھکرا کر اس کو قائم رکھنے کا اعلان کردیا گیا۔ اس پر مزید یہ کہ امریکہ کے دئے ہوئے سرمایہ سے مرکزی حکومت پاکستان نے سات لاکھ روپیہ مجلس مذاکرہ کیلئے منظور کرکے۔ اسلامی مجلس مذاکرہ۔ جس میں عیسائی، یہودی پادریوں کے علاوہ مسلم ممالک کے مغربیت زدہ مفکر اور پاکستان کے سر ظفر اللہ مرزائی۔ غلام احمد پرویز جیسے اسلام دشمن عناصر اور مودودی جیسے شخص جو کہ مسلمانوں کے مسلمات کو متزلزل کرکے مساعی ہیں۔ شامل ہونگے۔ یہ امر ملک و ملت کے مجروح قلوب پر نمک پاشی کے مترادف ہے۔

آخر میں ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت کو متوجہ کیا گیا کہ مجلس مذاکرہ میں اگر اسلامی تعلیمات کے خلاف لب کشائی کی گئی تو اس کے نتائج خطرناک ہونگے۔

ناظم ضلع دفتر جمعیۃ علماء اسلام شہر پشاور

دعائے صحت

کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کی جمعیۃ کے سرگرم کارکن مولانا محمد قاسم صاحب کے والد بزرگوار خلیفہ خادم حسین صاحب بیمار ہیں قارئین کرام دعا فرمائیں کہ شافی حقیقی انہیں کلی صحت عطا فرمائے۔

مراسلات

مولوی عبد المعبود مظفر آباد کا غصہ

مظفر آباد آزاد کشمیر سے مولوی عبد المعبود صاحب ... منیجر خارشی مینوفیکچرنگ کمپنی کو اس بات پر غصہ ... کہ گجرات کی حسینہ بی بی مظفر آباد کی رحیماں بی بی ایبٹ آباد ... کی ستائیس سالہ خاتون کے لاہوری غنڈوں کا عصمت ... کرنا۔ منٹگمری میں ولی محمد کی دختر پر مجرمانہ دست اندازی ... پیر نور خان صاحب فتح جنگی کے مرید عبد الغفور کا ... اغوا کرنا۔ لاہور میں دن دہاڑے نوجوان لڑکی کی عصمت ... کے بعد اسے مدہوش کرکے سیتلا مندر کے سامنے ... مجرموں کا مفرور ہو جانا۔ اس جمہوریہ اسلامیہ کے ... کی شرافت و صداقت اور اسلامی معاشرت پر کیسا بدنما ... ہے۔ وہ حکام و عہدہ داروں کو کوستے ہیں۔ اور فرماتے ... ہیں کہ جو لوگ خود رقص و سرود کو اپنے لئے اور اپنی ... کیلئے پسند فرماتے ہیں۔ وہ کس طرح اسکو روک سکتے ... ہیں۔ آخر میں آپ قوم کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ خواتین ... کو پردے کا پابند بنائیں تاکہ ع نہ بانس رہے نہ بانسری بجے۔

مولوی صاحب کا جذبہ تو صحیح ہے۔ لیکن خواتین کو ... پابند کون کرے۔ ریڈیو کا پروگرام۔ کلب۔ سینما۔ اور ... ثقافتی مشقیں جاری ہوں تو نقار خانے میں طوطی کی ... کون سنے گا۔ ہم ان تمام برائیوں کا ایک ہی علاج جانتے ... ہیں۔ کہ جمعیۃ علماء اسلام کا نظام مضبوط کیا جائے۔ ع سو سنار کی ایک لوہار کی۔ یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ

شاہی واہ (سندھ) کے ایس۔ڈی۔او

شاہی واہ کے ظفر الدین صاحب بروہی اپنے ... مظلوم ظاہر کرتے ہوئے مقامی حکام کے مظالم اور رشوت ستانی کا ماتم کرتے ہیں۔ مناسب ہے کہ ایس۔ ڈی۔ او صاحب داروغہ صاحب اور دوسرے آفیسر اس طرف توجہ فرمائیں تاکہ مخلوق خدا تنگ آمد بجنگ آمد پر عمل کرنے نہ لگ جائے۔

سالانہ جلسہ مدرسہ عربیہ دینی درسگاہ خان گڑھ

خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ کا چھٹا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۸ فروری یکم، دو مارچ ۱۹۵۸ء کو منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں پاکستان کے بلند پایہ علماء دین شرکت فرما کر اپنے مواعظ حسنہ سے عوام کو مستفیض فرمائیں گے

لہٰذا مسلمانان علاقہ کو خوشخبری دیجاتی ہے کہ وہ جلسہ میں شرکت فرما کر علماء کرام کے مواعظ حسنہ سے بہرہ ور ہو

باہتمام صدر مدرس حضرت مولانا سید عبد الدین صاحب ...

صفحہ ۲ سے آگے

...ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے نزدیک کرسی برائے کرسی حاصل کرنا عظیم ترین گناہ ہے۔ علماء کی تاریخ شاہد ہے انہوں نے حکومت برائے حکومت کا نظریہ کسی وقت قبول نہیں کیا۔ سیدنا امام ابو حنیفہؒ کو جیل خانہ کی شہادت کی پاداش میں ملی کہ آپ نے کرسی لینا منظور نہیں کیا۔ سفیان ثوریؒ نے پروانہ کرسی کو دریا برد کردیا اور خود مدت العمر روپوش رہے کہ کہیں کرسی کا دھندا گلے نہ پڑ جائے۔ کرسی کی مصیبت علماء صرف ایک ہی صورت میں قبول کر سکتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ جب دین کی حفاظت کیلئے اسکا قبول کرنا ضروری ہو جائے آج بھی اسی مجبوری سے انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ دس سال کا تجربہ ہو چکا ہے کہ بدقسمتی سے ہمارے کرسی نشین نہ صرف یہ کہ دین کے کاموں میں غفلت برت رہے ہیں بلکہ بعض حضرات تو ہر مرحلہ پر دین دشمنی کا ثبوت بھی بہم پہنچا رہے ہیں۔ انکار حدیث کا فتنہ انہیں کی سرپرستی میں برگ و بار لا رہا ہے۔ اسلامی قانون بنانے والے کمیشن میں پرویز کا نام کیا اسلام کے ساتھ ایک تمسخر نہیں ہے۔ مرزائیت کے فتنہ کو کو جتنی ہوا دی گئی ہے۔ وہ ہر پاکستانی پر ظاہر ہے بھری اسمبلی میں خلافت راشدہ کے طے شدہ مسئلہ پر غیر مستحق کے اشتعال انگیز الفاظ میں ریمارک کیا جانے لگا۔ شراب خانوں زنا خانوں اور بے حیائی کے ہر اڈے کی سرپرستی کی جارہی ہے۔ بے دینی کے خلاف کسی احتجاج کو درخور اعتنا نہیں سمجھا جاتا۔ اب ان حالات میں مجبوری تمام انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ نہ کیا جاتا تو آخر کونسا قدم اٹھایا جاتا۔ اب اس کے سوا چارہ کار ہی نہیں کہ حکومت بدلنے اور بُروں کی جگہ صحیح افراد کو آگے لانے کی کوشش کی جائے۔ قوم کا فرض ہے کہ وہ آئندہ انتخابات میں ایسے لوگوں کو منتخب کریں اور انکے انتخاب میں خود براہ راست حصہ لیں۔ جنکی سابقہ زندگی شہادت دے رہی ہو کہ وہ اسمبلی میں پہنچ کر سب سے اول آپ کے دین اسلام اور شریعت مطہرہ کا خیال رکھیں گے۔ یہ ایک فیصلہ کن انتخاب ہے۔ اگر آپ نے دنیاوی عارضی فائدوں کو مد نظر رکھ کر ناجائز طریقہ سے اپنے ووٹ کا استعمال کیا تو جب تک بھی الحاد و دہریت اور فسق و فجور کی سرپرستی کی جاتی رہے گی۔ آپ بھی عنداللہ و عندالناس اسکے پورے ذمہ دار ہونگے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قوم میں وہ جرأت اور بیداری پیدا کرے کہ وہ تمام نتائج سے مستغنی ہو کر صرف رضاء مولا کو پیش نظر رکھ سکیں ملک میں پھیلی ہوئی پریشانی طبقاتی کشمکش فاقہ مستی اور دشمنوں کی ترچھی آنکھ سے دیکھنے کا واحد علاج ہمارے پاس اسلام کے عادلانہ نظام حیات اور جرأت مندانہ اسلامی سیاست کے سوا کچھ نہیں کاش مسلمان اسکو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں۔

دعا ہے کہ یا اللہ

مو بمو عقدۂ دشوار ہیں آسان کر دے
سر بسر درد کی تصویر ہیں درماں کر دے

اس وقت جمعیۃ علماءِ اسلام کی ضرورت تھی

نوجوانوں سے خطاب!!!

از قلم نظام الدین کھوسو۔ اونہ واہ ضلع میانوالی

ذہنی غلامی نے ہمیں اس قابل نہیں رکھا کہ ہمت قیمت اور شریفانہ جذبات سے کام لیکر ہم یورپ کی اندھی تقلید کا جوا اتار پھینکیں۔ اس کے بالعکس یورپ کی اندھی تقلید کا نام ہم نے عقلمندی رکھ دیا ہے۔ شکل و صورت نقل و حرکت کھیل کود اور فسق و فجور کی نقالی کو ہم نے حریت و آزادی سمجھا ہے اپنے مذہب اپنی معاشرت اپنی تہذیب کی مخالفت کرتے ہوئے عفت و عصمت حیا و ادب اور اخلاق و مروت سے دست برداری کا نام روشن خیالی رکھ چھوڑا ہے اس کی دلیل ہمارے پاس صرف یہ ہے کہ یورپ میں یہ ہے اور یہ ہو رہا ہے ہم اپنے اعمال کی صحت کیلئے یورپ کو دلیل میں پیش کرتے ہیں۔ اگر یہی دلیل و معیار ہے تو نہ ہم اپنے مذہب سے واقف ہونگے نہ اپنی تاریخ سے۔ اس ذہنی غلامی کی اصلی وجہ یہ ہے کہ ہمارے نوجوانوں کو یورپ کی ایجادات و ترقیات نے مرعوب کر رکھا ہے۔ حالانکہ تاریخ اندلس سے نمایاں ہے کہ علوم و ایجادات کی دنیا میں جب عربوں کا آفتاب نصف النہار پر تھا اس وقت عیسائی ممالک کسی شمار میں بھی نہ تھے تمام مغربی ممالک کے لوگ قرطبہ و غرناطہ کی اسلامی یونیورسٹیوں میں آکر علوم سے سیراب ہوتے تھے۔ جب اندلسی مسلمانوں میں پھوٹ پڑی تو آٹھ سو سالہ حکومت کو چھوڑ کر نکل گئے۔ عیسائیت غالب ہوئی۔ جب عرب اندلس سے نکل گئے تو خدا کی رحمت بھی پھر گئی۔ وہی اندلس جو ایک وقت میں باغ و بہار تھا مسلمانوں کے بعد بیس برس کے اندر اندر اجڑ کر ویران و خزاں ہو گیا اس وقت کوئی مسلمان کلمہ گو اندلس کا (جسکو اب سپین کہا جاتا ہے) باشندہ نہیں آخر کار مسلمانوں کو اتنی ہیبت و شوکت کے ساتھ حکومت کرتے ہوئے اندلس سے کیوں نکلنا پڑا۔ اس کے اسباب تاریخ اندلس پڑھنے سے بخوبی معلوم کئے جا سکتے ہیں جو صاحب بصیرت کیلئے عبرت آموز ہیں۔ پہلے مسلمانوں کے پاس کونسی ایٹمی طاقت تھی کونسے راکٹ تھے جس کے ذریعہ وہ ہر جگہ اسلام کا نام لے کر گئے اور فتح مند ہوئے؟ نہ ان کے پاس کوئی ایٹم تھا نہ کوئی جیٹ طیارے تھے! مگر ان کے دلوں میں توحید الٰہی کی نورانی بجلی کی طاقت جس کے ذریعہ ایک مسلمان ایک ہزار افراد کفار پر بھاری ہوتا تھا

مگر اب کیا ہو گیا ہے؟

باوجود افراط زر۔ سفری سہولت۔ نشری آلات اور تبلیغی آسانیوں کے ہم اپنے ملک اسلامیہ جمہوریہ پاکستان میں قانون رائج نہیں کرا سکتے۔ اس لئے کہ ہمارے دل و دماغ پر اغیار کی غلامی کے جراثیم نے قبضہ کر رکھا ہے۔ ڈھکا رہے اپنے

...ہے اور علوم حق و صداقت کے متلاشی ہیں۔ ... اس نازک دور میں اسلام کے نام سے کتنی جماعتیں ... آئی ہیں لیکن ہمیں ان سے نازک وقت میں ... ہو جو ان سے اصلاح اخلاق و دینی ترقی کیا امید کی جا سکتی ہے۔ انکی حیثیت سراب سے زیادہ نہیں ہے۔ ایسی جماعتوں سے ہم کو احتراز کرنا چاہئے۔ اس وقت صحیح سنت اور اسکی پیروی جمعیۃ علماء اسلام کے معزز اراکین میں ہے۔ ایسی جماعت میں شامل ہونے سے کوئی بھی گمراہ نہیں ہو سکیگا اسلئے جمعیۃ علماء اسلام کی ہر ممکن مدد کرنی تمام مسلمانوں پر فرض ہے تاکہ یہ جمعیۃ پوری طاقت سے اسلامی نظام برپا کرنے کی کوشش کر سکے اس وقت جمعیۃ نے انتخابات میں بھی حصہ لینے کا فیصلہ کیا ہے جس کے بغیر حکومت کی اصلاح ناممکن ہے۔ اور اس کے سوا بھی خلق خدا کی خدمت احیاء دین کی کوشش اس کے مقاصد میں داخل ہے وقت کی سب خرابیوں فحاشی بدامنی رشوت ستانی چور بازاری ذخیرہ اندوزی اور بے روزگاری کا واحد علاج یہ ہے کہ ملک میں دستور اسلامی نافذ کیا جائے۔ جس سے یہ سب خرابیاں خود بخود ختم ہو جائینگی ضرورت ہے کہ آپ اور ہم سب ملکر جمعیۃ علماء اسلام میں قربانی (مالی و جانی) دیں تاکہ ہر جگہ ہر قصبہ ہر گاؤں کے باشندوں کے کان میں جمعیۃ علماء اسلام کی آواز پہنچ سکے۔ اگر ہم سب جمعیۃ علماء اسلام کا ہاتھ بٹائیں تو انشاء اللہ وہ دن آجائیگا کہ پاکستان میں صحیح اسلامی حکومت قائم ہو جائے اور تمام پاکستانی اطمینان و آرام کی زندگی بسر کر سکیں۔ (آمین)

جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد۔ پاکستان پائندہ باد

احتجاج

جامع مسجد الشرطین اور رحمانیہ عبدالکریم روڈ قلعہ گوجر سنگھ لاہور میں علیحدہ علیحدہ اجلاس منعقد ہوئے اور منظور ہوا کہ یہ اجتماع پاکستان کے ارباب حل و عقد پر واضح کرتا ہے کہ جو مذاکرہ اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام منعقد کیا جا رہا ہے۔ جس میں اسلام کی مقدس تعلیمات پر نکتہ چینی بحث تمحیص تنقید و تبصرہ کرنے کے لئے مختلف ممالک سے مفکرین آئے ہیں۔ جن میں اکثریت سے غیر مسلم بھی ہیں بالخصوص مرزائیوں کی شمولیت اور مقالہ خوانی کی اجازت کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ جنکا ارتداد اور دائرہ اسلام سے خروج اظہر من الشمس ہے۔

مولانا (احقر سید عبدالفتاح عفی عنہ) خطیب جامع الشرطین

متفرق خبریں

مصر کے ناصر کے دم خم

قاہرہ مصر کے صدر جمال ناصر نے ایک انٹرویو میں ...یا ہے کہ اگر مغربی طاقتیں معاہدہ بغداد۔ صدر آئزن ہاور ...کے منصوبے اور مصر کی پالیسی میں مداخلت سے قطع تعلق ...رلیں تو مصر ان سے دوبارہ تعلقات قائم کرنے پر رضامند ہو جائے گا۔ دیکھا آپ کے مردی و نامردی قدمے فاصلہ ...ارد۔ مصر و شام کی تھوڑی سی استقامت نے حالات کا رخ کدھر سے کدھر موڑ دیا۔ ناصر نے یہ بات یونہی نہیں کہی۔ شام و مصر نے خارجی سیاست کی آزادی مغربی اقوام سے منوالی ہے۔ اب مغربی اقوام ان سے یہ امید نہیں رکھتے کہ وہ انکی دوستی میں دوسرے کی دوستی سے دست بردار ہونے کی شرط مان سکیگا

بلکہ مصر ان سے یہ توقع رکھنے لگا ہے کہ ہم اپنی تمام سیاست میں آزاد رہ کر تم سے ہر طرح کا دوستانہ معاملہ ...کر سکتے ہیں۔

اندازہ لگایئے

ڈھاکہ کی خبر ہے کہ مشرقی بنگال میں ایک دن ساٹھ ہزار کی مالیت کی اشیاء برآمد کی گئی ہیں۔ جنکو سمگلر چھپائے ہوئے تھے ذرا اندازہ لگایئے ۶۰ ہزار روزانہ کے حساب سے سال بھر میں کتنا مال پاکستان سے ہندوستان کو جا رہا ہے ساٹھ ہزار کو تین سو ساٹھ سے ضرب دیں تو دو کروڑ ۱۹ لاکھ ہو جاتا ہے اب ذرا دس سال کے اعداد شمار رکھا یئے گویا اب تک تقریباً ۲۲ کروڑ روپے کا سامان چوری سے ہندوستان کو برآمد ہو گیا۔

وہ مال اس کے سوا ہے جو پکڑا نہیں گیا اور جسکا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا لاکھوں من گیہوں بھی اس کے علاوہ ہے۔ کیا ہم پوچھ سکتے ہیں کہ ہماری حکومت ان دس سالوں میں کیا کرتی رہی۔ اور کیا ہمارے ہاں گرانی کی ذمہ داری ارباب حکومت پر عائد نہیں ہوتی۔

قانون سازی میں گنجائش

مجلس مذاکرہ اسلامی میں شرکاء اپنی اپنی بولیاں بول رہے ہیں۔ مودودی صاحب نے بھی اپنا راستہ ہموار کر لیا ہے۔ آپ نے کہا جہاں شریعت خاموش ہے۔ وہاں انسان کو قانون سازی اور اجتہاد کی گنجائش ہے۔ آپ نے اجتہاد کے لئے کچھ شرائط بھی بتائے ہیں۔ لیکن آپ تو بغیر تکمیل شرائط ہی اجتہاد کرنے بیٹھ گئے تھے اور شریعت کی خاموشی کی ضرورت بھی نہیں سمجھی تھی۔ قرآن پاک کا صاف اعلان ہے وَأَن تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ (کہ تم کو دو بہنوں کو اکٹھا نکاح ...) ... آپ نے دو ... بہنوں کا نکاح ایک ...

آپ اس کے جواب میں ایک نشتری بیان دینگے لیکن وہ بہر حال آپ کا اجتہاد ہوگا اور ہوگا بھی قرآن پاک کی تصریح کے خلاف۔ پھر آپ حقوق الزوجین ص۲۳ ایڈیشن دوم مسئلہ ایلاء کی بحث میں جصاص حنفی کے حوالا سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے حضرات کی طرف ایک جھوٹا مسئلہ منسوب کیا۔ جو عرصہ دراز تک اس میں چھپتا رہا اگر علماء دین آپ کو نہ ٹوکتے تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تک پر آپ نے جھوٹ بول دیا تھا۔ جواب تک لوگوں کو گمراہ کرتا رہا۔ کیا آپ کو بھی اور آپ جیسے بزرگوں کو بھی حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرح اجتہاد کا یا چاروں اماموں کے متفقہ مسائل کے خلاف اجتہادی شوق کو تسکین دینے کا حق ہے۔

کلو کیم کے سیاسی راز

اخبار آزاد مورخہ ۴ جنوری میں ناپاک چھینٹوں کے عنوان سے ایک قیمتی مضمون حمزہ ابو بکر کی قلم سے شائع ہوا ہے۔ جسے ہر مسلمان کو دیکھنا چاہیئے۔ اس میں لکھا ہے کہ عراق کے نمائندے نے یہ بیان فرمایا "کہ ہم سب یہاں اشتراکیت کے فتنے کا سدباب کرنے آئے ہیں۔ اور بڑی خوشی کی بات ہے کہ اب عالم اسلام اشتراکیوں کے خلاف آرا ہونے کو ہے"

ہمیں عراقی نمائندے کا مشکور ہونا چاہیئے کہ اس نے مجلس مذاکرہ کا پول کھول دیا اگر اہل ملک اب بھی علماء دین کی ایمانی فراست کی داد نہ دیں تو افسوس ہوگا

کس طرح علماء کے خلاف زہر اگلنے سے افتتاح کیا گیا۔ اور کس طرح سنگ بنیاد (یونیورسٹی) رکھنے کے وقت فضل حسین آنجہانی کے بھائی افضل حسین نے پادری ایم آر ایونگ سے دعا کرائی اور پھر مذاکرہ میں کس کس طرح اسلامی تصورات پر کیچڑ اچھالا گیا۔ اگر یہ مجلس مذاکرہ امریکہ کے حق میں اشتراکیت کے خلاف منعقد ہو رہی ہے تو پھر ہمیں غلام اللہ خان پرویز اور مودودی جیسے لوگوں کو دعوت دینے کی وجہ بھی سمجھ میں آجاتی ہے۔

ترجمہ قرآن پڑھنے والوں کو خوشخبری

حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی صاحب پروفیسر دینیات گورنمنٹ ایبٹ آباد ہزارہ کے تبحر علمی کا نتیجہ ہے کہ آپکی متعدد تصانیف سے اہل ملک مستفید ہو رہے ہیں۔ قرآن پاک کے نکات و معارف ...

ہمارا نصب العین تبلیغ دین اور اشاعت اسلام ہے

(۱) اردو شرح حجۃ اللہ البالغہ از حضرت مولانا عبید اللہ سندھی ...
(۲) قرآنی دستور انقلاب 〃 〃 〃 〃 〃
(۳) جنگ انقلاب 〃 〃 〃 〃 〃
(۴) عنوان انقلاب 〃 〃 〃 〃 〃
(۵) رسالہ محمودیہ 〃 〃 〃 〃 〃
(۶) کابل میں سات سال 〃 〃 〃 〃
(۷) تعلیمات مولانا عبید اللہ سندھی رح
(۸) مولانا عبید اللہ سندھی رح اور انکے ناقد
(۹) شاہ ولی اللہ رح اور انکے عمرانی نظریے
(۱۰) شاہ ولی اللہ رح اور انکی سیاسی تحریک
(۱۱) تقویۃ الایمان از شاہ اسمٰعیل شہید رح (عکسی)
(۱۲) تذکیر الاخوان 〃 〃 〃 〃
(۱۳) مسائل و احکام یعنی ترجمہ اردو بلوغ المرام
(۱۴) تاریخ عالم

مکتبہ تبلیغ الاسلام ... اکبری گیٹ لاہور

اصلی سلاجیت مصفی

جو سلاجیت گلگت کی بلند چوٹیوں سے حاصل کر کے مصفی کی جاتی ہے وہ اصلی آپ کو دواخانہ فیض عام بفہ ضلع ہزارہ (سرحد) سے ایک روپیہ فی تولہ اور پچاس روپیہ فی سیر کے حساب سے مل سکتی ہے جو مولانا غلام غوث صاحب کی نگرانی میں صاف ہوتی ... سال سے ملک کے گوشے گوشے میں جاتی ...

دواخانہ :- مذکور سے جریان، ... دمہ، برص، چنبل، خنازیر، بواسیر، ... کھانسی اور تمام امراض کی بہترین دوائیں بھی ... منگا کر فائدہ اٹھاتے ہیں۔ نرخ بارعایت ...

یار محمد منیجر دواخانہ فیض عام بفہ ہزارہ

تالے، قینچیاں، چاقو، چھریاں، دیگر لوہے کا ... سامان تھوک و پرچون خریدنے ک...

پاک سابقہ انڈین لاک ہاؤس لا...

ہول سیل ڈیلو ونگ محل شاہ عالم مارکیٹ ناغہ اتوار فون ...

جمعیۃ علماءِ اسلام کی تعلیمی اور تبلیغی سرگرمیاں اور جلسے

ضلع جہلم

ڈومیلی میں جمعیۃ علماءِ اسلام کا جلسہ

بمقام ڈومیلی ضلع جہلم حضرت مولانا حکیم سید علی شاہ صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کی طرف سے ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ مسلسل بارش ہونے کی وجہ سے اگرچہ حاضرین جلسہ کی تعداد کم تھی۔ مگر پھر بھی حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم پروانۂ شمع ختم نبوت جناب حافظ سید رضا صاحب گجراتی۔ نے تقریریں کیں۔ برادران اسلام کو جمعیۃ علماءِ اسلام کی تنظیم اور اسکے اسلامی اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا گیا۔ مقررین نے قوم کے سامنے ان دینی و ملکی و بنیادی مقاصد کی وضاحت کی جنکی بنا پر جمعیۃ علماء اسلام آئندہ الیکشن میں سرگرمی سے حصہ لے رہی ہے۔ علماء کرام نے اس امر پر بھی زور دیا کہ دین محمدی کی اشاعت و حفاظت کیلئے مالی و جانی ایثار و قربانی کی اشد ضرورت ہے۔ گورڑہ اتم سنگھ اور اڈرانہ کے جلسے بارش کی وجہ سے ملتوی کر دئیے گئے۔ علاوہ ازیں ڈومیلی میں جمعیۃ علماء اسلام کے عہدیداروں کا حسب ذیل انتخاب ہوا

امیر:۔ حضرت مولانا حکیم سید علی شاہ صاحب۔

ناظم اعلیٰ:۔ جناب عابد شاہ صاحب گیلانی۔

خازن:۔ جناب شیخ عبدالرزاق صاحب۔

(از شیخ عبدالرشید ناظم شہر جہلم)

کاروائی ہفت روزہ جمعیۃ علماء اسلام جہلم ضلع جہلم

جمعیۃ علماء اسلام جہلم ضلع جہلم کی ہفتہ واری میٹنگ ہوئی۔ پہلے جناب مولانا خلیل الرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ نے سورۃ نساء کے ایک رکوع کا درس دیا ازاں بعد ترجمان اسلام کے تازہ شمارہ میں "مجلس مذاکرہ" کا تذکرہ پڑھا اور اس کے نشیب و فراز سے آگاہ کیا۔ آخر میں درج ذیل ریزولیشن بالاتفاق رائے پاس ہوا۔

جمعیۃ کا یہ اجتماع حکومت پاکستان کی اس پالیسی پر شدید احتجاج کرتا ہے کہ عیسائیوں قادیانیوں پرویزیوں اور مودودیوں کو خواہ مخواہ اسلام کا ترجمان بنایا جاتا اور ان کو اسلام پر تنقید کا حق دیا جاتا ہے۔ یہ اجلاس حکومت کو متنبہ کرتا ہے کہ کسی جمہوری ملک میں جمہور کے جذبات کو مجروح کرنا اچھے نتائج پیدا نہیں کرتا۔

چکوال ضلع جہلم میں جمعیۃ علماءِ اسلام کا تبلیغی دورہ

مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم مولانا نذیر اللہ خاں صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع گجرات مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم اور مولانا لعل حسین صاحب صدر المبلغین تحفظ ختم نبوت نے حسب ذیل مقامات میں اہل اسلام کو خطاب فرمایا اور جہلم میں مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام نے بھی تقریر فرمائی۔

(۱) مدرسہ اظہار الاسلام چکوال ۱۱ جنوری بعد از نماز عشاء

(۲) سانگ کلاں ۱۲ ″ ″ صبح دس بجے سے نماز عصر تک

(۳) موہڑہ ملیاراں ۱۳ ″ ″

(۴) کسوکھنبال (سوگل آباد) ۱۳ ″ ″

(۵) جہلم ۱۴ ″ ″ بعد از نماز عشاء

حاجی احمد حسین ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام (چکوال)

بستی عثمان والی میں جمعیۃ کا قیام

ضلع بہاولنگر کی بستی عثمان والی میں جمعیۃ علماء اسلام کی عارضی تشکیل عمل میں لائی گئی فارم رکنیت کافی پر ہو رہے ہیں۔ تقریباً ستر سے زیادہ فارم پر ہو چکے ہیں عہدیداروں کے اسماء حسب ذیل ہیں جو کہ برائے اشاعت تحریر خدمت ہیں۔ بستی عثمان والی اور اکرم والی دو بستیوں کو ملا کر ایک جمعیۃ بنائی گئی۔

امیر:۔ حاجی محمد رمضان صاحب زمیندار بستی عثمان والی

نائب امیر:۔ منشی احمد علی صاحب بستی اکرم والی

ناظم اعلیٰ:۔ مولانا محمد قاسم علی صاحب بستی عثمان والی فارغ التحصیل خیر المدارس ملتان

نائب ناظم محمد یوسف صاحب

خازن:۔ جناب چوہدری نذیر احمد صاحب زمیندار

(احقر العباد محمد یوسف نائب ناظم جمعیۃ علماء اسلام بستی عثمان والی)

ضلع ملتان میں مزید جمعیتیں

تشکیل جمعیۃ علماء اسلام چک سہوان ۱۵/۹.۲ تحصیل خانیوال ضلع ملتان

امیر:۔ مولانا محمد رشید احمد صاحب۔ نائب امیر ۱:۔ مولانا نور الدین صاحب

نائب امیر ۲:۔ میاں محمد صاحب زمیندار چک ۱۵

ناظم اعلیٰ:۔ میاں کرم خاں صاحب نمبردار

نائب ناظم:۔ سید مہتاب علی شاہ صاحب

سیکریٹری:۔ حلوائی نور محمد صاحب زرگر

خازن:۔ عبدالرحیم صاحب

تشکیل جمعیۃ مخدوم پور تحصیل کبیروالا ضلع ملتان

امیر:۔ مولانا محمد امین شاہ صاحب۔ نائب امیر:۔ محمد یار خاں صاحب ولد سیوان

ناظم اعلیٰ:۔ صوفی محمد رمضان صاحب۔ نائب ناظم:۔ منشی غلام قادر صاحب

خازن:۔ حافظ محمد بخش صاحب۔ سالار:۔ عاشق محمد خاں صاحب

(مولانا) عبدالحی (صاحب) مبلغ جمعیۃ علماء اسلام (ضلع ملتان)

جناب ناظم اعلیٰ جمعیۃ کا پروگرام

۱۴ جنوری لاہور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام۔ کراچی۔ سندھ اور بہاولپور کے دورہ کے بعد بیس دن دفتر میں مقیم رہ کر آج نئے پروگرام کیلئے تشریف لے گئے۔

تاریخ	مقام	تاریخ	مقام
۱۴ جنوری	جمعیۃ	۲۰ تا ۲۸ جنوری	تبلیغ
۱۵ ″ ″	سفر	۲۹ جنوری	واپسی لاہور
۱۶ ″ ″	لائلپور	۳۰ ″ ″	سفر
۱۷ ″ ″	اجتماع جمعیۃ	۳۱ ″ ″	بستی جلسہ
۱۸ ″ ″	لیشاری عیادت مفتی صاحب		مفتاح العلوم
۱۹ ″ ″	″ ″	یکم فروری تا ۱۵ فروری	

ناظم مرکزیہ مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی کی معیت میں اضلاع سکھر۔ خیرپور میرس۔ نواب شاہ۔ سانگھڑ۔ میرپور خاص۔ حیدر آباد اور ٹھٹھہ کا دورہ فرمائینگے احباب مطلع رہیں ——— ناظم دفتر غازی خدا بخش

جلسہ جمعیۃ طلبہ اسلام میانوالی

مدرسہ تبلیغ الاسلام میانوالی کے طلبہ کا جلسہ ہوا۔ جس میں تمام ممبران مدرسہ اور دیگر حضرات نے شرکت کی مولوی فتح خاں صاحب مولوی رضا محمد صاحب اور دیگر مقررین نے احوال آخرۃ۔ شوق علم دین وغیرہ پر تقریریں کیں اور جمعیۃ طلبہ اسلام کا مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر:۔ مولوی فتح محمد خاں صاحب۔ چھٹہ وٹہ

نائب صدر:۔ مولوی محمد زمان صاحب۔ چکڑالہ

ناظم اعلیٰ:۔ مولوی رضا محمد صاحب نسیم۔ ترگ

نائب ناظم:۔ مولوی محمد اقبال صاحب۔ میانوالی

خزانچی:۔ مولوی احمد گل صاحب۔ کمر مشانی

محاسب:۔ مولوی محمد نواز خاں صاحب۔ غنڈی

آخر میں قرار پایا کہ پندرہ دن کے بعد پھر جلسہ ہو جس میں ملکی حالات پر تقریریں ہوں۔

دار العلوم تعلیم القرآن عمرزئی کی امداد کیطرف توجہ فرمائیں

اب چونکہ ماہ رجب آنیوالا ہے۔ زکوٰۃ دینیوالے حضرات عام طور پر اسی مہینے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ دار العلوم عمرزئی طالب علموں کی دینی اخلاقی، علمی، اور معاشرتی ضروریات کا تکفل حتی المقدور کر رہا ہے جسکی بنا پر بوجہ احسن مصرف زکوٰۃ ہے۔ لہٰذا اہل خیر حضرات سے عرض ہے وہ اس ضرورت دینی اور فرض منصبی کو محسوس کرتے دار العلوم تعلیم القرآن عمرزئی (ضلع پشاور) کی امداد کی طرف توجہ فرمائیں اور اپنے لئے زاد آخرت کا بہترین سامان مہیا کریں۔ والسلام

منجانب مہتمم مجلس شوریٰ دار العلوم تعلیم القرآن عمرزئی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور

اپیل

جامع شریعت و طریقت مفسّرِ قرآن امیر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری کا ارشاد

جمعیۃ علماء اسلام کی زیادہ سے زیادہ مالی امداد کر کے وقت کی اہم ضرورت کو پورا کریں

حضرات ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ ۔ علماء حق نے تھوڑے عرصہ میں مخلصانہ جد وجہد سے ثابت کر دیا ہے کہ اس زمانہ میں بھی علماء دین ہی ملک وملّت کی خدمت کرنے کی اعلیٰ صلاحیت رکھتے ہیں ۔ سندھ ۔ سرحد ۔ بلوچستان ۔ شمالی اور جنوبی پنجاب میں جمعیۃ علماء اسلام کی سینکڑوں شاخیں [illegible] احساس کریں میں تمام درددل رکھنے والے مسلمانوں سے اور خاص کر ان حضرات سے جو ہمارے اکابر سے وابستہ ہیں پر زور اپیل کرتا ہوں کہ وہ وقت کے تقاضوں کو سمجھیں اور اپنے اموال کو اور خاصکر زکوٰۃ وصدقات کی بھاری رقوم کو انفرادی افادات پر خرچ کرنے کی بجائے جمعیۃ علماء اسلام کو عنایت فرمائیں ۔ تاکہ وہ ان کو صحیح مصارف پر اس طرح خرچ کرے جس سے قوم کی بگڑی بننے کی امید ہو اور کارکنانِ جمعیۃ مالی پریشانیوں سے فارغ رہ کر دین کی خدمت اور مخالفین کا دفاع کر سکیں + ماشاء اللہ سرحد میں مولانا گل بادشاہ امیر جمعیۃ ، استاذ العلماء حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی ، شمالی پنجاب میں عمدۃ الاصفیاء حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھوی ، مجاہد ملّت سید مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ ضلع جہلم ، جنوبی پنجاب میں حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ اور مفکر جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم اعلیٰ ، سندھ میں رئیس الاتقیاء حضرت مولانا حماد اللہ صاحب ہالیجی شریف اور مولانا محمد شاہ امروٹی و حاجی میر محمد صاحب پھوڑ بلوچستان میں حضرت مولانا عرض محمد صاحب ۔ مولانا عبد الشکور صاحب کوئٹہ اور مولانا محمد صدیق صاحب مستونگ ۔ اور کراچی میں مولانا حافظ فضل احمد امیر جمعیۃ ، مولانا محمد عثمان صاحب بلوچ نائب امیر کی پرخلوص مساعی جمیلہ اور توجہ کامل سے جمعیۃ ترقی کے منازل طے کر رہی ہے میں تمام پاکستانی مسلمانوں سے امید رکھتا ہوں کہ وہ ان اکابرِ ملّت سے ہر طرح کا تعاون کر کے اسلام کا بول بالا کریں ۔ باطل اپنی پوری طاقت سے اسلام پر حملہ آور ہے ۔ آپ لوگ علماء اسلام کو مالی پریشانیوں سے نجات دے کر اہل باطل کا ہر مورچہ پر مقابلہ کرنے میں تعاون کریں ۔ ان تنصروا اللہ ینصرکم الآیۃ اگر تم اللہ کے (دین) کی مدد کرو گے تو اللہ تعالےٰ تمھاری مدد کریگا ۔

نوٹ ۔ اپنی تمام رقوم غازی خدا بخش صاحب ناظم دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان بیرون دہلی دروازہ لاہور کے پتہ پر روانہ فرمائیں ۔

الداعی الی الخیر احمد علی صدر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان لاہور

جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیمی سرگرمیاں

سرحد

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کے دفتر میں آمدہ اطلاعات

...کے تحت تمام سرحد میں جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیمی سرگرمیاں زور وشور سے جاری ہیں۔ ارکان جمعیۃ خلوص و محبت سے جمعیۃ علماء اسلام کے منشور نصب العین کو مسلمانوں تک پہنچا رہے ہیں۔ مسلمانوں کو اللہ کی بندگی۔ اطاعت رسول صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم وسلف صالحین کے اتباع کی دعوت دیتے ہیں۔

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے بمعیت مولانا حمد اللہ جان صاحب ناظم ضلع پشاور مولانا سید امام شاہ صاحب۔ مولانا گل امیر صاحب۔ مولانا ...شریف صاحب۔ مولانا محمد شعیب صاحب۔ فخر نوجوانان اسلام اول خان صاحب ناظم انصار اللہ نے علاقہ مہمند کا دورہ کیا۔ جگہ جگہ مسلمانوں نے حضرت امیر کا خیر مقدم کیا۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کی دعوت پر لبیک کہا۔

مولانا فضل مولیٰ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام شوکگرہ چارسدہ نے علاقہ دوآبہ شوکگرہ چارسدہ میں بمعیت مولانا عبد الصمد صاحب فاضل دیوبند۔ مولانا معاذ الرحمٰن صاحب فاضل دیوبند۔ مولانا سید حسن شاہ صاحب فاضل دیوبند۔ مولانا مطلع الانوار صاحب دیوبند۔ مولانا محمد زکریا فاضل دیوبند۔ دورہ کیا اور گاؤں گاؤں قصبہ قصبہ جمعیۃ علماء اسلام کا پیغام پہنچایا۔

بنوں۔ لکی مروت میں مولانا محمد نواز صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام لکی مروت و سالار انصار اللہ غلام نبی صاحب ...سک خیل ایک ہفتہ سے جمعیۃ کے پروگرام اور انصار اللہ کی تنظیم کے سلسلے میں دورہ کر رہے ہیں۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ جمعیۃ علماء اسلام کلاچی تحصیل کلاچی میں مولانا عبد اللطیف صاحب ناظم اعلیٰ ضلع کی ...دت میں جمعیۃ تبلیغی دورہ کر رہی ہے۔ مولانا عبد الحق صاحب ...ضلع۔ ڈیرہ ٹانک میں دورہ کر رہے ہیں۔

مردان۔ تحصیل صوابی میں جہانگیرہ۔ توردھیر۔ لاہور۔ شاہ ...منصور۔ زیدہ۔ کھنڈہ۔ مرغز۔ پنج پیر۔ صوابی۔ مانیری۔ ٹوپی ...قصبات کا مولانا لطف الرحمٰن امیر ضلع کی قیادت میں جمعیۃ علماء اسلام کے وفد نے دورہ کیا ——— ناظم دفتر

ناظم اعلیٰ ضلع پشاور کا طوفانی دورہ

مجاہد اسلام حضرت مولانا مولوی حمد اللہ جان صاحب ناظم ...جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور نے عظیم الشان تنظیمی دورہ فرمایا ...نے مورخہ ۵ رجنوری ۵۸ء کو حلقہ دوآبہ کا دورہ تنظیمی شروع ...کنوزائی۔ شبقدر۔ شبقدر فورٹ۔ متہ مغل خیل۔ میرزو۔ حسن ...خیل۔ کوگک۔ ترناب۔ مردانہ۔ اسلام آباد۔ ملاخیل۔ باجی ...۔ رشکئی۔ مجینئی۔ فاجبر گڑھی۔ جرعہ۔ ترلاندی۔ بہار ...ی۔ شرکیم۔ نیتھنئی۔ کانگرہ۔ بٹگرام۔ سوکڑ۔ انباڈھیر۔ ...الٹ پورہ۔ یاجی بلہ۔ گرتیج۔ مروزائی۔ ہمرادغیرہ کے عظیم الشان جلسوں میں عام مسلمانوں کو جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض ومقاصد منشور پروگرام اور حقیقی نصب العین سے روشناس کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کو مضبوط اور منظم بنانا وقت کا اہم تقاضا قرار دیا اور تمام مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کے انصار اللہ میں جوق در جوق شامل ہو جائیں۔ فقط

ازطرف (مولوی) محمد عثمان ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ دوآبہ

گڑھی خیر اجمالی ضلع جیکب آباد میں جمعیۃ علماء اسلام کا تبلیغی جلسہ

شہر گڑھی خیر اجمالی میں بروز جمعہ گذشتہ در مسجد جامع شریف بزیر صدارت مولانا الحاج المولوی دھنی بخش صاحب ضلعی امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جیکب آباد ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ جناب صدر صاحب بعد خطبہ صدارت ایک مختصر اور جامع تقریر دربارہ فضائل اور خصائل اسلام ارشاد فرمائی اور جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض ومقاصد مختصر طور پر بیان فرماکر آخر میں مسلمانوں کو صحیح اسلامی قانون کے مطابق زندگی بسر کرنیکی تلقین فرمائی۔

جناب مولانا موصوف کے بعد جناب حافظ مولانا محمد زکریا صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ ٹھل نے مدلل تقریر بیان فرمائی اور جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد سے اچھی طرح لوگوں کو واقف کرایا۔ نیز جمعیۃ کے قیام کی ضرورت کو محسوس کرایا۔

دوران تقریر میں فرمایا کہ مسلمانوں نے جب سے قرآن مجید اور سنت نبوی ﷺ سے جتنی دوری اختیار کی اتنا ہی انکو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ غور سے دیکھیں کہ مٹھی بھر مسلمانوں نے قیصر و کسریٰ کے ایوان میں زلزلہ ڈال دیا

اب بھی وہی اسلام ہے اور وہی قرآن مجید ہے اور وہی سنت نبوی ﷺ موجود ہے مگر صداقت اور اتحاد و تنظیم کی بے حد ضرورت ہے۔ انشاء اللہ اگر قرآن مجید اور سنت نبوی ﷺ کو پختگی سے مضبوط پکڑ ینگے تو کامیابی ہمارے پیر چومے گی۔ لہٰذا مسلمانان پاکستان اتحاد اور تنظیم قائم کریں۔ اور جمعیۃ علماء میں کثرت سے شامل ہو کر اپنی تنظیم اور بلند حوصلگی کا ثبوت دیں۔ اور آئندہ کیلئے عہد باندھ لیں کہ دستور اسلامی کے مطابق اپنی زندگی بسر کرینگے۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کے ہر ایک امر پر پابند رہیں گے۔ آخر میں دعا پر تقریر ختم ہوئی سامعین نے مولانا کی تقریر کی بہت تحسین کی۔ تقریباً دو اڑھائی ہزار آدمی تھے۔

بندہ محمد یوسف کھوسہ عفی عنہ ناظم ابتدائی جمعیۃ گوٹھ ڈیلیپور پوسٹ ناہڑواہ تحصیل ٹھل ضلع جیکب آباد سندھ

مزید جمعیتوں کا قیام

تشکیل جمعیۃ محمد حسین سبایہ ضلع جیکب آباد

امیر: مولوی حسین بخش صاحب منتخب۔ ناظم میاں جی میر۔ خازن پانہو سبایہ

سالار رضاکاران بجار سبایہ

تشکیل قریہ شفیع محمد خان بنگلاں ...جمعیۃ

امیر: ہیبت خان بنگلاں۔ ناظم علی مراد خان بلوچ

سالار: عبد الرحمٰن کتھوہل۔ خازن: عبد اللہ خان

تشکیل جمعیۃ سریاب (کوئٹہ)

صدر:۔ قبلہ مولانا حاجی میر محمد صاحب

نائب صدر:۔ مولانا اللہ بخش صاحب

ناظم اعلیٰ وسالار:۔ مولانا عبد الوہاب صاحب

نائب ناظم:۔ مولانا حاجی عبد القیوم صاحب

جمعیۃ علماء اسلام جہلم کے جلسہ کی قرار داد مذمت

مسلمانان شہر جہلم کا یہ اجتماع مفتی سرحد حضرت عبد القیوم صاحب پوپلزئی پر قاتلانہ حملہ کے خلاف سخت احتجاج کرتا ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ سازش کا جلد سراغ لگا کر مجرمین کو سخت سزائیں دی جائیں۔ مولانا پر حملہ یہ دراصل مداخلت فی الدین ہے۔ اور ایک عالم دین کی بے حرمتی کر کے اسلام کے وقار کو خاک میں ملا دیا ہے۔ اس سے تمام مسلمانوں کے دل مجروح ہوئے ہیں۔ اور انکے مذہبی جذبات کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ پشاور اور دوسرے مقامات پر علماء دین پر پے در پے قاتلانہ حملے کسی سوچی سمجھی اور منظم سازش کا نتیجہ ہے۔ اور اگر اس کا بروقت سد باب نہ کیا گیا تو امت مسلمہ کے اندر بہت بڑے انتشار کا اندیشہ ہے۔

(مولوی) عبد اللطیف ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم

ضلع ملتان کی تمام شاخوں کیلئے نام ضروری ہدایات

(۱) جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کی تمام شاخوں کو حکم دیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے جماعتی نظم و نسق کو جلد مضبوط بنا کر دفتر ضلع کو مطلع کریں۔

(۲) دفتر قائم کر کے ناظم کے ذریعہ سے دفتر ضلعی جمعیۃ سے رابطہ قائم کیا جائے

(۳) مبلغ ضلع کے دورہ کے موقع پر اسکا تعاون کیا جائے اور تمام حلقہ ہائے انتخاب کے موقع پر حد بندی کی حدود سے ضلعی مبلغ کو آگاہ کیا جائے۔ تاکہ دفتر ضلع میں حد بندی کا ریکارڈ بن سکے۔ دیہاتوں اور ذیلوں کی حدود واضح طور پر معلوم کی جائیں۔

(۴) ضلعی اجلاس کے فیصلہ کی روشنی میں دفتر ضلع کی مقررہ رقم جلد دفتر ضلع ملتان ارسال کی جائے انگریزی مہینہ کی آخری تاریخ تک یہ رقم باقاعدگی سے دفتر ضلع کو پہنچ جانی چاہیئے۔

یہ مقررہ رقم ہر قصبہ کی جماعت پانچ روپے ماہوار اور دیہات کی جماعت پر ایک روپیہ ماہوار منظور شدہ ہے۔

المعلن

حکیم عزیز اللہ خان

ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۱۳۲

سہ روزہ — جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا آرگن — لاہور

ترجمانِ اسلام

زیر سرپرستی: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ

چیف ایڈیٹر
غلام غوث ہزاروی
مسئول: عبدالواحد
معاون: عبدالقادر قاسمی
مینیجنگ ایڈیٹر
غازی خدا بخش

بدل اشتراک
سالانہ چھ روپے
ششماہی تین روپے آٹھ آنے
قیمت
فی پرچہ: دو آنے

جلد ۱ | ۶،۲ رجب المرجب ۱۳۷۷ھ مطابق ۲۷،۲۲ جنوری ۱۹۵۸ء موافق ۱۵،۱۱ ماگھ ۲۰۱۴ سمبت بکرمی | شمارہ ۶۲-۶۳

لمعات

(از ابوالوقت ناسونی)

تو خدا یاد آیا

پاکستان کے سابق مسلم لیگی وزیر تجارت مسٹر فضل الرحمن نے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا

مسلمانوں نے قائد اعظم کی زیر قیادت ایک اسلامی مملکت قائم کرنے کے لئے جدوجہد کی تھی انہوں نے ایک ایسی مملکت کے لئے جنگ نہیں لڑی تھی جہاں اسلام مملکت کی پالیسی کی رہنمائی نہ کرے۔ (نوائے وقت ۱۴ جنوری ۵۸ء)

مسٹر فضل الرحمن نے جو کچھ کہا بجا اور درست کہا مگر نو سال تک جب وہ اور ان کی پارٹی برسرِ اقتدار رہے کتنے قدم انہوں نے اسلام کی طرف بڑھائے؟ اور اب نوٹوں پر تصویریں چھپ کے آئیں تو انہیں کی پارٹی برسرِ حکومت تھی۔ اسلام اور قائد اعظم کی جدوجہد انہیں صرف اس وقت کیوں یاد آئی ہے جب کرسی ان کے نیچے سے کھسکا لی جاتی ہے؟

کہتے ہیں بدمستی میں آدمی کی نظر پھیل جاتی ہے۔ اور وہ اچھی طرح دیکھ نہیں سکتا۔ اس سلسلہ میں غالب کی گواہی ملاحظہ ہو:-

نظارہ نے بھی کام کیا واں نقاب کا
مستی سے ہر نگہ ترے رخ پر بکھر گئی

شاید یہی وجہ ہے کہ مسٹر فضل الرحمن اور ان کے ساتھی جب تک حکومت کی کرسی پر تھے، حکومت کی مستی [illegible]

رفوچکر ہو گئی تو فوراً مسٹر فضل الرحمن پر چودہ طبق روشن ہو گئے یہ وقت ایسا ہوتا ہے جب آدمی کی نظر اس قدر تیز ہو جاتی ہے کہ وہ دن کو بھی آسمان کے تارے دیکھنے لگ جاتا ہے اور اسلام اور قائد اعظم کی جدوجہد آسمان کے تاروں سے تو بہر حال نزدیک تر ہیں۔ اس لئے اگر مسٹر فضل الرحمن نے انہیں دیکھ لیا تو تعجب نہیں ہونا چاہیئے۔

نگران ہیں مسلم لیگ یا عوامی یا نیشنل پارٹی کو نصیحت کرتے وقت انہیں اپنا وقت (اپنی اوقات نہیں) بھول تو نہیں جانا چاہیئے؟ برسرِ حکومت ہونے کا زمانہ بہر حال "بدمستی" کا زمانہ ہے اور بدمستی میں نظر کا پھیل جانا لازمی ہے اور جب نظر پھیل جاتی ہے تو نہ اسلام نظر آتا ہے نہ قائد اعظم کی جدوجہد۔ اگر مسٹر فضل الرحمن یہ دونوں چیزیں اپنے مخالفوں کو دکھانے پر بضد ہیں تو انہیں پہلے ہمت کر کے کرسی ان کے نیچے سے کھسکا لینی چاہیئے یہ دونوں چیزیں کیا دن کے تارے بھی ان لوگوں کو نظر آنے لگ جائیں گے۔ اور اگر کرسی پر بیٹھے ہوئے (مسٹر فضل الرحمن چاہتے ہیں) یہ لوگ اسلام کی طرف دیکھنے لگ جائیں اور اسلام انہیں نظر بھی آنے لگ جائے تو ع

ایں خیال است و محال است و جنوں

فنکار چور

مسلم آرٹ کی بین الاقوامی نمائش سے پہلے خواجہ حسن نظامی کا خط چوری ہو گیا تھا اور اب خبر آئی ہے۔ کہ ایک تاریخی قالین کا ایک ٹکڑا کاٹ کر چرا لیا گیا۔ دو جیب کترے بھی فن کی نمائش کرتے ہوئے پکڑے گئے۔ چوری اور جیب کترنا بھی تو آخر فن ہے۔ یہ الگ بحث ہے کہ یہ دونوں چیزیں مسلم آرٹ میں داخل ہیں یا نہیں؟ مگر جو چیزیں اس بین الاقوامی نمائش میں پیش کی گئی ہیں ان میں سب میں یہ بحث کی جا سکتی ہے، پھر وہ اگر مسلم آرٹ میں بطور نمائش رکھی جا سکتی ہیں۔ تو چوری اور جیب کترنے کے فن کی نمائش کو کیوں ناجائز قرار دیا جائے۔ فن کو صرف فن ہی حیثیت سے دیکھنا چاہیئے اور اگر فنون لطیفہ کی قدر دل میں ہو

دو ہزار افراد کے ہوتے ساتے چور نہ صرف خط لے بھاگا بلکہ ایک قالین کا ٹکڑا بھی کاٹ کے ساتھ لے گیا اور اس استاد کو نہ کسی محافظ نے دیکھا نہ کسی پولیس والے نے پکڑا اور نہ کسی سیر کرنے والے کی وہ نظر چڑھا۔ وہ فنکار کیا تھا اچھا خاصہ چھلاوہ تھا۔ میرے خیال میں بجائے سزا کے ایسے لوگوں کو انعام ملنا چاہیئے۔

یہ مجاور؟

پولیس نے دربار داتا صاحب کے ایک مجاور میاں محمد شفیع کو ناجائز افیون رکھنے کے الزام میں گرفتار کر لیا ان کے قبضہ سے دو ہزار چار سو روپے کی مالیت کی دو سیر ناجائز افیون برآمد ہوئی۔ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ کے دربار، دربار کے مجاور کے پاس ناجائز افیون کا نکلنا ویسے ہی تعجب انگیز تھا۔ مگر پولیس نے جب ان سے پوچھا کہ جناب مجاور یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے فی البدیہ جواب دیا کہ یہ افیون اپنے ذاتی استعمال کے لئے ایک ٹھیکہ دار سے خریدی ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

علامہ اقبال نے فرمایا تھا۔ اور کیا خوب فرمایا تھا۔

قم باذن اللہ کہہ سکتے تھے جو رخصت ہوئے۔
خانقاہوں میں مجاور رہ گئے یا گورکن۔

علامہ کو اللہ تعالےٰ کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ اگر وہ زندہ ہوتے تو اب یہ شعر بھی کہہ ڈالتے۔

وہ مجاور بھی گئے اور گورکن بھی چل بسے
اب ہیں باقی خانقاہوں میں فقط دزدِ کفن

عذرِ گناہ بدتر از گناہ سنا تھا مگر اس کا صحیح معنی سمجھنا دربارِ داتا کے مجاور نے پیش فرمایا۔ اتنا صحیح معنی شاید ہی کبھی نکلا ہو۔ ناجائز افیون رکھنا گناہ تھا مگر عذر گناہ میں یہ فرمایا گیا کہ میں اسے استعمال کرتا ہوں۔

اللہ تعالےٰ ہمارے مجاوروں کو حق بینی و حق پسندی کی توفیق ارزانی فرمائے۔

گزشتہ سے پیوستہ

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام (مغربی پاکستان)

آپ کے سامنے چند ایسے پیغمبرانہ کلمات پیش کیے جاتے ہیں جو یقیناً وحی ہیں مگر کتاب میں نہیں ہیں کتاب اللہ کے سوا ہیں جن سے معلوم ہو کہ کتاب کے سوا بھی پیغمبر پر وحی آیا کرتی ہے۔ اور اسی کو حدیث یا وحی خفی کہتے ہیں۔ اور وہ بھی اسی طرح حجتِ شرعی ہے جس طرح وحی جلی اور کتاب اللہ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید سورۃ بقرہ میں ہے۔ کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو انہوں نے کہا کیا تم مذاق کرتے ہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا خدا کی پناہ۔ پھر انہوں نے کہا کہ اپنے رب سے کہو کہ اس کا رنگ بتائے فرمایا کہ وہ فرماتا ہے کہ اس کا رنگ پیلا زرد ہے پھر بولے کہ وہ گائے ہے کیسی۔ فرمایا کہ وہ نہ بوڑھی ہے نہ جوان درمیانی حالت میں ہے۔ انہوں نے ذبح کی (اس گائے کی بوٹی مقتول پر مار کر قاتل کا پتہ معجزے کے طور پر لگانا تھا۔) اب اگر یہ بات چیت اور یہ سارا واقعہ تورات میں ہوتا تو ان کو کہنے اور پوچھنے کی کیا ضرورت تھی یہ تورات میں نہ تھا اللہ تعالیٰ نے وحی خفی کے ذریعہ موسیٰ علیہ السلام کو بتایا اور موسیٰ علیہ اسلام اس کو اللہ تعالیٰ کا حکم بتلاتے ہیں۔

اسی طرح قرآن میں سورہ شعراء میں ہے۔

واوحینا الی موسیٰ ان اضرب بعصاک البحر

کہ جب بنی اسرائیل نے کہا کہ فرعونی لشکر آ پہنچا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کو تسلی دی کہ میرا رب میرے ساتھ ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی عصا سے سمندر کو مارو تو لاٹھی مارنے سے سمندر پھٹ گیا (اور اس کے بڑے بڑے حصے ہو گئے اور اس میں راستے بن گئے) یہ واقعہ بھی تورات میں ہوتا تو بنی اسرائیل کو گھبرانے کی کیا ضرورت تھی۔ اس وقت آسمانی کتابیں کتاب کی شکل میں پوری کی پوری دفعۃً نازل ہوا کرتی تھیں۔

اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں سے درخواست کی کہ کیا آپ کا رب ہم پر آسمان سے کچھ نازل کر سکتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اللہ سے ڈرو۔ انہوں نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ کھائیں اور ساتھ ہی ہمیں آپکی صداقت کا یقین ہو جائے اور ہم اس کے گواہ بن جائیں۔ تب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے مائدہ نازل کرنے کی دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے قطعی وعدہ فرمادیا کہ میں نازل کرتا ہوں۔ اب صاف ظاہر ہے کہ یہ ذکر اگر انجیل میں ہوتا۔ کہ مائدہ نازل ہوگا تو حواری کیوں درخواست کرتے اور کیوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام

عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا وحی تھا لیکن کتاب کے سوا تھا آیتیں حسب ذیل ہیں۔

اذ قال الحواریون یا عیسیٰ ابن مریم ھل یستطیع ربک ان ینزل علینا مائدۃً من السماء قال اتقوا اللہ ان کنتم مومنین۔ قالوا نرید ان ناکل منھا وتطمئن قلوبنا ونعلم ان قد صدقتنا ونکون علیھا من الشاھدین، قال عیسیٰ ابن مریم اللھم ربنا انزل علینا مائدۃً من السماء تکون لنا عیداً لاولنا واٰخرنا واٰیۃً منک وارزقنا وانت خیر الرازقین قال اللہ انی منزلھا علیکم فمن یکفر بعد منکم فانی اعذبہ عذاباً لا اعذبہ احداً من العلمین۔

خود آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں خطاب فرمایا ہے۔

اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ اَلَنْ یَّکْفِیَکُمْ اَنْ یُّمِدَّکُمْ رَبُّکُمْ بِثَلٰثَۃِ اٰلَافٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ مُنْزَلِیْنَ۔ کہ جب آپ مسلمانوں سے فرما رہے تھے کیا تمہارے لئے کافی نہیں ہے کہ تمہارا رب تین ہزار فرشتوں سے تمہاری امداد فرمائے یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رض سے فرما رہے تھے لیکن کیا اس امداد کا اس سے پہلے کہیں قرآن میں وعدہ ہے۔ ہرگز نہیں تو آپ صحابہ کرام سے جو فرما رہے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ تین ہزار فرشتے نازل کر کے تمہاری مدد فرمانے والے ہیں یہ پہلے کی وحی ہے لیکن اس کی کوئی خبر پہلے کتاب میں نہ تھی یہ وحی خفی ہے اور بظاہر حضور کا ارشاد اسی طرح جب قبلہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تبدیل ہو کر بجائے بیت المقدس کے کعبہ شریف قبلہ قرار پایا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَۃَ الَّتِیْ کُنْتَ عَلَیْھَا اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ یَّنْقَلِبُ عَلٰی عَقِبَیْہِ۔

اور ہم نے آپ کا وہ پہلا قبلہ جس پر آپ تھے اسی لئے مقرر کیا تھا تاکہ (ہم جانچیں کہ رسول کی بات کون مانتا ہے اور کون اپنے پچھلے پاؤں لوٹ جاتا ہے) اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ کا پہلا قبلہ۔ (مسجد اقصیٰ) ہم نے مقرر کیا تھا۔ حالانکہ قرآن میں اس کے قبلہ بنانے کا کوئی ذکر اس سے پہلے نہیں ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ بھی وحی خفی تھی۔ اور حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی وحی خفی کے مطابق بیت المقدس کی طرف نمازیں بمعہ صحابہؓ کے پڑھتے تھے۔ معلوم ہوا کہ پیغمبر بعض ایسے احکام بھی امت کو بتایا کرتے ہیں اجو کتاب میں نہیں ہوتے لیکن وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے کہا کرتے ہیں۔ اسی کو حدیث اور اسی کو وحی خفی سمجھ لیجئے (باقی)

(بقیہ صحیح نظریہ صفحہ ۳ سے آگے)

غلامی کا برا ہو۔ مسلمان اب اتنا گیا اسے اپنے صحیح اعتقادات کے اظہار میں محسوس ہوتی ہے۔ روس جو دنیا میں لادینی مشہور ہے۔ وہاں بھی کمیونسٹ حکومت کے صرف وہی آدمی ووٹ دے سکتا ہے جو کمیونزم رکھتا ہو۔ جب حکومت کی بنیاد قومیت یا وطنی اصولوں پر ہو۔ وہاں اصول کی حکومت تب ہی کہ ان اصول پر اعتقاد رکھنے والوں کے ہاتھ میں ہو۔ اگرچہ یہ بات مغرب زدہ دماغوں پر بوجھ ہمیں اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے۔ اور وہ یہ کہ ریاست کی تشکیل و ترتیب کے سلسلے میں مجالس (ہیئۃ تشریعیہ) اور مجلس وزراء میں کسی غیر مسلم کے لئے کوئی وجہ جواز کتاب وسنّت کی نصوص یا راشدین کے طرزِ عمل سے ثابت نہیں ہے۔ یہ مخلوط انتخاب کے ذریعہ ہو یا جداگانہ انتخاب کے مخلوط اس لئے کہ یہ نیشنلزم کے نظریہ پر مبنی ایک نیشنل حکومت یا لادینی ریاست کی راہ ہموار کر اور جداگانہ انتخاب اس لئے کہ اس کے ذریعہ غیر کی نمائندگی مجالس قانون ساز میں مہیّا کی جاتی ہے اسلامی ریاست میں اسلامی قوانین کے دفعات کی یا تشریح میں غیر مسلم کو شریک کرنا کتاب وسنّت تعلیمات کے خلاف ہے۔ دین کے ساتھ استہزا ہے اور ان دونوں صورتوں میں غیر مسلم کو ایک اسلامی اقتدار میں شریک کرنا ہے جو اسلامی تعلیمات کے خلا جمعیۃ علماء اسلام اُن لوگوں کو قرآن وسُنّت کی میں چیلنج کرتی ہے جو مخلوط و جداگانہ طریقہ انتخاب اسلامی نظریہ قرار دیتے ہیں۔ جبکہ قرآن وسُنّت کی روشنی میں دونوں نظریے اسلامی نہیں۔

(لہٰذا مودودی صاحب کسی غیر اسلامی طریقِ انتخاب کے لئے ریفرنڈم پر زور نہ دیں۔ اس سے انتخاب پھر کھٹائی میں پڑ جائیں گے۔

مینجنگ ایڈیٹر)

خبریں

سری نگر کی اطلاع ہے کہ شیخ محمد عبداللہ اگرچہ دیکھنے کو آزاد ہیں مگر عملاً قیدی ہیں۔ کیونکہ خفیہ پولیس اور دوسری پولیس سوڈا میں چوبیس گھنٹے ان کے گھر کے گرد و نواح میں نگرانی کرتی ہے۔ یہ آزادی کا منہ چڑانا ہے۔

مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعظم بخشی غلام محمد نے وزیر اعظم ہند پنڈت نہرو کو ایک خط میں تجویز پیش کی ہے کہ شیخ محمد عبداللہ کو دوبارہ گرفتار کر لیا جائے۔

اقوام متحدہ کے نمائندہ ڈاکٹر فرینک گراہم اور پاکستان کے درمیان مسئلہ کشمیر پر ابتدائی گفت وشنید کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ ڈاکٹر گراہم حکومت ہندوستان سے مزید بات چیت کرنے کے لئے نئی دہلی روانہ ہو جائیں گے۔ توقع ہے کہ وہ اگلے ہفتے کے آخر تک واپس کراچی پہنچ گے

ترجمانِ اسلام

۲۳، ۲۴ جنوری ۱۹۵۸ء

خطبہ یوم الجمعہ ۲۶ رجادی الثانی ۱۳۷۷ھ مطابق ۱۷ر جنوری ۱۹۵۸ء

کے

ارشاداتِ عالیہ

آج خطبہ جمعہ سے پہلے شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی۔ لاہور۔ صدر مرکزیہ جمعیۃ علماءِ اسلام نے مندرجہ ذیل تقریر ارشاد فرمائی۔

آپ نے فرمایا۔

لاہور میں جو بین الاقوامی اسلامی مجلس مذاکرہ (کالوکیم) ہوا ہے اس کے بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

مجلس مذاکرہ کے منتظمین کی نیت واقعات سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہودی و عیسائی اور مغرب پسند گروہ جو بیٹ (؟) ممالک سے اکٹھے کئے گئے۔ ان سے اسلام محمدی پر حملہ کرانا چاہتے تھے۔ پنجاب سے ایک عالم بھی نہیں بلایا گیا۔ آزاد خیال علماء کو اسلئے وقت پر دعوت نہیں دی گئی۔ کہ یہ رعایت نہیں کرینگے۔ اور ٹوڈی مولوی اسلئے نہیں کہ لوگ کیا کہیں گے۔ منتظمین کا خیال تھا کہ ایسے حالات میں یہودی اور عیسائی اسلام پر اعتراض کرینگے جواب دینے والا کوئی نہ ہوگا اسلام محمدی کی توہین ہوگی۔

مجلس مذاکرہ کا نقشہ کھینچتے ہوئے

ہفت روزہ لیل و نہار مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۵۸ء لکھتا ہے۔

"یوں محسوس ہوا کہ گویا اسلام کا محاکمہ ہو رہا ہے۔ دین محمدی عدالت میں ملزم کی حیثیت سے کھڑا ہے۔ اور مسلم مندوبین وکیل صفائی کی خدمت سر انجام دے رہے ہیں یہ دفاعی انداز کہیں زیب نہیں دیتا۔"

۲۹ر دسمبر ۱۹۵۷ء کو صدر پاکستان سکندر مرزا کی اسلامی مذاکرہ کی افتتاحی تقریر میں ملاازم کی آڑ میں توہین آمیز الفاظ۔

"مساجد میں ملا عجیب و غریب توہمات میں ڈوبے ہوئے افسانے بیان کرتے ہیں"

مولانا نے حاضرین سے دریافت کیا کہ صدر پاکستان سکندر مرزا کے یہ الفاظ (مذکورہ بالا) تمام علماء کی توہین ہے یا نہیں۔ تمام مساجد کی توہین ہے یا نہیں۔ سب نے ہاتھ اٹھائے کہ ہاں توہین ہے توہین ہے۔

مولانا نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ

ہم اسلام کی توہین کبھی برداشت نہیں کرینگے۔ اگر سکندر مرزا اسلام کی توہین کریگا۔ تو ہمارے دلوں میں اس کی کوئی عزت نہیں ہوگی۔

ورنہ قبر میں جانا ہے۔ یہی الفاظ قبر کو جہنم بنانے کیلئے کافی ہیں۔

مولانا نے پرویز مشہور منکر حدیث کے متعلق تسنیم ۱۳ر جنوری ۱۹۵۸ء کا مضمون پڑھکر سنایا

"مشہور منکر حدیث پرویز صاحب کے خیالات کے متعلق ایک غیر ملکی عالم دین نے یہ طعنہ دیا کہ اگر ان کے ملک میں کوئی شخص اسطرح مسلمان ہوتے ہوئے سنت کا انکار کرتا تو اسے قتل کر دیا جاتا"

مولانا نے فرمایا۔ کہ

یہ وہ منکر حدیث ہے (پرویز) جسے پاکستان کی حکومت نے اسلامی قانون بنانیوالی کمیٹی کا ممبر منتخب کیا ہے۔ ایک طرف تو حکومت کا یہ دعویٰ کہ ملک کا قانون قرآن و حدیث کے مطابق ہوگا پھر پرویز جیسے مشہور منکر حدیث کو ممبر منتخب کرنا تعجب خیز ہے۔

چیف جسٹس مغربی پاکستان ایس۔ اے رحمٰن

مولانا نے فرمایا۔ کہ

تسنیم ۱۳ر جنوری ۱۹۵۸ء کے پرچہ میں لکھا ہے۔

"جسٹس ایس۔ اے رحمٰن نے "اسلام میں ریاست کا تصور" مقالہ پڑھتے ہوئے قرآن کی آیت کو غلط تلاوت کیا۔ اس پر ایک مصری عالم نے کہا افسوس ہے کہ ایسے اشخاص جو عربی سے ناواقف اور قرآن کی صحیح تلاوت نہیں کر سکتے اس اسلامیہ جمہوریہ پاکستان میں قاضی القضاۃ (چیف جج) ہیں"

مولانا نے فرمایا۔ کہ

تم نے علماء کو ذلیل کرنا چاہا خدا نے تمہیں ذلیل کیا۔ تم پاکستان کے دشمن ہو۔ ہم پاکستان کے خیر خواہ ہیں۔ آؤ ہم پر مقدمہ چلاؤ ہم عدالت میں ثابت کرینگے۔ کہ تم علماء کو ذلیل کرنا چاہتے تھے۔

مولانا نے فرمایا۔ کہ

ہم آزاد خیال علماء اسلامی مجلس مذاکرہ میں بلائے جاتے تو …

اسلام مغربی پاکستان" جس کی تین سو سے زیادہ جماعتیں سب سے کم شاخیں ہیں تمام سے مخالفت کی آواز اٹھتی اور جمعیۃ کے لاکھوں ممبر میری آواز پر لبیک کہتے۔

مولانا نے فرمایا۔ کہ

سکندر مرزا کو پھر کہتا ہوں۔ کہ تم نے جو علماء مساجد اور اسلام کی توہین کی ہے۔ تم پر کوئی خوش نہیں ہے۔ اگر تم اسلام سمجھنا چاہو تو میں حاضر ہوں۔ اور مفت خدمت کرونگا تم سے چائے کا ایک گھونٹ پینا حرام ہے۔ سواری سرکاری نہیں ہوگی۔ پیدل آؤں یا جو خدا توفیق دے۔

مولانا نے فرمایا۔

دعا کرتا ہوں (ڈر کی وجہ سے نہیں بلکہ مسلمان بھائی سمجھ کر) کہ اللہ صدر پاکستان و بہ زیر خدا تمہیں توبہ کی توفیق دے ہم تمہاری ذات کے مخالف نہیں کردار کے مخالف ہیں۔ انگریز کے دشمن تھے۔ اس کی بیخ کنی چاہتے تھے۔ لیکن تم ہمارے مسلمان بھائی ہو۔ تمہاری بھلائی چاہتے ہیں۔ اور ساتھ ہی مصری اور شامی علماء کو مبارکباد دیتا ہوں جنہوں نے اسلام کی لاج رکھ لی۔

قرآن و سنّت کے مطابق طریقِ انتخاب کا صحیح نظریّہ

از جناب صاحبزادہ عبد الباری ناظم اعلےٰ جمعیۃ علمائے اسلام سرحد

افسوس کا مقام ہے کہ انگریزی عملداری نے مسلمانوں کو ہر طرح کے انحطاط کا شکار بنا ڈالا ہے۔ آپس کی بحثیں بھی غلط انداز سے ہوتی ہیں۔ ملکی مسائل کو حل کرنے میں بڑے بڑے ذمہ دار افراد سنجیدگی اور متانت کو ہاتھ سے کھو بیٹھتے ہیں۔ آج کل مخلوط و جداگانہ کی بحث نے یہی شکل اختیار کر رکھی ہے۔ ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالا جا رہا ہے۔ ایک دوسرے کو ملک کا دشمن یا دشمن کا ایجنٹ کہنے میں کوئی حجاب محسوس نہیں ہوتا۔ حالانکہ اسلامی نظریۂ حیات اور اصولِ حکمرانی سے دونوں کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسلامی حکومت ہو اور قانون قرآن و سنّت کا ہو، تو قانون بنانے یا مرتب کرنے یا اسلامی قانون کی تشریح کرنے کے لئے کسی غیر مسلم کو شریک کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ چاہے وہ ہندو، سکھ ہو یا عیسائی، مرزائی و منکرِ حدیث ہو۔ اسی طرح ایک ایسی اسمبلی کے لئے جو ملک کے اربابِ حل و عقد کی مجلس ہو جو حکومت بناتی ہو۔ اور اسکے منتخب کردہ افراد ملک پر حکومت کریں۔ اس میں بھی غیر مسلم شریک نہیں ہو سکتے۔ قرآن کی آیات و احادیث میں یہ مضمون جابجا موجود ہے اور موجودہ طریقہ انتخاب سے چاہے وہ مخلوط ہو یا جداگانہ غیر مسلموں کو موقعہ ملتا ہے کہ وہ کیبنٹ کے ممبر اور مجلس وزراء کے رکن بن سکیں جو کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ اگر حکومت اسلامی ہے اور قانون قرآنی ہے۔ تو پھر مجلس واضع قوانین اور ارکان حکومت صرف مسلمان ہی ہو سکتے ہیں …

مکروا ومکر اللہ

(اُنہوں نے مکر کیا - اور اللہ نے بھی خفیہ تدبیر کی)

(از جناب اشفاق صاحب کرشن نگری لاہور)

بین الاقوامی، اسلامی مجلس مذاکرہ لاہور ختم ہو گئی، پوری کارروائی اور مکمل تفصیلات مہیا ہو جانے پر، فرداً فرداً اور ہر روز کی کارروائی پر اظہارِ خیال کسی دوسری صحبت کے لئے اُٹھا رکھتے ہیں۔

آج قارئین ترجمان اسلام کے لئے افتتاحی تقریب ۲۹ - دسمبر ۵۷ - اور بعد کی دو تین مجلسوں کا آنکھوں دیکھا حال پیش کر رہا ہوں -

افتتاحی تقریب ۲۹ - دسمبر ۵۰ء، ۳½ بجے سے بعد دوپہر، یونیورسٹی ہال لاہور میں صدر جمہوریہ پاکستان جناب صدر مرزا کی زیرِ صدارت شروع ہوئی -

تلاوتِ قرآن پاک سے تقریب کا افتتاح ہوا - تمام حاضرین نے کھڑے ہو کر قرآن پاک سُنا - شاید یہ طرز سماعِ قرآن، یورپ کے کلیساؤں کا مرہونِ منت ہو، قرآن تو عمل کی طرف دعوت دیتا ہے - ہمارے سادہ لوح مسلمان تو اسے مخمل و کمخواب کے غلافوں میں لپیٹ کر یہ سمجھتے ہیں کہ قرآن کی عزّت و تعظیم کا حق ادا ہو گیا - اور ہمارے یہ ترقی یافتہ روشن خیال، مغربی تہذیب کے دلدادہ اسے کھڑے ہو کر سُن لینے سے اس بات پر شاید مطمئن ہو جاتے ہیں کہ ہم نے قرآنی عظمت و جلال کے اقرار و اعتراف کا حق ادا کر دیا -

اگر سچ پوچھو، تو قرآن کی دونوں نے کوئی حقیقی عزّت و توقیر نہ کی، قرآن تو ہمارے قلوب و اذہان، افکار و نظریات، اعتقادات و اعمال کو اپنے سامنے سرِ تسلیم خم دیکھنا چاہتا ہے - اگر ایسا نہیں، تو ساری عمر اسے کھڑے ہو کر سُنتے رہنا یا ہیرے اور جواہرات کے جڑاؤ سے اس کے جلد و اوراق کو مزین کر دینا لا حاصل ہے لا حاصل!

قرآن تو تمہیں سجانے اور مزین کرنے کے لئے آیا تھا

آہ! تم دُنیا کی فانی چیزوں سے اسے مزیّن کرنے لگے - قرآن سُننے کے بعد تو تم پر بیٹھنا حرام تھا - کہ اس کا پیغام حکیم، پُوری دُنیا تک پہنچانے کے لئے تم ایسے کھڑے ہوتے، کہ پھر نہ بیٹھتے - لیکن آہ! تم قرآن سُن کر بیٹھ جاتے ہو، اور ایسے بیٹھتے ہو، کہ پھر اُٹھنے کا نام تک نہیں لیتے -

وَفِی ذٰلِکَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْن (قرآن)

دختران پاکستان کی موجودگی تو آج کل ہر ایک تقریب کا لازمہ بن کر رہ گئی ہے - اور ہو بھی کی تو ہم بات نہیں کر رہے، مگر ترقی یافتہ گروہ کی کوئی تقریب سیاسیہ ہو یا غیر سیاسیہ، جلسہ ہو یا جلوس دعوت استقبالیہ ہو یا اسلامی مجلس مذاکرہ ہر جگہ ان ہی کے دم خم، ان ہی کی زیبائش و نمائش سے تقریب، تقریب، جلسہ، جلسہ اور مجلس، مجلس بنتی ہے -

لیکن ان مدعیانِ ترقی اور مساوات سے اتنا تو ہم بصد احترام پوچھ سکتے ہیں، کہ مساوات کے پردہ میں مردوں سے یہ ظلم کیسا ہے کہ ان کی نشستیں بھی مردوں کے سروں سے اونچی -

جہاں ان دخترانِ پاکستان کے قدم ہیں، وہاں ان بیچاروں کے سر، یہ مساوات کیسی؟

پھر اس اسلامی مجلسِ مذاکرہ میں ان کی شرکت؟ اور ایسی بے حجابانہ و بے محابانہ شرکت کے متعلق، کسی دقیانوسی یا نیم عالم، مشرقی و مسجدی مُلّا یا مولوی سے نہیں، بلکہ کسی ترقی پسند، مستند بارگاہ مغرب، کالجی مُلّا یا ولایتی مولوی ہی سے پوچھ لیا ہوتا - کہ تمہارا قرآن و اسلام بھی اس چیز کو جائز بتلاتا ہے یا نہیں؟

ہمارے ان ترقی یافتہ حضرات کے جن میں معتقد اصحاب بھی برابر کے شریک ہیں قول و عمل کے اس واضح و صریح تضاد نے عام مسلمانوں کو ان سے مایوس ہو جانے پر مجبور کر دیا ہے - یہی بات کہ عوام ان کے ہر سیاسی اور اصلاحی نعرہ کو اسٹنٹ سمجھتے ہیں -

اسی مجلس مذاکرہ کو لے لیجئے - نام ہے - بین الاقوامی اسلامی مجلسِ مذاکرہ، لیکن اسلام اور رسول اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم صریح کی یوں کھلم کھلا مخالفت حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرمان نہیں متعدد فرامین اور قرآن کی آیات اس پر شاہد ہیں۔

(۱) عورتیں پردہ میں رہیں -

(۲) غیر مردوں پر مائل ہونے والی اور غیر مردوں کو اپنے اُوپر مائل ہونے میں مدد دینے والی عورتیں جہنم میں جائیں گی -

(۳) فطرت انسانیہ بزبان حال اس بات کا تقاضا کر رہی ہے کہ آگ اور پانی، شیر اور بکری، مرد اور عورت کا اس طرح کا میل اور جول، اور اختلاط نرا فسادِ معاشرہ کا سبب ہے - پھر ایسا کیوں؟ اور خصوصاً مجلسِ مذاکرہ، جب اسلام اور قرآن کے نام پر منعقد کی جا رہی ہے - جس میں دُنیا بھر کے علماء اور دانشور صرف اسلام کے متعلق سوچیں گے تو آخر اسلام اور اس کے مسلمہ اصولوں

تضاد اور فسادِ نیت کا یہ نتیجہ تھا - اس بین الاقوامی اسلامی مجلس مذاکرہ کی پاکستانی عوام نے دل کھول کر مخالفت کی - ان کے ذہن میں بار بار یہ سوال چٹکیاں لیتا تھا کہ آخر امریکہ اور برسرِ اقتدار گروہ کو اسلام سے ایسی کونسی ہمدردی ہے، جو وہ اس مجلس کے ذریعہ پُوری کرنا چاہتے ہیں - بے چاری پنجاب یونیورسٹی کی کیا بساط کہ وہ بین الاقوامی سطح پر کوئی مذاکرہ منعقد کر سکے، یہ تو کسی بڑے مضبوط و قوی ہاتھ کی اُنگلی کا ادنےٰ اشارہ تھا - جس کے بل پر یونیورسٹی اور اس کے وائس چانسلر صاحب مجلس مذاکرہ کے آلہ کار بنے - یا یوں سمجھ لیجئے کہ آخر آج یونیورسٹی کو اسلام کی خدمت کا چاؤ چرّھا اور مجلس مذاکرہ کرا بیٹھی - سادہ لوح عوام بار بار ان سوالوں کے خلجان سے تنگ تھے - ان کے سامنے یکلخت ان اصحاب کا پُرانا کردار آ گیا - وہی قول و عمل کا تضاد، فوراً ذہن نے رسائی کی اور حقیقت آشکارا ہوئی - کہ میاں جو کچھ کہتے ہیں اس کا اُلٹ ہوگا اُلٹ! عوام نے مخالفت کی کہ ایسی مجلسِ مذاکرہ سے تو محروم ہی بھلے -

بخشو بھلی بلّی چوہا تو لنڈورا ہی بھلا -

مزید برآں، پاکستان کے جیّد علماء اور مفکروں کو نظر انداز کر کے جناب غلام پرویز (واضح رہے یہ پرویز کی غلامی کا تمغہ بین الاقوامی اسلامی مجلس مذاکرہ کے چوٹی کے مسلم ممالک کے عظیم مفکروں اور علماء کرام نے پرویز صاحب کو عنایت فرمایا ہے - آپ کا مقالہ سُننے کے بعد کسی مسلمان عالم نے آپ کو غلام احمد پرویز کہنا گوارا نہ کیا - بلکہ بالاتفاق غلام پرویز کہا - ہمیں بھی یہ نام بہت پیارا لگا) اور مودودی صاحب لیسے امیر الصالحین کو چُنا - اس سے بھی عوام مشکوک قلوب میں مزید شک و شبہ کا اضافہ ہوا -

ہماری شروع سے یہ ناقص رائے تھی - کہ مجلس مذاکرہ کی مخالفت نہ کی جائے - کیونکہ اگر اجتماعی طور پر اسلام میں تخریب پسندانہ رخنہ اندازی کی مذموم کوشش کی گئی تو اللہ تعالےٰ کی غیرتِ حفاظتِ اسلام و قرآن یقیناً جوش مارے گی اور وہ اس کا ضرور اچھا تدارک کر دینگے - اور وہی لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ہیں اور اِنَّا عزیزٌ ذو انتقام - ہم ناقصوں کی غیرت ایمانی تو یہ گوارا کر سکتی تھی مگر علماء ربانییّن کی غیرت اسلامی اسے ہرگز برداشت نہ کر سکتی تھی - اُنہوں نے برسرِ عام کارپردازانِ مذاکرہ کو ٹوکا - جیسا کہ انہیں حق پہنچتا تھا -

اب مناسب معلوم ہوتا ہے - کہ صدر محترم کے افتتاحیہ (Inaugural address) کے متعلق کچھ عرض کریں: -

(۱) صدر صاحب نے بالکل درست فرمایا کہ اسلام مسجد یا محل کی چار دیواری میں مقید ہونے کے لئے نہیں آیا -

کم سب کچھ موجود ہے۔ پھر اسلام کو کیوں نہیں
کر اس کا بول بالا کر دیتے ؟
ایک مسلمان جب آپ کے منہ سے ایسی باتیں
ہے تو وہ نہایت اضطراب و انتظار کے عالم
سے عملی اقدام کا مطالبہ کرتا ہے۔ لیکن قول
کے تضاد کی وہی پرانی سُنّتیں اُسے مایوس
پر مجبور کر دیتی ہیں۔

کاش! صدر مملکت اسلام کی حمایت میں
اقدام بھی کر ڈالیں۔ تو یہی عوام کی آنکھ کا تارا بنیں
تو مسجد کا وہی مُلّا ان کے لئے بہتر ہے جو اسلام
ملی صورت کو قائم کرنے کے جرم میں دو چار سال کی
بل تو بھگت آتا ہے۔

صدر صاحب اپنی افتتاحی تقریر میں کچھ مُلّا سے
بھی ناراض اور غیض و غضب میں بھرپور نظر آتے تھے۔
شاید وہ مُلّا سے خائف سے تھے۔ اور اُنہوں نے
اس بین الاقوامی اسلامی مجلس مذاکرہ میں دُنیا بھر کے
عظیم مفکروں اور چیدہ چیدہ علماء و خطباء کے سامنے
اس حقیر مُلّا کا بھی ذکر بڑے گرم الفاظ میں کر ڈالا۔ جنہیں
وہ جاہل اور نیم عالم گردانتے ہیں۔ اور اس طرح انہوں
نے مُلّا کی کوئی ادنےٰ تحقیر نہیں کی۔ بلکہ مُلّا کی اہمیت
اور اس کے پورے وجود کا پوری دُنیا کے دانشوروں
کے سامنے بلا جھجک اقرار کیا۔ اگر صدر صاحب ان
سے خائف تھے، تو مُلّا کو خوشخبری ہو کہ وہ اسی لئے
پیدا کیا گیا ہے۔ کہ دُنیا کی غیر الٰہی طاقتیں اس سے
ڈریں۔ اور خوف کھائیں، کیونکہ یہ خدا کی جلال و
جبروت کے سوا اور کسی طاغوتی طاقت سے مرعوب نہیں ہوتا۔
بلا شبہ اسی طرح مُلّا کی قوّت ایمانی کا ڈنکا چار دانگ عالم
میں بجتا رہے گا۔

اور اگر مُلّا سے کوئی ناراض ہو یا اس پر غیض و غضب
میں لال پیلا ہوتا ہو۔ تو بلا شبہ ہوا کرے۔ خداوند مُلّا
بھی یہی چاہتا ہے۔ کہ مُلّا کو پھلتا پھولتا دیکھ کر جلنے
والے اپنے غیض و غضب کی آگ میں خود ہی جلا کریں۔
اللہ کا ارشاد ہے۔ قل موتوا بغیظکم:
فرما دیجئے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم (دا عیانِ
حق و صداقت سے جلنے والو!) تم مرو اپنے ہی
غیض و غضب میں۔

قارئین کرام! صرف صدر سکندر مرزا صاحب
ہی مُلّا سے خائف نہیں تھے۔ اس مُلّا سے تو نہ جانے
کتنے "مرزے" لرزتے ہیں اور نزدیک نہیں آتے۔

آپ کو یاد ہو کہ نہ یاد ہو، چودھری ظفر اللہ صاحب
بھی اس مذاکرہ میں مدعو تھے، لیکن مُلّا کی شدّت للکار
کا کیا ہی کہنا۔ مجلس کے انعقاد کے دن قریب آتے
گئے چودھری صاحب علیل ہوتے گئے۔ اور اسی
علالت کی وجہ سے شریک مذاکرہ نہ ہو سکے۔

قطع نظر اس کے کہ چودھری صاحب عرف مرزا

کے لئے ایک مستقل اور لاعلاج علالت ہے۔!

یہ امر کسی سے اب پوشیدہ نہیں کہ امریکہ اور
اس کے حواری مغربی ممالک میں اور اشتراکی روس
میں مدت سے خوب چل رہی ہے۔ امریکہ آج کل روس
سے بہت زیادہ پریشان ہے۔ امریکی مشن ہر رنگ
اور ہر ڈھنگ سے اس کی مخالفت پر کمربستہ ہے۔
روس کی مخالفت میں نہ جانے اسے کتنے پاپڑ بیلنے
پڑ رہے ہیں۔ اور کوئی نیک و بد جائز و ناجائز ذریعہ
نہیں۔ جیسے امریکہ روس کے خلاف استعمال کرنے
سے دریغ نہیں کرتے۔ اسلامی مجلس مذاکرہ کو بھی اس
نے اپنے ناپاک ارادوں کی تکمیل کا ذریعہ بنانا چاہا۔

اس کا راز جب کھلا جب تیسرے یا غالباً
چوتھے روز امریکی پروفیسر نے اپنی علالت کے
سبب اپنا مقالہ کسی دوسرے مندوب سے مجلس
میں پڑھوایا۔ جس میں اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ
عالم اسلام متحد ہو کر اشتراکیت کا مقابلہ کرے اور
اسلام ہی ایک واحد مندوب ہے جو اشتراکیت کا
مقابلہ ہی نہیں کر سکتا۔ بلکہ اس کا قلع قمع کرنے پر پورا
قادر ہے۔ اگرچہ یہ بات درست ہے لیکن امریکہ پر یہ بات
بھی پوری طرح واضح ہے کہ جہاں اسلام اشتراکیت کا سدّ باب
کرنے والا واحد مذہب ہے۔ ساتھ ہی وہ امریکہ کی سرمایہ دارانہ
جمہوریت کے لئے بھی زہر ہلاہل ہے۔ بایں ہمہ وہ اسلام
کی پیٹھ اس لئے ٹھونکتا ہے کہ اشتراکیت کے مقابلہ میں
اس کے زیادہ سے زیادہ حلیف پیدا ہو جائیں۔ یہ بھی واضح
رہے کہ محمدی اسلام کی پشت پناہی کرنے کے لئے وہ
قطعاً تیار نہیں اُس نے ایسے مولوی پیدا کر لئے ہیں۔ جو
اسلام کو امریکہ کی عینک لگا کر پڑھتے ہیں۔ اور صحیح دین میں
رخنہ اندازی کرنا ان کا شب و روز کا مشغلہ ہے۔

لیکن افسوس صد افسوس! امریکی پروفیسر کا مقالہ
زبردست احتجاج کی وجہ سے مجلس کی کارروائی کے ریکارڈ
ہی سے واپس لے لیا گیا۔ اور یہ کوشش کامیاب نہ ہو سکی
گویا یہ مکر بار آور نہ ہوا۔

غالباً پانچویں روز جناب غلام پرویز صاحب کی باری
آئی۔ انھوں نے اسلام کے اقتصادی اور زرعی نظام پر
پُر از خرافات مقالہ پڑھا۔ مجلس مذاکرہ میں اسلام میں
رخنہ اندازی کی یہ بڑی چست و چالاک کوشش تھی۔ ایک تو
اس لحاظ سے بھی کہ پرویز صاحب مستفید ہو جاتے اور
دوسرے پرویزی اسلام بھی گویا جنم لے لیتا۔ مگر افسوس
صد افسوس! پرویز صاحب اس کٹھن امتحان میں
کامیاب نہ ہو سکے۔ اور ان کا اسلام جنم لیتے لیتے رہ گیا۔

ہُوا یوں کہ جب دوسری نشست ۳ بجے شروع

مرکز و محور بن گیا اور بنتا بھی کیوں نہ آخر پرویز صاحب نے
دعوتِ فکر و تدبر کچھ اس انداز سے دی کہ تمام مسلمان مندوبین
کو بہر حال اسلام کا فکر لاحق ہوا۔ انہوں نے مل کر اس پر
فکر و تدبر کے دریا بہا دئیے۔

کسی نے کہا۔ (شاید مصری مندوب نے) میں نے
اس مقالہ کو دن میں چار مرتبہ پڑھا۔ مگر سوائے انکارِ
حدیث اور خلاف تاریخ و حقائق اس میں کچھ نہ پایا۔

مولانا محمد یوسف بنوری (کراچی) نے فرمایا کہ اس
مقالہ میں جس قدر قرآنی آیات سے استدلال اور استشہاد
کیا گیا ہے وہ سب بے محل ہے۔

غرضیکہ اسی طرح تمام دوسرے مسلمان علماء نے
پرویز صاحب کی اچھی طرح آڑے ہاتھوں لیا کی۔

جناب ظفر احمد صاحب انصاری نے بھی نہایت
شدّت سے اعتراضات کئے۔

ممالک اسلامیہ میں خصوصاً مصر کے علما نے تو اس
مقالے کی اور صاحب مقالہ کے عقائد کی اس قدر جوش ایمانی
سے مخالفت کی کہ پورا ہال گونج اُٹھا۔ دیگر ممالک مثل سعودیہ
عراق، افغانستان، انڈونیشیا وغیرہم نے نہایت غصہ و غم کا
اظہار کیا۔ اور تحقیرانہ قہقہوں سے استقبال کیا۔

سامعین نے بھی تالیاں بجا بجا کر منکرِ حدیثِ رسول ؐ
کی اس توہین و تذلیل پر دل ٹھنڈا کیا۔

افسوس صد افسوس! مخالفین اسلام کا یہ مکر بھی
طشت از بام ہوا۔ اور بیچارے پرویز کو اس مقالہ کے عوض
پوری دُنیا کے چیدہ چیدہ علماء اور مفکروں کے ہاتھوں
گراں قیمت وصول ہوئی۔
بین الاقوامی دُنیا میں ذلّت و رسوائی اور جہالت کا
سرٹیفکیٹ عنایت ہُوا۔ ع
بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے

پرویز صاحب نے ابھی مشکل سے مقتدر اصحاب
میں کچھ تعارف پیدا کر پایا تھا۔ عوام میں شہرت یا نام
پیدا کرنا تو ان کے بس کی بات نہیں۔ لیکن ہمیں بے حد
افسوس ہے کہ رُسوائی بین الاقوامی دُنیا کے بہترین دماغوں
کے سامنے ہو گئی۔

مجلس مذاکرہ کی یہ برکت ہی کیا کم قدر و قیمت کی حامل
ہے۔ کہ آنِ واحد میں ان کے عقائدِ زنادقہ سے پوری دُنیا
آگاہ ہو گئی۔ اور پھر شدّت سے بین الاقوامی دُنیا میں اس
فتنہ کی سرکوبی ہو گئی۔ اگر ہمارے علماء اس ہمہ گیر مخالفت
کے لئے عمریں وقف کر دیتے اور یورپ میں گھوم جاتے۔
تب بھی شاید اس قدر اچھی بیخ کنی ممکن نہ تھی۔

ہم علیٰ وجہ البصیرت کہہ سکتے ہیں۔ کہ خدا کا انتقام
سب سے زبردست ہوتا ہے۔ واللہ عزیز ذو انتقام
اور اس کی حفاظت قرآن و اسلام کے طریقے بھی ہم سے

جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیمی اور تبلیغی سرگرمیاں

اور جلسے

جامع مسجد ہنو عاقل ضلع سکھر سندھ

میں زیر صدارت جناب حضرت مولانا ابو المنیر محمد شاہ صاحب سجادہ نشین امروٹ شریف ابتدائی جمعیت علماء اسلام ہنو عاقل کے زیر اہتمام ایک اہم اجتماع منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرارداد باتفاق آراء پاس کی گئیں۔

حضرت صدر نے جمعیت کی اہمیت اور اغراض و مقاصد کی وضاحت کی۔ مولانا منظور احمد صاحب شکارپوری نے جماعت اسلامی کی اسلامیت کا خوب جائزہ لیا۔ اور اہل تشیع کے اعتراضات کے دندان شکن جوابات دئے۔ مسلمانوں سے متحد رہنے کی اپیل کی۔ اس جلسہ میں دو ہزار کے قریب مسلمانوں نے شرکت کی

قرارداد:۔

پاکستان میں جلد از جلد قرآنی قانون نافذ کیا جائے

حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب پوپلزی پر قاتلانہ حملہ کی مذمت

حضرت مولانا فضل محمد صاحب مدظلہ العالی مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی (بہاولپور) نے ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حملے کی شدید مذمت کی گئی حضرت مولانا نے فرمایا کہ اس سے پہلے بھی اس قسم کے کئی واقعات پیش آچکے ہیں چھ دیوبندی علماء کو شہید کیا جاچکا ہے اور منڈی بہاؤالدین میں حضرت مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری پر اور دسمبر ۱۹۵۶ء کو شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب پر قاتلانہ حملے کئے گئے اور ابھی تک قاتلانہ حملوں کا سلسلہ برابر چلا آرہا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سب کچھ کسی منتظم سازش کے تحت ہو رہا ہے ہم ارباب حکومت سے پر زور اپیل کرتے ہیں۔ کہ اس قسم کے وحشیانہ اقدامات کی شدید طور پر روک تھام کی جائے اور مجرموں کو سخت سزا دی جائے۔ بعد میں مولانا کی صحت کیلئے دعا کی گئی

محمد قاسم ناظم شعبہ نشر و اشاعت مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی بہاولپور ڈویژن۔

مولانا عبداللطیف صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام

ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کا ہفت روزہ تبلیغی دورہ جمعیت برخوردار مولوی عبدالقیوم صاحب مدرس مدرسہ عربی فیض المدارس ڈیرہ کلاں نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا فللہ الحمد والمنۃ۔ خصوصی ملاقاتوں کے علاوہ کوٹ علیے خان، دراہن، ... کرکی میں عام خطابات [illegible]

بھی ہوئے لوگوں کی دلچسپی اور کام کی رفتار اگرچہ تسلی بخش ہے۔ تاہم کارکنوں کو مزید توجہ کا احساس دلایا گیا۔ ترجمان اسلام کے پرچے بھی جاری کرائے گئے۔

جمعیۃ طلباء اسلام جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا

کا ہفتہ وار اجتماع حسب سابق جامع مسجد میں ہوا۔

جس کی صدارت حضرت الحاج مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مہتمم جامعہ و امیر جمعیۃ علماء اسلام نے فرمائی۔ طلباء کے علاوہ سراج العلوم کے اساتذہ کرام و دیگر اراکین جمعیۃ اور اہالیان سرگودھا بھی شریک اجلاس تھے۔ مندرجہ ذیل طلباء نے تقریریں کیں۔

تلاوت قرآن حکیم حافظ ثناء اللہ صاحب نظم محمد سلیم صاحب تقاریر۔ (۱) مولوی شبیر احمد اختر (۲) نور محمد صاحب (۳) محمد اسمٰعیل صاحب (۴) صبغۃ اللہ صاحب (۵) فضل حق صاحب (۶) محمد نواز صاحب (۷) صاحبزادہ احمد شفیع صاحب (۸) شمس الدین برمی صاحب (۹) محمد انور صاحب (۱۰) احقر محمد رفیق انبالوی۔ کے علاوہ دیگر طلباء نے بھی تقریریں کیں۔

اجلاس کے بعد قبلہ مہتمم صاحب نے ایک تقاریر پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میری بائیس سال سے یہ تمنا تھی کہ طلباء کی تقریریں سنوں۔ آج میری تمنا پوری ہوا۔ الحمد للہ۔ طالب علم کے لئے ضروری ہے کہ وہ تقریر کا ملکہ پیدا کرے پھر فرمایا۔ دیگر مدارس سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ بھی اپنی آئندہ ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے اپنی اپنی جگہ تنظیم قائم کریں۔

محمد رفیق انبالوی نائب ناظم جمعیۃ طلباء اسلام

مولانا غلام محمد صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ

جمعیۃ طلبائے اسلام مدرسہ مخزن العلوم تحریر فرماتے ہیں کہ تحریک جمعیۃ میں کامیابی ہے۔ باہر کے لئے بھی کوششیں جاری ہیں فارغ اوقات میں خط و کتابت کی جاتی ہے۔ بندہ خود بستی مومن گیا تھا۔ مدرسین حضرات نے تسلی دلا کر مسرور فرمایا۔ اور وعدہ تشکیل جماعت بھی فرمایا ہے۔ ہماری غرض اصلی ترقی و کامیابی جمعیۃ علمائے اسلام ہے۔

مدارس کے ماحول میں رہتے ہوئے۔ فارغ اوقات میں اور بعد از فراغت مدارس، اغراض و مقاصد جمعیت کے ہی ہونگے۔ دیگر گذارش ہے۔ کہ جمعیۃ علمائے اسلام میں ... [illegible]

افزائی فرماتی رہے۔ عین نوازش ہوگی۔

مولانا محمد عبدالحق صاحب امیر جمعیۃ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

اطلاع دیتے ہیں۔ کہ یونیورسٹی کی گذشتہ مجلس مذاکرہ میں جن علماء ربانی نے حق کی آواز کو بلند کیا ضلع بھر کی مساجد میں انہیں دعا خیر سے یاد کیا اور جن علماء سو نے اسلام کی منشاء کے خلاف پڑھے یا بحث میں حصہ لیا ان کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی اور آخر میں ان کے لئے ہدایت اور راہ راست پر آنے کی دعا کی گئی

نیز جمعیۃ اور ترجمان کی توسیع کے لئے تلقین کی گئی۔

(۱) مولانا غلام محمد صاحب سکنہ زمزرہ

(۲) جناب مولانا غلام محمد صاحب نائب امیر جمعیۃ العلماء اسلام تحصیل ٹانک ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

(۳) مولانا فتح خان صاحب مہتمم مدرسہ مفتاح العلوم امیر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل ٹانک۔

(۴) مولانا عطاء اللہ صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام خطیب ٹانک۔

(۵) صوفی حمید اللہ جان ننگر ہنو بازار ٹانک نے جمعیۃ کے لئے نہایت سرگرمی سے کام کیا اور آئندہ بھی انشاء اللہ کرتے رہیں گے۔

(ادارہ) جمعیت علماء اسلام جنوبی پنجاب (ملتان)

رپورٹ ہفتہ وار اجتماع جمعیۃ علماء اسلام ملتان

ملتان۔ حسب دستور اجتماع منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم نے درس قرآن پاک فرمایا اور اپیل کی اسلامی نظام حکومت کے لئے ذہنوں میں انقلاب برپا کیا جاوے جیسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفر کی دنیا کو نور حقانیت سے منور کر دیا تھا۔ اس طرز سے پاکستانی ماحول جو انتشار و مایوسی کا شکار ہو رہا ہے۔ بدل کر رکھ دیا جائے۔

(۲) ناظم اعلیٰ ضلع ملتان حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب نے جماعتی خبروں پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیت علماء اسلام ملک بھر میں ایسے افراد کو آئندہ الیکشن میں منتخب کرانے کی کوشش کر رہی ہے۔ جو قرآن و سنت سے واقف ہوں۔ اور مطالبہ کیا کہ اسمبلی کے ہر ممبر کو قرآن پاک اور ضروری باتوں سے واقف ہونا ضروری قرار دیا ہے۔ جماعت اسلامی کے کچھ لوگوں کے اخراج پر تبصرہ فرماتے ہوئے مولانا نے خیال ظاہر فرمایا کہ مودودی کو علماء کی اس تجویز کو مان لینا پڑے گا کہ تمام متنازعہ امور کے لئے تمام فرقوں کی ایک کمیٹی مقرر کی جائے اور مودودی صاحب کی تصانیف میں جو متنازعہ اغراض باتیں ہیں اسے نکال دیا جائے۔ بیگم ناہید کے ناچ پر سخت غصہ کا اظہار کیا گیا ... [illegible]

…ینۃ تنظیمی سرگرمیاں

…محترمہ ہونے کی وجہ سے تمام پاکستانیوں کے
…باعث ندامت ہے کہ مجوزہ اسلامی مملکت
…صدر مملکت کی بیگم صاحبہ ایسے خلافِ شرع
…کرے جن کو شرعاً حرام قرار دیا جانا ضروری ہے
…صاحب شہر ملتان شیخ محمد یعقوب صاحب نے
…جہ پالیسی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ عجیب
…ہے وزیرِ اعظم بنتے ہی چندریگر صاحب نے
…اعلان کیا تھا کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی کوئی تبدیلی
…نہیں آئے گی حالانکہ صرف تین روز پیشتر مسلم لیگ
…مجلس عاملہ نے ڈھاکہ میں پاکستان کے لیے آزاد
…خارجہ پالیسی منظور کی تھی ری پبلکن پارٹی کے موجودہ
…طرزِ عمل پر کڑی تنقید کرتے ہوئے شیخ صاحب
…نے فرمایا کہ اس طرح یہ جماعت انتخاب کو نومبر
۱۹۵۸ میں گریز کر رہی ہے اور سیاسی بحران
پیدا کر کے پاکستان کے خارجی اور داخلی وقار کو
نقصان پہنچا رہی ہے۔

شیخ صاحب نے کہا کہ حیرت کی بات ہے کہ
اس مہنگائی اور ناپابی کے دور میں زرِ مبادلہ صرف
لوگوں کی ضروریات کی چیزوں کے لئے کم بتایا ہے
جب کہ ثقافتی وفد جو کہ غیر ممالک میں ناچ کر کے
پاکستان کی نمائندگی کرنے میں اور برسرِ اقتدار لیڈروں
کے دوران کیلئے زرِ مبادلہ پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے

تاج بخش فاروقی ناظم دفتر جمعیۃ علماء جنوبی
پنجاب محلہ وزیر آباد

جمعیۃ علماء اسلام ضلع منٹگمری کا اہم اجلاس منشادرات

مقام جامعہ رشیدیہ منٹگمری بصدارت امیر
ضلع منعقد ہوا۔

اس ضلعی اجتماع میں اکاڑہ سے مولانا ضیاء الدین
امیر ضلع۔ سید امیر حسین شاہ صاحب گیلانی رینالہ
سے مولانا محمد اسماعیل رہباک محمد رمضان، عارف والہ سے
مولانا محمد ابراہیم قاری محمد اسحاق مولانا عبد القادر اور
منٹگمری شہر سے مولانا عبد اللہ خان صاحب چودھری عبد القادر
بی اے ناظم جمعیۃ اہلحدیث ضلع۔ علامہ غلام رسول مولانا
مقبول احمد میاں عبد الحفیظ ناظم مجلس ختم نبوت اور
ضلع کے اہم قصبات و مقامات و چکوک سے نمائندگان
نے شرکت فرمائی۔

سب سے پہلے فاضل جالندھری ناظم اعلیٰ نے
سابقہ کارروائی اور جماعتی کوائف اور جمعیۃ کی تنظیم کے
سلسلہ میں مفصل تبصرہ کیا۔

علامہ غلام رسول کی تجویز اور امیر جماعت کی تائید
سے قرار پایا تھا کہ ضلع کا دورہ کیا جائے جس میں امیر
اور ناظم اعلیٰ اور مبلغ حضرات شامل [illegible]

دورہ کیا گیا۔

	منتظم اجلاس
چک نمبر ۵۶ تحصیل گوجرالہ تھانہ	حافظ عبد الحلیم صاحب
رینالہ خورد	ڈاکٹر ظل بشیر احمد، میاں محمد رمضان
اکاڑا شہر و ملِ ایریا	جماعت اکاڑا
دیپالپور	سید محمود شاہ صاحب بخاری
حویلی لکھا	حکیم عبد اللہ مولانا نور احمد
پاک پتن	چشتی صاحب قاری صاحب مولانا عباس
غلہ منڈی منٹگمری	جامع رشیدیہ
عارف والہ	قاری محمد اسحاق حاجی سرور
چیچہ وطنی	مولانا غلام محمد مولانا یار محمد صاحب
منٹگمری شہر و مقامات	جمعیۃ صدر

افتتاحی اجلاس میں مولانا محمد علی جالندھری نے
شرکت فرمائی۔ باقی دو ہفتہ کے اجتماعات میں مندرجہ
ذیل حضرات نے وقت عنایت فرمایا۔

امیر و ناظم اعلیٰ مولانا محمد عبد اللہ صاحب جامعہ
رشیدیہ، مولانا عبد العزیز صاحب خطیب منٹگمری مولانا
عبد اللہ خان صاحب خطیب بلدیہ۔ مولانا محمد اسماعیل شہید
رینالہ۔ صوفی حفیظ جالندھری ان مقامات پر جماعتی تنظیم،
رکن سازی، خصوصی اجتماعات اور اجلاس عام
اور خطاب خاص کے انتظام ہونگے۔ منتظم حضرات
نے اہتمام فرمایا۔

فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ ضلعی جمعیۃ کی طرف سے ایک
پوسٹر مکمل پروگرام شائع کرکے جماعتوں کو بھیج دیا جاوے
کنوینر صاحبان پہلے سے انتظامات فرمالیں۔ اس
اجتماع میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں تھیں

(۱) اول گندم کی گرانی پر تشویش کے اظہار کے بعد
حکومت سے راشن سستا مہیا کرنے کا مطالبہ کیا گیا

(۲) دوسری قرارداد میں۔
ضلع منٹگمری کے اندر ۱۴۴ دفعہ کے مسلسل نفاذ کے
خلاف نہ بدرت احتجاج کرتے ہوئے۔
اس کو عوام کے شہری حقوق پر ڈاکہ اور جبر و ستم
کا خصوصی نشان قرار دیا گیا۔
اور مقامی حکام کے اس کے خلاف پروٹسٹ کیا
بعض جماعتوں کو اجازت دینے میں کر کے امتیازی
سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ جس کی ایک ادنیٰ مثال عارفوالہ
کی ہے کہ۔

عارفوالہ میں ایک پارٹی کو ہفتہ بھر جلسہ، جلوس،
لاوڈ سپیکر کے استعمال کی اجازت دیدی۔ اور اس
پارٹی نے ہفتہ کی بجائے دس بارہ دن قانون کی
خلاف ورزی کی۔ اور شہر کی فضا کو مکدر کیا اور فرقہ وارانہ
مسائل اور اشتعال انگیز تقاریر کیں۔ اس پر مقامی حکام
نے کوئی نوٹس نہ لیا۔ مگر تعجب اور تحیر کی بات یہ ہے
کہ جمعیۃ علماء اسلام کے ایک رکن ورضاکار پر مقدمہ دائر
ہے کہ اُس نے اذان کے بعد مسجد میں نصب شدہ
لاوڈ سپیکر پر صرف ایک منٹ یہ اعلان کر دیا کہ آج
[illegible]

حالانکہ جمعیۃ والوں نے جلسہ میں لاؤڈ سپیکر استعمال نہیں
کیا اور نہ بازاروں سے اعلان کرایا۔ بلکہ قانون کا پورا پورا
احترام کیا

(۳) ایک قرارداد میں ملک میں غنڈہ گردی و اشتعال
انگیزی اور فرقہ وارانہ مسائل پر مذمت کا ریزولیشن پاس
کیا گیا۔

(۴) مطالبہ کیا گیا کہ "میونسپل کمیٹی منٹگمری کے
انتخابات جلد از جلد کرائے جاویں۔

(۵) حق میں فلاح مسلمانانِ عالم بالخصوص الجزائر
شہداء کے لئے دعا اور حریت پسند مجاہدوں کے
لئے کامیابی کی دعا کی گئی۔ آخر میں احباب سے رکن
سازی اور منظم رہنما کاران اور اخبار ترجمان اسلام کی
اشاعت کیلئے اپیل کی گئی۔

ارکانِ جمعیۃ نے ضلعی پوسٹ کے لئے -/۸/۳۳
من دیا۔ جامعہ رشدیہ کی طرف سے ضلع کے علماء کے
اعزاز میں ایک عصرانہ دیا گیا اور دعائے خیر پر اجلاس
برخاست ہوا۔

فاضل رشری جالندھری مہتمم جامعہ رشدیہ
ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع منٹگمری۔

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل کلاچی

کے زیرِ اہتمام جلسہ منعقد ہوا۔ اسلامی مذاکرہ لاہور پر
اظہار کیا گیا۔ سابقہ مذاکرہ جو امریکہ میں ہو چکا ہے۔ اس
کی کارروائی کو مسلمانانِ عالم خصوصاً مسلمانانِ پاکستان کے لئے
کھلا ہوا چیلنج کہا گیا۔ تقریر کے دوران میں یہ الفاظ بھی آئے
کہ مسلمانوں میں اگر ذرہ برابر بھی غیرت باقی ہو تو ان مغربین
کو ملک سے روک دے اور مغربی تعلیم کو احتجاجی طور پر ترک
کردیں، تاکہ انکو پتہ چل جائے کہ قرآن کریم ختم نہیں ہوا
اور صرف علماء تک محدود نہیں بلکہ عام لوگوں پر یہ قرآن ہر
چیز سے زیادہ پیارا ہے لیکن کیا کریں۔

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ بامن ہر چہ کرد آں آشنا کرد

اور آخر میں ذیل کی قرارداد باتفاق پاس ہوئی
مسلمانانِ درابن کلاں کا یہ اجتماع حکومت پاکستان
سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ آئندہ لاہور میں جو مجلس مذاکرہ
اس میں سر ظفر اللہ مرزائی اور مسٹر پرویز منکر حدیث
کو دعوت نہ دی جائے۔

خادم محمد خطیب جامع مسجد درابن کلاں نائب
ناظم جمعیۃ علماء تحصیل کلاچی۔

جمعیۃ علماء اسلام پشاور کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام پشاور کا خصوصی اجتماع زیرِ صدارت
مولانا عزیز الرحمٰن صاحب امیر جمعیۃ علماء ضلع پشاور ۲ بجے
بعد از نماز جمعہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں منعقد ہوا۔
مولانا سید گل بادشاہ صاحب۔ امیر سرحد۔ مفتی سرحد
مولانا عبد القیوم صاحب مولانا محمد حسین صاحب امیر شہر پشاور مولانا محمد اللہ

مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ کا دورہ،

۱۴ر جنوری ۵۸ء کو مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا غلام غوث نے دورہ شروع کیا۔ ۱۴ر جنوری کو رات کے وقت جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ میں تقریر کی۔ ۱۵ر جنوری کو روانہ ہوکر شیخوپورہ پہنچے جہاں امیر ضلع حضرت مولانا سید امین الحق صاحب خطیب جامع مسجد سے جماعتی ترقی کے لیے تبادلہ خیالات کیا۔

۱۶ر جنوری کو بذریعہ موٹر لائل پور پہنچے۔ جہاں مولانا محمد صاحب مدظلہ، حضرت مفتی زین العابدین صاحب خطیب جامع مسجد حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب اور حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب لدھیانوی مہتمم مدرسہ اشرف المدارس گوردوارہ نانک پورہ، اکابر علماء دین سے مفصل تبادلہ خیالات کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل جدید کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ ۱۹ر جنوری کو مقامی علماء کی میٹنگ میں لائل پور میں حضرت مولانا زین العابدین صاحب اور حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب لدھیانوی کی سرپرستی میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام عمل میں لایا گیا۔ حضرت مولانا محمد صاحب مدظلہ نے ہر طرح جمعیۃ سے تعاون، اور سرپرستی کا یقین دلایا۔

۲۰ر جنوری کو ناظم اعلیٰ لائل پور سے بذریعہ جناب روانہ ہوکر ۲۱ر جنوری کو پشاور پہنچے۔ ۲۲ر جنوری کو حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی سابق وزیر معارف ریاست قلات رکن شوریٰ مرکزی کی ملاقات اور ملکی دستور پر تبادلہ خیالات کے لیے ترنگزئی گئے۔ ۲۳ر کو روانہ ہوکر بفہ ضلع ہزارہ پہنچے۔ جہاں ۲۸ جنوری تک قیام کے بعد ضلع سبی بلوچستان کے دورہ پر براہ لاہور روانہ ہونگے۔

مرکزی ناظم کا دورہ سندھ

لاہور۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ اور مولانا محمد عبدالقادر قاسمی ناظم مرکزیہ یکم فروری سے ۱۴ر فروری تک درج ذیل مقامات سندھ کے دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ سندھی کارکن بھی ان حضرات کے ہمراہ ہوں گے۔

تاریخ	دن	مقام	مکتوب الیہ
یکم فروری	ہفتہ	حیدرآباد سندھ	مولانا عبدالرؤف
۲ر فروری	اتوار		
۳ر فروری	پیر	ٹھٹھہ شہر	
۴ر فروری	منگل	سجاول ضلع ٹھٹھہ	
۵ر فروری	بدھ	ٹنڈو الہ یار	
۶ر فروری	جمعرات	میرپور خاص	مولانا حکیم محمد صالح صاحب
۷ر فروری	جمعہ	سانگھڑ	
۸ر فروری	ہفتہ	شہداد پور	مولانا عبدالعزیز صاحب
۹ر فروری	اتوار	ٹنڈو آدم	
۱۰ر فروری	پیر	نواب شاہ	
۱۱ر فروری	منگل	[illegible] ضلع نوابشاہ	مولانا تاج الدین نقشبندی

اس دورہ سے فراغت کے بعد سابق پنجاب کا دورہ شروع ہوگا۔

(ناظم دفتر)

ناظم مرکزیہ کی کراچی کو روانگی

لاہور ۲۱ر جنوری۔ علماء کرام اور ملک کی تمام مذہبی جماعتوں کے پُرزور احتجاج کے باوجود حکومت نے لارکمیشن سے منکرین قرآن وحدیث کو الگ نہیں کیا۔ بلکہ ۲۵ر جنوری کو ان کا اجلاس طلب کر کے جمہوری مطالبہ کو ٹھکرا دیا ہے۔ حکومت کی اس روش کے خلاف احتجاج کرنے اور آئندہ اقدام پر غور کرنے کے لیئے المجلس کراچی نے ۲۴ر جنوری کو آرام باغ میں علماء کنونشن طلب کیا ہے۔ المجلس کراچی کی دعوت پر مولانا محمد عبدالقادر قاسمی ناظم مرکزیہ بحیثیت نمائندہ جمعیۃ علماء کنونشن میں شمولیت کے لیئے کراچی روانہ ہوگئے ہیں۔ آپ ہفتہ بھر کراچی رہیں گے اور یکم فروری سے جناب ناظم اعلیٰ کے ہمراہ دورۂ سندھ میں شریک ہوجائیں گے احباب مطلع رہیں۔

(ناظم دفتر)

لائلپور میں جمعیۃ علماء اسلام کا جدید انتخاب

لائل پور مسجد تحصیل والی میں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی آمد اور تحریک پر علماء دین اور دیگر مخیر حضرات کا اجتماع زیر صدارت حضرت مولانا مفتی زین العابدین صاحب خطیب جامع مسجد مرکزی منعقد ہوا۔ مولانا غلام غوث صاحب نے افتتاحی تقریر کی۔ جس کے بعد جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی شاخ کی حیثیت سے مقامی جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل کی گئی اور بالاتفاق مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر۔ حضرت مفتی مولانا محمد زین العابدین صاحب خطیب جامع مسجد

ناظم اعلیٰ۔ حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب لدھیانوی مہتمم مدرسہ اشرف المدارس گوردوارہ نانک پورہ۔

نائب ناظم۔ احقر عبدالغفور خطیب مسجد صدیقیہ۔ لیبر کالونی

خازن۔ حاجی عبدالغفور صاحب۔ رنگ والے ریل بازار

دوسرے نائب ناظم اور نائب امیر کی نامزدگی کا اختیار حضرت امیر کے سپرد کیا گیا۔ اور قرار پایا کہ "فی" شہر کے وارڈوں کی تقسیم اور ضلع میں کام کرنے کا انتظام جمعیۃ کے عہدہ دار حضرات آپس کے مشورہ سے کریں۔

قرار پایا کہ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان سے الحاق منظور کرنے کی درخواست کی جائے جلسہ $3\frac{1}{2}$ بجے حضرت امیر کی دعا پر ختم ہوا۔

بقیہ مکروا ومکراللہ

تو بہرحال علماء ہی تھے۔ مخالفین کے زعم باطل کے علی الرغم خدا نے ان کے قلوب میں حرارت ایمانی پیدا کرکے وہ کام لے لیا۔ جو واقعی خدا کی نصرت وتائید کے بغیر ممکن نہ تھا۔ واللّٰہ علی نصرھم لقدیر

ان ہی کا جوتا ان ہی کا سر والی بات صادق آتی ہے۔ اور یہی اللہ کی خفیہ تدبیر ہے۔

سخت افسوس ہُوا۔ اور ارمان دل کا دل ہی میں رہ
یہ آپ کو بھی افسوس ہوگا کہ مودودی صاحب
جدّت طرازیاں وہ اجتہاد، وہ بیچ کی رائیں وا
اور وہ تجدید دین وفہم قرآن کے قرآنی دعوے
بیچارے پاکستانیوں ہی کو فیضیاب کرنے کے
وقف ہیں۔

کاش مودودی صاحب اس مجلس مذاکرہ
اپنا اجتہاد چھلنٹے ہوئے، کبھی جہاز توڑ کر
پر ایک عورت اور مرد کو ایسے جزیرہ میں پہنچا
پھر ان کا متعہ کراتے۔ یا کانا دجال والی حدیث
افسانہ اور رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے ار
ساڑھے تیرہ سو سال کی تاریخ سے غلط ثابت ک
یا قرآن کی تصریح کی ہوئی سزا رجم کو مو
مہذب زمانہ کے لئے واقعی ظلم قرار دیتے۔

یا دو جڑواں بہنوں کا ایک مرد سے نکاح
کا فتویٰ اس مجلس مذاکرہ کے ہال میں دیتے تاکہ
دُنیا کے دانشور آپ کے اس اجتہاد اور تفہیم قرآ
دیتے۔ مگر افسوس کہ مودودی صاحب نے ایسا
یا نہ کرنے پر مجبور تھے۔

اس سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ مودودی ص
علماء امت کو جن مسائل میں اختلاف ہے ان کی افادیت
حیثیت نہیں رکھتی۔ اور وہ اپنے اجتہاد کی افادیت
اہمیت کا جو نقارہ پاکستان میں پیٹتے ہیں۔ اسے پوری
میں پیش نہیں کر سکتے یا پیش کرنے کے قابل نہیں سمجھ
ایسے اجتہاد اور اسلام کی ایسی مدد وخدمت جو مودود
کر رہے ہیں۔ اس کا ذکر اور اس پر غور وفکر اگر مجلس مذ
ایسی بین الاقوامی میٹنگ میں نہیں ہوتا تو اور کہاں ہ
بس سمجھ لیجئے کہ جس تجدید وتبلیغ کا ڈھونگ مودود
نے پاکستان میں رچا رکھا ہے وہ بین الاقوامی دُنیا ک
نہیں۔ تو پھر پاکستان کو اس کی کیا ضرورت ہے۔ امید ہے
صاحب ٹھنڈے دل سے غور کرینگے اور بیچارے پاک
کو آئے دن نت نئی جدّت طرازیوں میں مبتلا نہ کریں گے۔

ہمیں امید ہے۔ اگر صالحیت (مودودیت) اس
مذاکرہ میں اپنے بال و پر نکالتی۔ تو ان کی بھی خوب آؤ بھ
ہوتی۔ اور پوری دُنیا میں رسوائی ہوتی، جس سے چھٹی
یاد آجاتا۔ اسی خوف کے سبب مودودی صاحب
اپنے نئے آلات جن سے وہ شب وروز قرآن وا
فقہ اور تاریخ اکابر امت کو شدید مجروح کیا کر
ہیں۔ بستہ میں بند ہی رکھے۔ بند ہی لے گئے اور
اچھرہ میں واپس لے آگئے۔

خلیفہ عبدالحکیم (پاکستان) اور ڈاکٹر داؤد رہبر کے
پر بھی مجلس کے علما نے سخت گرفت کی اور صاف اع
کر دیا گیا کہ مغرب زدہ مسلمان اسلام کی تعلیمات کے خ
یہاں کوئی بات پیش نہیں کر سکتے اور اگر ایسا کیا گیا

ہفت روزہ
جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا آرگن
ترجمانِ اسلام
لاہور
زیر سرپرستی: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ
چیف ایڈیٹر: غلام غوث ہزاروی
جنرل: عبد الواحد
معاون: عبد القادر قاسمی
منیجنگ ایڈیٹر: قاری خدا بخش
بدلِ اشتراک
سالانہ - چھ روپے
ششماہی - تین روپے آٹھ آنے
قیمت
فی پرچہ :- دو آنے
جلد ۱ | ۹ / ۱۳ رجب المرجب ۱۳۷۷ھ مطابق ۳۰ جنوری / ۳ فروری ۱۹۵۸ء موافق ۱۸ / ۲۲ ماگھ ۲۰۱۴ سمہ بکرمی | شمارہ ۶۴-۶۵

لمعات

(ابوالوقت ناسوتی)

حدود اللہ

قومی اسمبلی میں مسلم لیگ پارٹی کے قائد مسٹر چندریگر نے فرمایا:

سب جانتے ہیں کہ کوڑے لگانے کی سزا ان معمول لوگوں کے دلوں میں وحشت پیدا کر سکتی ہے جو پس پردہ سمگلروں کی رہنمائی کرتے ہیں۔ لیکن متذکرہ حلقوں کے دباؤ کے تحت اس سزا کو منسوخ کر کے ملک نون نے کہا ہے کہ یہ سزا وحشیانہ تھی۔

فرض کیجئے کہ کل کی طرح آج پھر مسٹر چندریگر وزیر اعظم بن جاتے ہیں۔ اور عوام ان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ جب تک حدود اللہ کو نافذ نہیں کیا جائے گا نہ سمگلنگ بند ہوگی اور نہ چوری اور ڈاکے بند ہوں گے۔ مگر پھر بھی چندریگر منہ کی شیپ بگاڑ کر یہ کہہ رہے ہوں گے یہ سزائیں وحشیانہ ہیں اور آج کل کے مہذب زمانہ میں ان کا رواج مناسب نہیں۔ گویا قوم سے غداری، سمگلنگ، چوری اور ڈاکہ تو بڑے مناسب کام ہیں۔ اور اگر نامناسب ہیں تو صرف ان کی سزائیں نامناسب ہیں۔ فیروز خاں نون ہوں یا آئی آئی چندریگر ان بھلے لوگوں کی سمجھ میں اتنی آسان سی بات بھی نہیں آسکتی کہ لوہا لوہے ہی سے کاٹا جا سکتا ہے۔ جیسا نامناسب کام کوئی کرے گا ویسی ہی نامناسب سزا اسے ملے گی۔ تو وہ اس کام سے ہٹے گا۔ اگر لاکھوں روپے کا مال غبن کر کے ایک دو سال قید ہی کی سزا پر معاملہ طے ہو جاتا ہے تو کون ہے جو ساری زندگی کے عیش کی خاطر ایک دو سال کو بُرا سمجھے گا؟ آخر کب تک حدود اللہ کو ان بودی دلیلوں سے ٹالا جائے گا؟

چھلنی نے چھاج سے کہا

گوجرانوالہ میں میاں مشتاق احمد گورمانی نے ایک تقریر فرمائی اور اس میں حکمران طبقہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

آزادی اتنا آسان اور ہلکا بوجھ نہیں جسے چند مخصوص طبقہ کے لوگ اُٹھا سکیں اگر وہ ایسا کرنے کی کوشش کریں گے تو وہ اس بارِ عظیم کے نیچے دب جائیں گے۔

میاں مشتاق احمد کا وزن اور حدود اربعہ لوگوں کو یاد ہوگا کہ وہ غیر منقسم ملک میں کس تن و توش کے مالک تھے۔ مگر جب ملک تقسیم ہوا اور میاں صاحب نے تن تنہا آزادی کا بوجھ اُٹھایا اور برابر نو دس سال تک وہ اسے اُٹھائے رہے تو آج دیکھئے ان کی کیا حالت ہو گئی ہے بوجھ بھاری ہو گئے۔ پچھلے سوٹ نکال کر درزی کو درست کرنے کے لئے دیئے گئے۔ تو وہ بجائے درست کرنے کے ایک ایک کے دو سوٹ بنا لایا۔ اب کون کہہ سکتا ہے کہ آزادی کا بوجھ بھاری نہیں۔ مخصوص طبقہ کے "چند خاص لوگوں کو" میاں صاحب کی حالت سے سبق لینا چاہئے اور جلد از جلد اپنی کرسیاں خالی کر کے میاں صاحب کے حوالے کر دینی چاہئیں ایسا نہ ہو چند دنوں کے بعد انہیں بھی اپنے سوٹ درست کرانے کی ضرورت پڑ جائے۔

پھر میاں صاحب نے فرمایا:

کسی سیاست دان کی ایک غلطی سے پورے ملک کے آٹھ کروڑ انسانوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ آپ نے کہا پاکستان ایک جمہوری ملک ہے اور جمہوری آئین کسی آمر کو تسلیم نہیں کرتا۔ اور اس میں ڈکٹیٹرشپ کی کوئی گنجائش نہیں۔

لیکن میاں صاحب بھول جاتے ہیں۔ جمہوری آئین کسی آمر کو تسلیم نہیں کرتا، یہ صحیح ہے مگر اس وقت تک جب تک وہ آمر میاں صاحب کو تسلیم نہیں کرتا۔ اگر آمر میاں صاحب کو تسلیم کرنے لگ جائے تو جمہوری آئین بھی آمر کو تسلیم کرنے لگ جاتا ہے۔ اور پھر میاں صاحب ذرا یہ بھی تو فرمائیں۔ کہ وہ سیاست دان اور آمر کس کی دریافت ہے؟ کہیں خود میاں صاحب نے ہی تو اسے عوام کے سر پر مسلط نہیں کیا تھا؟ یہ الگ بات ہے کہ اب وہ آمر عرب کا روزِ اونٹ بن کر میاں صاحب کو خیمے سے باہر کر گیا۔

میاں صاحب نے یہ نیک مشورہ بھی دیا:

حکمران طبقہ کو جلد از جلد اپنے اختیارات عوام کو منتقل کر دینے چاہئیں۔

میاں صاحب کے مشورہ سے اس گئے گزرے زمانے میں بھی حکمران طبقہ چشم پوشی نہیں کر سکتا البتہ میاں صاحب کا اپنا نو سالہ کام اس طبقہ کے سامنے ہے۔ انشاء اللہ اس کی روشنی میں جتنی جلدی ہو سکا یہ اقتدار عوام کے سپرد کر دیا جائے گا۔ مگر میاں صاحب جانتے ہیں کہ انتقالِ اقتدار کا معاملہ کتنا صعب و مشکل معاملہ ہے یہ ہوتے ہوتے ہی ہوگا۔ سائنسی علم کی طرح سیاسی علم بھی دریا ہے۔ اس میں مہارت حاصل کرنے کے لئے بھی صدیاں درکار ہوتی ہیں پاکستان کے لوگ لاکھ سیاسی شعور رکھتے پھریں جب تک وہ سیاست کے داؤ پیچ میں ماہر نہیں ہو جاتے۔ اقتدار انہیں منتقل نہیں کیا جا سکتا۔ اقتدار تو فی الحال نون، چندریگر، دولتانہ، گورمانی اور ایسے ہی چند گنے چنے ہاتھوں میں بدلتا رہے گا۔ میاں صاحب اس مشورہ کی بجائے کچھ دن چلّہ کا انتظار کریں، نئے تجربوں اور مشوروں میں ان کا بھی نقصان ہے اور ان کے یاران سرپل کا بھی خواہ مخواہ وہ اپنے ہمسر چھاجوں میں چھلنی بننے کی کوشش کیوں فرما رہے ہیں۔ باقی رہے عوام تو انہیں خدا کے سپرد فرمایئے۔

اُڑتی سی اِک خبر ہے زبانی طیور کی

میاں مشتاق احمد گورمانی نے اپنے وطن مالوف کے کسی گاؤں میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

بھائیو میں پچھلے دنوں بہت مصروف رہا اور اسی لئے اب تک آپ کی خدمت میں نہ پہنچ سکا۔ اب کچھ فرصت ملی ہے تو حاضر ہو گیا ہوں۔

سُنا ہے اس پر حاضرین میں سے ایک سادہ لوح دیہاتی نے اُٹھ کر میاں صاحب کی خاطر حاضرین سے دُعا کی استدعا کی کہ حضرات آپ میاں صاحب کے لئے فرصت کی دُعا کریں۔ تاکہ اب انہیں ہمیشہ فرصت رہے اور ہم ہر روز نہیں تو ہر ہفتے یا ہر ماہ ان کی زیارت سے شرف اندوز ہوتے رہا کریں۔ اس دیہاتی کی دُعا تو خدا جانے قبول ہو یا نہ ہو میاں صاحب ضرور دل میں کہتے ہونگے ع

ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے

میاں صاحب تو پھر الیکشن کا پانسہ لے کر ان کے پاس پہنچے تھے اور دیہاتی ہیں کہ مارے پیار کے میاں صاحب

کو ہمیشہ کے لئے اپنے پاس رکھنا چاہتے ہیں۔ ...
دیکھا جائے تو دیہاتی بیچارے بھی حق پر ہیں۔ انہوں نے ایک موٹا مسٹنڈا مشتاق احمد گورمانی پال پوس کر شہروں میں بھیجا تھا گو کوتوال ہی بنا کر بھیجا تھا۔ مگر شہر کے غم نے اسے ایسا گھُلا دیا کہ اب وہ کانٹا سا باقی رہ گیا ہے۔ بھلا وہ شہر جو پھول کو کانٹا بنا دیں وہ شہر بھی کہیں رہنے کے قابل ہیں۔ میاں صاحب کے لئے اب بہتر یہی ہے کہ وہ دیہاتی بھائیوں کا ساتھ دیں۔ اور اپنی صحت کو ٹھیک کریں۔

بڑے باپ کی بیٹی

ایک جج کی ستم ظریفی ملاحظہ ہو اس نے ایک ملزمہ کو سزا دیتے ہوئے کہا:

تم دنیا کے عظیم مدبر کی (جو بقید حیات ہیں)
بیٹی سہی مگر قانون کی نظر میں کوئی فرق نہیں
اگر تم پچاس ڈالر جرمانہ نہیں دوگی تو دس
روز کے لئے جیل جانا پڑے گا۔

یہ دُنیا کے عظیم مدبر وہی مسٹر ونسٹن چرچل ہیں۔ جو دوسری جنگ عظیم کے زمانہ میں برطانیہ عظمٰی کے وزیر اعظم تھے اور ملزمہ ان کی ایک ایکٹرس صاحبزادی ہیں جس نے شراب پی کر بدمستیاں نہیں بلکہ خرمستیاں کی تھیں۔ مس چرچل کو گرفتار کرکے پانچ گھنٹے جیل میں بھی رکھا گیا۔ اس خبر سے مس چرچل کے تو صرف پچاس ڈالر کھل گئے مگر ان کے عظیم باپ کی عزت ایسی خاک میں ملی کہ اب مس چرچل چراغ رُخِ زیبا لے کر بھی اسے نہیں ڈھونڈھ سکے گی۔ کیا یہی وہ تہذیب لطیف ہے۔ جس پر ہمارے حکمران غش ہیں؟ اور کیا یہی وہ ثقافتِ عظمٰی ہے جس کی طرف آپا اپوا کی بیٹیاں اپنی پاکستانی بہنوں کو بلا رہی ہیں؟

گر مسلمانی ہمیں است کہ حافظ دارد
وائے گر از پسِ امروز بود فردا! سے

بگلا بھگت کا دامِ فریب

ربوہ کے بگلا بھگت اب تک تو محیطِ اسلام کے ساحل پر کنڈی ڈال کے بیٹھے تھے اور کبھی کبھار کسی اکا دکا مچھلی کو ہڑپ کر لیا کرتے تھے۔ مگر اب اس نے بہت بڑے دامِ فریب ڈالنے کا اعلان کیا ہے۔ اب وہ مہاجال لے کر ساحلِ محیط پر پہنچنے والے ہیں۔ اور اب ان کی نظر ساری مچھلیوں پر ہے۔ یہ جال، کنڈی اور مہاجال ہمارے الفاظ نہیں ہیں۔ خود ربوہ کے بگلا بھگت کے الفاظ ہیں۔ ۱۱۔ جنوری ۵۸ء کا الفضل ملاحظہ ہو۔

اور یہ جال اتنا وسیع طور پر پھیلایا جائے
کہ کوئی مچھلی باہر نہ رہے۔ کنڈی ڈالنے
سے صرف ایک ہی مچھلی آتی ہے۔ لیکن اگر
...
اس میں آجاتی ہیں۔ ہم ابھی ... کنڈیاں
ڈالتے رہے ہیں ان کی وجہ سے ایک ایک
مچھلی ہی ہمارے ہاتھ میں آتی رہی ہے لیکن
اب مہاجال ڈالنے کی ضرورت ہے۔

سچی بات کہتے ہیں کبھی کبھی جھوٹے کے منہ سے بھی نکل ہی جاتی ہے۔ ربوہ کے بگلا بھگت نے جان بوجھ کر کبھی سچ نہ بولا ہوگا۔ مگر بے جانے بوجھے یہ تو وہ سچی بات کہہ گزرے ہیں۔ قادیانیت کو اب تک ہم دامِ فریب کہتے رہے مگر ہماری بات کا فضل حسینی طبقہ کے لوگوں کو یقین نہیں آتا تھا۔ لو اب تو نادانستہ وہ خود ہی بول اُٹھے ہیں کہ ہم جال ہی نہیں مہاجال ڈالنے والے ہیں جال میں پھنسانا محاورے میں فریب دینے کو کہتے ہیں اور جال کا فارسی ترجمہ دام ہے۔ کیا اب بھی کسی شک و شبہ کی گنجائش ہے۔

لو آپ اپنے دام میں صیّاد آگیا

تفنن برطرف حقیقتہً اگر مرزا محمود کے اس دعویٰ کا جائزہ لیا جائے تو ہمیں فوراً ان کے بڑے بھائی کا یہ دعویٰ یاد آجاتا ہے۔ اس نے بھی تو یہی کہا تھا:

لَاُغْوِیَنَّھُمْ اَجْمَعِیْنَ ۔ **مَیں ان سب کو گمراہ کرونگا۔**

مگر جیسے رحمتِ خداوندی وہاں ہمارے آڑے آئی تھی۔

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطَانٌ ۔ میرے بندوں پر تیرا غلبہ نہیں ہو سکے گا۔

یہاں بھی ضرور آڑے آئے گی۔ میاں محمود مہاجال کے مہاپاپ کا تجربہ بھی کر دیکھیں۔ انشاء اللہ یہ مہاجال کا تجربہ اس ٹمٹماتی ہوئی شمع فریب کی آخری بھڑک ثابت ہوگی۔

حکومت کی طرف سے چٹھی اور اس کا جواب

نمبر ۱۳(۴۵) ایچ پی II / ۵۷
حکومت مغربی پاکستان
ہوم ڈیپارٹمنٹ سول سیکریٹریٹ
مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۵۸ء

مکرمی مولانا احمد علی صاحب شیرانوالہ گیٹ لاہور
مجلس اتحاد اسلامی کا اجلاس ۳۰۔ جنوری بروز جمعرات بوقت گیارہ بجے صبح سیکریٹریٹ کے کمیٹی روم میں منعقد ہوگا۔ امید ہے کہ آپ اس میں شرکت فرما کر اراکین مجلس کو اپنے گراں قدر مشورہ سے مستفید فرمائیں گے۔

مرسلہ
ا۔ظ۔ فاروقی برائے کنوینر مجلس اتحاد اسلامی
و ہوم سیکریٹری حکومت مغربی پاکستان

۲۴۔ جنوری ۱۹۵۸ء

محترم المقام زید عزکم
از احقر الانام احمد علی عفی عنہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مَیں مجلس اتحاد اسلامی سے اس لئے مستعفی ... کہ اہل السنت والجماعۃ کے نقطۂ نگاہ سے آج تک اس ... اتحادِ اسلامی سے کوئی فائدہ مرتب نہیں ہُوا۔ اہل ال... والجماعۃ والے حضرات کا مطالبہ تھا کہ شیعہ حضرات کو ... کے وقت کے لائسنس ہی رہنے دیئے جائیں۔ مزید نہ ... جائیں۔ لیکن اہل السنت والجماعۃ کا یہ مطالبہ منظور نہ ... بے شمار مزید لائسنس شیعہ حضرات کی اعانت کی خاطر دیئے ... اہل السنت والجماعۃ کا مطالبہ تھا کہ شیعہ حضرات اپنے امام باڑوں میں مرثیہ خوانی کریں۔ اگر شاہراہوں پر نکلیں ... تبرّا بازی نہ کریں۔ تاکہ اہل السنت والجماعۃ کے دل مجروح نہ ہوں۔ . . . . اہل ال... والجماعۃ کا یہ مطالبہ منظور نہ کیا گیا۔ اور شیعہ حضرات ... بازاروں اور سڑکوں پر وہ اودھم مچایا۔ کہ خدا کی پناہ ... علی الاعلان تبرا بازی کی گئی۔ اہل سنت والجماعۃ ... مطالبہ تھا کہ شیعہ حضرات اپنے امام باڑوں میں جو ... کریں۔ مگر ایسے طریقوں سے کریں کہ امام باڑوں ... آواز باہر نہ آنے پائے۔ تاکہ اہل سنت والجما... کے دل مجروح نہ ہوں۔ یہ مطالبہ بھی تسلیم نہیں ... گیا۔ ان وجوہ کی بنا پر مجلس اتحادِ اسلامی میں ... بے معنی خیال کرتا ہوں۔ جبکہ ہماری آواز کی کوئی ... نہیں ہے۔ فقط۔

ضروری اطلاعات

۱۔ ترجمان اسلام ہر دوشنبہ کو شائع ہوتا ہے ... سے جاری ہوا ہے بفضل ایزدی کسی ہفتے ناغہ نہیں ...
۲۔ اگر آپ کو کسی ہفتے میں کوئی شمارہ مو... نہ ہو تو آپ آئندہ ہفتے کے اندر اطلاع دیں۔ آ... کو شمارہ بھیج دیا جائے گا۔
۳۔ آپ ترجمان اسلام کا چندہ پیشگی بذریعہ ... آرڈر بھیجنے کی کوشش کیا کریں۔ ورنہ وی۔ پی۔ منگوا... سے آپ کو سات آنے زائد ادا کرنے پڑیں گے ...
۴۔ خط وکتابت کرتے وقت اپنا نام اور مفص... پتہ خوشخط لکھا کریں۔ نیز چٹ نمبر (خریداری نمبر) ... حوالہ بھی ضرور دیں۔

(مینجنگ ایڈیٹر)

ضروری اپیل

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا ارشاد ہے کہ اپیل ... از طرف حضرت صدرِ مرکزیہ مدظلہ العالی کو خاص اہمیت دی جائے۔ اور مرکز کو مالی پریشانیوں سے نجات دلانے کے لیے سعی اتم کی جائے۔

اس اپیل کو جمعیۃ کی ہر شاخ اپنے دفتر میں نمایاں جگہ پر آویزاں کرے۔ (ناظمِ دفتر مرکزیہ)

اسلام لاہور

ترجمان اسلام

جنوری، ۳ فروری ۱۹۵۸ء

مدیر علامہ غلام غوث ہزاروی

مذہبی آزادی اور سُنّی مسلمانوں کی دل آزاری

حکومت کے لئے لمحۂ فکریہ

جب سے فرنگی دجل و فریب کا جادو چلا ہے مسلمان دینی علوم اور اسلامی اعمال سے بیگانہ ہوتے چلے گئے اور اب نوبت یہاں تک آپہنچی ہے کہ قرآن کی آیت کو جو دھوکا چاہے دے لے۔ کوئی نہیں پوچھتا اچھے میاں آیت کو تمہاری بکواس سے کیا تعلق ہے۔ مثلاً قرآن کی آیت ہے لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا (زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ)

یار لوگوں نے انگریزوں کو خوش کرنے کے لئے اس آیت کو ہر اس مجاہد مسلمان کے خلاف استعمال کیا جو فرنگی کافر کے غلبہ و استیلاء کے خلاف اپنی جان و مال اور عزت و آبرو خطرہ میں ڈال کر لڑ رہا تھا۔ جس کے ایک ایک قدم پر اللہ تعالےٰ کے ہاں سے اجر و ثواب کی امید بلکہ حسب وعدۂ خداوندی یقین تھا۔ فرنگی جادو نے جہاد کا نام فساد رکھوا دیا۔

سب سے زیادہ قرآن کی جس آیت کریمہ کے مطلب غلط استعمال کر کے اس سے ناجائز فائدہ اُٹھانے کی کوشش کی گئی وہ یہ آیت کریمہ ہے۔ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ (کہ دین میں کوئی جبر نہیں ہے) جس کا خدائی مفہوم یہ ہے کہ جبراً کسی کو مسلمان نہیں بنایا جا سکتا۔ اور نہ ہی زبردستی کوئی مسلمان ہو سکتا ہے۔ ڈر کے مارے کوئی کلمۂ اسلام پڑھ لے لیکن دل میں کفریہ عقائد بھرے ہوں اس جبریہ اسلام سے مومن ہونے کا . . . . . . کوئی معنی ہی نہیں۔ یہی آیت سے مراد ہے چنانچہ پوری آیت یوں ہے۔ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ (دین میں کسی قسم کا جبر نہیں۔ ہدایت اور گمراہی میں پوری پوری تمیز ہو چکی ہے) فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ (تو جو شخص ماسوا کا انکار کر کے اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے تو اُس نے پکڑ لیا حلقہ مضبوط)

ظاہر ہے کہ یہ آیت جبراً کسی شخص کو مسلمان بنانے سے روکتی ہے لیکن اس کا یہ معنی قطعاً نہیں ہے کہ ہر شخص کو مذہبی معاملات میں مکمل آزادی حاصل ہے۔ جو چاہے کرے جو چاہے نہ کرے۔ اسلامی حکومت میں غیر مسلم رعایا تو اپنے مذہب پر عمل کرنے کے لئے آزاد ہے لیکن کسی مسلمان کے لئے اس کی گنجائش نہیں ہے۔ کہ وہ خدائی احکام کا پابند نہ رہے اور شراب پینے۔ ننگا ناچنے۔ زنا کرنے۔ جُوا کھیلنے چوری اور ڈاکہ ڈالنے اور قتل و غارت اور ظلم و تعدی کے لئے اس کو کھلی چھٹی مل جائے۔ اگر آیت کا یہ مطلب لیا جائے تو پھر جرائم کی سزا مقرر کرنے اور حدود و قصاص جاری کرنے کا کوئی معنی ہی نہیں رہتا۔ بلکہ پھر تو انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی بھی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔ جو شخص جو مذہب چاہے اختیار کرے۔ اور جن اخلاق و اعمال کو پسند کرے قبول کرے۔ اسلام لانے کے لئے اسلام میں کوئی جبر نہیں ہے۔ لیکن اسلام کو قبول کر لینے کے بعد اسلام کے تمام احکام کی پابندی اس پر لازم ہو جاتی ہے حتیٰ کہ پھر اس کو یہ گنجائش بھی نہیں ہے کہ وہ اسلام کو ترک کر کے مرتد ہو جائے۔ اور اگر اسلام [illegible] نکل جانے کی کوئی سزا نہ ہو تو پھر زنا۔ چوری اور قتل وغیرہ کی سزا بالکل بے معنی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس کا تو یہ مطلب ہوگا کہ اسلام کے بعض حکموں کی خلاف ورزی کی تو سزا ہو اور پورے اسلام کی خلاف ورزی کی کوئی سزا نہ ہو۔ پھر تو ایک زانی یا کسی گناہ کا مرتکب سزا تجویز کئے جانے پر یہ کہہ سکتا ہے کہ میں نے سارا ہی اسلام چھوڑ دیا ہے۔ لہٰذا مجھے بری کر دیا جائے۔

بہرحال اسلام نے جرائم کی روک تھام کے لئے زیادہ زور معاشرے کی اصلاح اور خوفِ خدا کی فضا پیدا کرنے پر رکھی ہے۔ لیکن اختلاف طبائع اور شہوات کے شدید تقاضوں کے پیش نظر جرائم پیشہ کو سزائیں دینے کی تجویز بھی کی ہوئی ہے۔

ایک عرصہ سے آیت کریمہ لا اکراہ فی الدین کو اسلام چھوڑنے اور مرزائی یا عیسائی ہونے کے جواز کے لئے استعمال کیا جاتا رہا۔ لیکن اب تو اس آیت پر بھاری ظلم شروع ہے اس کو اعتقادی آزادی کے [illegible] تمام بدکاریوں کے جواز کے لئے استعمال کیا جانے لگا ہے۔

ہمارے نئے وزیر اعظم فیروز خاں نون نے ایک بیان میں فرمایا ہے کہ ہم لا اکراہ فی الدین کی روشنی میں اسلامی احکام جاری کرنا چاہتے ہیں۔ خدا جانے یہ جاری کرنا چاہتے ہیں یا آیت کے زور سے اسلامی پابندیوں کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔

ملک میں سیاہ کاریوں اور بداعمالیوں کا عرصہ سے سیلاب آ رہا ہے۔ لیکن دوسروں کی دل آزاری کا سلسلہ اب ماضی قریب سے شروع ہو چلا ہے۔ اس سلسلہ میں سُنّی مسلمانوں پر بڑا ظلم ہو رہا ہے ان کے بزرگوں پر حملے ہو رہے ہیں۔ حتیٰ کہ سر بازار ان کے پتلے بنا کر ان کی توہین کی جا رہی ہے۔ لیکن حکومت ٹس سے مس نہیں ہوتی۔

مسلسل [illegible] جھنگ میں حضرت عمرؓ کی [illegible] طرح توہین کی گئی سُنّی مسلمانوں نے عدالت میں استغاثہ دائر کیا۔ لیکن افسوس ہے کہ اسے ابھی تک حکومت نے مقدمہ چلانے کی اجازت نہیں دی۔ اگر اس طرح کی مذہبی آزادی دی گئی تو ملک کے امن و امان کی خیر نہیں ہے ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنی ذمہ داری کا احساس کر کے ان شرارت پسندوں کی شرارت کا انسداد کرے۔

مودودی صاحب کا انجام

گھر کے بھیدی

اخبار نوائے وقت کے نمائندے نے مولانا اصلاحی صاحب سے پوچھا کہ ۱۹۴۱ء میں آپ لوگ جو مودودی کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔ اب ان میں سے کتنے باقی رہ گئے۔ مولانا موصوف نے جو اب جماعت اسلامی کی رکنیت سے بھی مستعفی اور تائب ہو چکے ہیں۔ جواب میں فرمایا کہ اب صرف ایک دو آدمی تبرک کے لئے رہ گئے ہیں۔ باقی نکل چکے ہیں۔ اخبار ترجمان اسلام نے کسی پہلی اشاعت میں ایک بڑی فہرست شائع کی تھی۔ کہ کن کن ارکان و امراء نے جماعت اسلامی کو چھوڑ دیا۔ اس کے بعد سے اب تک یہ سلسلہ برابر جاری ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ارباب عقل و دانش کے لئے اب وقت آگیا ہے کہ وہ جتنا جلد ہو سکے چودھویں صدی کے [illegible] مجتہد (مودودی) کے دام تزویر کے حلقوں کو کاٹ کر باہر نکل آئیں۔ کیونکہ وہ مذاہب اربعہ اور اہل حدیث سے علاوہ ایک پانچواں فرقہ بناتا چلا جا رہا ہے۔

جس کا قلم قطعاً بے [illegible] ہے۔ آج اس کو تنہا چھوڑ کر بھاگنے والوں کی فہرست میں آپ کو سعید ملک صاحب لاہور۔ مولانا امین احسن صاحب اصلاحی۔ سلطان احمد صاحب کراچی۔ غازی عبدالجبار صاحب راولپنڈی۔ مولوی عبدالغفار احسن صاحب سیالکوٹ۔ مولوی عبدالرحیم صاحب اشرف لائل پور وغیرہم حضرات سر فہرست نظر آتے ہیں۔ یہ اصحاب اسلامی جماعت کے ذمہ دار امیر اور بنیادی کارکن تھے۔ اور مودودی پتنگ کو اُڑانے اور چڑھانے والے یہی حضرات تھے۔ آج یہ کہہ رہے ہیں کہ مودودی ڈکٹیٹر ہے۔ فسطائیت کا داعی ہے جمہوریت کا مخالف ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

ہم پہلے کہتے تھے کہ جو شخص صحابہ کرامؓ کی مبارک آراء کو حق شناسی کا معیار نہیں سمجھتا اس کی نگاہ میں اور کون جچ سکتا ہے۔ آپ لوگوں نے اس کی اندھی محبت میں علماء دین اور صلحاء امت کو گرانے کی کوشش کرتے ہوئے اس کو احبار یہود کا درجہ دیدیا۔ اب ہزاروں سادہ لوح اردو داں اس کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور ان کو اپنے گرد جمع دیکھ کر اس کا دماغ اور پرواز کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کلوکیم میں اس نے اپنے مقالہ میں صاف لکھ دیا کہ

باقی بر صفحہ ۹ کالم ۳

ع قوم کو جس سے شفا ہو وہ دوا کونسی ہے

از قلم نظام الدین کھوسو انہرواہ ضلع جیکب آباد (سندھ)

ایک ہندی مسلمان بزرگ کا قول ہے کہ "وہ قومیں جنکی تاریخ
ور کھنے کے قابل تھی انہوں نے بھلا دی اور وہ قومیں جن
ے اسلاف کی تاریخ ذکر کے قابل نہ تھی انہوں نے اسے
بلایا نہیں دنیا میں سرفراز ہوئیں"

ے نامور ہم میں پیدا ہوتے تھے۔ جو دکھاتے تھے دست وطبع کا زور
ہمارے سلف جب علمی درسگاہوں میں تعلیم حاصل کرتے
تھے تو ساتھ ہی فنون حرب وحرفت کی تربیت گاہوں میں
ی حصہ لیتے تھے ایسے مدرسوں کے فارغ شدہ نوجوانوں
ں سے ایک سترہ سالہ نوجوان غازی محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ
تھے جس نے سندھ پر اسلامی حکومت کی طرف سے پہلا فیصلہ
ن حملہ کیا تھا تو اسکا استقبال دیبل کے ہندوؤں نے تیر
تلوار سے کیا جب سندھ فتح ہوا تو ایک قلیل عرصہ کے اندر
یک غیر ملک وغیر مذھب کا یہ نوجوان غیروں میں ہر دلعزیز
و گیا۔ جب وہ اطاعت امیر کے عمل میں سندھ سے جا
ہا تھا تو آہوں اور آنسوؤں سے وہی ہندو اسکو الوداع
کر رہے تھے۔ اس لئے کہ اس نے ایک تاریکی میں گھرے ہوئے
ہوئے ملک کو (جس میں ظالم مظلوم پر حاوی تھا اور بھائی
بھائی کا فرق مناکحت نہ سمجھا گیا تھا) اسلام کے چراغ
سے روشن کیا تو اس اجالے میں آکر سندھ کے باشندوں
نے افسوس کیا کہ واقعی اسلام حق ہے۔ اور ہماری فلاح و
بہبود اسلام ہی کر سکتا ہے۔ اس کے بعد سندھیوں پر
کبھی بھی غیر مسلم نے حکومت نہیں کی۔ جب ۱۸۴۳ء میں
انگریزوں نے ٹالپور بلوچ حکمرانوں سے سندھ غصب کیا
اسی وقت سے لیکر ۱۹۲۷ء تک مسلمانوں نے کبھی آرام
نہیں لیا۔ سندھ کے مشہور معروف حضرت مولانا امروٹی رح
کی قربانیاں زندہ مثال ہیں اسی بزرگ ہستی کی جستجو سے
آج ہم پاکستانی ہیں اور سندھ مرکز پاکستان ہے۔ ترجمان
اسلام کے پڑھنے والے حضرات کو بہ بخوبی معلوم ہوگا
کہ مولانا عبید اللہ سندھی بھی اسی ہستی سے وابستہ تھے۔
اور اب بھی ہمارے صدر محترم مدظلہ العالی اسی برگزیدہ
شخصیت کے خلفاء میں سے ہیں۔

ہجرت کی تحریک کے زمانہ میں حضرت صاحب
کے حکم پر کئی ہزاروں مسلمانوں میں سے اس بندہ کے
والد بزرگوار اور اسکے چچا بھی لاکھوں کی زمیں کو ہزاروں
کی قیمت میں بیچ کر سفر کیلئے تیار ہو کر امروٹ شریف
پہنچ گئے تھے۔ اس وقت ہمارے درمیان حضرت
صاحب کی صحبت سے فیضیاب ہونیوالے حضرات کی
کافی تعداد موجود ہے۔ جو اس حقیقت سے بخوبی واقف
ہیں۔ اور باوجود اس تعلیم کے جمعیۃ علماء اسلام میں آکر
کام کرنے سے تساہل کرتے ہیں۔ حالانکہ اس وقت
ملک کی حالت ابتر ہے۔ کوئی ظلم کے خلاف آواز اٹھانے
کی جسارت نہیں رکھتا۔ کوئی مسلمان اپنے کو اپنے گھر
میں محفوظ و مامون نہیں سمجھتا۔ عوام مسلمان کی کمائی
کو چند مفاد پرست انسان شیر مادر سمجھ کر پی رہے ہیں

ع قیامت ہے کہ انسان نوع انسان کا شکاری ہے

یہ جو سب کچھ ہو رہا ہے کیا ہم چپ سادھ کر اپنے
اوپر ظلم برداشت کرتے رہیں۔ اپنے اوپر خود ظلم کرنے
کے مصداق ہے۔ اپنے گھر کو محفوظ کرنا اور سنوارنا ہم پر
لازم ہے۔ کوئی جانور بھی اپنے گھر کو گندا اور بھیانک
دیکھنا پسند نہیں کرتا ہے۔

میرے محترم علماء! اپنے ملک کو سنوانے کیلئے
میدان میں آیئے اور خدمت کیلئے کمربستہ ہو جایئے
غریب ناسمجھ مسلمانوں کی دستگیری کیجئے۔ خیر کرنے اور
حق چلانے میں کوئی شکست نہیں۔ قوم کو معالجوں
کی ضرورت ہے۔ شریعت اسلام ایک واحد شافی نسخہ
ہے۔ اس نسخہ کو استعمال میں لانے کیلئے عوام کو آمادہ
کرنے کی ضرورت ہے۔

مذہب کی خرابی ہے نہ اخلاق کی پستی
دنیا کے مصائب کا سبب اور ہی کچھ ہے

پاکستان کے باشندے اسلام پر فدا ہیں اور علماء
کی بات کو غور سے سنتے ہیں۔ اور کئی مثالوں کے علاوہ
آج کل (دسمبر میں جیکب آباد میں گھوڑوں کی منڈی
میں کچھ خرابیوں کے خلاف مولانا مولوی خدا بخش صاحب
نے احتجاج کیا اور نمائش گاہ کے دروازہ پر کھڑا
ہو کر مسلمانوں کو آگاہ کیا تو کئی بندگان خدا نے نمائش
میں شرکت کی جس سے خرابیوں کا انسداد ہو گیا۔
اسیطرح مسلمان عوام کو ہمنوا بنانے میں کامیابی ہو
گئی) کی مثال بھی سامنے ہے۔

میں جیکب آباد کی اس نمائش میں ہونیوالے حالات
پر روشنی ڈالتا لیکن افسوس کہ مضمون لمبا ہو جائے
گا۔ اس لئے معذور ہوں۔

اپنے ضلع کے علماء کرام کو یہ دوبارہ اپیل کرتا ہوں کہ
پوری طرح عملی میدان میں آکر اپنے ضلع کا نمونہ پیش
کریں۔ امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا
فرمائیگا کہ ہم جمعیۃ علماء اسلام میں کام کرنیکی ہمت
کرینگے۔ اور دستور اسلام کے نام سے پاکستان کو بلند
و بالا بنائینگے۔

ترجمان اسلام کی توسیع
اشاعت ہر مسلمان
کیلئے ضروری ہے (صدر مرکزیہ)

انگریزی دان مبلغ کی ضرورت

انجمن حمائت اسلام ایسٹ افریقہ کیلئے معقول مشاہرہ
پر ایسے مبلغ کی ضرورت ہے۔
(۱) جس کے پاس کسی مستند عربی مدرسہ کی سند ہو
(۲) وہ کم از کم بی۔ اے ہو اور انگریزی میں تقریر کر
سکتا ہو۔

پتہ
خواجہ ضیاء الدین گنائی مکان ۲۰۰/۱۴ E
متصل مسجد مکن خاں حویلی پتھر الوالی اندرون موچی گیٹ
لاھور

مسلمانوں سے اپیل
(مدرسہ سریاب کوئٹہ)

مدرسہ عربیہ فیض القرآن سریاب کوئٹہ عرصہ سے
قران وحدیث کے مقدس فریضہ کو سرانجام دے رہا ہے
اس بیس سال کے عرصہ میں کبھی بھی اس مدرسہ نے مسلمانوں
سے امداد کی اپیل نہیں کی گذشتہ سال سے مدرسہ کی
مالی حالت بہت خستہ ہے اب سردی کا موسم ہے
نادار طلباء کو پوشاک وبستر اور دیگر ضروریات کی
تکلیف ہے مسلمانوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ
خدا مدرسہ کی اپنی حلال کمائی سے امداد فرما کر ماجور ہوں

پتہ
کوئٹہ وزیر محمد روڈ دکان حاجی محمد حسین بلوچ مدرسہ
عربیہ فیض القرآن سریاب

مدرسہ عربیہ اشرف المدارس کا سالانہ جلسہ

مدرسہ عربیہ اشرف المدارس رحیم یار خاں کا آٹھواں سالانہ
جلسہ مورخہ ۱۴، ۱۵، ۱۶ مارچ ۱۹۵۸ء کو انشاء اللہ تعالیٰ منعقد
ہو رہا ہے۔ جس میں خطیب پاکستان مولانا قاضی
احسان احمد صاحب شجاع آبادی۔ مجاہد بے بدل
مولانا غلام غوث صاحب سرحدی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام
جناب پروفیسر خالد محمود صاحب ایم۔ اے مرے
کالج سیالکوٹ۔ حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر
صدر المبلغین تحفظ ختم نبوت۔ مولانا حافظ اللہ وسایا
ڈیرہ غازی خاں۔ حضرت مولانا عبد العزیز صاحب
حضرت مولانا قائم الدین صاحب علی پوری۔ حضرت
مولانا عبد الشکور صاحب دین پوری ان حضرات کے
علاوہ دیگر بہت ممتاز علماء کرام بھی شرکت فرمائیں گے
لہٰذا درخواست ہے۔ کہ علاقہ کے مسلمان شریک
ہو کر ثواب عظیم حاصل فرمائیں

قاری نذیر احمد صاحب

مہتمم مدرسہ عربیہ اشرف المدارس
محلہ قاضی رحیم یار خاں

...صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کی پہلے آدر کو سخت سمجھ... رائے عام کا احترام کرتے ہوئے قانونی کمیشن ... ین حدیث خصوصاً غلام محمد پرویز کو نکال دیا ... کے۔ سو روپے کے نوٹوں پر تاج اعظم کی ... آئندہ نہ چھاپی جائے گی۔ مال روڈ لاہور کی ایک ... میں عنقریب گوشت کی فروخت کو قانوناً بند کر ... مسلمانوں کو مطمئن کیا جائے گا۔ ۵۔ جمعیۃ علماء اسلام ... سامی اور صدر جمہوریہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثنا ... اس کا شکریہ ادا کیا گیا کہ اسلامی مذاکرہ میں غلام احمد ... یانی کو شریک نہ کیا گیا۔

الراقم عبدالحق خازن جمعیۃ رستم مدرس رشید دارالفیوض رستم

اے بلوچستان اور خدمت دین،

سرزمین بلوچستان بھی ایک انتہائی گمنام زمین۔ مگر گنجینہ ... جو کہ تہذیب و تمدن اصول انسانیت اور تعلیم و طرز زندگی غرض ہر لحاظ سے پسماندہ اور خصوصاً مذہبی تعلیم کا تو خدا حافظ تھا۔

جس میں تقریباً عموماً ۱۳۷۶ھ سے خدا کا ایک موفق بندہ نے جو حضرت مولانا مدنی نور اللہ مرقدہٗ کے ہاتھ سے سرشار اور قدمبوسی سے سرفراز ہے۔ ایک دینی درسگاہ قائم کر رکھی ہے جس میں مختلف اطراف سے تشنگان علوم آ کر قال اللہ و قال الرسول کے بادہ سے سرشار ہو کر اسلام کی خدمت کے لیے تیار ہو رہے ہیں۔ مدرسہ میں کافی تعداد کے مسافر اور غریب الوطن طلبہ کا عموماً جمگھٹا رہتا ہے۔ قیام و طعام جلانے کی لکڑی روشنی صابون اور درسی کتب وغیرہ ضروریات زندگی کا مدرسہ میں مناسب اور حسب دلخواہ انتظام ہے۔ متعلم اور مدرس حضرات بحمدہ تعالیٰ سب خوش ہیں۔

کارکنان مدرسہ کتب درسیہ کے متعلق حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری مدظلہ کے بے حد ممنون ہیں کہ انہوں نے فارسی کے چھوٹے چھوٹے کتابوں سے لے کر جلالین شریف تک تمام کتابوں میں سے دو دو نسخے تقریباً مدرسہ کو عنایت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت ممدوح کا سایہ بلند پایہ کو عالم اسلام پر دیر تک قائم و دائم رکھے۔ نیز مدرسہ جناب قاری گل محمد صاحب کا بھی شاکر ہے۔ انہوں نے بھی کتابوں کے سلسلہ میں ممتاز تعاون کیا ہے۔ مگر دورہ کی کتابیں مدرسہ میں بالکل صفر ہیں۔

میں تمام متمول دیندار حضرات سے خصوصاً کتب خانے والے احباب سے آپ کے توسل سے گذارش کرتا ہوں کہ حسب المقدور کتب حدیث سے اس دینی خدمت میں مدرسہ اور ممبران مدرسہ کا تعاون فرما کر اپنے لیے زاد راہ تیار کریں۔ خدا کرے کہ شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب لاہوری کی یہ بیش بہا امداد آل پاکستان کے سرمایہ دار و دیندار حضرات کے لیے باعث رشک و موجب اقتدا بنے وما تقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عند اللہ

بندہ مولوی علی محمد ... جمعیۃ علماء اسلام ... مدرسہ دارالہدیٰ ...

پروگرام دورہ وفد مرکزی رہنما جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان لاہور

برائے پنجاب شمالی وجنوبی

حضرات السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بموجب مرکزیہ، منبر ۱۱ ماہ شعبان المعظم سنہ ... میں درج ذیل مقامات پر مرکزی رہنماؤں کا دورہ تجویز کیا گیا ہے۔ آپ حضرات اپنے اپنے مقامات پر جلسہ جمعیۃ کو کامیاب بنانے کا انتظام کریں جس میں علاقہ بھر کے علماء ماتحت جمعیتوں کے نمائندے اور باوردی رضا کار شامل ہوں۔ اپنی طرف سے اشتہارات شائع کر کے ان جلسوں کا پروپیگنڈہ کیا جائے اور مرکزی ضروریات کے لئے زیادہ سے زیادہ رقم جمع کر کے امیر وفد کی خدمت میں تھیلی پیش کی جائے۔ اپنا دفتری نظام بہتر بنا کر رجسٹرات کی پڑتال کرائی جائے امید ہے آپ حضرات اس دورہ کو کامیاب بنانے میں مرکز کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمائیں گے۔ اس دورہ میں حسب ذیل حضرات ارکان وفد ہوں گے۔ مگر ان سب حضرات کا ایک مقام پر ہونا ضروری نہیں ہے۔ حسب ضرورت و گنجائش وقت حاضری ہوگی۔

(۱) حضرت مولانا احمد علی صاحب صدر مرکزیہ (۲) حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی رکن عاملہ مرکزیہ (۳) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب صدر مرکزیہ (۴) حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ (۵) حضرت مولانا عبدالواحد صاحب ناظم مرکزیہ (۶) محمد عبدالقادر قاسمی ناظم مرکزیہ (۷) حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی رکن عاملہ (۸) حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی رکن عاملہ (۹) حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھوی رکن عاملہ (۱۰) علامہ خالد محمود صاحب پروفیسر (۱۱) مولانا قائم الدین صاحب مبلغ تنظیم۔

تاریخ ہجری	تاریخ انگریزی	دن	مقام
۳۰ رجب	۲۰ فروری	جمعرات	میانوالی
یکم شعبان	۲۱ " "	جمعہ	کیمبلپور
۲ " "	۲۲ " "	ہفتہ	راولپنڈی
۳ " "	۲۳ " "	اتوار	گجرات
۴ " "	۲۴ " "	پیر	سیالکوٹ
۵ " "	۲۵ " "	منگل	لائل پور
۶ " "	۲۶ " "	بدھ	جھنگ
۷ " "	۲۷ " "	جمعرات	ٹوبہ ٹیک سنگھ
۸ " "	۲۸ " "	جمعہ	خانیوال
۹ " "	یکم مارچ	ہفتہ	خان گڑھ
۱۰ " "	۲ " "	اتوار	شجاع آباد
۱۱ " "	۳ " "	پیر	علی پور
۱۲ " "	۴ " "	منگل	مظفر گڑھ
۱۳ " "	۵ " "	بدھ	ڈیرہ غازیخاں
۱۴ " "	۶ " "	جمعرات	ملتان
۱۵ " "	۷ " "	جمعہ	حاصل پور منڈی ضلع بہاولپور
۱۶ " "	۸ " "	ہفتہ	چشتیاں منڈی ضلع بہاولنگر
۱۷ شعبان	۹ مارچ	اتوار	بہاولنگر
۱۸ " "	۱۰ " "	پیر	بہاولپور
۱۹ " "	۱۱ " "	منگل	خانپور
۲۰ " "	۱۲ " "	بدھ	رحیم یار خان
۲۱ " "	۱۳ " "	جمعرات	احمد پور شرقیہ
۲۲ " "	۱۴ " "	جمعہ	لاہور
۲۳ " "	۱۵ " "	ہفتہ	جہلم
۲۴ " "	۱۶ " "	اتوار	سرگودھا
۲۵ " "	۱۷ " "	پیر	خوشاب
۲۶ " "	۱۸ " "	منگل	منٹگمری
۲۷ " "	۱۹ " "	بدھ	اوکاڑہ
۲۸ " "	۲۰ " "	جمعرات	گوجرانوالہ
۲۹ " "	۲۱ " "	جمعہ	شیخوپورہ

پروگرام روانہ خدمت ہے۔ آپ ابھی سے تیاریاں شروع کر دیں۔ مقاصد جمعیۃ کی وضاحت انتخابی منشور کی اشاعت اور مرکزی فنڈ کی مضبوطی اور نظم رضاکاران کی پختگی دفتری نظام کی باقاعدگی اس وفد کے اغراض ہوں گے۔ ان کو خوب ذہن نشین کر لیجئے۔ والسلام

محمد عبدالقادر قاسمی غفرلہ ناظم مرکزیہ

بقیہ مودودی صاحب کا انجام

خلفاء راشدین رضی کے فیصلے بھی کوئی قانونی حیثیت نہیں رکھتے۔ (اخبار تسنیم ۴ جنوری) ہم خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ بعد از خرابیٔ بسیار سہی، تاہم ان حضرات نے گھر کے بھیدی کی حیثیت سے مودودی صاحب کا پردہ چاک کر دیا۔

اور اب اس کا انجام سب کی آنکھوں سے نظر آرہا ہے۔ وہ بھی خالص اسلامی تحریک کی علمبرداری سے گرتے گرتے اس مسلم لیگ کی سطح پر آ کر اس سے سمجھوتہ کرنے لگا ہے جس کے خلاف مسلسل بارہ برس تک لکھتا رہا۔ پہلے لکھا کرتا تھا کہ کسی کلیدی اسامی پر غیر مسلم فائز نہیں ہو سکتا۔ اب کہہ رہا ہے کہ صدا گانہ کے چور دروازے سے ضرور ہندوؤں کو اسمبلی کے اندر لا کر ان کو وزیر بنایا جائے۔ رازوں میں شریک کیا جائے ان سے اسلامی قانون کی تشریح کرائی جائے۔ خدا تعالیٰ کسی کا خاتمہ خراب نہ کرے۔ آمین

ترجمان اسلام

میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں اور ملکی اور ملی خدمات میں حصہ لیں۔

(مینجنگ ایڈیٹر)

نوٹوں پر تصویر کیوں؟

جامع مسجد حاصل پور منڈی ضلع بہاولپور کے اجتماع عظیم میں اہالیان کی جانب سے نوٹوں پر تصویر کے متعلق حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ حکومت تصویر والے سو روپے کے نوٹوں کو واپس لے۔ اگر سکہ پر بغرض محال ترمیم کی ضرورت ہے۔ تو نوٹوں پر کسی تاریخی عمارت یا قدرتی مناظر میں سے کسی غیر ذی روح کا نقشہ چھپوائے کیونکہ مندرجہ بالا فعل اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کی اسلامی روایات کے خلاف ہے۔

اسکی ایک ایک کاپی اخبارات وزیر اعظم کی خدمت میں بھیجی گئی ہے

(شاہ محمد ناظم اعلیٰ جمعیۃ حاصل پور منڈی)

نوشہرہ صدر میں جلسہ

نوشہرہ صدر مسجد باباکرم شاہ میں حضرت مولانا حافظ شاہ زرین صاحب خطیب اور جناب ڈاکٹر لطاف گل صاحب (ہومیوپیتھ) رکن جمعیۃ علماء اسلام نے پراز حقائق تقریریں فرمائیں پھر بالاتفاق جلسہ عام میں مندرجہ ذیل تجویز پاس ہوئی۔

مسلمانان نیا محلہ و صدر بازار نوشہرہ صدر کا یہ نمائندہ اجلاس جناب نواب خاں صاحب ٹھیکیدار کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے مسجد باباکرم شاہ میں سبیل اور غسلخانے دوبارہ تعمیر کرائے۔ اور ٹھیکیدار صاحب موصوف اور دیگر اصحاب و خواتین کیلئے دعا کرتا ہے جنہوں نے اس مسجد کی ضروریات میں حصہ لیا۔ یہ اجلاس تمام صاحب استطاعت مسلمانوں سے درخواست کرتا ہے کہ وہ باقی ماندہ کام نیز چھاؤنی نوشہرہ کی عیدگاہ کی تعمیر کی طرف توجہ فرماکر اللہ تعالیٰ کی رضا اور دو جہاں کی نعمتوں سے مالامال ہوں۔

جمعیۃ علماء اسلام چانارکی ضلع نوابشاہ

کے زیر اہتمام تبلیغی جلسہ منعقد ہوا جس میں مولانا مولوی عبدالرحمن صاحب صدر مدرس مدرسہ انوار الرحمن دریا خاں مری اور دوسرے علماء بکثرت شریک تھے۔ جلسہ میں حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب مہتمم مدرسہ عزیزیہ رتو ڈیرو ضلع لاڑکانہ نے احکام الٰہیہ بیان کرنے کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد کی وضاحت فرمائی۔ اس کے بعد مولانا عبدالرحمن صاحب نے لوگوں کو جمعیۃ میں داخل ہونیکی ترغیب دی چنانچہ اس وقت پچاس افراد جمعیۃ میں داخل ہوگئے۔

مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے

صدر:۔ مولانا الحاج اسد اللہ صاحب صدر مدرس مدرسہ دار التوحید فیض آباد۔

ناظم:۔ مولانا گل محمد صاحب۔ خازن:۔ الحاج محمد صاحب

قریہ واریاسہ تعلقہ گڑھی یاسین ضلع سکھر

میں حضرت مولانا سید محمد شاہ صاحب سجادہ نشین درگاہ امروٹ شریف کی صدارت میں اجلاس منعقد ہوا۔ حضرت نے جمعیۃ کی ضرورت پر تقریر کرتے ہوئے اس میں داخل ہونے کیلئے ترغیب دی۔ چنانچہ کئی افراد جماعت اسلامی سے تائب ہو کر جمعیۃ میں شامل ہوگئے مندرجہ ذیل عہداروں کا انتخاب عمل میں آیا۔

صدر:۔ مولانا الحاج القاری میر محمد صاحب۔

نائب صدر اول:۔ مولانا نیک محمد صاحب۔

نائب صدر دوم:۔ مولانا علی احمد صاحب۔

ناظم:۔ وڈیرہ نور محمد صاحب۔

خزانچی:۔ محمد عثمان مجاہد۔

گوجرانوالہ میں ناظم مرکزیہ کا ورود

لاہور۔ مولانا محمد عبدالقادر قاسمی ناظم مرکزیہ ۱۶ جنوری شام کو گوجرانوالہ پہنچے ۱۷ جنوری صبح کو مسجد محلہ جنڈیالہ میں آپ نے درس قرآن پاک دیا جمعیۃ کے حسابات کی پڑتال کی۔ قبل از جمعہ جامع مسجد میں پون گھنٹہ حالات حاضرہ اور مقاصد جمعیۃ کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ پاکستان میں جسقدر بے حیائی بے دینی پھیل رہی ہے جس کے نتیجہ میں ضروریات زندگی کی تنگی اور مختلف شکلوں میں عذاب الٰہی سامنے آرہا ہے۔ اسکی جتنی ذمہ داری ہمارے حکام اور وزراء پر ہے اس سے زیادہ باشندگان پاکستان پر بھی عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ لوگ ہمارے ہی ووٹوں سے ان عہدوں پر پہنچے ہیں انکی خلاف اسلام حرکات کے ہم بھی ذمہ دار ہیں۔ اب اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کی قسمت کا فیصلہ عامۃ المسلمین کے ہاتھ میں ہے۔ اگر منشور جمعیۃ علماء اسلام کے مطابق خدا ترس۔ دیندار نمائندے منتخب ہوگئے۔ تو پاکستان حقیقی معنی میں پاکستان ہو جائے گا۔ ورنہ دین کا رہا سہا وقار بھی ختم ہو جائیگا۔ علماء اور سامعین نے جمعیۃ کے منشور سے اتفاق کرتے ہوئے اپنی ہر قسم کی قربانی کا یقین دلایا۔ مولانا عبدالواحد صاحب جامع مسجد نے لا کمیشن کے ممبران پر نکتہ چینی کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ عوام کے مطالبہ کے باوجود ہماری حکومت نے ان منکرین حدیث و قرآن کو لا کمیشن میں رکھا ہوا ہے۔ جو جمہوری روایات کے بالکل خلاف ہے ہم انشاء اللہ اسلامی قوانین کیلئے اپنی مساعی جاری رکھینگے اور ان کے پاس کردہ قوانین کو ٹھکرا دینگے۔ حاضرین نے آپ کی پرزور تائید کی۔ بعد نماز جمعہ مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی اور مولانا عبدالواحد صاحب اور دیگر معززین شہر نے جمعیۃ کے رضاکار انصار الاسلام کی پریڈ دیکھی بہت ہی قلیل عرصہ میں رضاکاروں کی اسقدر [illegible] جناب ملک محمد سلیم صاحب سالار انصار الاسلام جمعیۃ گوجرانوالہ کی پر خلوص مساعی کا نتیجہ ہے۔ انشاء اللہ بہت جلد یہ رضاکار بہترین سپاہی ثابت ہونگے۔ ۱۸ جنوری صبح کو ناظم مرکزیہ نے مسجد چیڑہ منڈی میں درس قرآن دیا۔ جس میں مقاصد جمعیۃ بھی بیان کیے۔ اہل محلہ نے جمعیۃ کی ممبر سازی قبول فرمائی۔ اور نوجوان طبقہ نے تنظیم انصار الاسلام میں شمولیت کر کے ا اسلام پسندی کا ثبوت دیا۔

ماہ فروری میں یہاں دو روزہ جمعیۃ کانفرنس ہو رہی ہے جس کے متعلق عوام اور رضاکاروں میں کافی جوش و خروش پایا جاتا ہے۔

آپ بعد دوپہر واپس دفتر مرکزیہ لاہور تشریف لا

ناظم دفتر

حضرت مولانا محمد شفیق صاحب فاضل دیوبند

ناظم جمعیۃ علماء اسلام جنوبی ہشتنگر نے جامع چارسدہ میں ایک اجتماع عظیم سے پون گھنٹہ کیا۔ اور حدیث نبوی كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْ عَنْ رَعِيَّتِهٖ کی تشریح کرتے ہوئے حاکم و کے حقوق و فرائض پر بالتفصیل روشنی ڈالی ا اقتدار کو مشورہ دیا کہ غیر اسلامی امور کی سر اجراء سے گریز کر کے جبار و قہار کے مواخذ اپنے آپ کو بچائیں۔ اس کے بعد ذیل کی قر بالاتفاق منظور کی گئیں۔

پہلی قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ کالجوں میں قوم کی بچیوں کو غیر اسلامی طرز و طریق ناچ اور گانا سکھانا ممنوع قرار دیا جائے دوسر میں مطالبہ کیا گیا کہ جمہوریہ اسلامیہ پاکستان ممالک کے وفود کو یہ اجازت ہرگز نہ دی جا کہ وہ ثقافت۔ فنون لطیفہ۔ احساسات لطی لطیفہ وغیرہ کے ناموں سے اپنی تہذیب و پروپیگنڈا اور خلاف شرع امور کا ارتکاب حیائی کا مظاہرہ کریں۔ اور پاکستانی رقاصہ کل مشرقی افریقہ میں اپنے فن کا مظاہرہ کر رہی کو فوراً واپس بلایا جائے۔

خان گڑھ (بہاولپور) میں احتجاج

حسب پروگرام اعلان مرکزی جمعیۃ علماء اسلام خان گڑھ میں مجلس مذاکرہ کی بری باتوں کے احتجاج کیا گیا۔ اور سر ظفر اللہ کی دعوت پر مسل خان گڑھ نے اظہار رنج کیا

قادر بخش ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلا

ایک مرزائی کا قبول اسلام

میں تمام حضرات کو بذریعہ اخبارات مطلع کرتا ہوں نے ابھی ابھی مرزائیت اختیار کی تھی یعنی ۲۹/۱۲/۵۵ کو مرزا بشیر الد بیعت کی تھی بیعت کے بعد میں کاموکی آیا تو مجھے مولوی محمد خادم جو میرے مخلص دوست بھی ہیں ملے۔ میں نے تبادلہ خیالات کیا اور انہوں نے مجھے اچھی طرح سمجھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ اور جو کے بعد دعویٰ نبوت کرے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج اور چونکہ مرزا غلام احمد نے دعویٰ نبوت کیا ہے وہ بھی دائرہ اسلا خارج ہے۔ میں نے اب مرزائیت سے توبہ کر لی ہے میں بشیر ال

پیہ باتفاق رائے

مقرر ہوئے۔ جس کا کام یکم رجب المرجب ۱۳۸۰ھ سے شروع ہوگا۔ مبلغ کا سفر خرچ وغیرہ دفتر سے معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ اور مبلغ ہر ماہ میں زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ چھٹی گزار سکتا ہے۔ اور ناظم دفتر ضلع بہاولنگر مولانا صادق علی شاہ صاحب بمشاہرہ پچاس روپے باتفاق رائے مقرر ہوئے۔

۶ نشر و اشاعت۔ تبلیغی دورہ برائے تعارف جماعت اور اہمیت کے لئے ایک وفد تیار کیا گیا۔ جس کے ارکان مندرجہ ذیل منتخب ہوئے۔

(۱) حضرت مولانا محمد شریف صاحب صدر جمعیۃ ضلع بہاولنگر (۲) مولانا بشیر احمد صاحب ناظم جمعیۃ ضلع بہاولنگر (۳) حضرت مولانا قادر بخش صاحب بہاولنگری (۴) حضرت مولانا محمد یوسف صاحب

بندہ بشیر احمد ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان ضلع بہاولنگر۔

بشیر احمد

حضرت العلامہ مولانا مولوی محمد عبد الصمد صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ العلماء اسلام ضلع پشاور نے رشکی کنڈ رحیل قاسم علی بیگ بہار گڑھی کا تبلیغی اور تنظیمی دورہ فرمایا۔ مسلمانان سرحد کو جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد منشور اور پروگرام سے روشناس کیا۔ اور مسلمانوں سے جمعیۃ علماء اسلام کی پوزیشن کو مستحکم اور مضبوط بنانے کی اپیل کی۔

محمد عثمان نائب صدر جمعیۃ علماء اسلام

طلبا کا ہوا۔ صدر مجلس نے بتایا کہ جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد وہی ہونا چاہیے جو جمعیۃ علماء اسلام کا ہے۔ وہ دینی مقاصد کے لئے میدان میں اتر چکی ہے۔ اس سے پورا پورا تعاون کیا جائے۔ رضا کارانہ خدمات اس کے حوالے کر دی جائیں۔ آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ

جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد وحید یہ ہے کہ پاکستان میں قانون الٰہی کا غلبہ اور شریعت محمدیہ کو جلد از جلد نافذ کرایا جائے۔ اس کے لئے جمعیۃ علماء نے ملک کی رائے عامہ کو ہموار کرنے کے لئے اپنی جدوجہد شروع کر دی ہے۔ آخر مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر:- مولوی شاہنواز صاحب سکنہ درکی۔
ناظم اعلیٰ:- مولوی حافظ منیر اعظم صاحب سکنہ چودھواں۔
نائب امیر:- مولوی سید بادشاہ صاحب سکنہ ندو۔
نائب ناظم:- مولوی عبد المتین صاحب سکنہ طازئی۔
ناظم دفتر:- مولوی نادر خان صاحب سکنہ گل امام۔
خازن:- مولوی نیاز محمد صاحب سکنہ وزیرستانی۔

مندرجہ ذیل حضرات پر مشتمل مجلس شوریٰ منتخب ہوئی۔ عطاء اللہ شیرانی۔ عبد المجید سکنہ گنڈی عاشق محمد اشرف سکنہ ٹانک۔ گل بادشاہ سکنہ ندو۔ حافظ محمد رمضان سکنہ حیات گرہ۔ صاحب جان سکنہ شین نمبر۔ غلام احمد سکنہ روڑی۔ حافظ صاحب جان سکنہ علیے خاں۔ عبد الباری سکنہ مرتضیٰ۔ عبد القادر سکنہ کلاچی۔ عبد اللطیف سکنہ بلول خیل۔ جلال الدین سکنہ بلول خیل گل زمان سکنہ کلاچی۔ محمد اکرم سکنہ ٹانک۔ محمد ہارون سکنہ بوڑ خیل۔ حافظ عبد الکریم سکنہ کلاچی۔ حافظ پیر غلام سکنہ کلاچی۔ عبد الحلیم سکنہ کلاچی۔ عبد الرشید سکنہ کوٹ اہل۔

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان ضلع بہاولنگر

اجلاس زیر صدارت جناب الحاج مولانا قادر بخش صاحب بہاولنگری منعقد ہوا۔ جس میں ہر قائم شدہ شاخ کے صدر نے شرکت کی۔ اور مندرجہ ذیل امور پر غور و خوض ہوا۔

(۱) جائزہ کارروائی سابقہ۔ شاخوں نے حسب وعدہ پوری کوشش سے کام کیا اور شاخیں قائم کیں جن کی فہرست حسب ذیل ہے۔

حلقہ فقیر والی ۱ چک ۳۷ مدرسہ تعلیم القرآن ۲ چک ۶۹ بنگلہ میاں والا
حلقہ بہاولنگر۔ ۳ موضع رانے والا۔ ۴ ٹوبیاں غفار والیاں ۵ ڈھاباں کلاں ۶ کوٹ نبیر محمد ڈھانی کلوکی۔
حلقہ منچن آباد ۷ قادر پور پٹھان و بلوچاں ۸ موضع چکو کا ۹ موضع چک سید علی۔
حلقہ میکلوڈ گنج۔ ۱۰ مدھانی والا۔
۲ حلقہ علاقہ چشتیاں کام نہیں ہو سکا۔ لہٰذا وہاں ایک روز پہنچ کر جماعت کی جائے۔

۳ رضا کاروں کی بھرتی کرنا اور وردی تجویز کرنا۔ ہر شاخ کا صدر یا ناظم آئندہ اجلاس میں اپنے ہمراہ کم از کم ایک ایک رضا کار معہ وردی مخصوصہ لائے۔

۴ مالی امداد کے لئے بھی کہا گیا۔ جس میں کچھ شاخوں نے مالی امداد کی۔

۵ تقرر اسامیاں۔ مبلغ جماعت مولانا محمد یوسف

مرسلہ حضرت مفتی محمود صاحب نائب صدر مرکزیہ

مرثیہ شیخ الاسلام مولانا مدنی رحمۃ اللہ

دُمُوعُ الْعَیْنِ فَاضَتْ مِنْ عِبَادِ ۔۔۔ وَاَظْلَمَتِ الْمَدَارِسُ فِی الْبِلَادِ

وَجَلَبَۃُ الدُّمُوْعِ غُرُوْبُ شَمْسٍ ۔۔۔ اَضَاءَ بِنُوْرِہَا مَنْ فِی الْبِعَادِ

(آنسو لانے کا سبب)

وَمَا کُفِّنْتَ یَا مَدَنِیُّ فَرْدًا ۔۔۔ تَکَفَّنَتِ الْبَرِیَّۃُ بِالْحِدَادِ

(مخلوق — سوگ)

لِمَوْتِکَ تَذْرِفُ الْاَعْیَانُ دَمْعًا ۔۔۔ فَتَذْرِفُ نَہْرُہَا فِیْ کُلِّ نَادٍ

(عیون — بہنا — مجلس)

سَقَیْتَ النَّاسَ اَبْحَارَ الْعُلُوْمِ ۔۔۔ رَاَیْنَا عَلَّ مِنْہَا کُلَّ صَادٍ

(آپ نے پلائے — ہمنے دیکھا کہ سیراب)

وَقَدْ قَاسَیْتَ الْاٰمًا بِاَسْرٍ ۔۔۔ یَفُوْقُ عَنَائُہٗ خَرْطَ الْقَتَادِ

(جھیلیں — تکالیف — قید)

نَزَلْتَ بِدَارِ اَسْرٍ مُسْتَقِیْمًا ۔۔۔ سَمَوْتَ بِہٖ اِلَی السَّبْعِ الشِّدَادِ

(صحیح راستے پر چلے ہوئے)

وَلَسْتَ مِنَ الَّذِیْنَ مَضَوْا وَمَاتُوْا ۔۔۔ فَلِلْمُشْتَاقِ ذِکْرُکَ خَیْرُ زَادِ

فَیَا اَسَفًا عَلٰی قُطْبِ الزَّمَانِ

وَشَیْخِ الْہِنْدِ بُنْیَانِ الرَّشَادِ

از مولانا عبد الرحمٰن صاحب بنوی متعلم دورۂ حدیث مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جمعیۃ طلباء اسلام قاسم المدارس کی تنظیم

حضرت مہتمم مدرسہ کی زیر صدارت ایک اہم اجتماع۔

نوٹ

بعض احباب کی طرف سے شکایات موصول ہوتی رہتی ہیں کہ ہمیں پرچہ باقاعدہ نہیں ملتا ہم رجسٹر او رچٹ پر آپ کا پتہ درست پاتے ہیں۔ آپ اپنے مقامی ڈاکخانہ سے تحقیق کریں۔

(منیجر)

مُتفرق خبریں

امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈلز نے معاہدہ بغداد کے منظور کردہ منصوبوں کو مالی امداد کے لئے امریکہ کی جانب سے ایک کروڑ ڈالر کے عطیے کا اعلان کیا۔

وزیراعظم پاکستان ملک نون نے معاہدہ بغداد کونسل کے اجلاس میں جو بند کمرے میں ہوا کشمیر کا مسئلہ اٹھایا۔ یہ موقع اس وقت پیدا ہوا جب سرکردہ مندوبین نے طبقاتی تنازعوں پر بحث کی۔ ان مسائل میں فلسطین، الجزائر اور قبرص کے مسائل کو نمایاں حیثیت تھی۔ ملک نون نے کہا کہ کشمیر اور اس قسم کے تمام تنازعے اس علاقے میں امن و استحکام قائم رکھنے کے لئے فی الفور طے کئے جائیں۔

معاہدہ بغداد کے سکرٹری جنرل طوی خالدی نے اعلان کیا کہ معاہدۂ بغداد کے ایک ممبر ملک کے خلاف جارحانہ اقدام سب ممبر ممالک کے خلاف جارحانہ اقدام کے مترادف ہو گا۔ وزیر اعظم پاکستان ملک نون نے اس بات پر زور دیا کہ معاہدہ کے ملکوں کو زیادہ مالدار شرکا سے امداد کی توقع پر ہی انحصار نہیں کرنا چاہیئے۔ چنانچہ پاکستان اپنے پاؤں پر آپ کھڑے ہونے کی پوری کوشش کر رہا ہے۔

علامہ مشرقی رہا کر دیئے گئے

خاکسار رہنما علامہ عنایت اللہ مشرقی راولپنڈی سنٹرل جیل سے رہا کر دیئے گئے۔ وہ پچھلے تین ماہ سے پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت نظر بند تھے۔

انتخابی کمیشن اس سال مارچ کے آخر تک انتخابی فہرستوں کی تیاری اور اشاعت مکمل کر لے گا۔ اگلے چار ماہ میں کمیشن انتخابات کی آخری تاریخ کا اعلان کر دے گا۔ کمیشن کے قریبی حلقوں کا کہنا ہے کہ نومبر ۱۹۵۸ء تک انتخابات کروانے کا وعدہ پورا کیا جائے گا۔ کمیشن نے اضلاعی حکام کو اطلاع بھیج دی ہے کہ وہ آئین کے مطابق فہرستوں کا کام مکمل کریں۔

کراچی میں تین دھماکوں سے کھڑکیاں دروازے بج اٹھے اور لوگ اپنے گھروں سے نکل بھاگے۔ یہ دھماکے شاہِ افغانستان کی آمد پر عظیم فضائی مظاہرے کی آخری ریہرسل کے دوران کئے گئے جٹ طیاروں نے آواز سے زیادہ رفتار سے پرواز کی۔ یہ تکلیف دہ اسراف ہے۔

صدر سکندر مرزا نے کہا کہ فی الحال ہمارا انتظامِ تعلیمات قومی ضروریات کے مطابق نہیں۔ دس سال ہو گئے یہ نظام کب درست ہو گا۔

ماسکو ریڈیو کے مبصر نے کل رات معاہدۂ بغداد کی کانفرنس پر تبصرہ کرتے ہوئے ترکی کو متنبہ کیا کہ اگر اس نے اپنے علاقے میں امریکی میزائل کے اڈے قائم کرنے کی اجازت دی تو جنگ کی صورت میں اسے سب سے پہلے نقصان پہنچے گا۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے اعلان کیا کہ اگرچہ بھارت آئندہ دو چار سال میں ایٹم بم بنانے کے قابل ہو جائے گا لیکن وہ نہ تو ایٹم بم بنائے گا نہ استعمال کرے گا۔ اگر وہ نہ بنائے گا تو کس طرح اُسے معلوم ہو گا کہ وہ بنانے کے قابل ہو گیا ہے؟ آپ نے بتایا کہ امن دُنیا میں ایک نازک دھاگے کی طرح لٹک رہا ہے۔ چنانچہ اگر کسی ایشیائی ملک کو ایٹمی ہتھیار دے دیئے گئے تو بہت خطرناک اور تباہ کن حالات پیدا ہو جائینگے۔ لیکن کیا کشمیر پر غاصبانہ قبضہ قائم رکھنے سے خطرناک اور تباہ کن حالات پیدا نہیں ہونگے۔

مولانا مودودی امیر جماعت اسلامی کی آمرانہ پالیسی کے خلاف احتجاج کے طور پر جماعتِ اسلامی کے کئی ذمہ دار اراکین ہر روز مستعفی ہو رہے ہیں اور اس وقت تک سینکڑوں افراد جماعت اسلامی کی پالیسی پر سنگین الزامات عائد کر کے جماعت سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔

کل پاکستان جموں و کشمیر مہاجر فیڈریشن نے ڈاکٹر گراہم سے اپیل کی ہے کہ وہ مقبوضہ کشمیر کا دورہ کریں۔ اور بچشم خود صورتِ حال کا معائنہ کریں۔ اور ایک واضح رپورٹ سلامتی کونسل کو پیش کریں۔

گوجرانوالہ میں

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کے زیرِ اہتمام عظیم الشان دو روزہ کانفرنس ۱۴ و ۱۵ فروری کو منعقد ہو گی جس میں حضرت مولانا احمد علی صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان اور حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر [illegible] سابق صوبہ سرحد اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان اور حضرت مولانا شمس الحق صاحب سابق وزیر معارف قلات اور دیگر اکابرین امت شرکت کر رہے ہیں

کراچی اور کابل کے درمیان آج سے براہِ راست ٹیلیفون کا سلسلہ قائم کر دیا گیا ہے۔

جمعیۃ العلماء ہند کے ترجمان روزنامے الجمعیۃ نے کہا ہے کہ بھارت کے مسلمان اقتصادی بحران کا شکار ہیں اور انہیں ملازمتوں کے معاملے میں نظرانداز کیا جا رہا ہے۔ اداریہ میں کہا گیا ہے کہ آندھرا میں مسلمانوں کو ملازمتوں سے برطرف کر دیا گیا ہے۔ اور تجارت کے دروازے ان پر بند کر دیئے گئے ہیں۔ اتر پردیش کے مسلمان جن کا گزارہ سرکاری ملازمتوں اور زمینداری پر تھا اقتصادی بدحالی میں مبتلا ہیں۔ مقابلے کے امتحانوں میں مسلمان کہیں نظر نہیں آتے۔ حال ہی میں دہلی ریلوے نے آٹھ سو اشخاص بھرتی کئے۔ جن میں سے صرف تین مسلمان تھے۔ یہ نہایت مایوس کن صورتِ حال ہے۔ روزنامے نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ملازمتوں میں مسلمانوں کی روز افزوں کمی کی وجوہات معلوم کرنے کے لئے ایک بڑے اختیارات

[illegible] کا اور ہے مہا سبھائی حکومت)

مسٹر احمد صدر شعبہ آرٹ پنجاب یونیورسٹی نے ننگی تصویریں شائع کرنے کے مقدمے میں خواجہ محمد [illegible] کارپوریشن مجسٹریٹ کی عدالت میں شہادت دیتے ہوئے کہا کہ میرے خیال میں زیرِ بحث تصویریں عریاں نہیں ہیں اور ان میں دیکھنے والوں کے دلوں میں بُرے تاثرات پیدا کرنے کا رجحان نہیں ہے۔ ان تصویروں کا مقصد طرز اور بناوٹ کا حسن ظاہر کرنا ہے۔ اور دیکھنے والوں کے دلوں میں طرز اور بناوٹ کے حسن کا تاثر پیدا کرنا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا۔ پاک و ہند کا بیشتر آرٹ عریاں ہے۔ میرے طلبا اکثر ایسے آرٹ دیکھتے ہیں جو عریاں ہیں۔ یاد رہے کہ سول لائن پولیس نے مسٹر یعقوب بیگ کی دکان لاہور بک ڈپو پر چھاپہ مار کر عریاں تصویروں کے ۱۳ البم برآمد کئے تھے۔ جن کے متعلق پولیس کا خیال تھا کہ یہ عوام کے اخلاق پر بُرا اثر ڈالتے ہیں۔ لیکن ایک لیکچرار پنجاب یونیورسٹی شعبہ آرٹ نے بھی ان تصاویر کو عریاں قرار نہیں دیا اور کہا کہ مختلف ملکوں میں عریانی کا تصوّر مختلف ہے۔ عریانی کا کوئی کم سے کم معیار ایسا نہیں جس پر سب قومیں متفق ہوں (ترجمان اسلام۔ کیا یہ پاکستان ہے یا کوئی بت خانہ ہے۔ کیا یہاں آذری ملت رہتی ہے یا ابراہیمی ملّت)

شیخ عبداللہ نے محاذِ استصواب رائے کو یقین دلایا ہے کہ اگرچہ مَیں اس مرحلے پر محاذ کی صدارت قبول نہیں کر سکتا۔ لیکن محاذ کو میری پوری پوری حمایت حاصل رہے گی۔ کیونکہ مجھے بذاتِ خود یقین ہے کہ مسئلۂ کشمیر کا حل منصفانہ اور آزاد استصواب رائے ہے۔

معاہدۂ بغداد کی وزارتی کونسل میں عراق کے وفد کے لیڈر جنرل نوری السعید نے دھمکی دی ہے کہ معاہدہ بغداد کی کونسل نے مسئلہ فلسطین کو سلجھانے کی کوشش نہ کی تو عراق معاہدۂ بغداد سے الگ ہو جائے گا۔

حکومت پاکستان اور اسلامی حکام نے مطالبہ کیا ہے کہ مہاجرین کشمیر آمدہ مقبوضہ کشمیر کی قحط سالی اور بھوک کی وجہ سے اس علاقہ سے ہجرت کر کے پاکستان میں پناہ کی غرض سے آتے ہیں ان مہاجرین اور ان لوگوں کو یہاں پہنچ کر فوری طور پر رہا کر دینا چاہیئے۔ اس قسم کے مہاجرین بُرے حالات میں پاکستان کے علاقے میں پناہ کی غرض سے آتے ہیں۔ اور ان کے ذریعہ معاش کا کوئی معقول انتظام ہونا چاہیئے۔

سوویٹ روس کے ممبران پارلیمنٹ کے وفد کے ایک رکن مسٹر بوندر نے ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن کو خطاب کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ سوویٹ حکومت نے پچھلے سال حکومت پاکستان کو دعوت دی تھی۔ کہ پاکستانی وکلاء کا ایک وفد روس بھیجا جائے تاکہ وہ وہاں کا عدالتی نظام کا مطالعہ کر سکیں۔ لیکن حکومت پاکستان نے اس دعوت کا کوئی جواب نہیں دیا۔ (ترجمان اسلام۔ حکومت پاکستان کو چاہیئے کہ اپنی خارجہ پالیسی میں توازن قائم رکھے)

غازی خدا بخش پرنٹر پبلشر نے پنجاب پریس لاہور سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲ ۔
جناب مفتی ولی محمد صاحب مرحوم
سعدی پارک لاہور

سہ روزہ
ترجمانِ اسلام
جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا آرگن
زیر سرپرستی: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ

چیف ایڈیٹر: غلام غوث ہزاروی
مسئول: عبد الواحد
معاون: عبد القادر قاسمی
مینیجنگ ایڈیٹر: غازی خدا بخش

قیمت فی پرچہ: دو آنے

جلد ۱ | ۱۶/۱۲/ رجب المرجب ۱۳۷۷ھ مطابق ۶/۱۰/ فروری ۱۹۵۸ء موافق ۲۵/۲۹/ ماگھ ۲۰۱۴ بکرمی | شمارہ ۶۶/۶۷

لمعات

(از ابو الوقت ناسوتی)

علماء کی اہانت کے وجوہ

ایک ہفت روزہ معاصر اس عنوان کے ماتحت رقمطراز ہے:

حقیقی حفاظت علماء کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ اگر وہ اپنی اہانت کا تدارک آپ کریں تو دعوے سے کہا جا سکتا ہے کہ کوئی شخص ان کی اہانت کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔ یہ دین کی بدقسمتی ہے کہ علماء نے مختلف سیاستدانوں اور حکمرانوں کا آلۂ کار بن کر اپنی عزت خود گھٹائی ہے۔ حضرات علماء اپنی عزت آپ کرنا سیکھ جائیں، اور دنیوی خداؤں کے لئے فتویٰ فروشی سے کام نہ لیں تو ان کی عزت پر کوئی ہاتھ نہیں ڈال سکتا۔ جب دینی نمائندے سیاستدانوں کی چوکھٹوں پر سلام کے لئے جائیں گے، جمعرات کی روٹیاں توڑینگے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ الخ

علماء سے بات شروع ہوئی اور آپ نے دیکھا، ختم کہاں جاکر ہوئی؟ جمعرات کی روٹیوں پر جاکر ختم ہوئی۔ جو لوگ جمعرات کی روٹیاں توڑتے ہیں کیا وہ بھی عالمِ دین ہیں؟ اگر املوں کی راکھ پڑیوں میں باندھ اور بازار میں مجمع لگاکر بیچنے والے کو ڈاکٹر تسلیم کیا جاتا ہے تو یقیناً یہ لوگ بھی عالمِ دین کہلائے جانے کے مستحق ہیں۔ اگر سمگلر کو تاجر محبِ وطن اور وطن کی دولت میں اضافہ کرنے والا کہا جاسکتا ہے تو یہ لوگ بھی دین کے پشتی بان کہلائے جاسکتے ہیں۔ اگر بازار میں بیٹھنے والے جوتشی کو ہیئت دان اور سائنسدان کہا جاسکتا ہے۔ تو ان لوگوں کو بھی علماء دین کے زمرہ میں شمار کرلیجئے۔ سب سے بڑی بات جس کی وجہ سے علماء دین کی اہانت ہورہی ہے وہ جمعرات کی روٹیاں اور فتویٰ فروشی نہیں بلکہ ہمارے اہل نظر و اہل قلم کی یہ بے تمیزی ہے کہ وہ ان جمعراتی اور شبراتی قسم کے لوگوں کو بھی علماء دین سمجھتے ہیں۔ اور جب تک فکر و نظر کی یہ بے تمیزی جاری رہے گی اس وقت تک ان کی ذہنی فروشی اور آستان بوسی میں بھی فرق نہیں آئیگا۔

جدید اسلام

مولانا محمد الرحمٰن ایم پی اے مشرقی پاکستان کے بیان میں سے:

ان سیاسی بزرگوں سے میرا کہنا یہ ہے کہ اگر آپ کو ملاؤں کا اسلام پسند نہیں تو آپ حضرات اپنے انتخاب کردہ اسلام کے اصولوں کو براہِ کرم بیان فرمائیں تاکہ ہمیشہ کے لئے ساری الجھنیں دور ہو جائیں۔

مولانا محمد الرحمٰن صاحب بھی کوئی بھولے بادشاہ قسم کے لوگوں میں سے معلوم ہوتے ہیں۔ عملی طور پر تو یہ لوگ اپنے اسلام اور ثقافت کو پاکستان بننے کے روزِ اوّل ہی سے پیش کرتے چلے آرہے ہیں۔ آخر یہ آپا اپوا کی کارروائیاں اور ثقافتی میلے اور الحمرا کی بت نمائیاں یہی ان لوگوں کا جدید اسلام ہی تو ہے۔ جس میں اباحیت کے لئے ہر قسم کی چھٹی موجود ہے۔ اور فکری و نظری طور پر ان کی نمائندگی آپا اپوا کے بھائی جان جناب پرویز اور ہمچو قسم کے مفکرین کر رہے ہیں۔ اگر جدید اسلام کو مولانا محمد الرحمٰن سمجھانا چاہتے ہیں تو اس کی دو صورتیں ہیں یا تو وہ ثقافتی میلوں اور صنعتی نمائشوں میں شرکت کرنا شروع کردیں یا پھر "طلوعِ اسلام" کی پرانی فائلیں منگالیں اور گھر بیٹھے اسلام کی کایا کلپ کا نقشہ سمجھ لیں۔ اور ان سیاسی دھندا کرنے والوں کے پاس اتنا وقت کہاں کہ وہ ہر مولوی کے ساتھ مغز ماری کرتے پھریں۔

ظلّی وزیر اعظم

یادش بخیر، مرزا غلام احمد آنجہانی سلطان القلم قادیانی نے اپنی نبوتِ کاذبہ کے لئے بہت سی اصطلاحات کا جال بچھایا تھا اور اب تو اسے مرزا محمود ایں جہانی کی اصطلاح میں "مہاجال" کہنے کو جی چاہتا ہے۔ اس مہاجال کی ایک کڑی "ظلی نبوت" تھی۔ اب اخباروں میں نمکدانِ ظرافت والوں نے ہمارے نون صاحب وزیر اعظم کو بھی "ظلّی وزیر اعظم" کہنا شروع کر دیا ہے۔ اور اگر نون یونہی گھلتا رہا تو خطرہ ہے۔ اصل کے ساتھ کہیں ظل بھی غائب نہ ہو جائے۔ سہروردی فقراء کو الٹا لٹک کر درختوں سے جھولا جھولتے تو ہم نے بسا اوقات دیکھا تھا اور اسے وہ "حال" سے تعبیر کرتے ہیں۔ مگر یہ حال عجب ہے کہ سیاست کے سہروردی امیر بھی اب الٹی چالیں چلنے لگ گئے۔ اگر سیاست میں بھی یہ ظل و بروز کا سلسلہ چل نکلا تو مرزائیت کا مہاجال پاکستان پر چھایا ہی سمجھو۔ اگر ہمارے نون صاحب سہروردی کا ظل و بروز ہو سکتے ہیں تو ظفر اللہ یا مرزا محمود کے ظل و بروز کیوں نہیں ہو سکتے؟ اور جب اس پیر نابالغ نے معمول بننا شروع کر دیا ہے تو عامل کوئی بھی ہو سکتا ہے۔ اس میں ایک سہروردی کی قید کیوں؟ بچے جمبورے کے لئے تو صرف مداری کی ہدایات کی ضرورت ہے۔ اسے کیا غرض کہ مداری کی ذات کیا ہے اور اس کا نام کیا ہے۔

پردہ اٹھنے کے بعد کا ایک سین

حکیم الامت علامہ اقبال نے لڑکیوں کی انگریزی تعلیم کے متعلق فرمایا تھا:

لڑکیاں پڑھ رہی ہیں انگریزی
دیکھ لی قوم نے فلاح کی راہ
یہ ڈرامہ دکھائے گا کیا سین
پردہ اٹھنے کی منتظر ہے نگاہ

پردہ اٹھنے کے بعد جو کچھ ہو رہا ہے وہ ثقافتی میلوں اور صنعتی نمائشوں کے ہجوم میں جاکر دیکھا جاسکتا ہے۔ البتہ اس کا ایک سین اخبارات کے صفحات پر بھی آگیا ہے۔ وہ بھی ملاحظہ فرمایا جائے:

ڈسٹرکٹ بورڈ ملتان میں جلال پور پیروالہ زنانہ سکول کی ایک استانی کو غنڈہ ایکٹ کے تحت گرفتار کیا گیا ہے۔ اس کا نام صغیر سلطانہ ہے۔ (تسنیم ۲۳۔ جنوری ۱۹۵۸ء)

افسوس کہ یہ سین ادھورا ہی دکھایا گیا۔ اور یہ نہیں معلوم ہوسکا کہ اس غنڈی نے کونسا غنڈہ پن کیا ہے جس کے ماتحت یہ گرفتاری عمل میں آئی۔ مگر اس کی ضرورت ہی کیا ہے؟ ہمیں تو یہ دیکھنا ہے کہ تعلیم نے عورتوں کو کس طرح مردوں کے دوش بدوش کھڑا کر دیا ہے۔ کہ اب وہ غنڈہ پن میں بھی ان کا مقابلہ کرنے لگ گئی ہیں۔ اور اگر یہی لیل و نہار رہے تو دیکھنا یہ تعلیم یافتہ غنڈیاں کیا کیا کچھ نہیں کر گزریں گی؟ پردہ تو اٹھ گیا ہے اب ذرا یہ "حبسِ بیجا" بھی ختم ہولے تو مزا آئے۔

پردہ اٹھ جانے کا نتیجہ

مزاح و تفنن کے کالم میں آج نمک ذرا زیادہ ہوگیا

حکمِ زکوٰۃ اور اسلام کا نظامِ اجتماعی

(از جناب پیر مبارک شاہ فاضلِ دیوبند صدر جمعیۃ علماء اسلام ہوتی مردان)

دنیا میں کوئی دین نہیں۔ جس نے محتاجوں کی اعانت
اور ابناء جنس کی خدمت کی تلقین نہ کی ہو۔ اور اسے عبادت
یا عبادت کا لازمی جزو نہ قرار دیا ہو۔ لیکن یہ خصوصیت
صرف اسلام کی ہے کہ وہ صرف اتنے ہی پر قانع نہ ہوا
بلکہ ہر مستطیع مسلمان پر ایک خاص ٹیکس مقرر کر دیا۔ جو
اسے اپنی تمام آمدنی کا حساب کر کے سال بہ سال ادا
کرنا چاہیئے۔ اور پھر اسے اتنی اہمیت دی کہ اعمال میں
نماز کے بعد اس کا درجہ ہوا۔ اور قرآن نے ہر جگہ دونوں
عملوں کا ایک ساتھ ذکر کر کے یہ بات واضح کر دی۔
کہ کسی جماعت کی اسلامی زندگی کی سب سے پہلی
شناخت یہی دو عمل ہیں۔ نماز اور زکوٰۃ اگر کوئی جماعت
بہ حیثیت جماعت کے انہیں یک قلم ترک کر دے گی۔
تو اس کا شمار مسلمانوں میں نہ ہوگا۔ اور یہی وجہ ہے کہ
صحابہ کرام نے مانعین زکوٰۃ سے قتال کا فیصلہ کیا۔ زکوٰۃ
کا مقصد یہ ہے کہ دولت سب میں پھیلے۔ سب میں
بٹے۔ کسی ایک گروہ کی ٹھیکہ داری نہ ہو جائے چنانچہ
اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ جو لوگ سونا چاندی خزانہ بنا کر
رکھتے ہیں۔ اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔
ان کے لئے اگر کوئی بشارت ہے۔ تو یہی کہ عذابِ
دردناک کی بشارت دیدو۔ (قرآن) اس تصریح سے
معلوم ہوا کہ قرآن کی روح دولت کے احتکار و اختصاص
کے خلاف ہے۔ یعنی وہ نہیں چاہتا۔ کہ دولت کسی ایک گروہ
کی ٹھیکہ داری میں آجائے یا سوسائٹی میں کوئی ایسا طبقہ پیدا
ہو جائے جو دولت کو خزانہ بنا بنا کر جمع کرے۔ بلکہ وہ چاہتا
ہے۔ دولت ہمیشہ گردش میں رہے۔ اور زیادہ سے زیادہ
تمام افراد قوم میں پھیلے۔ اور منقسم ہو۔ یہی وجہ ہے
کہ اس نے ورثہ کے لئے تقسیم کا قانون نافذ کر دیا۔ اور
قوانینِ عالم کے عام قوانین کی طرح یہ نہیں کیا کہ خاندان
کے ایک ہی فرد کے قبضہ میں رہے۔ اور پھر یہی وجہ ہے
کہ اس نے سود کا لین دین حرام کر دیا۔ اور قاعدہ یہ ٹھہرایا
کہ اللہ سود کا جذبہ گھٹانا چاہتا ہے۔ خیرات کا جذبہ بڑھانا
چاہتا ہے۔ (قرآن) یعنی یہ دونوں باتیں ایک دوسرے کے
مقابل ہوئیں۔ جس قوم میں سود کا جذبہ ابھریگا۔ اس کے
غالب افراد شقاوت و محرومی میں مبتلا رہینگے۔ جس قوم
میں خیرات کا جذبہ ابھرے گا اس کا کوئی فرد محتاج و مفلس
نہ رہے گا۔ قرآن و سنت کی تعلیمات اور صحابہ کرام کی عملی زندگی
سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام کے بنائے ہوئے اجتماعی نقشہ میں
دولت اور وسائل دولت کے احتکار و اکتناز کے لئے کوئی
جگہ نہیں۔ احتکار یہ کہ دولت، کا کسی ایک طبقہ ہی میں
[illegible] رہنا۔ اکتناز یہ کہ دولت کے بڑے بڑے
خزانوں کا افراد کے پاس جمع ہو جانا۔ اس نے سوسائٹی کا

جو نقشہ بنایا ہے۔ اگر ٹھیک ٹھیک قائم ہو جاتے۔ اور
صرف چند خانے ہی نہیں۔ بلکہ تمام خانے اپنی اپنی جگہ
بن جائیں تو ایک ایسا اجتماعی نظام پیدا ہو جائے گا
جس میں نہ تو بڑے بڑے کروڑ پتی ہونگے نہ مفلس و
محتاج طبقے۔ ایک طرح کی درمیانی حالت غالب افراد
پر طاری ہو جائے گی۔ بلاشبہ زیادہ سے زیادہ افراد کمانے
کے لئے موجود ہونگے۔ کیونکہ سعی و کسب کے لئے کوئی
مومن زندہ ہی نہیں رہ سکتا۔ لیکن جو فرد زیادہ کمائیگا
اتنا ہی زیادہ انفاق پر مجبور ہوگا۔ اور اس لئے افراد کی کمائی
جتنی بڑھتی جائے گی اتنی ہی زیادہ جماعت بحیثیت جماعت
کے خوشحال ہوتی جائے گی۔ قابل اور مستعد افراد زیادہ سے
زیادہ کمائیں گے لیکن صرف اپنے ہی لئے نہیں کمائینگے
تمام افراد قوم کے لئے کمائیں گے۔ یہ صورت پیدا نہ ہوسکیگی
کہ ایک طبقہ کی کمائی دوسرے طبقہ کے لئے محتاجی و
مفلسی کا پیام ہو جائے۔ اگر مسلمان آج اور کچھ نہ کریں
صرف زکوٰۃ کا معاملہ ہی احکامِ قرآنی کے مطابق درست
کریں تو بغیر کسی تامل کے دعوےٰ کیا جاسکتا ہے کہ
ان کی تمام اجتماعی مشکلات و مصائب کا حل خود بخود
پیدا ہو جائے گا۔ لیکن مصیبت یہ ہے کہ مسلمانوں نے
یا تو احکامِ قرآنی کی تعمیل یک قلم ترک کر دی ہے۔ یا پھر
عمل بھی کر رہے ہیں تو اس طرح کہ فی الحقیقت عمل نہیں کر رہے

زکوٰۃ کا نظام شرعی: قرآن نے زکوٰۃ کا معاملہ ایک
خاص نظام سے وابستہ کر دیا ہے اور اسی نظام کے
قیام پر تمام مقاصد و مصالح کا حصول موقوف ہے۔ زکوٰۃ
ایک ٹیکس ہے۔ بالکل اسی طرح ٹیکس جس طرح آج کل
انکم ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ پس اس کی ادائیگی کا طریقہ
یہ نہ تھا۔ کہ ہر شخص خود ہی اپنا ٹیکس نکالے اور خود
ہی خرچ کر ڈالے۔ بلکہ یہ تھا کہ حکومت اپنے کلکٹروں
کے ذریعے ہر شخص سے وصول کر کے بیت المال میں
جمع کرے۔ اور پھر ضروریات وقت کے مطابق جس مصرف
کو مقدم دیکھے اس میں خرچ کرے۔ جب ایک شخص نے
حکومت کے مقرر کردہ عامل کو اپنی زکوٰۃ دیدی تو اس کی
زکوٰۃ ادا ہوگئی۔ صدر اول سے لے کر آخر عہد عباسیہ
تک یہ نظام بلا استثناء قائم رہا۔ لیکن ساتویں صدی
ہجری میں جب تاتاریوں کا سیلاب تمام اسلامی ممالک
میں امنڈ آیا۔ اور نظامِ خلافت معدوم ہوا تو اسی وقت
پہلے پہل اس بات کی تخم ریزی ہوئی کہ زکوٰۃ کی رقم
بطور خود خرچ کر ڈالی جائے۔ کیونکہ غیر مسلم حاکموں کو
نہیں دی جاسکتی۔ مگر ساتھ فقہا نے اس پر زور دیا۔ کہ
جن ملکوں میں اسلامی حکومت قائم نہ ہو۔ وہاں
مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ کسی اہل مسلمان کو اپنا

امیر مقرر کر لیں۔ تاکہ اسلامی زندگی کا نظام قائم رہ
لیکن افسوس ہے کہ بتدریج اس نظام سے مسلمان
ہوتے گئے۔ اور رفتہ رفتہ یہ حالت ہوگئی کہ لوگوں
کہ زکوٰۃ نکالنے کا معاملہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ خود
کر کے ایک رقم نکال لیں اور پھر جس طرح چاہیں
خرچ کر ڈالیں۔ اسلام نے اجتماعی زندگی کا ایک
نقشہ بنایا تھا۔ جہاں اس کے چند خانے بگڑ گئے
پورا نقشہ بگڑ گیا۔ چنانچہ اس ایک نظام کے فقدان
مسلمانوں کی پوری اجتماعی زندگی مختل ہوگئی۔ آج
مشکلوں اور مصیبتوں کا علاج صرف وہی ہے۔
نے تیرہ سو سال پہلے تجویز کیا تھا۔ یعنی قانون
ذریعے قوم کی پوری کمائی کا ایک خاص حصہ کرو
خبرگیری کے لئے مخصوص کر دیا جائے۔ زکوٰۃ کی
عام خیرات کی سی نہیں۔ بلکہ یہ اپنے پورے معنوں
ایک انکم ٹیکس ہے۔ جو اسلامی حکومت نے ہر کمانے
والے فرد پر لگایا تھا۔ بشرطیکہ اس کی کمائی اس کی
ضروریات زندگی سے زیادہ ہو۔ موجودہ زمانے کے
اور زکوٰۃ میں فرق یہ ہے۔ کہ اپنی نوعیت میں
زیادہ وسیع ہے۔ یعنی صرف کاروبار کی گھٹتی بڑھتی
پر ہی عائد نہیں ہوتا۔ بلکہ اندوختہ پر بھی واجب ہوتا
زکوٰۃ اس لئے واجب نہیں کی گئی ہے کہ لوگ دیگر
سے ہاتھ روک لیں۔ زکوٰۃ وہی شخص دے گا۔ جو
استطاعت ہو۔ اگر ایک شخص خوشحال ہے۔ اور اس
رشتہ دار تنگی و محتاجی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ تو بہ حیثیت
مسلمان ہونے کے اس کا فرض ہے کہ ان کی خبرگیری کرے
اگر نہیں کریگا تو یقیناً عند اللہ جوابدہ ہوگا۔ مسلمانوں
ایک عام اور مہلک غلط فہمی یہ بھی پھیل گئی ہے کہ
دینے کے بعد انفاق و خیرات کے اور تمام اسلامی فرائض
ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ ایسا سمجھنا یک قلم اسلام کو
دینا ہے۔ اسلام نے مسلمانوں کو جس طرح کی زندگی بسر
کی تلقین کی ہے۔ وہ محض اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی
کی زندگی نہیں ہے۔ بلکہ منزلی خاندانی۔ معاشرتی۔ جماعتی
انسانی فرائض کی ایک پوری آزمائش ہے۔ اور جب تک
انسان اس آزمائش میں پورا نہیں اترتا۔ اسلامی زندگی
لذت اس پر حرام ہے۔ اس پر اس کے نفس کا حق ہے
والدین کا حق ہے رشتہ داروں کا حق ہے۔ بیوی بچوں کا حق
ہمسایہ کا حق ہے اور پھر تمام نوعِ انسانی کا حق ہے
فرض ہے کہ وہ اپنی استطاعت اور مقدور کے مطابق
تمام فرائض ادا کریں۔ یہ تمام فرائض ادا نہیں ہو سکتے
کہ انفاق و خیرات کے لئے انسان کا ہاتھ کشادہ نہ ہو
ہماری زندگی کے ہر چوبیس گھنٹے ہم سے انفاق کا مطالبہ
کرتے ہیں۔ اگر ہم اسلامی زندگی کا توشہ لے کر دنیا سے
چاہتے ہیں۔ تو ہمارا فرض ہے۔ کہ حسب استطاعت ان
تمام مطالبات پورا کریں۔ اسلام دنیا کو سوشلزم اور کمیونزم
سے بچنے کے لئے یہی اصول دیتا ہے کہ دولت اور
دولت کا احتکار روک دیا جائے۔ اور ہر کمانے والے
کو قانون سازی کے ذریعے مجبور کیا جائے کہ اپنی آمدنی

باقی بر صفحہ

۱۰ فروری ۱۹۵۸ء

ترجمانِ اسلام

مدیر اعلیٰ غلام غوث ہزاروی

علماء اور سیاست

وہ مذہب مکمل نہیں ہے جس میں سیاست نہ ہو۔ اور سیاست کامیاب نہیں جس کی پشت پر طاقت نہ ہو۔ اسلام جامع دین ہے یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ انسانی زندگی کے سب سے اہم پہلو (سیاست) کو نظر انداز کر دے۔ نظام ملکی کا نام سیاست ہے۔ انبیاء علیہم السلام نے سیاسی امت کی رہنمائی کو ہمیشہ پیش نظر رکھا۔ حدیث پاک میں ہے۔ کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء الخ بنی اسرائیل کی سیاست انبیاء علیہم السلام چلاتے رہے۔ ساس یسوس عام محاورہ ہے۔ ایک شاعر نے کہا ہے ما ساسۃ فی الفرس ساسان۔

جوں جوں دنیا کامل ہوتی اور انسانیت ترقی کرتی گئی۔ قانونِ الٰہی میں تفاصیل بڑھتی گئیں۔ یہاں تک کہ وہ وقت آپہنچا جب کہ رسل و رسائل کے ذرائع اور مواصلات کا سلسلہ از شرق تا غرب جڑنے لگا۔ اب آخری شکل میں مکمل قانون اور اس کے لانے اور تشریح کرنے کے لئے سب انسانوں سے بڑھ کر انسان تمام بندوں سے بڑھ کر بندے اور سب عقلاء سے بڑھ کر عاقل کی ضرورت تھی۔ چنانچہ فخرِ اولادِ آدم۔ سید البشر افضل الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اپنی تشریف آوری سے دنیا کو آخری اور پیارے انقلاب کی خوشخبری سنائی۔ تاریخ شاہد ہے کہ آپ نے تمدن۔ تہذیب۔ معاشرت و معاملات و اخلاقیات و سیاسیات میں عظیم انقلاب برپا فرما دیا۔ اور اپنی جامعیت کی وجہ سے اسلام ہر ہر خطہ زمین پر مقبول ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ ایک صدی کے اندر اندر دہ ربع مسکوں کی اکثریت کا حکمران ہو گیا۔ اسلام نے جسمانی روحانی اور اخلاقی تعلیمات کے علاوہ جہانبانی اور حکمرانی کے وہ اصول دنیا کے سامنے رکھے جن کی نظیر ماضی میں نہیں تھی۔ اور مستقبل بھی اس کے مقابلہ سے عاجز آگیا۔ حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے اہل عالم کو سیاست سکھائی۔ جہانگیری کے اسباب بتائے حکمرانی کے طریقے پڑھائے۔ اور عادلانہ نظام حکومت کا ذہ نمونہ پیش کیا جس کی نظیر ناممکن ہے اور بڑے سے بڑا دشمن اسلام بھی اس کے حسن و خوبی اور قابل تقلید ہونے سے انکار نہیں کر سکتا۔ اسی آسمانی قانون کے ماننے اور جاننے والوں نے دیوانی۔ فوجداری۔ مال اور شہادت کی اعلےٰ عدالتوں کا ریکارڈ قائم کیا۔

اور انہی ماہرین آئین کتاب و سنت نے فاتحین عالم کا ریکارڈ مات کر دیا۔ اور فاتح و مفتوح کے درمیان ایسا مضبوط رشتہ قائم کیا جس کو ایک ہزار سال کا زمانہ بھی نہ توڑ سکا۔ ظاہر ہے کہ حضرت محمد بن قاسم رح۔ سلطان محمود غزنوی اور سلطان محمد غوری نہ بی۔ اے تھے، نہ ایل ایل بی۔ سلطان صلاح الدین ایوبی اور حضرت طارق نہ لنڈن کے سند یافتہ تھے نہ پیرس کے۔ یہ سب خمخانہ یثرب کے سرشار اور علوم اسلامیہ کے علمبردار تھے۔

تاریخ گواہ ہے کہ جب سے قیادت ان عاشقانِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ماہرین علوم دین کے ہاتھ سے نکل کر خوشہ چینانِ اغیار و دلدادگانِ مغرب کے قبضہ میں گئی ہے۔ اسلامی ممالک ایک ایک کر کے نکلتے گئے۔ آپس کا اختلاف بڑھتا گیا۔ بالآخر مسلمان قوم کا شیرازہ پارہ پارہ ہو کر وہ پھر دوزخ کے کنارے آکھڑی ہوئی۔ جہاں اسلام سے پہلے تھی۔ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا الخ

آئیے آپ کو اپنے گھر کی بات بتائیں۔ ہمارے حکمران طبقہ نے جب سے علماء دین سے بیزاری کا اعلان اور دین سے بے پروائی کا اظہار کیا ہے۔ ملک کی سیاست دن بدن تباہ ہو رہی ہے۔ ایک پاک اجتماعی مقصد کی جگہ ہزاروں ذاتی اور انفرادی مقاصد نے لے لی ہے۔ ہمارے سر پھٹول اور ننگے ناچ پر دنیا ہنس رہی ہے۔

علماء دین نے عین ضرورت کے وقت کروٹ لی ہے جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے جرات مندانہ اعلان کر دیا ہے۔ کہ ملک کو ایسے نااہل افراد کے ہاتھ میں چھوڑ دینا، خودکشی اور اسلام دشمنی کے مترادف ہے۔ علماء دین نے اعلان کر دیا کہ اگر ملک کو اسلام دشمن عناصر اور خود غرض افراد کی تباہ کاریوں سے بچانا اور پاکستان کو آزاد ممالک کی صف میں دیکھنا اور اس کو اس کے شایانِ شان مضبوط و مستحکم کرنا ہے۔ تو بغیر اس کے کوئی چارہ نہیں ہے کہ علماء دین ملک کی قیادت کو شتر بے مہار کی طرح نہ چھوڑیں۔ علماء اسلام اور دیندار مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ آگے بڑھیں اور عوام کو بیدار کر کے آئندہ ان کی نمائندگی کی باگ ڈور دیندار اور قابل ترین افراد کے ہاتھ میں دینے کی کوشش کریں جس کے لئے آئندہ انتخابات میں حصہ لینا ضروری ہے۔ تعجب ہے کہ قرآنِ پاک اور حدیثِ رسول پر کھلم کھلا حملے ہو رہے ہیں۔ ملک کی مذہبی اور سیاسی حالت تباہ ہو رہی ہے مگر سیاسی پارٹیوں اور ان کے نمائندہ ممبرانِ اسمبلی کے منہ میں گھنگنیاں ہیں۔ ایک آدمی بھی سچی بات کہنے کی جرات نہیں کرتا ختم نبوت کے مسئلہ پر ہزاروں مسلمان قتل ہو جاتے ہیں مگر ایک آواز کسی ممبر کی طرف سے نہیں اٹھتی۔ کروڑوں مسلمانوں کے احتجاج کے باوجود منکرین حدیث کی عزت افزائی ہو رہی ہے۔ مگر کسی ممبر کے کان پر جوں تک نہیں رینگی۔ باہر کے جلسے جلوس مطالبات اور احتجاج سب بیکار ہو کر رہ گئے۔ اب بغیر اس کے چارہ نہیں ہے کہ علماء کرام اسمبلی کے اندر چند بہتر آدمی پہنچانے کی کوشش کریں تاکہ بدکاروں کے منہ میں لگام ڈالی جا سکے۔ اور آئندہ کوئی آدمی حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا پتلا بنا کر اشتعال انگیزی کا سامان پیدا کرنے کی ناپاک کوشش نہ کر سکے۔

اعتراضات

جب سے علماء دین نے یہ اعلان کیا ہے۔ بہت سے شرابیوں کو پسو پڑ گئے ہیں اور بہت سے ناچنے والے پریشانی میں بہکی بہکی باتیں کرتے ہیں۔

کوئی کہتے ہیں کہ کیا مولوی اندر جا کر نماز پڑھائینگے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہاں اندر بھی نماز کی ضرورت ہے تاکہ مستقل بد دین نماز کے خلاف بکواس نہ کر سکیں۔ اور ہم بھی پوچھ سکتے ہیں کہ تم لوگوں کو اندر بھیج کر کیا اندر شراب خانے بنوانے ہیں۔ یا اسمبلی میں ننگا ناچ کرنا کرانا ہے۔ اگر ایک کام مسٹر کے لئے حلال ہے یا ایک شرابی۔ رقاص و رقاصہ کے لئے جائز ہے تو وہ کام مولوی کے لئے کیوں حرام ہے۔ کیا قوم کی باگ ڈور ہم بے غیرت بے حیا قوم فروش اور دین فروش افراد کے ہاتھوں میں دیدیں۔

بعض کہتے ہیں کہ مذہب کو سیاست سے کیا سروکار ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ صحیح سیاست تو مذہب نے سکھائی ہے۔ خلافت راشدہ نے صحیح عادلانہ نظام کا نمونہ پیش کیا ہے۔ اگر روس و امریکہ کے نقش قدم پر ملک کو چلانے کی کوشش جائز ہے تو خیر القرون کے آثار پر چلنے چلانے کی سعی کیوں ناجائز ہے۔ اگر سیاست شجرہ ممنوعہ ہے تو پھر سورہ توبہ اور سورہ انفال کو قرآن سے باہر نکال دینا ہوگا۔

سلف کی مثال

کیا حضرت امام احمد رح نے بادشاہ وقت کے غلط نظریات کے خلاف اعلانِ حق کر کے کوڑوں کی سزا کو ترجیح نہیں دی۔ کیا حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رح کو نکتہ چینی سے روکنے اور منہ بند کرنے کے لئے جب قاضی القضاۃ کا عہدہ پیش کیا گیا تو انہوں نے دین پر دنیوی عز و جاہ کو قربان کر کے جیل کی سزا کو ترجیح نہیں دی۔ کیا حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رح نے جہانگیر بادشاہ کے زمانہ میں حکومت کی اصلاح کا بیڑہ اٹھا کر تین سال گوالیار جیل میں رہنا پسند نہیں کیا۔ کیا حضرت امام حسین رض نے یزیدی حکومت سے ٹکر نہیں لی۔ اور کیا ان کی نیت سوائے اصلاح کے اور کچھ ہو سکتی ہے۔

پھر کیا علماء کا فرض نہیں کہ وہ اس آڑے وقت

گمشدہ پیر شصت سالہ کی تلاش

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلےٰ جمعیتہ علماء اسلام مغربی پاکستان کو لاہور، دفتر مرکزیہ میں بذریعہ تیز گام بتاریخ ۳۰۔ جنوری ۵۸ء پہنچنا تھا۔ لیکن وہ نہ پہنچ سکے۔

مولانا عبدالواحد صاحب ناظم مرکزیہ بھی ان کے متلاشی تھے ان کا بیان ہے کہ میں مذکورہ بالا تیز گام میں مذکورہ تاریخ کو لاہور پہنچا۔ میں نے مولانا کو اس گاڑی میں نہ پایا۔

مولانا محمد علی صاحب جالندھری ناظم اعلےٰ مجلس تحفظ ختم نبوّت تشریف لاتے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ مولانا غلام غوث صاحب راولپنڈی سے تو سوار ہو گئے تھے ان دو معتبر شہادتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ راولپنڈی اور گوجرانوالہ کے درمیان کہیں گم ہوتے ہیں۔ یا..... کئے گئے ہیں۔ درمیان میں دو ضلعی سٹیشن ہیں ایک جہلم اور دوسرا گجرات۔ اس لئے مولانا عبداللطیف صاحب یا سیّد عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری پر شک ہو سکتا ہے۔

حضرت مولانا کا حلیہ اور اتا پتا :-

نورانی گورا چٹا گلابی چہرہ، سفید چمکتی داڑھی، سر پر دو طرہ دار سفید دستار، ایک طرہ چھوٹا دوسرا ان کے علم کے مطابق طویل۔ ان کی چال ایسی کہ ان کے ساتھ چلنے والا جلد ہانپنا شروع کر دیتا ہے۔ جلوت میں بیٹھے ہنستے ہیں اور ہنسلاتے ہیں۔ خلوت میں خوف الٰہی سے روتے ہیں۔

جلسے میں حقائق پر مبنی مدلل تقریر کرتے ہیں۔ اس لئے گمراہ کن تحریک میں شامل ہونے والے اپنی حالت پر سوچنا شروع کر دیتے ہیں۔ ہر گمراہ تحریک کے مقابلے میں مجسم دلیل قاطع اور برہان ساطع۔ ہر فن مولا ہیں، ان کے اداریہ پر کئی ایک نے استعفیٰ دیدیا کئی ایک لکھ رہے ہیں۔ اگر ان کی سرگرمیوں کا یہی عالم رہا تو منکرین حدیث، حدیث کے قائل ہو جائیں گے۔ اور صحابہ کرام و اولیائے عظام پر وار کرنے والے تائب ہو جائیں گے۔

کرسیوں والے ان سے لرزہ بر اندام ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں اگر اس مُلّا نے ووٹ کی قیمت سمجھا دی تو ہماری کرسی چھن جائے گی۔ ہماری رشوت بند ہو جائے گی۔ دین کا چرچا ہوگا، قرآن کا قانون ہوگا۔ اس لئے وہ انتہائی کوشش کرتے ہیں کہ ان کے داخلے پر پابندی عائد کرائی جائے۔ انہیں تڑپنے اور پھڑکنے کی بھی اجازت نہ ہو۔ بلکہ ضلع ہزارہ ہی میں دم گھٹ کر مر جائیں لیکن جسے اللہ رکھے اُسے کون چکھے۔

ان کی تقریر سے عوام ووٹ کی قیمت سمجھ رہے ہیں۔ اور خاص ووٹ کی قیمت سمجھانے پر اُتر آئے ہیں۔ ان کی تقریر سُننے والا دوبارہ .... ان کی تقریر سُننے کا متمنی ہوتا ہے۔ اس لئے سارے مغربی پاکستان میں ان کی مانگ بڑھ رہی ہے۔

لاہور، دفتر مرکزیہ میں ان کی ڈاک کا فائل پُر ہو چکا ہے مولانا عبدالقادر قاسمی ناظم مرکزیہ کا بھی خط آ چکا ہے۔ انہیں بھی ان کی اشد ضرورت ہے۔ فاضل رشیدیہ جالندھری، ناظم اعلےٰ منٹگمری اور کئی دوسرے حضرات ان کے لئے لاہور کا چکّر کئی بار کاٹ چکے ہیں۔ مرکزی دفتری نظام بھی ان کی آمد کا متمنی ہے لہٰذا جو صاحب حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا سُراغ لگا کر ان کا پتہ بتائیں اصلی سلاجیت کا تحفہ پیش کیا جائے گا۔ اور اگر کوئی صاحب انہیں لاہور دفتر مرکزیہ میں لے آئیں تو جب تک لانے والے صاحب لاہور میں قیام پذیر ہونگے ناظم دفتر ان کا حق مہمانی ادا کریں گے

المعلن (غازی) خدا بخش مینجنگ ایڈیٹر

ترجمان اسلام لاہور

تلاشِ گمشدہ

میرا چھوٹا بھائی عبدالخالق ولد مولانا محمد سعید صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام مظفر گڑھ شہر۔ رنگ گندمی خاکی جیکٹ خاکی شلوار، گلابی پاپلین کی قمیص، سرخ اور سفید رنگ کا سویٹر پہنے، نیلا اور سفید گلوبند اوڑھے پاؤں میں براؤن چپلی، بعمر گیارہ سال مورخہ ۲۰/۱/۵۸ سے گم ہو گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو حسب ذیل پتہ پر پہنچا دیں۔ علاوہ کرایہ آمد و رفت دس روپے انعام دیا جائے گا۔ اور اللہ تبارک و تعالےٰ اس کا اجر دے گا۔

عبدالقادر آزاد ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوّت

مظفر گڑھ شہر

بقیہ اداریہ صفحہ ۳ سے آگے

میں اسلام سے وفاداری کا حق ادا کریں۔ اور میدان میں نکل کر ان لوگوں کے سامنے سینہ سپر ہو جائیں جو دین اور علماء دین کو مٹانے پر اُدھار کھائے بیٹھے ہیں۔

یہ ایک آئینی اور قانونی مقابلہ ہے۔ جہاں تمام پارٹیاں اپنے ذاتی مفاد کے لئے کوشش کر رہی ہیں وہاں علماء اسلام دینی وقار کے لئے کیوں اپنی مساعی وقف نہ کریں۔

وما علینا الا البلاغ

بقیہ لمعات : صفحہ ۱ سے آگے

ہے اور اس کی وجہ ہمارے وزیرِ اعظم جناب "نون" کا تذکرہ ہے۔ پردہ اُٹھ جانے سے ہمارے نزدیک تو وقارِ نساء پر بہت بڑی زد پڑتی ہے۔ مگر دیکھئے اسکے م

بقیہ حکمِ زکوٰۃ

ایک حصّہ کمزور افراد کے لئے نکالے۔ نیز ریاست اس بات کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے کہ کوئی فرد ضروریات سے محروم نہ رہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ اصل بھی تسلیم کہ معیشت کے لحاظ سے تمام افراد و طبقات کی حالت نہیں ہو سکتی۔ اور یہ عدم یکسانیت اکثر حالتوں میں قدرتی ہے۔ کیونکہ سب کی جسمانی و دماغی استعداد یکساں نہیں۔ اور جب استعداد یکساں نہیں تو ناگزیر ہے جدوجہد معیشت کے ثمرات بھی یکساں نہ ہوں۔ انفرادی ملکیت کا حق تسلیم کر لیا جائے۔ اور جو جس قدر حاصل کر سکتا ہے وہ اس کا ہے۔ بہرحال قرآن نے مسئلہ کا جو حل تجویز کیا ہے وہ یہ ہے کہ مدارج معیشت کی مساوات قائم نہ ہو۔ لیکن حق معیشت کی مساوات ضرور قائم ہو۔ یعنی وہ کہتا ہے کہ یہ بات ضروری نہیں کہ سب کو ایک ہی طرح سامان معیشت ملے۔ لیکن ضروری ہے کہ ملے سب کو۔ اور سعی و ترقی کی راہ پر یکساں طور سے کھُل جائے۔ اس نے ہر طرح نسلی، خاندانی، جغرافیائی اور طبقاتی امتیاز مٹا دیئے نے وہ تمام رُکاوٹیں دُور کر دیں۔ جو سوسائٹی کے اُونچے طبقوں نے کمزور افراد کی خوشحالی و ترقی کی راہ میں پیدا کر دی تھیں۔ اس نے قانون سازی کے دولت کا احتکار و اختصاص روک دیا۔ اس نے سوسائٹی کے ہر گوشہ میں دولت کے اکتناز کی جگہ دولت کی تقسیم پر زور دیا۔ اس نے اس بات سے قطعاً انکار کیا کہ دولت مندی بجائے خود ایک حق ہے۔ اس نے بے اعتدالانہ سرمایہ داری کی تمام راہیں روک دیں اس نے سود کی ہر شکل حرام کر دی۔ اس نے جوئے کو کسی حال میں جائز نہ رکھا۔ پھر ان تمام باتوں سے بڑھ کر یہ کہ انسانی زندگی کے اعمال کے حق میں فی سبیل اللہ کو نمایاں جگہ دی۔ اور ہر کمانے والے کو سالانہ ٹیکس کے ذریعہ مجبور کر دیا۔ کہ وہ اپنی آمدنی کا ایک حصّہ دوسروں کے لئے بھی نکالے۔ بس یہ ہے۔ جو اسلام نے اجتماعی نظام کا بنایا ہے۔

حالے لسان العصر کیا فرماتے ہیں :

> پردہ اُٹھ جانے کا آخر یہ نتیجہ نکلا
> جس کو بیٹا وہ سمجھتے تھے وہ بھتیجا نکلا

ایک دوسری جگہ ان کا ارشاد یوں ہے

> یہ پردہ در کو سوئے قوم کس نے بھیجا ہے
> کہ جس کی بحث سے مجروح ہر کلیجا ہے
> یہی ہے عقدہ کشائیِ قوم تو اِک دِن
> ازار بند کو کہہ دیں گے جِنس بے جا ہے

علامہ اقبال نے اکبری رنگ کو خوب نبھایا ان کا ارشاد ہے :

> شیخ صاحب بھی کوئی پردے کے اب حامی نہیں
> مفت میں کالج کے لڑکے ان سے بدظن ہیں
> وعظ میں کل آپ نے فرما دیا ہے صاف صاف
> پردہ آخر کس سے ہو جب مرد ہی زن ہو گئے

جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیمی و تبلیغی سرگرمیاں

...ابی حلقہ کنڈ کوٹ ضلع جیکب آباد (سندھ)

...ل قریہ صادق آباد میں جمعیۃ علماء اسلام کا ایک عظیم الشان ...س زیر صدارت حضرت مولانا مولوی محمد عمر الدین صاحب ... امیر ضلع جیکب آباد منعقد ہوا۔ ابتدا میں مولانا ...الحمید صاحب امیر جمعیۃ قریہ صادق آباد نے ایک ...تصر تقریر بیان فرمائی۔ جس میں حکومت کی بدعنوانیوں ...ذکر تھا۔ مولانا موصوف نے فرمایا ملک و ملت کی ...الت روز بروز پست ہو رہی ہے۔ یقیناً پہلے یہ ...الت نہ تھی۔ اس کی ذمہ داری ارباب اقتدار پر ...عائد ہوتی ہے۔ چونکہ جس مقصد کے لئے پاکستان ...حاصل کیا گیا تھا۔ آج اس کے خلاف قدم اٹھا رہے ...ہیں۔ کتنا عرصہ گزر چکا ہے کہ اب تک ملک میں قوانینِ اسلامی کا نفاذ نہیں۔ فقط ٹال مٹول کر رہے ہیں۔ حکومتی ارباب اقتدار کو چاہیئے کہ ملک پاکستان میں قوانینِ اسلامی جلد نافذ کریں۔ تاکہ یہ بے حیائی۔ رشوت خوری۔ بیروزگاری اور یہ فتنہ و فسادات ختم ہو جائیں۔ آخر میں حاضرینِ مجلس سے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کے لئے پُرزور الفاظ میں اپیل کی اور شیخ المشائخ حضرت مولانا مولوی حماد اللہ صاحب ہالیجوی کا جمعیۃ میں شامل ہونے کا اعلان اخبار ترجمان اسلام سے پڑھ کر سنایا۔

بعد میں صدر صاحب نے ایک نہایت بسیط و مدلل تقریر فرمائی۔ جس میں سیرت نبویؐ و مدح صحابہؓ پر روشنی ڈالنے کے بعد عوام الناس سے خطاب فرمایا کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرامؓ نے اسلام اور دین متین کی بلندی کے لئے کس قدر قربانیاں کیں کہ وطن، مال، اولاد اور بیوی تک چھوڑنا پڑا۔ لیکن اسلام کا دامن نہ چھوڑا۔ افسوس آج اس اسلامی ملک میں کھلم کھلا یہ کہا جا رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات گرامی کی کوئی ضرورت نہیں۔ خلفاء راشدین اور صحابہؓ کے فیصلوں کی کوئی اہمیت نہیں۔ اور یہ بھی علی الاعلان کہا جا رہا ہے کہ قرآن مجید قانون کی کتاب نہیں۔ احادیث کا انکار کیا جا رہا ہے۔ مسٹر مودودی صاحب نئے مجتہد بن کر عالمِ اسلام میں بگاڑ شروع کر رہے ہیں۔ غرض قرآن مجید اور اسلام کو بازیچۂ اطفال بنا رہے ہیں۔ آہ آج یہ اسلام کی آواز کون سُنے۔ عوام الناس اپنی کاشتکاری، زمینداری، دُکانداری، ملازمت وغیرہ میں مشغول ہیں۔ اور ہر ایک زبانِ حال سے یہ کہہ رہا ہے اسلام سے ہمارا کوئی واسطہ نہیں۔ (اِلّا ماشاء اللہ) باقی بیچارے وزراء وزارتوں۔ عہدوں اور کرسیوں کے لئے لڑ رہے ہیں۔ اسلام اور اسلامی احکام سے ان کا کوئی واسطہ نہیں۔ اس لئے اے عامۃ المسلمین جاگو ہوشیار ہو جاؤ۔ غفلت کی نیند نہ سو جاؤ۔ آؤ اب بھی ... وہی

اسلام وہی قرآن مجید اور سُنّت نبویہ موجود ہیں۔ مگر صداقت اتحاد و تنظیم کی ضرورت ہے۔ الحمد للہ آج جمعیۃ کی تنظیم اتحاد جاری ہے۔ جس میں شامل ہو جاؤ تاکہ اسلام کا بول بالا ہو۔

سامعین نے مولانا کی تقریر کی بہت تعریف کی۔ اور سب نے ہاتھ اٹھا کر وعدہ کیا ہم سب جمعیۃ کے اغراض سے متفق ہیں۔ اور کافی تعداد میں رکن بن گئے۔ آخر میں ووٹ کی اہمیت بیان کی گئی۔ تین قرار دادیں باتفاق آراء پاس ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان میں قانونِ اسلامی جلد نافذ کریں۔

(۲) یہ اجلاس صدر مملکت مرزا سکندر صاحب نے کلوکیم لاہور میں جو دنیا کے مندوبین کے سامنے علماء اسلام کی توہین کی ہے اس پر اظہار رنج و الم کرتا ہے۔

(۳) یہ اجلاس حکام متعلقہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ حضرت مولانا مفتی عبد القیوم صاحب پوپلزئی پشاور پر اچانک حملہ کرنے والے کو عبرتناک سزا دے۔

یار محمد ناظم جمعیۃ علماء اسلام قریہ صادق آباد سندھ

حضرت مولانا محمد صدیق صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ سراوان ریاست قلات

دس ہزار روپے کی ضمانت پر رہا تو کر دیئے گئے لیکن ڈویژن کے عوام کو افسران بری طرح ہراساں کر رہے ہیں۔ کیا پاکستان میں اسلام کو فروغ دینا جرم قرار دیا گیا ہے۔ اگر نہیں تو پھر یہ خوف و ہراس پیدا کرنے کی پالیسی قطعاً ناجائز ہے۔ ڈی سی صاحب توجہ فرمائیں، جو افسر بھی ناجائز دباؤ ڈالے اس سے باقاعدہ بازپرس کی جائے۔ افسران قوم کے خادم ہیں ان میں خدمت کا جذبہ پیدا ہو تاکہ عوام ان کے جائز احکام کی مخالفت نہ کریں۔

راعی اور رعایا کے تعلقات کی درستی میں پاکستان کا استحکام ہے۔ اگر رعایا روٹھی رہی تو وہ پاکستان کی ترقی میں کیسے کوشاں ہوگی۔ حکام کو سختی کی پالیسی ترک کر دینی چاہیئے۔ عوام کو بھیڑ بکری نہ سمجھا جائے۔ پاکستان اب آزاد ملک ہے۔ اس کے باشندے آخر انسان ہیں۔ ہماری جمہوریہ، جمہوریہ اسلامی ہے اسلام، سلامتی چاہتا ہے۔ یہاں امن کا دور دورہ ہو۔ عادلانہ نظام ہو۔ پاکستان کا ہر باشندہ مسلم ہو یا غیر مسلم کوئی بھی مظلوم نہ ہو۔

حق کی آواز کی تائید کی جائے۔ اسے دبایا نہ جائے یہاں جو بھی خدا کا کلمہ بلند نہیں ہونے دیتا وہ پاکستان کا دشمن ہے۔ پاکستان سے دشمنی کرنے والے اس حقیقت

پر غور کریں۔ اور ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ پاکستان میں انتشار پیدا کر کے وہ اسے مضبوط بنا رہے ہیں یا کمزور کر رہے ہیں۔

عبد الوہاب۔ سریاب کوئٹہ (بلوچستان)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کی مجلس عمومی کا اجلاس

دو نشستوں میں ہوا۔ حضرت العلامہ مولانا شمس الحق صاحب افغانی رکن مجلس عاملہ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان مولانا صاحبزادہ عبد الباری صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد۔ مولانا عزیز الرحمٰن صاحب امیر جمعیۃ اسلام ضلع پشاور خصوصی دعوت پر شریک ہوئے۔ پہلے اجلاس کی صدارت حضرت العلامہ مولانا شمس الحق صاحب نے کی۔ اور دوسرے اجلاس کی صدارت امیر ضلع حضرت لطف الرحمٰن صاحب نے کی۔ مندرجہ ذیل حضرات نے بھی شرکت کی۔ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد۔ مولانا عبد الحنان صاحب جہانگیر۔ مولانا عبد الواحد صاحب ڈاگئی۔ مولانا اسلام الدین صاحب تورڈھیری۔ ڈاکٹر صاحب شاہ صاحب تورڈھیری۔ مولانا اشرف الدین صاحب۔ مولانا عبد الحق صاحب۔ حاجی عبد الغفار صاحب مردان۔ قاضی فضل البیان صاحب۔ مولانا محمد اکبر صاحب صوابی۔ حکیم سید علی شاہ صاحب جہانگیرہ۔ مولانا عبد القیوم صاحب۔ مولانا عمر حیات صاحب حکیم جمال الدین صاحب۔ حافظ محمد یوسف صاحب۔ مولوی فیض محمد گل صاحب مولوی شمس الہدیٰ صاحب۔ مولوی امین الحق صاحب تورڈھیری۔ مولوی حکیم ضیاء الاسلام صاحب ہوتی۔ ملک علی اکبر خاں صاحب۔ مولوی پیر مبارک شاہ صاحب مولوی حافظ محمد ایوب صاحب۔ مولوی تحسین اللہ صاحب مولوی عبد العزیز صاحب۔ مولوی کمور شاہ صاحب۔ مولوی عبد القدوس صاحب ناظم اعلےٰ۔

اجلاس میں مندرجہ ذیل حضرات پر مشتمل سب کمیٹی کی تشکیل کی گئی۔ امیر ضلع۔ ناظم اعلےٰ۔ مولانا عبد الحنان صاحب۔ مولانا عبد الواحد صاحب۔ مولانا پیر مبارک شاہ صاحب۔ مولانا عبد العزیز صاحب۔ مولانا فیض محمد صاحب مولانا سیف الرحمٰن صاحب۔ یہ کمیٹی تمام ضلع میں جلسوں اور توسیعی پروگرام جمعیۃ بنائے گی۔ اجلاس میں ذیل کی تجاویز پاس ہوئیں۔

قرارداد نمبر۱ تعزیتی قرارداد :- یہ اجلاس شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی -
۲- اسلامی کالوکیم میں مصری مندوب ڈاکٹر دراز
۳- مولانا شوکت احمد صاحب ممبر مجلس عاملہ سٹی جمعیۃ
۴- اہلیہ محترمہ الحاج علی اکبر صاحب ممبر مجلس عاملہ ضلعی جمعیۃ، کی وفات حسرت آیات پر اظہار غم و حزن کرتا ہے۔ اور ان کے پسماندگان سے ہمدردی و تعزیت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہے کہ مرحومین کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ اور ان کے پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ آمین۔

قرارداد نمبر۲ یہ اجلاس مفتی سرحد مولانا عبد القیوم

صاحب پوپلزئی رکن جمعیتہ علماء اسلام سرحد پر جیبیہ ... ن
پُر زور مذمت کرتا ہے اور حکومت سے پُر زور مطالبہ کرتا
ہے۔ کہ وہ اس پُر اسرار سازش کا کھوج لگاکر متعلقین کو
قرار واقعی سزا دے۔

قرارداد نمبر ۳ یہ اجلاس ڈپٹی کمشنر صاحب، مردان
کی توجہ ان کے اس وعدہ کی طرف مبذول کراتا ہے جو انہوں
نے جمعیتہ علماء اسلام بتائید عامۃ المسلمین کے متفقہ مطالبہ
کے جواب میں کیا تھا۔ کہ صاحب موصوف ضلع میں دارالنسوان
کے قیام سے پار ہوتی سے طوائفوں کا اڈہ ختم کریگا۔ نیز
مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ضلع بھر میں ناچ وگانے پر پابندی
میں مزید توسیع کرے۔

قرارداد نمبر ۴ یہ اجلاس طے کرتا ہے کہ ضلع بھر کے
کنوینرز اور اراکین جمعیتہ (الف) اپنے متعلقہ بااثر لوگوں
سے مل کر ان کے سامنے جمعیتہ کے اغراض ومقاصد اور
ان کی اہمیت اور وقت کا تقاضا پیش کریں۔ نیز حفاظتِ
اسلام کے لئے علماء اور دیندار مسلمانوں کو انکی ذمہ داری
یاد دلائی جائے۔ اور متفقہ طور پر تمام مسلمانوں کو اسلام
کی طرف بلایا جائے۔ (ب) سب ابتدائی ممبران کو باہمی
طور پر مربوط رکھنے کے لئے ہفتہ وار اجتماع ایک مرکزی
مقام پر رکھا جائے۔ جس میں ہفتہ بھر کے ملکی اور ملی حالات
پر روشنی ڈالی جائے۔ آئندہ کے لئے عملی پروگرام بنایا جائے۔
عامۃ المسلمین کو دینی کتب ورسائل کے مطالعے کا شوق
دلایا جائے۔ احکام شریعت پر سختی سے عمل پیرا ہونے کی
ترغیب دی جائے۔ صفائی معاملات کی طرف خصوصی توجہ
ہو۔ (ج) نفاذ قانونِ اسلامی کے لئے مجاہدانہ جذبہ پیدا
کیا جائے۔ (د) غرباء کے مختلف طبقوں کی تنظیم اور ان کے
معاشی مصائب میں مدد کی جائے۔ (ذ) رضاکاروں کی
بھرتی اور ان کی تربیت کے لئے دینی اور فوجی تربیت کا انتظام
کیا جائے۔ (ر) تعلیم بالغان کا مساجد میں انتظام کیا جائے
خصوصاً ابتدائی جمعیتوں میں دینی تعلیم کا اہتمام کیا جائے
(ز) ضلعی دفتر سے رابطہ تحریر مضبوط کیا جائے۔

قرارداد نمبر ۵ : یہ اجلاس میاں افضل حسین صدر
کالوکیم کمیٹی کے غلط انتخاب۔ مرزائیت نوازی اور غلط
عقیدت نوازی پر اظہار افسوس کرتا ہے۔ کہ انہوں نے
اسلامی کالوکیم میں اکثر ان ڈاکٹروں۔ پروفیسروں، اور
نام نہاد روشن خیال مفکروں کو دعوت دے کر پاکستان
کو دعوت دے کر پاکستان کو دُنیا اور خصوصاً عالم اسلام
میں ذلیل کر دیا۔ جنہوں نے گمراہ کن اور غیر اسلامی مقالات
کالوکیم میں پڑھ کر سُنائے۔ نیز یہ اجلاس عرب ممالک
کے غیور نمائندگان کو ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے۔ جنہوں نے
کالوکیم میں قرآن وسنت کی مدافعت میں خدمات انجام دیں
اور پاکستانی نمائندوں کے غیر اسلامی خیالات سے بیزاری
کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ یہ خیالات چند حکام، درباری
علماء یا فرنگ زدہ روشن خیالوں تک محدود ہے۔

قرارداد نمبر ۶ : یہ اجتماع صدر مملکت کے ان غیر محتاط
خیالات کے متعلق جو انہوں نے اسلامی کالوکیم کے افتتاح
کے موقع پر اسلام میں مُلائیت کے موضوع پر ظاہر کئے تھے

... مسلکیت کا اظہار کرتا ہے۔ یہی
خادمانِ دین انگریزی سامراج کے دور جبروت میں
مسجد اور دین کی خدمات میں ہزار مشکلات کے باوجود
منہمک رہے۔ اور اسلام اور مسلمانوں کے وجود کو برقرار
رکھا۔ جن کی بدولت آج وہ مسندِ صدارت پر متمکن ہیں۔
ہم صدر مملکت کو اسلامی تاریخ کے مطالعے کی اپیل
کرتے ہیں۔ تاکہ وہ علماء کی صحیح تاریخ سے باخبر ہوکر
آئندہ کے لئے ان کے اقوال صحیح علمی بصیرت سے مزین و
آراستہ ہوں۔

قرارداد نمبر ۷ : یہ اجتماع آرٹ کونسل اور کلچر کے
نام سے عریانی اور فحاشی کی تبلیغ و اشاعت کو انتہائی
نظرِ حقارت سے دیکھتا ہے اور حکومت سے پر زور
مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ سکولوں اور کالجوں میں اس وبائے
عام کو روکنے کی مؤثر تدابیر اختیار کی جائیں۔ اور آرٹ کونسل کو
رقص وسرود کی محفلوں کی ہرگز ہرگز حوصلہ افزائی نہ کیجائے
بیرون واندرونِ ملک میں حکومت کی سرپرستی میں کلچر
کے نام پر رقص وسرود کی محفلوں کا انعقاد کلیتہً روک
دیا جائے۔

قرارداد نمبر ۸ : یہ اجلاس اس حقیقت کا اظہار کرتا
ہے۔ کہ منکرینِ قرآن وسُنّت کے دماغوں سے نکلا ہُوا
قانون مسلمانوں کو ہرگز ہرگز منظور نہ ہوگا۔ لہٰذا یہ اجلاس
حکومت سے پُر زور مطالبہ کرتا ہے کہ لا کمیشن سے اولین
فرصت میں منکرینِ قرآن وسنت بالخصوص مسٹر پرویز
کو نکال کر مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے اضطراب کو دُور
کیا جائے۔ نیز موجودہ لا کمیشن میں اسلام پرست افراد
سے اپیل ہے کہ وہ منکرینِ قرآن وسُنّت افراد کی موجودگی
میں لا کمیشن سے بائیکاٹ کریں۔

قرارداد نمبر ۹ : یہ اجلاس اس حقیقت کا اعلان
کرتا ہے کہ لا کمیشن کا موجودہ صدر مسٹر پرویز کے عقائد
کا ترجمان ہے۔ عامۃ المسلمین کو ان سے قرآن وسنت،
کی مدافعت کی امید نہیں۔ لہٰذا یہ اجلاس پُر زور مطالبہ
کرتا ہے کہ موجودہ صدر کی جگہ قرآن وسُنّت کا ماہر اور
اس کا احترام کرنے والا دوسرا صدر مقرر کرے۔

قرارداد نمبر ۱۰ : یہ اجلاس اس حقیقت کا اظہار
کرتا ہے کہ اس خطّہ کی اقتصادی حیثیت زیادہ تر کاشتکار
طبقہ پر منحصر ہے۔ جبکہ کاشتکار طبقہ موجودہ گنّے کے نرخ
پر مطمئن نہیں ہے۔ لہٰذا یہ اجلاس حکامِ متعلقہ سے
پُر زور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مفاد کی خاطر گنّے کے نرخ ۲/۴
مقرر کرے۔

قرارداد نمبر ۱۱ : یہ اجلاس اس اخباری خبر پر اظہارِ
تشویش کرتا ہے کہ آئندہ قیوم سٹوڈیم پشاور میں ہونے
والے مینا بازار میں جُوا بازی کی اجازت دی گئی ہے۔
جُوا بازی اور ہر قسم کے فحاشی ملک کے لئے تباہ کن ہے۔
لہٰذا یہ اجلاس ڈپٹی کمشنر صاحب پشاور سے پُر زور
مطالبہ کرتا ہے کہ وہ آئندہ قیوم سٹوڈیم میں ہونے والے
تمام غیر شرعی ارتکاب کی ممانعت کرے۔ اور عامۃ المسلمین
کے جذباتِ اسلامی کا احترام برقرار رکھے۔

جمعیتہ علماء اسلام کے سرپرست اور روح رو...

مولانا شمس الحق صاحب افغانی کی تقریر دلپ...

مولانا شمس الحق صاحب افغانی سابق وزیر معا...
ریاست قلات ضلع مردان کی مجلس عمومی میں شرک...
لئے مردان پہنچے۔ اراکینِ مجلس استقبالیہ نے معز...
کا استقبال کیا۔ خاکسار منزل کے وسیع ہال میں منـ...
کے اراکین، معززینِ شہر اور ممتاز وکلاء حضرات
علاوہ صداقت کالج واکبر میموریل کالج مردان کے طلـ...
حضرت علامہ افغانی کے ارشادات گرامی سُننے کے...
نہایت بیتابی سے منتظر تھے۔ آپ کی صدارت میں...
اجلاس منعقد ہُوا۔ امیر صوبہ مولانا سید گل بادشاہ صاحـ...
نے افتتاحی تقریر میں جمعیتہ علماء اسلام ضلع مردان کی طر...
سے حضرت موصوف کا شکریہ ادا کیا۔ اور ان کی آمد...
خوشنودی واطمینان کا اظہار کیا۔ اس کے بعد حضرت...
نے اپنی خصوصی شان میں آیتِ قرآنی سے استدلال...
کرتے ہوئے کہا۔ کہ دُنیاوی زندگی میں انسان کے لئے ا...
کے علاوہ دوسرے ضابطہ حیات پر چلنا دُنیا وآخرت مـ...
باعث تباہی وبربادی ہے۔ اسلام مذہب وسیاست...
مجموعہ ہے۔ اگرچہ دشمنانِ اسلام نے اسلام کو دو حصـ...
میں منقسم کیا۔ ایک مذہب دوسرا سیاست۔ اور کہا کہ ا...
مذہب تک محدود ہے۔ سیاست کے ساتھ اس کا کو...
تعلق نہیں۔ لیکن قرآنی نظریہ اس کے خلاف ہے۔ قر...
نے مذہب وسیاست کا نام اسلام رکھا ہے۔ ہمارا ملک
پاکستان، اسلام کے نام پر معرضِ وجود میں آیا ہے۔
پاکستان کا استحکام اسلام کے استحکام میں مضمر ہے۔ اگر
پاکستان کے مسلمان دین وسیاست میں اللہ اور اس...
رسول کی راہ سے ہٹ گئے۔ تو مسلمانانِ پاکستان اگر آسما...
تک بھی ترقی کریں تو وہ ترقی نہیں بلکہ ترقی نما تنزّل ہے
اس لئے مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے دین وسیاست میں
علماء کی تنظیم اور وحدت بشکل جمعیتہ علماء اسلام ضروری ہے
پاکستان سے قبل بھی علماء کرام مذہب اسلام کے محافظ
رہے اور مسلمانوں کے وجود کو برقرار رکھا۔ اگر علماء غفلت
سے کام لیتے تو آج ہندوستان میں ایک کلمہ گو بھی
نہ ہوتا۔ اور نہ اسلام کے نام پر ملک حاصل ہوسکتا
تھا۔ صحیح فہم وتدبر رکھنے والے یہی نتیجہ نکالیں گے۔ کہ
پاکستان کا وجود علماء کرام کی صحیح دینی خدمت کا نتیجہ ہے۔
انگریزی دور جبروت سے قبل مسلمانوں کا ایک خیال اور
ایک ہی فکر تھا۔ اللہ اور رسول کے نام پر جو کوئی آواز
بلند کرتا تھا تو مسلمانوں کی گردنیں اطاعت کے لئے
جھک جاتی تھیں۔ لیکن غلامی کا بُرا ہو کہ انگریز نے
اپنے دور اقتدار میں مادی ترقی کو پسِ پشت ڈالتے
ہُوئے مذہبی اقتدار کو پست کیا۔ چنانچہ جو کوئی بھی
اسلام کا نام لیتا ہے تو مذہبی فرقہ تک محدود کرتے
ہوئے مُلّا کی آواز سے پکارتا ہے۔ اسلام کو دو حصّوں
میں منقسم کرکے مذہب کو مُلّا تک محدود کیا اور سیاست کو

باقی بر صفحہ ۸ کالم ۳

جداگانہ انتخاب کا مسئلہ اسلامی ہے؟

(از جناب (قاری) عبدالغفار صاحب اکوڑہ خٹک)

ی کو یہ معلوم نہیں کہ جداگانہ یا مخلوط انتخاب
سلامی ہے یا غیر اسلامی ہے - تو قصور کس
ہ

بیند بروز شپرہ چشم
چشمہ آفتاب راچہ گناہ ست

م ناظرین کرام پر یہ واضح کرنا چاہتے ہیں - کہ
تخاب کا مسئلہ بھی غیر اسلامی ہے - اور اسلام
ق نہیں ہے - وجہ ظاہر ہے - اس لئے کہ ہماری
مسلمان ہونے کی ہے - اور ہم کو اس مسئلہ پر
رنا بھی اسی حیثیت سے چاہئے - تاکہ اصل حقیقت
یت مسلم نمایاں ہو جائے - کیونکہ مسلم اپنی زندگی
شعبہ اور حیات کے پرسکون اور زندگانی کی ہر
کو قانون اسلام کے تحت ہونا جزو زندگی سمجھتا
وہمہ تن میثاق خداوندی کے سامنے جھکا رہتا
اور اسی میثاق خداوندی کی موجودگی میں کسی مسلم
ق حاصل نہیں ہو سکتا ہے - کہ وہ اپنی طرف
ی چیز پر قیود لگا کر مذہب میں داخل کرے -
ا چیز کے متعلق چاہے - اسے ناجائز قرار دے -
سلم ہر چھوٹے اور بڑے معاملہ میں شریعت اور
شریعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت کو
ی اور لازم قرار دیتا ہے - ورنہ بحالت دیگر گویا
پنے لئے منصب تشریع تجویز کرتا ہوگا - جیساکہ
حضرات دور حاضرہ میں اپنے لئے یہ منصب
کرتے ہیں - پس جو شخص اس مقصد صحیح کو صحیح طور
ڈالے گا - اور اسی انتخابی مسئلے کو سامنے رکھے گا -
ان کے نزدیک یہ حقیقت اچھی طرح واضح ہو
ے گی - کہ یہ مسئلہ غیر اسلامی ہے - کیونکہ اس
ے متعلق ہم کو شریعت یا ہادی شریعت صلی اللہ
یہ وآلہ وسلم کی طرف سے کوئی اجازت نہیں ملی
ے - اور جن لوگوں کے نزدیک یہ مسئلہ جزو ایمان
ر مسلمانوں کا عقیدہ اور نظریہ اسلامی ہے
ان کو چاہئے کہ اس کے اسلامی ہونے کے
ے شریعت یا ہادی شریعت صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کی اجازت کی نشاندہی فرمائیں تاکہ
شور و غوغا ختم ہو جائے - ورنہ مسلم کو اس بات
پر اطمینان نہیں کہ اس کے اسلامی ہونے کے لئے
یہ دلیل پیش کی جائے - کہ چونکہ مسلم قومیت جداگانہ
ہے - اس لئے ان کی سالمیت جداگانہ انتخاب
ہی میں ہے - بلکہ ایک حقیقی ٹھوس مؤثر دلیل کی
ضرورت ہے - جو نص کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہما
اور اجماع امت میں سے کہیں موجود ہو - صرف
اس غوغائی شکل سے اس مسئلے کا اسلامی ہونا ثابت
نہیں ہو سکتا -

جمہوریہ مفتاح العلوم سبی کا سالانہ
عظیم الشان جلسہ

۱۲ - ۱۳ - ۱۴ فروری ۱۹۵۸ء کو مدرسہ کے وسیع
احاطہ میں منعقد ہوگا - جس میں حضرت مولانا عبداللہ صاحب
درخواستی، مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ
علماء اسلام مرکزیہ، مولانا محمد علی صاحب ناظم اعلےٰ
تحفظ ختم نبوت، مولانا قاضی احسان احمد صاحب
شجاع آبادی تشریف لائیں گے -

خیر اندیش حاجی نور احمد خادم مدرسہ مفتاح العلوم
نزد مارکیٹ سبی

ضروری اعلان

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کی تمام شاخوں اور
کارکنان و ہمدردان کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ چندہ
دیتے وقت سفیر سے سند ملاحظ فرمالیا کریں - بغیر سند
دفتر، کوئی صاحب بھی چندہ جمع کرنے کا مجاز نہیں
ہے - اور بغیر مصدقہ رسید کے کسی کو چندہ نہ دیا جائے -

اس وقت حضرت مولانا عبدالحی صاحب مبلغ ضلع
اور مولوی دوست محمد صاحب ضلع و شہر میں فراہمی چندہ
کے لئے مقرر ہیں -

احباب ان سے تعاون فرمائیں اور اسی طرح ضلعی
جمعیت کے نظام کو مضبوط بنانے کے لئے ہماری مدد
فرمائیں - عبدالمجید ناظم دفتر

پروگرام کی تبدیلی

منٹگمری میں اکابر جمعیۃ علماء اسلام کا وفد ۱۶ مارچ
۱۹۵۸ء کو پہنچے گا - اور رات کو جمعیۃ علماء اسلام کا
اجلاس ہوگا -

۱۷ مارچ ۱۹۵۸ء کو اوکاڑہ میں یک روزہ کانفرنس
کی تجویز ہے - حضرات ناظمین مرکزیہ اس پروگرام کی منظوری
سے مطلع فرمائیں -

گویا ضلع منٹگمری کے لئے ۱۶/۱۷ کی تاریخوں پر غور فرمایا جائے -

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع منٹگمری

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مظفر گڑھ

کی تمام شاخوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ضلع مظفر گڑھ کے لئے
مولانا محمد اشرف صاحب کو مبلغ مقرر کیا گیا ہے - سابقہ
مبلغ علیحدہ ہوگئے - بحیثیت مبلغ ان کا جمعیت سے کوئی
تعلق نہیں رہا - موجودہ مبلغ کے ساتھ پورا تعاون فرمائیں
اور ان کی تاریخ پروگرام و دیگر معلومات ضلعی دفتر وغیرہ
سے معلوم کریں -

جمعیۃ الطلبہ دار العلوم حقانیہ کا سالانہ جلسہ

زیر صدارت حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ
شیخ الحدیث و مہتمم تزک و احتشام سے منعقد ہو رہا ہے -

مقررین حضرات: - حضرت العلامہ شمس الحق افغانی
رکن مرکزی مجلس عاملہ، حضرت علامہ مولانا خالد محمود صاحب
ایم اے، حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ
سرحد - حضرت مولانا عبدالحنان صاحب ہزاروی ممبر
مرکزی مجلس عاملہ، مولانا قاری محمد امین صاحب راولپنڈی

ناظم اعلیٰ جمعیۃ الطلبہ دار العلوم حقانیہ

جامعہ رشیدیہ منٹگمری کی آٹھویں سالانہ
کانفرنس منٹگمری

بتاریخ ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ مارچ ۱۹۵۸ء - جمعہ - ہفتہ - اتوار
مقام منٹگمری -

بسرپرستی حضرات اکابر جمعیۃ علماء اسلام مرکزیہ و
مجلس ختم نبوت، و تنظیم اہل سنت، و تبلیغی جماعت منعقد
ہو رہی ہے - جس میں پاکستان و ہندوستان کے علماء کرام
کو دعوت دی گئی ہے -

فاضل رشیدیہ جالندھری ناظم

ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں:

ایجنٹ حضرات کی خدمت میں تاکیداً عرض کیا جاتا
ہے کہ آپ صاحبان کی طرف کافی بل جمع ہوگئے ہیں - آپ
لوگ اپنے بلوں کی ادائیگی مع بل جنوری جلد از جلد بذریعہ منی آرڈر
روانہ کرکے ممنون فرمائیں -

"مینجنگ ایڈیٹر"

مدرسہ عربی نجم المدارس کلاچی کا آٹھواں سالانہ عظیم الشان
جلسہ

بتاریخ ۲۰ - ۲۱ رجب ۱۳۷۷ھ مطابق ۱۰ - ۱۱ فروری ۱۹۵۸ء
بروز پیر و منگل منعقد ہو رہا ہے - مقررین حضرات: -

۱ - امیر العلماء اعلیحضرت مولانا شمس الحق صاحب دامت برکاتہم
سابق استاد دار العلوم دیوبند وزیر تعلیم ریاستہائے متحدہ قلات -
۲ - وقار العلماء حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ
مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان - ۳ - فخر العلماء حضرت مولانا
سید گل بادشاہ صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام علاقہ سرحد
۴ - مجاہد ملت حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب دریا خانوی

باقی بر صفحہ ۸

متفرق خبریں

راولپنڈی سے خبر آئی ہے کہ محاذ رائے شماری کے دو جلاوطن رہنماؤں میر عبدالاحد اور مسٹر غلام محی الدین کے خلاف ہندوستانی وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن کی مہم کی سخت مذمت کی ہے۔ کشمیر پولیٹیکل کانفرنس کے جلاوطن لیڈر خواجہ غلام رسول وانی نے بھی مسٹر مینن کے اس بیان پر شدید اعتراض کیا ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں رائے شماری کے متعلق شیخ عبداللہ کا مطالبہ غداری ہے۔ محاذ رائے شماری کے لیڈروں نے بیان میں کہا ہے کہ شیخ عبداللہ کا مطالبہ ۴۰ لاکھ کشمیریوں کی آواز ہے۔ ہندوستانی حکمرانوں کو جلد یا بدیر یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ مسٹر وانی نے کہا کہ ہندوستان کے یہی حکمران جو آج شیخ عبداللہ کو غدار کہہ رہے ہیں ۱۹۵۳ء سے پہلے انہیں کشمیر کا نمائندہ بنا کر پیش کرتے تھے۔

سیالکوٹ سے خبر آئی ہے کہ کشمیر بزم اُردو نے ڈاکٹر فرینک گراہم سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ مقبوضہ کشمیر کا بھی دورہ کریں۔

شاہ سعود نے مذہبی رہنماؤں اور فنی ماہرین پر مشتمل ایک کمیشن مقرر کیا ہے جو خانہ کعبہ کی مرمت کا کام تیزی سے سرانجام دے گا۔ کیونکہ اس مقدس عمارت کے منہدم ہونے کا خطرہ ہے۔ خانہ کعبہ کے انہدام کا خطرہ اس وقت ہو گیا تھا جب شہتیروں کے کرم خوردہ ہونے کے باعث چھت میں دو میٹر لمبے شگاف پڑ گئے تھے۔ اہم خطرناک قسم کے شگاف خانہ کعبہ کی دیواروں میں پائے گئے۔ شاہ سعود مرمت کے کام کا جائزہ لینے کے لیے جمعرات کو مکہ معظمہ جا رہے ہیں۔

سوویت یونین پارلیمانی وفد کے قائد مسٹر میدیکتوف نے کہا کہ سوویت یونین پاکستان کو اقتصادی اور فنی امداد دینے کو تیار ہے۔ اور اس کے بدلے کسی قسم کا سیاسی تعاون نہیں چاہتا۔

ظاہر شاہ فرمانروائے افغانستان نے کراچی یونیورسٹی کی ڈاکٹر آف لاء کی ڈگری قبول کرتے ہوئے افغان قوم کی جانب سے مشرقی اقوام اور مسلم ممالک کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے۔ یہ اعزازی ڈگری چاندی کی صندوقچی میں رکھ کر پیش کی گئی۔ شاہ افغانستان نے سبز مخمل کا گاؤن پہنتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ پاکستان کی نئی نسل سائنس کی تعلیم حاصل کرے۔ اور وہی مفاد حاصل کرے۔ جو سائنس میں ترقی پانے والے دوسرے ممالک حاصل کر رہے ہیں۔ (ترجمان اسلام۔ اور اچھے اخلاق کا حامل بنائے) شاہ کا طیارہ کراچی سے راولپنڈی روانہ ہو گیا۔ وہاں کم از کم دو لاکھ افراد نے شاہ افغانستان کے اعزاز میں ہونے والی فوجی پریڈ دیکھی۔ پاکستانی تاریخ میں کبھی اتنی توپیں اور اسلحہ کی پریڈ میں دیکھنے میں نہیں آیا۔ انہیں ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی۔ پریڈ کے بعد شاہ راولپنڈی سے کابل روانہ ہو گیا۔

روسی مصنوعی سیارہ چھوڑنے کے لئے امریکہ کی کوشش ناکام ہو گئی۔ آج پانچ پونڈ کا سیارہ خلا میں لے جانے والا راکٹ

دین کا رڈ چھوڑا گیا تو چند سیکنڈ تک وہ سیدھا پرواز کرتا رہا۔ لیکن کئی ہزار فٹ کی بلندی پر جا کر اس کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ اور دو سیکنڈ کے اندر وہ پھرکی کی طرح گھومتے ہوئے زمین پر آ رہے جب وہ زمین کے نزدیک آئے تو ان کے اندر بھڑکتے ہوئے شعلوں میں آس پاس کا سارا علاقہ روشن ہو گیا۔ اس کے فوراً بعد دوریانی میں دو دھماکے سنائی دیے۔

اکابر جمعیۃ علماء اسلام سرحد جنوبی اضلاع سرحد کے دورہ پر

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کے زعماء و اکابر حضرت العلامہ مولانا شمس الحق صاحب افغانی۔ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ العلماء اسلام سرحد۔ مولانا صاحبزادہ عبدالباری صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد جنوبی اضلاع سرحد کے دورہ پر ۱۳ فروری کو روانہ ہونگے۔ ۱۴-۱۵ فروری ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں: ۱۶-۱۷ فروری کلاچی میں: ۱۹-۲۰ فروری ٹانک میں جمعیۃ علماء اسلام کی تبلیغی کانفرنس ہے۔

کلاچی میں نجم المدارس کے اجتماع اور ڈیرہ میں دارالعلوم نعمانیہ کے اجتماعات میں بھی شرکت فرمائیں گے۔

ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام سرحد

بقیہ جلسہ

صفحہ ۷ سے آگے

خطیب جامع مسجد منڈی بہاؤالدین۔ ۵۔ جامع الحسنات حضرت مولانا عبدالحنان صاحب خطیب جامع مسجد صدر بازار راولپنڈی۔ ۶۔ استاد العلماء حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب خطیب جامع مسجد خوشاب (رجاءً) ۷۔ بلبل پاکستان حضرت مولانا قاری عبدالرحمٰن صاحب خطیب جامع وجھ سرگودھا ۸۔ عمدۃ العلماء مولانا قاری حبیب اللہ صاحب ناظم دارالعلوم لکی مروت (پشتو تقریر) ۹۔ عمدۃ المبلغین جناب مولانا عبدالعزیز صاحب عزیز آباد میانوالی۔ ضلع بھر کے علماء کرام اور مشائخ عظام کی خدمت میں بھی دعوت نامے بھیجے جا رہے ہیں۔ قوی توقع ہے کہ یہ سب حضرت نجم المدارس کی سرپرستی فرماتے ہوئے حسب سابق پُرخلوص اور مشفقانہ شرکت سے دریغ نہیں فرمائیں گے۔

خیر اندیش:۔ ناکارہ عبدالکریم غفرلہ مہتمم مدرسہ عربی نجم المدارس کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں مغربی پاکستان۔

ترجمان اسلام کے جن حضرات نے شروع میں مبلغ پانچ روپے چندہ برائے ششماہی بھیجا تھا۔ وہ حضرات ایک روپیہ مزید ارسال فرمائیں۔ تاکہ ان کی میعاد ایک سال کر دی جائے گی۔

مینجنگ ایڈیٹر

ترجمان اسلام

کی توسیع اشاعت میں حصہ لیں اور اسمیں اشتہارات دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

اسلام سے خارج کیا۔ حالانکہ اسلام لانے کے بعد ... اور غیر مذہبی آدمی کی تفریق اسلام کی ہمالگیر طاقت ... کرنے کے مترادف ہے۔ مسلمانوں کے سلاطین ... تک اسلام کے شیدائی تھے تو وہ فاتح اور طاقتور ... لیکن جب ان میں عیاشی اور فحاشی سرایت کر ... سلطنت سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ چنانچہ آج ہمیں ... ملک کو مضبوط کرانا ہے۔ ہمارے ملک کو اندرونی ... مشکل مسائل حل کرنے ہیں۔ یہ جب ہو گا کہ ہم ... مسلمانوں کی طرح قوت ایمانی موجود ہو۔ ایمانی قوت ... کو اپنانے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ ضرورت ہے ... کے صحیح پیشواؤں اور علمبرداروں کی رہنمائی میں ... خدمت کر کے ملک کے ہر مشکل مسئلہ پر قابو پالیں ... علماء اسلام مسلمانوں کی مذہبی و سیاسی رہنمائی ... ہے۔ علماء اسلام کی منظم قوت اور قرآن و سنت ... میں نظام حیات کے تمام شعبوں میں مسلمانوں کی ... کرتی ہے۔ پاکستان میں عادلانہ نظام پیدا کرنے ... مسلمانوں کو دعوت دیتی ہے۔ ان ہی زرّیں اصول ... عمل پیرا ہونے سے اسلام مضبوط ہوتا ہے۔ ... کی مضبوطی سے ہمارا ملک مضبوط ہو گا۔ اس ... تمام دین پرست افراد کو جمعیت کی طرف دعوت ...

عبدالقدوس ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ...

امیر ضلع جمعیۃ مولانا عبدالحق صاحب فاضل ...

نے تمام تحصیل ٹانک کا دورہ کیا۔ جگہ جگہ جمعیۃ ... کے عمومی۔ خصوصی اجتماعات ہوئے۔ مسلمانوں نے ... سے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ دلچسپی کا اظہار کیا۔ ... فروری ۱۹۵۸ء کو ٹانک میں جمعیۃ علماء اسلام کی ... کانفرنس کے لئے تیاری شروع ہے۔ ذیل کے ... میں جمعیۃ علماء اسلام کی جدید تشکیلات ہوئیں۔

جمعیۃ علماء اسلام میانخانی تحصیل ٹانک

امیر۔ مولانا معراج الدین صاحب۔

ناظم اعلیٰ۔ مولانا فضل الدین صاحب

جمعیۃ علماء اسلام شیر علی تحصیل ٹانک

امیر مولانا عبدالرحیم صاحب

نائب امیر ملک محمود صاحب

ناظم اعلیٰ مولانا محمد لیسین صاحب

جمعیۃ علماء اسلام ابزری تحصیل ٹانک

امیر مولانا غلام محمد صاحب۔ نائب امیر مولانا عبدال... ناظم اعلیٰ مولانا عبدالمالک صاحب۔ نائب ناظم ... عبدالرزاق صاحب۔ خازن قلندر خاں صاحب۔

جمعیۃ علماء اسلام نندور تحصیل ٹانک

امیر مولانا فضل احمد صاحب

نائب امیر ملک محمد یار خاں صاحب۔

ناظم اعلیٰ ملک سید خاں صاحب

ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام سرحد

جہانگیر پورہ پشاور

غازی خدا بخش پرنٹر پبلشر نے پنجاب پریس لاہور سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

سہ روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

زیرِ سرپرستی: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ

چیف ایڈیٹر غلام غوث ہزاروی
عبدالواحد
معاون مدیر عبدالقادر قاسمی
مینجنگ ایڈیٹر غازی خدا بخش

بدل اشتراک
سالانہ چھ روپے
ششماہی تین روپے آٹھ آنے
قیمت
فی پرچہ: دو آنے

جلد ۱ | ۲۳، ۲۷ رجب المرجب ۱۳۷۷ھ مطابق ۱۳، ۱۷ فروری ۱۹۵۸ء موافق ۲، ۶ پھاگن ۲۰۱۴ بکرمی | شمارہ ۶۸، ۶۹

لمعات

(ابوالوقت ناسوتی)

لارڈ کلائیو کی اولاد

نوائے وقت ۲ فروری ۱۹۵۸ء، مکتوب لندن سے:

"لندن کی عدالتِ طلاق نے ایک ٹیکسی ڈرائیور مسٹر ڈلس کی درخواست طلاق منظور کرتے ہوئے ایک ... سالہ نوجوان کلائیو کو ایک سو پونڈ ہرجانہ اور ... کے اخراجات ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ مسٹر ڈلس ... کلائیو پر یہ الزام عائد کیا تھا کہ وہ اس کی بیوی کے ساتھ بدکاری کا مرتکب ہوا ہے۔

اب کلائیو جو چھیالیس سالہ مسز ڈلس کے سب سے بڑے لڑکے سے بھی سات سال چھوٹا ہے۔ اپنی "امّاں جان معشوقہ" سے شادی کر رہا ہے۔ اس کی محبوبہ کے اپنے شوہر سے دس بچے بھی ہیں وہ مسٹر ڈلس کے ہاں ایک دوست کے ہاں آیا تھا۔ اور یہ ٹیکسی ڈرائیور اسے اپنے نوجوان بچوں کی طرح ہی سمجھتا تھا۔"

عورت مرد کا اختلاط جہاں بھی ہوگا یہی نتائج پیدا کرے گا۔ آگ اور روئی جب بھی ملیں گے شعلہ ضرور بھڑکے گا۔ مثبت اور منفی تار جب بھی ملیں گے کرنٹ ضرور پیدا ہوگی۔ ہمارے روشن خیال حضرات ہمارے ہاں یہ کہتے نہیں تھکتے۔ کہ پردہ غیر ضروری چیز ہے۔ اور مغرب کی طرح جب ہم بھی بالکل "بے پردہ" ہو جائیں گے تو سب اچھا ہو جائے گا۔ کیونکہ وہاں عورت مرد ملتے ہیں تو ان کے جذبات بھڑکتے نہیں۔ جذبات نہ بھڑکنے پر تو یہ عالم ہے کہ چھبیس سالہ چھوکرا اپنی والدہ سے بھی بڑی عورت کو لے اُڑا ہے۔ اگر جذبات بھڑک اُٹھتے تو خدا جانے کیا سے کیا ہو جاتا۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ سب فریبِ نفس ہے۔ جو جذبہ فطری ہے۔ اسے فطرت کے مطابق اپنے مقام پر ابھرنا ہی پڑتا ہے۔ بنابریں اسلام نے پردہ کو ضروری قرار دیا ہے۔ کہ وہ فطری جذبہ فطری طور پر نہ بھڑک اُٹھے۔

اسی مکتوب سے ایک اور واقعہ بھی پڑھئے:

"قبرص میں ایک اٹھارہ سالہ فوجی نوجوان کولن کو تین سال سزائے قید اور ملازمت سے چھٹی دی گئی ہے۔ نوجوان فوجی پر شادی شدہ آفیسرز کے کوارٹرز میں ایک افسر کی بیوی پر مجرمانہ حملہ کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ استغاثہ کا بیان ہے کہ ملزم نے ایک کے گھر کے دروازے پر دستک دی۔ جب افسر کی بیوی نے جسے قبرص میں آئے صرف دو روز ہوتے تھے۔ دروازہ کھولا تو ملزم نے پانی کا گلاس مانگا اور پھر افسر کی بیوی کو گھسیٹ کر ڈرائنگ روم میں لے گیا۔ اور اسے نیچے گرا لیا۔ اس پر افسر کی بیوی نے اس سے التجا کرتے ہوئے کہا کہ سامنے دیوار پر اس کے بیٹے کی تصویر ٹنگی ہے جو عمر میں اس سے بڑا ہے۔ لیکن انگلستان سے ہزاروں میل دور قبرص کے فوجی کیمپ میں خشک اور بور زندگی گزارنے والے اس "بھوکے" نوجوان نے اس ادھیڑ عمر لیکن خوبرو عورت کی کوئی بات نہ سُنی۔"

اب مقابلہ کیجئے اس اٹھارہ سالہ فوجی نوجوان کا اس اٹھارہ سالہ فوجی نوجوان سے جس نے سندھ فتح کیا تھا۔ اور اس اٹھارہ سالہ فوجی نوجوان سے جو عہدِ نبوّت کے بعد سب سے پہلے بھیجے ہوئے فوجی دستے کا سپہ سالار تھا۔

مسلمان کا اخلاق تو یہ تھا کہ فاتح فوج جب شہر میں سے گزری تو ان کو دیکھنے کے لئے مفتوحین عورتیں بازاروں اور چھتوں پر ہجوم کر آئی تھیں۔ مگر ساری فوج گزر گئی اور ایک جوان نے بھی سر اُونچا کر کے نہ دیکھا۔ اور ایک اخلاق کی یہ قسم ہے جو آپ ابھی پڑھ چکے ہیں۔ گو تربیت کا فرق ہے۔ مگر یہ ٹھنڈے ملک کے نوجوان ہیں جہاں پردہ کی کوئی قید نہیں۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جو ہمارے "تہذیب زدہ" حضرات کے قول کے مطابق اپنے جذبات پر قابو رکھ سکتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں گرم ملک کے نوجوانوں کا وہ حال ہے جو بیان کیا جا چکا ہے۔ اُن کو نوجوان سے نوجوان عورت نہیں پھسلا سکتی اور یہ اپنی "امّاں جانوں" پر حملہ سے نہیں چوکتے۔

اس مسئلہ پر ذرا ایک اور نوعیت سے بھی غور فرمائیے۔ کلائیو کو کیا سزا ملی؟ صرف ایک سو پونڈ جرمانہ کیا ایک سو پونڈ میں ایک عدد بیوی اور وہ بھی "چہیتی بیوی" مہنگی ہے؟ یہ سزا کیا ہوئی۔ یہ تو اس عدالت اس کی امداد کی۔ یوں مسٹر ڈلس سے خدا جانے ان کی بیوی کو حاصل کر سکتا یا نہ، مگر عدالت نے اس کے لئے سہولت بہم پہنچا دی کہ سو پونڈ ادا کرو اور "امّاں جان" کو ساتھ لے جاؤ۔ اس سے دوسرے بدکار لوگوں کو کیا عبرت اور نصیحت ہوگی۔ جس کا جی چاہے گا وہ فوراً کسی "امّاں جان" سے تعلقات بڑھا لے گا۔ اور کولن صاحب کو کیا سزا ملی؟ تین سال قید اور نوکری برخاست؟ نوکری سے تو وہ خود تنگ تھا کہ یہ انگلستان کی پُرلطافت زندگی سے دُور لے جانے والی تھی۔ باقی رہی تین سال قید تو یہ بھی کوئی ایسی بڑی چیز نہیں جس کے ڈر سے انسان وصال کی لطافتوں کو چھوڑ دے۔ عرفی قسم کے عاشق وصال کی تمنّا میں سو سال تک رونے دھونے تک کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اور یہ تو تین سال قید ہی ہے۔ جو بہر حال ایک ہزار اور کچھ راتیں گزرنے کے بعد ختم ہو جائے گی۔ ان سزاؤں کے مقابلہ میں اگر حدود اللہ جاری ہوں تو ایک بدکار کو سنگسار ہوتے دیکھ کر کسی دوسرے کو بدکاری کا حوصلہ پیدا ہو سکتا ہے؟

بہ بیں تفاوتِ راہ از کجاست تا بہ کجا

یہ اُستانیاں؟

۲۔ فروری کے "تسنیم" سے:

گزشتہ روز مقامی گرلز سکول میں اختلاف رائے کے باعث ڈرامہ سٹیج نہ ہو سکا۔ ڈرامہ آٹھویں جماعت کی طالبات کی الوداع تقریب کے سلسلہ میں ہونے والا تھا۔ ڈرامہ کی انچارج اُستانیوں نے حصہ لینے والی طالبات کو ہدایت کی تھی کہ وہ اپنے کردار کے مطابق لباس تیار کرائیں۔ جب والدین کو اس کے متعلق معلوم ہوا تو اُنہوں نے ہیڈ مسٹریس سے درخواست کی کہ ہماری لڑکیوں کو غیر اسلامی اور مخرب اخلاق ڈرامہ میں حصّہ لینے پر مجبور نہ کیا جائے۔ ہیڈ مسٹریس نے صورتِ حال کی نزاکت کا جائزہ لے کر اُستانیوں کو مشورہ دیا کہ ڈرامہ نہ کیا جائے۔ لیکن اس مشورہ کو نظر انداز کر کے تیاریاں جاری رکھی گئیں۔ آخری مرحلہ پر ہیڈ مسٹریس نے اپنے اختیارات سے کام لیتے ہوئے ڈرامہ کو بند کرنے کا حکم دیا اور اس طرح ڈرامہ نہ ہو سکا۔

پہلی بات تو یہ سوچنے کی ہے کہ کیا ہماری اُستانیوں کو ابھی تک یہ علم نہیں ہو سکا۔ کہ انگریزی دور ختم ہو چکا

باقی بر صفحہ ۱۳ کالم نمبر ۱

غازی خدا بخش پرنٹر پبلشر نے پنجاب پریس لاہور میں چھپوا کر دفتر ترجمانِ اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

LAHORE G.P.O. 11 FEB 58 A.M.

مخلوط اور جُداگانہ طریقِ انتخاب

مخلوط چاہیئے نہ جُداگانہ ——— کیوں؟

پاکستان کا بنیادی نظریہ اور ——— طریقِ انتخاب ——— ؟ مودودی صاحب سے ایک سوال ؟

(از محمد اشفاق خاں صاحب کرشن نگری (ڈھاکہ))

آج کل ملک میں طریقِ انتخاب کے مسئلہ پر خوب لے دے ہو رہی ہے۔ ایک طرف اگر استحکام پاکستان اور ترقی ملک کے نام پر مخلوط طریقِ انتخاب کا نعرہ بلند کیا جا رہا ہے۔ تو دوسری طرف اسلام اور پاکستان کے بنیادی نظریہ کی آڑ میں جداگانہ کا ڈھونگ رچایا جا رہا ہے۔ سچ پوچھو تو دونوں طریق ہائے انتخاب کا استحکامِ پاکستان، ترقی ملک، اسلام اور پاکستان کے بنیادی نظریہ سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ بلکہ بلاشبہ اس قسم کی بحثیں اور الجھنیں صرف اس لئے پیدا کی جا رہی ہیں۔ کہ پاکستان کے بنیادی نظریہ سے فرار کی راہ اختیار کرلے یعنی اسلامی ہو۔ ان ہر دو غیر اسلامی و پاکستانی مسئلوں کو اس لئے کھڑا کیا گیا ہے۔ کہ وہ اسلامی اور پاکستانی مسئلہ عوام کے ذہنوں سے محو ہو جائے۔ جس میں ملک و قوم کی فلاح مضمر ہے۔ اور قوم کا ذہن ان دو مسئلوں کے الجھاؤ سے تنگ آکر کسی نہ کسی (مخلوط یا جداگانہ) مسئلہ کو مان لے اور اس طرح کفر مسلّط ہو جائے۔ لیکن مقتدر اصحاب اور سیاسی و نیم سیاسی اور مذہبی و نیم مذہبی جماعتوں کو یہ بات ذہن نشین کرلینی چاہیئے کہ قوم اب مزید کسی فراڈ یا دھوکہ میں آنے والی نہیں۔ آخر کب تک قوم و ملک اور اسلام فروشی کو برداشت کیا جاسکیگا۔

مخلوط کیوں نہیں؟

دستور اس بات کا ضامن ہے کہ خلاف قرآن و سنت کوئی قانون پاکستان کا قانون نہیں بن سکتا۔ تو پھر مخلوط انتخاب کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ کیونکہ دستور ساز اسمبلی کے لئے مسلم و غیر مسلم عوام کے ووٹ سے کوئی غیر مسلم نمائندہ مسلمانوں کا نمائندہ منتخب نہیں کیا جاسکتا۔ ایک غیر مسلم جو اسلام کے پیش کردہ عقائد و احکامات پر ایمان نہیں رکھتا ہے۔ اُسے کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ دستور ساز اسمبلی میں مسلمانوں کا نمائندہ ہو۔ پہلے اسے اسلام کا اقرار کرنا ہوگا۔ اب مخلوط طریقِ انتخاب جب دستورِ پاکستان کے ہی مخالف ثابت ہُوا تو اسے رائج کرنا کیا دستورِ پاکستان سے غداری نہیں۔ قطع نظر اس کے کہ اسلام سے غداری ہے یا نہیں۔

جُداگانہ بھی نہیں ——— کیوں؟

اب ذرا جداگانہ کا پوسٹ مارٹم کر کے دیکھئے۔ جداگانہ طریق انتخاب میں غیر مسلموں کی نشستیں محفوظ کردی جائیں گی۔ اور مسلم عوام کی رائے سے غیر مسلم نمائندے منتخب ہو کر دستور ساز اسمبلی میں جائیں گے، اب سوال یہ ہے۔ کہ کیا اسلام مقننہ (دستور ساز اسمبلی) میں غیر مسلموں کی شرکت جائز بتاتا ہے۔ کیا قرونِ اولیٰ سے لے کہ آج تک کسی حکومت اسلامیہ میں جو علیٰ منہاج رسالت کا کام کر رہی ہو ایسی کوئی ادنیٰ نظیر پیش کی جاسکتی ہے، جس میں جداگانہ ہی کے ذریعہ سہی مگر مقننہ میں غیر مسلموں کی شرکت یا مخصوص نشستیں، جائز ثابت ہوتی ہوں۔ اور اگر ایسا نہیں ثابت کیا جاسکتا۔ اور دعوے کیا جاسکتا ہے کہ ایسی کوئی نظیر آج تک یا آج کے بعد قیامت تک پیش نہیں کی جاسکتی۔ اگرچہ ارباب جداگانہ پوری دُنیا سے اپنے مددگار اور حواری جمع کر کے کیوں نہ لے آئیں۔ تو پھر ایک مسلّمہ اسلامی حقیقت کو نظرانداز کیوں کیا جا رہا ہے۔ اور اسلام ہی کے نام پر غیر پاکستانی چیز ٹھونسی جانے کا مطالبہ کیوں کیا جا رہا ہے۔

پاکستان کا بنیادی نظریہ اور طریقِ انتخاب

یہ زمین و آسمان، یہ چاند اور یہی سورج، یہ راوی اور یہی ستلج و بیاس، یہی سندھ اور چناب، یہی زمین ہند و پنجاب گواہ ہیں کہ پاکستان کا بنیادی نظریہ بجز اس کے اور کچھ نہ تھا۔ کہ پاکستان میں قرآن و سنّت کا قانون رائج کیا جائیگا۔ خلافت راشدہ کا نظام عملی صورت میں پیش کیا جائے گا۔ دُور کیوں جائیے۔ خود آج کا دستور پاکستان اس پر شاہد عدل اور ضامن حق ہے۔ کہ پاکستان میں قرآن و سُنّت کا قانون رائج کیا جائے گا۔ اور خلاف قرآن و سُنّت کوئی قانون پاکستان کا قانون قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اب غور فرمائیے۔ کہ جب پاکستان کا دستور اسلامی، قانون اسلامی ہے، تو طریقِ انتخاب کیوں غیر اسلامی اور پاکستانی ہو۔ کیوں نہ اسلامی ہی طریقِ انتخاب رائج کیا جائے۔

اسلامی طریقِ انتخاب ؟

اسلام جُداگانہ کا حامی ہے نہ مخلوط کا۔

بلکہ وہ ان ہر دو طریق کو غیر اسلامی قرار
وہ کہتا ہے کہ کسی غیر مسلم کو یہ حق نہیں
وہ اسلامی حکومت میں نمائندگی کر سکے کی
تو وہ اس کا اہل ہی نہیں۔

ان حقائق کی بنا پر یہ کہنے کی جرأت
ہیں۔ کہ غیر مسلموں کو نمائندگی دینا خواہ
ہو یا جُداگانہ سے خلاف اسلام ہے۔
نہ کیا جائے۔ بلکہ ان اصحاب تقویٰ و
امانت و دیانت، قانون و سیاست، اور
شجاعت کو ووٹ دے کر دستور ساز اس
منتخب کیا جائے، جو ایک طرف تو اسلام
سے پوری واقفیت رکھتے ہوں، تو دوسر
وہ قانون و سیاست، امانت و دیانت میں
رکھتے ہوں۔ اگرچہ وہ کسی ذات و نسل
تعلق رکھتے ہوں۔ کیونکہ

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (ال

رہی یہ بات کہ غیر مسلموں کو قرآن
کر کے ان کا تحفظ کیوں کر ہے۔ تو یہ بہت
اور سادی بات ہے۔ جس کا جواب پوری
غیر مسلموں سے جو اسلامی حکومت کے زیر
رہ چکے ہوں پوچھ لیا جاسکتا ہے!

صدر یا خلیفہ کے انتخاب کا اص

اسلامی جمہوریہ کے سربراہ خلیفہ یا ا
جسے آج کی اصطلاح میں صدر جمہ

کہا جاتا ہے، اسلامی طریقِ انتخاب یہ
ملک کے اہل الرائے اشخاص، معززین قو
اور علماء رئیس جمہوریہ خلیفہ یا امام کا باہمی
سے انتخاب کر کے اس کے ہاتھ پر بیعت

ہم ذیل میں فقہاء و متکلمین اسلام
شروط نقل کرتے ہیں۔

(۱) قاضی "ماوردی" المتوفی ۵
لکھتے ہیں:

الامامۃ تنعقد بوجہین:
احدھما باختیار اھل الحل
والثانی بعہد الامام من قب
(الاحکام السلطانیہ ص

خلافت دو طریقوں سے منعقد ہو
(۱) ایک تو ملک کے اہل الرائے اشخاص
انتخاب سے۔
(۲) اس سے کہ امام سابق کسی کا نام منت

(۲) علامہ "تفتازانی" شرح مق
لکھتے ہیں۔

وتنعقد الامامۃ بطریق
بیعۃ اھل الحل والعقد من
ورؤساء ووجوہ الناس (بحث

(باقی صف

لام لاہور
ترجمانِ اسلام
۱ فروری ۱۹۵۸ء — مدیر اعلیٰ غلام غوث ہزاروی

فتنۂ امارت

المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین حضرت
مد صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چار بڑے فتنوں
ان میں سب سے پہلا فتنہ، امارت کا فتنہ ارشاد
سال یہ فتنۂ امارت پھر درپیش ہے کہا جا رہا
سال انتخابات ہونگے قبل ازیں جس قسم کے
کے ہاتھ میں امارت رہی یا آج ہے۔ کیا عوام
مطمئن ہیں؟ یقیناً جواب اثبات میں نہیں ملتا
یہی کہتا ہے حکومت بُری ہے۔ برسرِ اقتدار طبقہ
ہیں۔ جن کے ہاتھ میں دس سال سے امارت
نالائق ثابت ہُوئے۔ آخر کیوں۔ اس لئے کہ
نے اچھا کردار پیش نہ کیا۔ وہ امارت کا مفہوم
سمجھے۔ اگر کتاب اللہ کی روشنی میں دیکھیں تو نہیں
پاتے ہیں۔ نہ وہ ایماندار ہیں نہ ان کے کام نیک
انہوں نے تو دھاندلی سے قبضہ کر لیا۔ اور دین
کلم نہ ہونے دیا۔ بلکہ اس کے مٹانے کے درپے رہے
ان میں ایسے بھی آئے جو وزارتِ عظمیٰ جیسے مرتبہ
پہنچ کر خلافِ شرع امور میں مبتلا رہے۔ ان کی ایسی
یریں بھی دیکھنے میں آئیں کہ نامحرم عورت کی کمر میں
ڈال کر ناچ رہے ہیں۔ کیا ان کے ہاتھوں سے
تحکم ہوگا۔ ہرگز نہیں، یہ عیاش ہیں۔ سفر میں ان کی
ی پُورے جوبن پر ہوتی ہے۔ یہ غیر اسلامی تمدن
چلتے ہیں۔ ان نام کے مسلمانوں کو دیکھ کر لوگوں
اسلام سے نفرت بڑھتی ہے۔ انہیں محرم نامحرم
نہیں۔ جائز و ناجائز کا دھیان نہیں جو آئے
ہیں۔ جو ملے حلق ہیں۔ اسلامی اخلاق حمیدہ سے
وں دُور ہیں۔ کیا آئندہ انتخابات میں ایسے لوگوں کو
دے کر کامیاب کیا جائے گا۔ بے شک ان کے
دولت ہے یہ اس کے بل بوتے پر پھر دھاندلی سے
یں گے لیکن آپ کے پاس عقل کی نعمت ہے۔ ہر نعمت
تعلق بازپرس ہوگی۔ لہٰذا عقل سے کام لیں، یہ انتخابات
کے لئے امارت کا بہت بڑا فتنہ ہے۔ فتنہ کے
آزمائش ہے۔ اگر اس آزمائش میں پُورے نہ اترے
عقل سے کام نہ لیتے ہوئے آپ کے ووٹوں سے
اقتدار عیاشوں اور بدمعاشوں کے ہاتھ میں چلا گیا
آپ ان کی بدکرداریوں کے باعث مجرم ٹھیرائے جائینگے۔
سی تنگ مکان میں جکڑ کر ڈال دیئے جائینگے۔ تو وہاں
ت کو پکاریں گے۔ آپ سے کہا جائے گا۔ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ
ثُبُورًا وَّاحِدًا وَّادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا ○ سورہ الفرقان رکوع ۲ پ ۱۸

ترجمہ: آج ایک موت کو نہ پکارو اور بہت سی موتوں کو پکارو۔

چند دن ہوئے حضرت صدر مرکزیہ مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے بعض احباب سے ہمارے سامنے فرما رہے تھے کہ "آج قرار دادوں اور تجویزوں کی کوئی وقعت نہیں رہی۔ واقعی اسمبلیوں میں اچھے آدمیوں کو بھیجنا چاہئے۔"

مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلےٰ کے اداریہ کے پڑھنے سے اس وقت آپ اس لئے محروم ہیں کہ وہ مولانا عبد القادر صاحب قاسمی ناظم مرکزیہ کے ساتھ تنظیمی اور تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ آپ ان کی آواز پر لبیک کہیں اور جمعیۃ علماء اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو کر عیاشوں کا مقابلہ کریں۔ اگر آپ میں خلوص اور استقلال رہا تو اللہ تعالےٰ آپ کی مدد کریگا۔ آپ ہر کام میں اللہ تعالےٰ کی رضا چاہیں اسی کے دین، دینِ اسلام کی خاطر آنے والے انتخابات کے جہاد میں سرگرمی سے حصہ لیں۔ احساس کہتری کو خیرباد کہیں۔ دُنیاوی اغراض میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ باپ، بیٹے، بھائی، بیوی، برادری، مال، سوداگری، مکان کو اللہ اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ پیارا نہ بنائیں۔ (پڑھیں سورہ التوبہ پارہ ۱۰)

ہم نے عقل کے صحیح استعمال کی تلقین کی ہے۔ اگر عقل، عقلِ مصلحت بیں ہے تو ایسی عقل بھی کعبہ کے بجائے آپ کو ترکستان کی طرف لے جائے گی۔ مولانا مظہر الدین نے کیا خوب کہا ہے ؎

یہ غلط کہ کام آئے تیری عقلِ مصلحت بیں
کہ حنین و بدر و خندق ہیں جنوں کی جلوہ گاہیں
سرِ کفر توڑنا ہے مجھے اے خدا عطا کر
کسی غزنوی کے بازو کسی غزنوی کی باہیں

. . . .

سرحد کے پٹھانوں کو ہم غیور پٹھان کہتے ہیں۔ وہ بھی کسی بے دین کے بھرے میں نہ آئیں۔ حضرت مولانا افغانی اور سید گل بادشاہ کے گرد جمع ہو کر انتخابات کا جہاد شروع کریں۔ جنوبی پنجاب والے مفتی محمود کے حکم کا انتظار کریں۔ شمالی پنجاب والے مولانا عبد الواحد، مولانا عبد الحنان، مولانا مفتی محمد شفیع، مولانا مظہر حسین، مولانا امین الحق، مولانا عبد اللطیف اور ان کے ساتھیوں کا ساتھ دیں۔ بلوچستان میں مولانا محمد صدیق ہیں ایک سبی میں دوسرے مستونگ میں تیسرے مولانا عرض محمد کوئٹہ میں سب ان کے امر انیلی صدر

پر اٹھیں، مردنی سے نجات پائیں اور دینِ حق کی خبر لیں۔ آنے والے انتخابات کو فراموش نہ کریں۔ امارت کے فتنہ کا دھیان کریں۔ اوباشوں کے ہاتھ میں اقتدار نہ چلا جائے۔

زندہ باد مولانا عبید اللہ سندھیؒ جنہوں نے قبیلِ وصال فرمایا۔ "مَیں امام ولی اللہ دہلوی کا فلسفہ اور ووٹ کی قیمت سمجھانے کے لئے واپس ہند میں آیا۔ اللہ آپ کی قبر کو نور سے بھر دے۔ کہیں آمین۔

(غازی) خدا بخش۔ مینیجنگ ایڈیٹر ترجمان اسلام لاہور

بقیہ لمعات صفحہ ۱ سے آگے۔

ہے اور اب اسلامی دور کا آغاز ہے۔ اور اس دور میں ڈرامے اور تماشے کے لئے کوئی گنجائش نہیں مگر اس کا علم تو ان "پردہ نشینوں" کو ہوتا۔ جب ہمارے ثقافت کے میلے ٹھیلے ختم ہوتے۔ صنعتی نمائشوں کی بدکرداریاں کم ہوتیں، چکلے اُٹھا دیئے جاتے شراب خانے بند کر دیئے جاتے، جُوئے کے اجتماعی اڈے اُڑا دیئے جاتے۔ یہ سب چیزیں جب بدستور "سب اچھا ہے" کے نہج پر چل رہی ہیں تو اُستانیوں پر کہاں سے یہ فرض عائد ہو جاتا ہے کہ وہ ڈرامے کھیلنا اور کھلانا چھوڑ دیں؟

اور پھر دیکھئے تقریب کیا ہے؟ آٹھویں جماعت کی لڑکیوں کو الوداع کیا جا رہا ہے۔ یعنی نہ کسی نئے سکول کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔ جس کے لئے چندہ کی خاطر یہ ڈرامہ ہو رہا ہو، نہ ریڈ کراس کا ہفتہ منایا جا رہا ہے۔ اور نہ کسی زلزلہ فنڈ کے جمع کرنے کی تقریب ہے۔ اور اتنا بھی نہیں کہ کسی افسر یا افسرانی کی آمد آمد ہی ہو۔ تو ایسی بے جان تقریب کے لئے یہ اہتمام کہ لڑکیاں ڈرامے کے لئے موزوں لباس بھی خریدیں، اُستانیوں کی کس ذہنیت کا پتہ دیتا ہے؟ معلوم یہ ہوتا ہے کہ اُستانیاں سکولوں میں سے صبیحہ، مسرت نذیر اور راگنی قسم کی لڑکیاں پیدا کرنی چاہتی ہیں، تاکہ جب لڑکیاں سکول چھوڑیں تو وہ بجائے اچھی بیویاں اچھی مائیں بننے کے اچھی ایکٹرسیں بن سکیں۔ آخر فلمی صنعت میں ہم اپنے ہمسایہ ملک ہندوستان سے بہت پیچھے نہیں؟ جب واقعہ یہ ہے کہ ہم بہت پیچھے ہیں تو اس کا بھی تو کچھ تدارک ہونا چاہیئے اور اس کا تدارک ہماری یہ اُستانیاں ہی کر رہی ہیں جو اتنی شوقین ہیں کہ باوجود ہیڈ مسٹریس کے روکنے کے رُکنا نہیں چاہتیں۔ اور برابر تیاریاں جاری رہتی ہیں۔ بے شک ع

پختہ مغزان جنوں را کے حیا زنجیر پا

ان اُستانیوں سے تربیت پا کر اگر مائیں خالد و طارق اور حسین و ابنِ قاسم جننے لگ جائیں تو یقیناً تعجب خیز امر ہوگا۔ مگر تاریخ شاہد ہے کہ اس تعجب کی نوبت کبھی نہیں آئے گی۔

طریقۂ انتخاب اور اسلامی ریاست و سیاست کا اصول

(از جناب احمد یار خاں صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ نائب صدر جمعیۃ علماء اسلام پشاور شہر)

جس طرح کسی مشین میں عدم موافقت عمل والے پرزے فٹ نہیں کئے جاسکتے۔ اسی طرح کسی نظام ریاست و سیاست میں اسی آئین اصول کے مخالف گروپ شریک و حصہ دار نہیں ہو سکتے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ روسی اشتراکی نظام کا مخالف روس کی مملکت کے نظام میں شریک و ذی اختیار ہو سکے۔ یا اسی طرح امریکہ یا انگریزی آئین کا مخالف انگلستان و امریکہ کے نظام ریاست و سیاست میں شریک و حصہ دار ہو سکے؟ ہرگز نہیں یہی بنیادی اصول قرآنی قانون دستور ہی ہیں۔

سورہ کافرون کی رُو سے نافذ کیا گیا ہے۔ کہ جو اسلامی ریاست و سیاست کے آئین میں اختیارِ اعلیٰ پر وفاداری کا عقیدہ رکھنے کی بجائے اس نظام کے آئین و دستور کے مخالف ہوں اور اسلامی ریاست و سیاسی نظام میں قرآن و سنت کی رُو سے شریک و حصہ دار نہیں ہو سکتے۔

اس سورہ کافرون میں بیان شدہ لفظ دین کا مفہوم قرآنی اصطلاح کے مطابق صرف تین مطالب پر حاوی ہے۔ اوّل انصاف یعنی جزا و سزا جیسا کہ سورہ فاتحہ میں مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ سے واضح ہے۔ دوسرے قانون جیسا کہ سورہ یوسف میں بالفاظ دِيْنِ الْمَلِكِ مرقوم ہے۔ اور تیسرا سیاست و ریاست یا سلطنت جیسا کہ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ الدِّيْنُ کے حکم میں مرکوز ہے۔ یعنی مخالفانِ نظام کو ختم کر کے ریاست اسلامی میں خالص خدائی قانون اور دستور کے نفاذ کے قائم ہونے تک جہاد لازمی ہے۔ آج کل کی دُنیا ازمنہ ماسبق میں بھی ہمیشہ آئین و نظام ریاست لازمی فوجی ضبط و ادائیگی محاصل میں مخالفت ریاست کرنے والوں کو واجب التعزیر قرار دیا جاتا رہا ہے اور واجب التعزیر قرار دیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ مالک و حاضر و ناظر جو کہ تمام خلق کے معکوسات کتاب مبین میں اپنے ذاتی نور کا ایکسرے سے مع صوت و آواز محفوظ رکھنے والا ہے۔ اور جس ضبط و محفوظ شدہ فلموں کی اب ریڈیو اور ٹیلیویژن غمازی کر کے بالمشاہدہ ہمارے عقیدہ کی مضبوطی کے لئے ظاہر و باہر دلیل ہے۔ اسی کے قانون میں قرآن و سنّت اور ضبط نظام فوجی و سیاسی و رُوحانی یعنی نماز روزہ قانونِ محاصل یعنی زکوٰۃ و صدقات اور سالانہ سلامتی کے قیام والی کانفرنس یعنی حج کا انکار و مخالفت کس طرح کسی مخالف کو اسلامی نظام ریاست و سیاست میں شرکت و حصہ داری و اختیار کا حق دلا سکتی ہے۔ قرآن و سنت کے مطابق ایسے مخالفین کو مسلمانوں اور اسلامی ریاست و سیاست کے امور کا ولی یعنی ذی اختیار کا رکن بنایا جانا تاکید سے ممنوع ہے۔ اور جو مسلمان ہو کر ایسا کرے۔ وہ بھی ایسے مخالفین ہی میں سے تصوّر ہوتا ہے۔ جبکہ روسی اور مغربی ریاستوں و سیاست کے مخالف لوگ ان ریاستوں میں زندہ بھی نہیں رہنے دیئے جاتے۔ تو کیا اگر اسلامی ریاست اُن کے پُرامن رہنے کی صورت میں اُن کو حقِ حفاظت اور فوجی پابندی معافی معمولی محصول یعنی ٹیکس سالانہ ادا کرنے پر اسلامی انتظام ان کو بہم کرتا ہے۔ تو کیا یہ کم رواداری ہے۔ اس سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی قرارداد ہی نہیں بلکہ افغانستان کی آئینی حکومت کا آرٹیکل نمبر ا بھی قابلِ تحسین ہے۔ جو کہ عین مطابق قرآن و سُنّت ہے۔

اگر اپنے آپ کو مسلمان کہلانے والے حضرات باوجود اس قرآن و سُنّت کے احکام کے یہ سلسلہ انتخاب و نظام پاکستان قرآن و سنت کے احکام کی خلاف ورزی پر قائم رہیں تو ان کو اُن پوری شہنشاہیتوں کے حشر کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ جو اسلام کے خلاف صلیبی جنگیں کرنے کی پاداش میں ختم و برباد ہو چکی ہیں۔ اور جن کے قائم مقام اسلامی اقتداروں اور شہنشاہیتوں کے قیام و ترقی کو اپنے بچاؤ کے لئے لازمی جاننے پر مجبور ہو چکے ہیں۔

فتنۂ انکارِ حدیث

فتنۂ انکار حدیث دورِ حاضرہ کے فتنوں میں سے ایک بہت بڑا فتنہ ہے۔ یہ اس وجہ سے نہیں کہ ان کے ہاں علمی موقف مستحکم و مضبوط ہے۔ بلکہ مقصد کے اعتبار سے یہ ایک خاص مشن ہے۔ جو دہریت اور کمیونزم کا ہم مشرب و ہم پلّہ ہے۔ دہریت عقلِ انسانی کو دین پر غالب کرنا چاہتی ہے اور کمیونزم دین کی پابندیوں سے انسان کو آزاد کرنا چاہتا ہے۔ منکرینِ حدیث درحقیقت تمام دینِ اسلام کو فنا کرنے کا راستہ (حدیث سے انکار کر کے) ہموار کر رہے ہیں۔ اور ان ضروری تشریحات و تفسیرات (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیں) قرآنِ پاک کو محروم کرنے کی ناپاک کوشش کر رہے ہیں۔ جن کے بغیر کلامِ پاک کا سمجھنا نہایت ہی مشکل ہے۔ اور آئندہ کے لئے ایک منصوبہ تیار کر رہے ہیں تاکہ دینِ اسلام کو اپنے اصلی مقام سے ہٹا کر خواہشاتِ نفسانیہ کی آمیزش کر کے مسخ شدہ صورت میں اسلام کو عوام کے سامنے پیش

...قرآنِ حکیم کا سمجھنا اتنا ہی مشکل ہے کہ جتنا شکل ثالث کو چھوڑ کر اقلیدس کا سمجھنا۔ یاد رکھیئے قرآن لئے کلامِ الٰہی ہے، کہ جناب محمد رسول اللہ صلی نے فرمایا ہے۔ کہ یہ کتاب کلامِ الٰہی ہے۔ اور سرورِ کائنات کا یکے بعد دیگرے روایتاً ہم تک اگر حدیث کو دین میں اہمیت نہ دی جائے تو کا کلامِ الٰہی ہونا کیسے ثابت ہوگا۔ اس لحاظ حدیث، دراصل منکرِ قرآن ٹھہرے۔ کتاب ال حدیثِ رسول کو اسلامی زندگی میں سب اہمیت حاصل ہے۔ نیز اسلامی زندگی منزلِ اس وقت نہیں پہنچ سکتی جب تک قرآنِ حکیم حدیثِ رسول کو بھی جگہ نہ دی جائے۔ اب اور برادرانِ اسلام کی خدمت میں ایک بخار کی روایت پیش کی جاتی ہے۔ جس سے آپ لگا سکتے ہیں کہ حدیث نے کس طرح قرآن پا کتاب الٰہی ہونا ثابت کیا۔ حضور سرورِ کائنات علیہ وسلّم رمضان شریف کے مہینہ میں غارِ حرا اور عبادتِ الٰہی میں مشغول تھے۔ کہ حضورؐ نے نظر جو دیکھا تو سامنے فرشتہ کھڑا ہے۔ اور آنحضرت رہا ہے۔ اِقْرَاْ۔ پڑھو۔ حضورؐ نے فرمایا۔ بِقَارِئٍ۔ میں پڑھا ہُوا نہیں ہُوں۔ فرشتہ کو پکڑ کر زور سے دبایا۔ پھر فرشتہ نے عرض کی۔ جواب میں حضورؐ نے پھر وہی فرمایا۔

فرشتہ نے تیسری بار پھر کہا۔ اِقْرَاْ۔ اب حضورؐ نے فرمایا۔ کیا پڑھوں۔ حضرت جبر نے عرض کی۔ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِ ترجمہ۔ پڑھو! نام رب اپنے کا جس نے اب بات صاف اظہر من الشمس ہوگئی کہ قرآ کا کلامِ پاک ہونا ہمیں حدیثِ رسول صلی اللہ سے معلوم ہُوا۔ جو بذریعہ روایت متعدد راو ہم تک پہنچا۔ کہ اس کتاب پاک کا کچھ حصّہ فلاں فلاں مجلس اور فلاں مقام پر نازل ہُوا۔ اور فلا صحابہ کرام بچشم خود دیکھ رہے تھے۔ اب اس حق کون ذی عقل انسان انکار کر سکتا ہے۔ کہ د میں حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کا کوئی مقا بجز ان لوگوں کے جن کو خدا و رسول صلی اللہ سے کوئی واسطہ اور ادنیٰ لگاؤ بھی نہیں نہ آخرت کی فکر۔ اور اَفَمَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ فَتَرْضٰى کے مصداق۔ (ترجمہ) وہ شخص جس نے بنالیا اپنی خواہش کو معبود خوشی سے پھول گیا اس بات پر۔

وما علینا الا البلاغ

سیّد سلیمان بخاری خطیب جامع مسجد
ضلع ہزارہ تحصیل مانسہرہ

حساس

ہور میں اسلام پر حملے اور اُن کا دفاع

قوامی اسلامی مجلس مذاکرہ (کالوکیم کا افتتاح
۵۷ء کو ہُوا۔ جس میں ۳۳ ممالک کے مندوبین
پڑھے۔ مسلم ۹۹۔ امریکن ۹۔ برٹش ۵۔
ڈچ ۱۔ کینیڈا ۱۔ فرانس ۱۔ ناروے ۱۔
انڈیا ۱۔

مجھے بڑی فکر لاحق ہوئی

جب اچانک معلوم ہُوا کہ لاہور میں ایک بین الاقوامی
مجلس مذاکرہ (کالوکیم) ہونے والی ہے۔ تو مجھے
لاحق ہوئی۔ اس وقت میرے ذہن میں امریکہ کی
مسجد کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔
متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ یہ مسجد جدید اسلام
ڈیزائن) کا مرکز لاکھوں پونڈ کے خرچ سے تیار
ہے۔ معاً خیال ہُوا کہ شاید اس مرکز کی سب
شاخ پاکستان ہی کو تجویز کر لیا گیا ہو۔ کیونکہ
نئے نبی اور دیگر خرافات شائع کرنے میں مشہور و
سن ہے۔

جب یہ معلوم ہُوا کہ اس مجلس مذاکرہ کا چیئرمین
ظفر اللہ قادیانی کو مقرر کیا گیا ہے۔ تو فکر اور زیادہ
کہ یا الٰہی یہ کیا ہونے والا ہے۔ ظفر اللہ۔ امریکہ۔
یہودی۔ عیسائی۔ مغرب پسند گرتجویٹ مسلم جمع
اسلام محمدیؐ پر ہلّہ بولنے والے ہیں۔ مدافعت
ین کرے گا۔ پاکستان کے آزاد خیال علماء کو تو
ہی نہیں دی گئی۔ پرویز اور مسٹر مودودی پاکستانی ہیں
یہ لوگ تو حملہ آوروں کے ممبر و معاون ہوں گے۔ بلکہ
پیش رہیں گے۔ جب دلی گھبراہٹ زیادہ ہوئی تو
نے اپنے ایک بزرگ سے اس فکر و پریشانی کا ذکر
آپ چپکے سے سُنتے رہے۔ فرمایا کہ فکر نہ کرو۔
اسلام ہی کا بول بالا ہوگا۔ اللہ تعالےٰ کی خفیہ تدبیر کام
ے گی۔ اور مفسدین ذلیل ہونگے (انشاء اللہ تعالےٰ)
یہ سُننا تھا کہ میری تمام پریشانی جاتی رہی۔ اور
تعالےٰ کی خفیہ تدبیر کا بیتابی سے انتظار کرنے لگا۔
اللہ تعالےٰ کی خفیہ تدبیر کا ظہور حسب ذیل طریق سے
۱: سب سے پہلے امریکہ کے بڑے مُہرے ظفر اللہ
قادیانی کو شکستِ فاش ہُوئی۔ اور وہ امریکن اسلامی جھنڈا
کسی دوسرے کے سپرد کئے بغیر میدان سے بسببِ
علالت جسمانی و روحانی غائب ہوتے۔ دراصل ظفر اللہ
قادیانی ماسٹر تاج الدین صاحب (احرار) کی ایک ہی للکار
سے خوف کھا کر بھاگ نکلے۔

اس کے بعد میدان جنگ ۹ روز قائم رہا۔ (حق و
باطل کی جنگ) باطل تمام ساز و سامان سے لیس۔
رزق باافراط۔ سامانِ جنگ (امریکی) کی بہتات۔ شان و
شوکت۔ بڑے بڑے جُگادری نوجوان امریکہ کی شہ پر
ڈنڑ پیلتے ہوئے کرسیوں پر براجمان ہوئے۔ اس باطل
کی فوج کو اُکسانے والی ہار سنگار سے آراستہ مستورات
کافی تعداد میں موجود تھیں جو نوجوانوں کے حوصلے بڑھا
رہی تھیں۔ ان کی دید ہی سے دلی سرور حاصل ہوتا تھا۔

اب جنگ کا آغاز صدرِ مملکت پاکستان سکندر مرزا
صاحب کی افتتاحی تقریر کے ایک دن بعد شروع ہُوا۔
صدرِ مملکت نے اپنی افتتاحی تقریر میں دینِ محمدیؐ کے
عاملین علماء حق کی توہین کر کے اُن کے حوصلے پست
کرنے کی سعی کی۔ مگر خُدا کی قدرت اُلٹا اس تقریر سے
علماء کا جوش اور بڑھا۔

اب اس میدانِ جنگ کا نقشہ ان کی کہانی ان
کی زبانی پیش کرتا ہوں۔

اسلامی مجلس مذاکرہ
(بین الاقوامی)

صدرِ مملکت سکندر مرزا
کی
افتتاحی تقریر کی ایک جھلک

باطل کا حملہ

"مسجد کے اندر مُلّا نے اسلام کو عجیب و غریب
توہمات میں ڈُوبا ہُوا افسانہ اور ترقی کی تمام تحریکات کا
مخالف بنا کر پیش کیا ہے۔" صدرِ مملکت سکندر مرزا
امروز ۳۰۔ دسمبر ۵۷ء

حق کا دفاع

مکرمی تسلیم، صدرِ جمہوریہ پاکستان ۲۹۔ دسمبر ۵۷ء
کو مجلس مذاکرہ کا افتتاح کرتے ہوئے عجیب و غریب
الفاظ کہے ہیں۔ مثلاً اُن کا یہ جملہ ملاحظہ ہو۔
"مسجد کے اندر مُلّا نے اسلام کو عجیب و غریب
توہمات میں ڈُوبا ہُوا افسانہ اور ترقی کی تمام تحریکات کا
مخالف بنا کر پیش کیا۔" نہ جانے صدرِ مملکت کو یہ اطلاع
کس نے دی۔ میں بفضلہٖ تعالےٰ تقریباً چالیس برس سے
لاہور کی ایک مسجد میں درس دے رہا ہوں۔ اور تقریباً
اٹھائیس ۲۸ برس سے نماز جمعہ کا خطبہ دے رہا ہوں۔
صدرِ جمہوریہ اگر چاہیں تو لاہور کے مسلمانوں میں سے
ہزاروں گواہ پیش کر سکتا ہوں کہ پیغام و سُنّت کا صحیح پیغام
مسلمانوں تک پہنچایا جاتا ہے۔ میرے جیسے اور بیسیوں
(علماء کرام) جنہیں "مُلّا" کہہ کر پیش کیا جاتا ہے۔ کتاب و
سُنّت کا صحیح پیغام پہنچا رہے ہیں۔ اور وہ حضرات بھی اپنی
صداقت میں سینکڑوں گواہ پیش کر سکتے ہیں۔
(مولانا) احمد علی ——— لاہور
امروز ۳۔ جنوری ۵۸ء

باطل کا حملہ

"دستورِ اسلامی کا تصوّر" مقالہ
اسی مفہوم میں ہرگز نہیں کہ اس پر مُلّاؤں کی
ایک ایسی جماعت حکومت کرتی ہے جو احکامِ الٰہی
کی تاویلات میں اپنے آپ کو ہر خطا و غلطی سے ماوراء
سمجھتی ہے۔"
جسٹس رحمٰن مغربی پاکستان
(ہائی کورٹ کے چیف جسٹس ایس اے رحمٰن)
امروز ۲۔ جنوری ۵۸ء

حق کا دفاع

"جسٹس ایس۔ اے رحمٰن نے "اسلام میں ریاست
کا تصوّر" مقالہ پڑھتے ہوئے قرآن کی آیت کو غلط تلاوت
کیا۔ اس پر ایک مصری عالم نے کہا۔ افسوس ہے کہ
ایسے اشخاص جو عربی سے ناواقف اور قرآن کی صحیح تلاوت
نہیں کر سکتے اس اسلامیہ جمہوریہ پاکستان میں قاضی القضاۃ
(چیف جج) ہیں۔"
تسنیم ۱۳۔ جنوری ۵۸ء

قرآن عہدِ حاضر کے تقاضوں سے عہدہ برا نہیں ہو سکتا۔

باطل کا حملہ

قرآن حکیم میں کئی جدید ضروریات اور ارتقا کے بارے
میں کوئی ذکر نہیں ہے اور قرآن دوسرے معنوں میں عہدِ حاضر
کے بعض تقاضوں سے عہدہ برا نہیں ہو سکتا۔ قرآن میں
لفظ توحید کہیں نہیں آیا۔
ڈاکٹر مظہر الدین صدیقی پاکستان
ہفت روزہ لیل و نہار ۱۲۔ جنوری ۵۸ء

حق کا دفاع

سعودی عرب۔ شیخ احمد جمال نے ڈاکٹر صدیقی
کے مقالہ پر بحث کا آغاز کیا۔

سعودی مندوب نے کہا کہ قرآن کی آیت
"تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ" سے
ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ قرآن زمانہ کے بدلتے ہوئے تقاضوں
کا پُورا احساس رکھتا ہے اور آیات کریمہ سے استنباط کی
بڑی گنجائشیں موجود ہیں۔ شیخ جمال نے کہا کہ اگرچہ واقعی
توحید کا لفظ قرآن میں موجود نہیں ہے۔ لیکن اس کا مفہوم
ہمیں جا بجا ملتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح "خلع" کا

کالفظ بھی قرآن میں مذکور نہیں۔ لیکن اس ... قرآن میں ملتے ہیں۔

شیخ محمد احمد جمال (سعودی عرب)

لیل و نہار ۱۲ ۱/۵۸

(یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ باہمی تعلقات)

باطل کا حملہ

صلح و آشتی کا سبق

مسلمانوں نے اپنے اور دوسری قوموں کے مابین محبت اور خیر سگالی کے اتنے رشتے قائم کرنے کی کوشش کی۔ جتنے ممکن ہو سکتے تھے۔ قرآن مجید نے مسلمانوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ یہودیوں اور عیسائیوں سے معاشرتی تعلقات پیدا کریں۔ اُن کے ساتھ کھائیں پئیں۔ یہودی اور عیسائی عورتوں سے اُن کا مذہب تبدیل کئے بغیر نکاح کریں۔ قرآن مجید میں اچھے عیسائیوں کو سراہا گیا ہے۔ اور انہیں اسلامی عقیدہ کے قریب بتایا گیا ہے اسلام میں مسلم اور غیر مسلم دوست اور دشمن سب کے لئے مساوی انصاف ہے۔

اسلام میں کسی جارحانہ حملہ کی اجازت نہیں۔ قرآن مجید میں ایسی متعدد آیات ہیں۔ جن کا مفہوم یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ حملہ آوروں سے محبت نہیں رکھتا۔

ڈاکٹر خلیفہ عبد الحکیم پاکستان

امروز ۸ ۱/۵۸

حق کا دفاع

جناب احمد سمان (شام) نے بحث میں حصہ لیتے ہُوئے بڑے جذباتی انداز میں کہا۔ کہ میری پندرہ برس کی معلمانہ زندگی نے مجھے تحمل کا خوگر بنا دیا ہے۔ لیکن میں اس سنجیدہ محفل میں اپنے جذبات کو روک نہیں سکتا۔ ڈاکٹر خلیفہ عبد الحکیم نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے اُن کو تاریخی حقائق سے دُور کا واسطہ بھی نہیں ہے۔ اُنہوں نے آیاتِ قرآنیہ کو جو معنے پہنائے ہیں، وُہ چودہ سو سال کی تاریخ میں ہم آج پہلی بار سُن رہے ہیں۔ شامی مندوب نے پاکستانی مقالہ نگاروں کی جسارت پر حیرت کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ ابھی تک نوآبادیاتی نظام سے آزادی حاصل کرنے کی جدوجہد کے دور سے گزر رہی ہے۔ اور اُسے یہ موقع نہیں ملا۔ کہ وہ صحیح اسلامی معاشرے کو قائم کر سکے۔ ایسے موقع پر جبکہ ہم ماضی کے کھنڈروں کی تعمیرِ نو میں مصروف ہیں۔ اور اپنے زخموں کا مرہم تلاش کرنے کے لئے قرآن و سُنّت کی گہرائیوں میں کھوئے ہُوئے ہیں۔ پاکستانی مندوب کی طرف سے ایسے شکوک پیدا کرنا اور من گھڑت نظریات پیش کرنا حیرت کا مقام ہے۔

صفحہ ۵٦ لیل و نہار

باطل کا حملہ

اسلام اور عیسائیت کی توحید ایک ہے

مجھے یہ یقین ہے کہ اسلام اور عیسائیت میں سچّی مصالحت ممکن ہے۔ کیونکہ دونوں مذاہب توحید اللہ تعالےٰ کی اعلےٰ حاکمیت اور اس کے خالقِ کائنات ہونے پر ایمان رکھتے ہیں۔ دونوں کے فرائض عبادات دُعائیں ایک سی ہیں۔ اگرچہ اللہ تعالےٰ کی نوعیت اور شباہت میں اختلاف ہے۔ دونوں بقائے رُوح اور انسان کی ذمہ داریوں کے قائل ہیں۔ دونوں روحانی اور اخلاقی زندگی پر اعتماد رکھتے ہوئے نوعِ انسانی کو ناپاکی ترک کرنے اور تقوےٰ و طہارت اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ قرآن میں ایسی آیات موجود ہیں جو انجیل میں بھی ہیں۔ ڈاکٹر شفق نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ وقت آگیا ہے کہ دونوں مذہب کے پیرو جو کرۂ ارض کی نصف آبادی پر مشتمل ہیں مصالحت کے لئے سوچیں اور تعاون کے لئے کوشش کریں۔

مسٹر ایس رضا زادہ شفق ایران

صدر شعبہ فلسفہ ایران

امروز ۸ ۱/۵۸

حق کا دفاع

ڈاکٹر مصطفےٰ الزرقاء (شام) اس موقع پر اپنی سیٹ پر کھڑے ہو کر بڑے سخت الفاظ میں پاکستانی مندوب پر نقطہ چینی کی۔ انہوں نے کہا کہ

"بعض مغرب پرست مسلمان اسلام کے بارے میں غیر مسلم (مغربی) یونیورسٹیوں سے ڈگریاں حاصل کر کے اسلام کو خاص سیاسی مقاصد کے تحت اپنا تختۂ مشق بناتے ہیں۔ وہ درپردہ مقاصد کی بناء پر ہم پر ایسے تصوّرات مسلّط کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو سراسر غیر اسلامی ہیں۔ ہم اس بین الاقوامی اسلامی مجلسِ مذاکرہ میں اُن کی ایسی خلافِ اسلام کوششوں کو ہرگز کامیاب نہیں ہونے دینگے۔"

(ڈاکٹر مصطفےٰ الزرقاء شام)

اجتہاد

باطل کا حملہ

پاکستان کا تعلیم یافتہ روشن خیال طبقہ اسلام کو بیسویں صدی کے مطابق نئے معانی دینا چاہتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ قرآن و سُنّت میں اسلامی حکومت کا خاص ڈھانچہ پیش نہیں کیا گیا۔ شریعت کوئی مکمل، مستقل خاکہ پیش نہیں کرتی۔ جس پر مملکت کی بنیادیں استوار کی جائیں۔

غلام واحد چوہدری (ڈھاکہ)

امروز ۲۔ جنوری ۱۹۵۸ء

حق کا دفاع

جواب

"قرآن مسلمانوں کا ضابطہ حیات ہے۔ اس میں مذہبی اور ... دیوانی اور فوجداری، عسکری تعزیری، معاشی اور معاشرتی غرضیکہ سب شعبوں کے احکام موجود ہیں۔ مذہبی رسوم سے لے کر روزمرہ کے امورِ حیات تک دنیوی زندگی میں جزا و سزا سے لے کر عقبےٰ کی جزا و سزا تک ہر فعل و قول و حرکت کے مکمل احکام کا مجموعہ ہے۔

قائد اعظم مرحوم کا خط گاندھی کے نام ۱۹۴۴ء کو لکھا تھا

رسالہ استحکام پاکستان

باطل کا حملہ (ا)

زمانے کے نئے تقاضوں کے پیش نظر اجتہاد کا دروازہ کھُلنا چاہئے۔ پروفیسر رینگ

امروز ۲۔ جنوری ۱۹۵۸ء

باطل کا حملہ (ب)

اس وقت واقعی اس امر کی ضرورت ہے۔

پروفیسر شفق (ایران)

امروز ۲۔ جنوری ۱۹۵۸ء

حق کا دفاع (ا)

ماضی میں انفرادی اجتہاد ایک ضرورت تھی لیکن اب وہ مضرت رساں ہے۔

ابتدائی تین صدیوں میں شریعت کے قواعد کی روشنی میں انفرادی طور پر قوانین وضع کئے گئے اور آنے والی نسلوں کے لئے ائمہ کرام وسیع سرمایہ چھوڑ گئے۔

پروفیسر مصطفےٰ الزرقاء (شام)

امروز ۴ ۱/۵۸

حق کا دفاع (ب)

نئے معاملات کے تحت جو صورت حال پیدا ہو اس سے نپٹنے کے لئے اجتہاد ضروری ہے۔ لیکن مجتہد کے لئے ضروری ہے کہ وہ عربی زبان کا پُورا علم رکھتا ہو قرآن کی وہ آیات اُسے یاد ہوں۔ جو قانون سازی سے متعلق ہیں۔ اور ان کی شان نزول بھی جانتا ہو۔ حدیث سے بخوبی واقف ہو۔ صحابہؓ نے جو متفقہ فیصلے کئے اور فقہا نے جو رائیں قائم کی ہیں اُن سے نہ صرف واقف ہو بلکہ ان پر تنقیدی نظر کی صلاحیت بھی رکھتا ہو۔ قرآن اور جس طرح صحابہؓ۔ تابعین اور ائمہ نے انہیں نافذ کیا اسلام کے بنیادی نصب العین کے بخوبی علم رکھتا ہو۔

امروز ۴ ۱/۵۸ ابو زہرہ (مصر)

باطل کا حملہ

(اس)لام کے بعض بنیادی عقائد اور اصولوں کو کبھی (و)قت
(...)ت کے پیش نظر منسوخ کیا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر داؤد رہبر
(...)وزہ لیل ونہار ۱۲/۱/۵۸) ۲ جنوری کو مقالہ پڑھا گیا

حق کا دفاع

(...)مصر کے فاضل جناب ابوزہرہ (مصر) نے
(...)مندوب ڈاکٹر داؤد رہبر کے مقالہ پر جو انہوں نے
(...)ی کو پڑھا تھا اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ مقالہ
(...)یہ خیال اسلام کے بالکل منافی ہے۔ کہ اسلام
(...)ں بنیادی عقائد اور اصولوں کو وقت کی ضرورت
(...)ی نظر منسوخ کیا جا سکتا ہے۔
(...)انہوں نے افسوس ظاہر کیا کہ ڈاکٹر رہبر نے ایسا
(...)پیش کرنے کی جرأت کی ہے جو اسلام سے عدم
(...)ت کا نتیجہ ہے۔ اور اسلام کے واضح احکامات
(...)صولوں کے سراسر منافی ہے۔

(ابوزہرہ مصر)
(...)ت روزہ لیل ونہار ۱۲/۱/۵۸ پانچواں دن)

حدیث پر بحث

باطل کا حملہ

مسلمانوں میں متعدد حدیثوں کے مصدق ہونے
(...)شدید اختلاف ہے۔ کیا ثابت کیا جا سکتا ہے
(...)سلام احادیث جو کہ بخاری میں ہیں مصدق ہیں۔

غلام احمد پرویز پاکستان
پاکستان ٹائمز لاہور ۵/۱/۵۸

حق کا دفاع

شیخ ابوزہرہ نے غلام احمد پرویز پر انتہائی سخت
(...)لفاظ میں تنقید کی۔ شیخ ابوزہرہ نے کہا۔ کہ اسلامی
(...)معاملات میں سنّت کی اہمیت قرآن سے کم نہیں ہے۔
(...) جا سکتا کہ اس میں بعض احادیث ضعیف بھی
(...)یا۔ اس سلسلہ میں مصری فاضل نے ایک مثال
(...)دیتے ہوئے کہا کہ آپ سونے کو یہ کہہ کر نہیں پھینک
(...)سکتے کہ اس میں ملاوٹ پائی جاتی ہے۔ مگر آپ سُنّت
(...)کے معاملہ میں اتنے فراخ دل کیوں ہو جاتے ہیں۔ شیخ
(...)ابوزہرہ نے خلیفہ عبدالحکیم اور مسٹر پرویز پر یہ الزام
(...)لگایا کہ وہ عربی زبان سے بے بہرہ ہیں۔ اور کہا کہ
(...)جب تک عربی زبان کا علم نہ ہو اس وقت تک قرآن و
(...)سنّت سے استنباط ممکن نہیں۔ جب آپ انگریزی
(...)قانون انگریزی جانے بغیر اور فرانسیسی قانون فرانسیسی
(...)جانے بغیر نہیں سمجھ سکتے تو آخر اسلام نے کیا قصور کیا
(...)ہے کہ اس کے قانون کو سمجھنے کے لئے عربی جاننے کی
ضرورت محسوس نہیں کی جاتی۔ جبکہ اس قانون کے

ماخذ کتاب و سُنّت اصل عربی میں ہیں۔
شیخ ابوزہرہ نے دونوں پاکستانی مندوبین کو
اسلامی تعلیم کا مشورہ دیا۔

مشہور منکر حدیث پرویز صاحب کے خیالات
کے متعلق ایک غیر ملکی عالم دین نے یہ طعنہ دیا کہ اگر
اُن کے ممالک میں کوئی شخص اس طرح مسلمان ہوتے
ہوئے سُنّت کا انکار کرتا تو اُسے قتل کر دیا جاتا۔

تسنیم ۱۳/۱/۵۸

شرعی قوانین

باطل کا حملہ

اسلام نے جرائم کے بارے میں جو قوانین وضع
کر رکھے ہیں وہ موجودہ زمانہ میں ناقابل عمل ہیں۔

پیرٹ جرمنی
لیل ونہار ۱۲/۱/۵۸

حق کا دفاع

(ابوزہرہ (مصر) نے اس سلسلے میں سعودی عرب
کی مثال دی اور کہا کہ وہاں اسلام کے تمام قوانین
رائج ہیں۔ اور ان پر کامیابی سے عمل ہو رہا ہے۔
اس لئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان قوانین کو دوسرے
اسلامی ممالک میں بھی رائج کیا جا سکتا ہے۔

ابوزہرہ (مصر)
لیل ونہار ۱۲/۱/۵۸

اسلام موجودہ حالات کے مطابق ہو سکتا ہے اس
میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ لیکن اگر بعض مسلمانوں
نے دوسرے طریقہ سے سوچا کہ یہ اس لئے تھا کہ
مسلمانوں نے اپنے قوانین چھپانا کرنے کی بجائے
یورپین تہذیب سے زیادہ رجوع کیا۔ چوری کی سزا
قطع ید پر اعتراضات کو اس زاویہ نگاہ سے دیکھنا
چاہئے۔ کہ چند افراد پر ترس کھانے سے اکثریت کے
نقصان کا احتمال ہے۔ سعودی عرب میں یہ قانون
رائج ہے۔ اور وہاں کے عوام چوروں کے خوف کے
بغیر اپنے دروازوں کو کھلا چھوڑ کر جا سکتے ہیں۔

شیخ احمد جمال سعودی عرب
پاکستان ٹائمز ۵/۱/۵۸

اسلام کا معاشی اور معاشرتی نظام
زمین کی ملکیت

باطل کا حملہ

زمین کسی کی ذاتی ملکیت نہیں ہو سکتی۔ یہ
ذریعہ پیداوار ہے۔ اسے تمام ضرورتمندوں کے

لئے کھلا رہنا چاہیئے۔

غلام احمد پرویز (پاکستانی)
منکر حدیث امروز ۷/۱/۵۸

حق کا دفاع

مصری مندوب عبدالوہاب عزام نے
بحث میں حصّہ لیتے ہوئے بعض مقالہ نگاروں کی
اس رائے سے اختلاف کیا کہ قرآن میں یہ ذکر ہے کہ
"زمین خدا کی ہے" اس لئے زمین پر ملکیت کا حق
کسی کو نہیں پہنچتا۔ ڈاکٹر عزام نے کہا کہ اس طرح
تو تمام مسلمان ہر چیز کو خدا کی ملکیت مانتے ہیں۔ اگر ان
لوگوں کی بات مان لی جائے۔ تو پھر کسی چیز پر بھی
ملکیت کا حق کسی کو نہیں پہنچتا۔ انہوں نے اس موقع
پر ایک چرواہے اعرابی کی مثال دی۔ جس سے کسی
نے پوچھا۔ "یہ بھیڑیں کس کی ہیں؟" اور فوراً جواب
دیا کہ جواب دیا کہ "خدا کا مال میرے پاس ہے"۔
مصری مندوب نے کہا کہ اعرابی کا یہ جواب انتہائی موزوں
ہے۔ ہمارے پاس جو کچھ ہے۔ وہ یوں تو سب خدا کا
ہے۔ لیکن اس نے یہ مال و اسباب امانتاً ہمارے سپرد
کر رکھا ہے۔ اور دُنیا میں ہمیں اس کی ملکیت کا حق
حاصل ہے۔

عبدالوہاب عزام سابق سفیر مصر
ہفت روزہ لیل ونہار ۱۲/۱/۵۸

اسلام میں ملکیت کا تصوّر موجود ہے۔ لیکن یہ تصوّر
کسی شے کے تصوّر پر مبنی ہے۔ اور اسلام انفرادی ملکیت
کا تصوّر غیر مشروط اور حتمی ہی نہیں ہے۔ جہاں تک زمین
کا تعلق ہے اس پر ملکیت کا حق جب اُس پر کاشت نہ
کی جائے تو ختم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ پیغمبر خدا اور حضرت
عمرؓ نے لوگوں کو عطا کی ہوئی زمینیں اس بنا پر واپس
لے لیں کہ اُن پر وہ کاشت نہیں کر سکتے تھے۔

پروفیسر علی حسن عبدالقادر (مصر)
امروز ۷/۱/۵۸

اسلام گو انفرادی ملکیت کو تسلیم کرتا ہے اور مالک
کو اپنی ملکیت کے استعمال کا پُورا حق دیتا ہے۔ لیکن اس
کے مقابلہ میں مملکت کو مفادِ عامہ کے لئے اس کی ملکیت
کے تصرف کا پورا حق حاصل ہے۔ گو اس تصرف کے لئے
مملکت کے تصرف کا پُورا حق حاصل ہے۔ گو اس تصرف
کے لئے مملکت کو معاوضہ دینا لازمی ہے۔ مگر اسلام میں
ذاتی ملکیت کے تصوّر کو سرمایہ داری کے نظام میں ذاتی
ملکیت کے تصوّر سے خلط ملط نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ
اسلام میں ذاتی ملکیت کے حق کے ساتھ کچھ پابندیاں
اور شرائط بھی عائد ہوتی ہیں۔ کیونکہ بنیادی طور پر اسلام
میں پوری دُنیا اللہ تعالےٰ کی ملکیت اور انسان اللہ تعالےٰ
کی طرف سے صرف ایک محافظ کی حیثیت رکھتا ہے۔
اس لئے یہ محافظ اس امر کا پابند ہے کہ وہ تمام اشیاء

کو اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے اصولوں کے مطابق استعمال کرے۔

ڈاکٹر محمد عبداللہ العربی (مصر)

امروز ۵۸/۱ ۲

جھلکیاں

پریس

پریس کو مذہب کے تابع رہ کر کام کرنا چاہیئے۔ پریس جیسے زبردست طاقت کے مالک ادارے کو اگر آزاد چھوڑ دیا جائے۔ تو ہو سکتا ہے کہ غیر ذمہ دار افراد کے ہاتھوں میں آجائے۔ اور ملک کی اخلاقی اور سماجی قدروں کا خون ہوتا رہے۔ افغانستان میں پریس پر پابندی ہے۔ اور وہاں اخبارات خلافِ مذہب اور اخلاق کوئی تحریر شائع نہیں کر سکتے۔

مولانا رشاد (افغانستان)

لیل و نہار ۵۸/۱ ۱۲

ڈاکٹر بوسانی (اٹلی)

اس بات پر بڑی حیرت کا اظہار کیا کہ اسلامی مجلس مذاکرہ میں مباحثہ انگریزی یا عربی میں ہوتا ہے حالانکہ پاکستان کی قومی زبان اُردو ہے۔ انہوں نے کہا کہ مَیں سوچ بھی نہیں سکتا کہ روم میں کوئی بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہو اور اس کی ساری کارروائی غیر اطالوی زبان میں ہو۔

لیل و نہار ۵۸/۱ ۱۲

اسلامی مجلس مذاکرہ

اسلامی مجلس مذاکرہ کا نُو روزہ اجلاس ختم ہُوا۔ ۳۲ ملکوں کے ایک سو ستر مندوبین نے اپنے ایک سو مقالوں میں خیالات کا اظہار کیا۔

مجلس مذاکرہ کے روح و رواں عرب علماء تھے

خیال تھا کہ غیر مسلم مستشرقین کی موجودگی سے مذاکرہ اور مباحثہ کا معیار بلند ہو گا۔ اور اسلامی دُنیا ان کی علمی خدمات سے مستفید ہو سکے گی۔ لیکن دانایانِ مغرب کی وضع احتیاط اور پُر اسرار خاموشی بڑی مایوس کن تھی۔ اس کے برعکس مصر، شام کے علماء نے جس علمیت، اعتماد اور جُرأت کا ثبوت دیا وہ قابلِ ستائش ہے۔ اس مجلس مذاکرہ کے روح و رواں دراصل یہی عرب علماء تھے جن کی لیاقت اور بالغ نظری نے ثابت کر دیا کہ اب دنیائے اسلام دانایانِ مغرب کی محتاج نہیں ہے۔ اور مسلمانوں کے تاریخی، تہذیبی، مذہبی اور معاشرتی مسائل کا تجزیہ خود مسلمان بطریقِ احسن کر سکتے ہیں۔

لیل و نہار ۵۸/۱ ۱۲

مفسدین کو اپنے ارادوں میں کامیابی نہیں ہوئی

...کی نیّتوں پر شبہ ظاہر کیا گیا ہے۔ اور مذاکرہ کے خفیہ اغراض و مقاصد کا کھوج لگانے کی کوشش کی گئی ہے ان بدگمانیوں کی تصدیق کرنا ہمارے اختیار سے باہر ہے البتہ اجلاس میں ایسے مقالے ضرور پڑھے گئے اور مباحثہ کے دوران میں بعض ایسی باتیں ضرور کہی گئیں جن سے شبہات کو تقویت پہنچتی ہے۔ لیکن شکر ہے کہ مفسدین کو اپنے ارادوں میں کامیابی نہیں ہوئی۔ وہ مندوبین کی توجہ اصل مسائل سے نہ ہٹا سکے۔ اور نہ مذاکرے کو وہ رنگ دے سکے۔ جس کی آرزو لے کر وہ یہاں آئے تھے۔

بقیہ جداگانہ انتخاب صفحہ ۲ سے آگے

خلافت چند طریقوں سے منعقد ہوتی ہے، ایک یہ کہ معززین قوم، رؤساء اور علماء وغیرہ اہل الرائے اشخاص بیعت کریں۔

(۳) سید ہند اور قاضی عضد الدین مواقف شرحِ مواقف میں جو عقائد اہلسنّت کی موثق ترین تصنیف ہے، لکھتے ہیں۔

وانہا (الامامتہ) تثبت بالنص من الرسول ومن الامام السابق بالاجماع وتثبت ایضاً ببیعتہ اہل الحل والعقد اہل السنّۃ والجماعتہ والمعتزلہ والصالحیہ من الزّیدیہ (ص ۶۰۶)

خلافت، رسول اور امام سابق کی تعیین سے اجماعاً، اور اہل حل وعقدِ ملک کی بیعت سے منعقد ہوتی ہے۔ اہل السنۃ والجماعۃ، معتزلہ، اور صالحیہ زیدیہ کے نزدیک ایسا ہی ہے۔

یہ تمام حوالجات امام الہند حضرت آزاد مدظلہٗ کی کتاب اسلامی جمہوریہ سے منقول ہیں۔ ان حقائق کی بنا پر ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ پاکستان میں صدر کا انتخاب اسلامی طریق پر کیا جائے۔ آئیے اب ذرا یہ دیکھیں کہ ملک کی سیاسی و نیم سیاسی اور مذہبی و نیم مذہبی جماعتیں طریقِ انتخاب کے مسئلہ پر کس طریق کی حامی اور قوم و ملک کا سرمایہ جو اسلام اور پاکستان کی فلاح کے نام پر اکٹھا کرتی ہے۔ کس طرح خلاف اسلام اور خلاف پاکستان نظریات پر صرف کر رہی ہے۔ ہم ذیل میں چیدہ چیدہ جماعتوں کی ایک مختصر سی فہرست مع نظریہ طریق انتخاب نقل کرتے ہیں۔

نام جماعت	نظریہ طریق انتخاب
۱۔ نیشنل عوامی پارٹی	مخلوط طریق انتخاب
۲۔ عوامی لیگ	″ ″ ″
۳۔ مسلم لیگ	جداگانہ
۴۔ نظام اسلام پارٹی (مشرقی)	″
۵۔ جماعت اسلامی	
۶۔ ری پبلکن	تھالی کا بینگن
۷۔ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان	اسلامی طریق

مُلک کے اخبارات و رسائل بھی مخلوط یا ... ہی کے حامی ہیں۔ صرف سہ روزہ ترجمان اس... ہی ایک واحد آزاد اسلامی نظریہ رکھتا ہے ... وہی اسلامی طریقِ انتخاب کا حامی ہے۔ جماع... پارٹیوں میں صرف ایک واحد جماعت جمعیۃ ... نہ مخلوط کی حامی ہے اور نہ جداگانہ کی۔ بلکہ ... انتخاب کی۔

یہی ایک جماعت ہے جس نے قیام پا... میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا تھا۔ اور بلا شبہ ... پاکستان کو صحیح معنوں میں پاکستان بنانے میں اسی کا حصّہ سب سے زیادہ ہوگا۔

مُودودی صاحب سے ایک سوا...

امیر جماعتِ اسلامی مولانا مودودی صا... جن کا (اپنے زعم کے مطابق) اوڑھنا اور ... صرف اسلام ہی ہے۔ آج کل جداگانہ طریق ... لئے ایک مہم سر کرنے کے لئے دربدر کی خا... چھانتے پھر رہے ہیں۔ مولانا طریق انتخاب ... مسئلہ پر ریفرنڈم کرانے کا مطالبہ بھی بڑ... زور شور سے کر رہے ہیں۔

ہمارا مودودی صاحب سے ا... سوال ہے اور وہ یہ کہ

کیا جُداگانہ طریق انتخاب شریعت ... کے مطابق ہے۔ کیا اسلامی طریقِ انتخاب ... جداگانہ ہے؟ کیا مخلوط و جداگانہ طریق ہائے ... سے کسی ایک انتخاب کو ریفرنڈم کے ذریعہ ... کرنا درست ہے؟ اور کیا کسی غیر شرعی ا... پاکستانی مسئلے پر قومی سرمائے کو ریفرنڈم ... کرنا آپ کے نزدیک درست ہے؟ جواب د...

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ۔

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر العلوم ضلع ...

کا بیسواں عظیم الشان سالانہ جلسہ بفضلہ تعا... تزک و احتشام سے ۱۰-۱۱-۱۲ مارچ ۱۹۵۸ء کو ان... تعالےٰ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مشاہیر بزرگان د... اکابر علماء کرام اپنے خیالاتِ عالیہ کا اظہار فرمائیں گے۔ لہٰذا مسلمانانِ علاقہ تشریف فرما ہو کر ثوابِ دارین حاصل...

بندہ فضل محمد عفی عنہٗ

مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی

نوٹ۔ (۱) خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا... ضرور دیا کریں۔ اور اپنا نام و پتہ خوشخط تحریر کیا کری...

(۲) ایجنٹ حضرات واجب الادا رقوم کی ادائیگی کی... جلد از جلد توجہ مبذول فرما کر ممنون فرمائیں۔

مینیجنگ ایڈیٹر

جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیمی اور تبلیغی سرگرمیاں

علماء اسلام ملتان کے زیرِ اہتمام ہفتہ وا
ہیں حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب نے
رآن پاک میں سب برسرِ اقتدار طبقہ کی غیر اسلامی
پر کڑی تنقید کی۔ اور اپیل کی کہ تمام حضرات
تِ اسلام کا احترام کریں۔ شیخ محمد یعقوب نے
میں ہونے والے فلمسٹار کرکٹ میچ پر سخت
ینی کی۔ اور اعلان کیا کہ ہم اس اخلاق سوز میچ
لاف پوری قوت سے جدو جہد کریں گے۔ کیونکہ
کے اخلاق کو تباہ کرنا پاکستان کے استحکام اور
کے خلاف ہے۔ شاہ افغانستان کا خیر مقدم کرتے
ے شیخ صاحب نے کہا کہ افغان ہمارے بھائی
شاہ کا استقبال سادہ طریقہ سے بھی ہو سکتا
مگر حکومت عوام کے خزانہ سے لاکھوں روپے خرچ
ہی ہے۔ اصل کام پاک افغان تعلقات ہیں۔
سال کی نظر رہے۔ بہرحال برادرانہ دورہ سے بہت
لیا جا سکتا ہے۔

موجودہ نظامِ تعلیم کو اکثر خرابیوں اور عریانی کا باعث
دیتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ جلد اس نظام کو بدلکر
سلامی طرزِ تعلیم رائج کیا جائے۔ کیونکہ یہ تمام نظامِ
یم انگریز کے نقشِ قدم پر چلایا جا رہا ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اخوۃ اسلام
ے اراکین کی معیت میں ۳۱ 1/58 کو ڈپٹی کمشنر صاحب
تان سے ملے۔ اور ملتان میں ہونے والے اخلاق سوز
رکٹ میچ کو بند کرانے کے لئے اخوۃ اسلام کی طرف
ے اقدام کرنے کا مشورہ دیا۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے
ہا کہ یہ حرکت واقعی اخلاقِ عامہ کو تباہ کرنے کے
تراف ہے۔ اور ملتان میں یہ میچ نہیں ہو سکے گا۔
2/58 کو آج پھر اخوۃ اسلام کا ایک وفد ڈپٹی کمشنر
صاحب کو اسی سلسلہ میں مل رہا ہے۔ شہر میں عوام
خت احتجاج کر رہے ہیں۔ مجلس انسداد فواحش
الات کا بغور مطالعہ کر رہی ہے۔ اگر کارپردازانِ
کٹ میچ نے پروگرام منسوخ نہ کیا تو مجلس انسدادِ
احش سختی سے سخت کارروائی کرنے سے احتراز
ہیں کرے گی۔ کیونکہ مجلس اس میچ کو اسلامی مفاد
کے خلاف بغاوت تصوّر کرتی ہے۔

ار العلوم احناف آف میسرز وھمنڈ ایجنسی سرحد

ں ایک عظیم الشان جلسہ زیرِ صدارت مولانا عبدالقیوم
صاحب صدر المدرسین دار العلوم منعقد ہوا۔ تلاوت
قرآن مقدس کے بعد حضرت العلامہ مولانا احمد اسد جان،
ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور نے اپنی تقریر میں
علماء کرام کو وقت کے اہم تقاضوں سے آگاہ کرتے ہوئے
کہا کہ آپ کا فرض ہے کہ آپ جمعیۃ کے جھنڈے تلے
جمع ہو کر ملک و ملت کی خدمت کامیابی سے انجام دیں۔
اس وقت پاکستان کی مقدس سرزمین اسلام دشمن
عناصر زور شور سے اسلامی شعائر کو ختم کرنے کے لئے
منظم طور پر کوشاں ہیں۔ مرزائیت، پرویزیت، چکڑالویت
دہریت و الحاد وغیرہ کے طوفان برپا ہیں۔ ان تمام
کفر نواز قوتوں کو پائمال کرنے کا واحد ذریعہ جمعیۃ العلماء
اسلام کو مستحکم اور منظم بنانا ہے۔ مولانا نے جمعیۃ کے
اغراض و مقاصد منشور و پروگرام اور حقیقی نصب العین
پر تبصرہ کرتے ہوئے مسلمانانِ پاکستان سے جمعیۃ کی
پوزیشن کو مضبوط بنانے کی اپیل کی۔ دار العلوم احناف
کے دو صد (۲۰۰) طلباء کرام اور مدرسینِ عظام نے اپنی
رضاکارانہ خدمات پیش کیں۔ یعنی جمعیۃ علماء کی جماعت
انصار اللہ میں شامل ہوئے۔ آخر میں امیر جمعیۃ سرحد
مولانا سید گل بادشاہ صاحب کے ساتھ برخوردار
جمیل الرحمٰن صاحب کی وفات حسرت آیات پر ہمدردی
کا اظہار کیا گیا۔

محمد عثمان نائب صدر جمعیۃ علماء اسلام دوآبہ

بھیں تحصیل چکوال ضلع جہلم میں

جلسہ ہوا۔ جنابِ ناظمِ اعلیٰ نے درس قرآن مجید کے
بعد ترجمان سے اہم خبریں سنائیں۔ حوالدار شاہنواز
صاحب (انصار الاسلام کی تنظیم اور جلسہ کے انتظام)
کی کوششوں کو سراہا۔ حوالدار صاحب نے اپنے
حسنِ تدبّر سے کارکنوں میں نئی روح پھونک دی۔

ناظمِ اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بھیں تحصیل چکوال ضلع جہلم

جمعیۃ طلباء اسلام جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا

کی کانفرنس کا پہلا اجلاس منعقد ہوا جس میں مولوی
نور محمد کیمل پوری متعلم جامعہ ہذا نے عربی میں تقریر کی۔
قبلہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب شیخ الجامعہ و
مہتمم نے عربی تقریر کا خلاصہ بیان فرمایا۔ اس کے
بعد مولوی محمد یونس صاحب ہزاروی متعلم جامع ہذا
نے اُردو میں تقریر کی۔ مفکر ملت حضرت مولانا
عبدالواحد صاحب ناظم مرکزیہ نے خطاب فرمایا۔ علم
کی فضیلت بیان فرماتے ہوئے طلباء کو نیک بننے
ترغیب اور بُری عادتوں سے بچنے کے لئے تنبیہ فرمائی۔
دوسرے اجلاس میں مولوی صبغۃ اللہ شیرانی متعلم
جامعہ ہذا نے عربی میں "رسول کسے کہتے ہیں۔ اور
دُنیا میں کیوں بھیجے جاتے ہیں" کے موضوع پر تقریر کی۔
مولانا عبدالواحد نے ملکی حالات پر تبصرہ فرمایا۔ جمعیۃ
کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ اس سے ہر قسم کا
تعاون کرنے کی اپیل فرمائی۔ اور ترجمانِ اسلام کی توسیع
کے لئے خریدار بنائے۔ آخر میں حضرت مولانا قاری
عبدالرحمٰن صاحب نے فضیلتِ علم پر جامع تقریر فرمائی۔
اچھی تقریر کرنے والے طلباء کو انعامات تقسیم کئے گئے۔

محمد رفیق انبالوی نائب ناظم جمعیۃ طلباء

تشکیل حلقہ گوٹھ ذاریجہ تعلقہ گڑھی لیسین گوٹھ اور گوٹھ آربائی میں جلسہ منعقد ہوا

مولانا محمد یوسف صاحب نے مقاصد جمعیۃ پر روشنی ڈالی۔
اور توحید و سنّتِ نبوی پر تقریر فرمائی۔ مندرجہ ذیل
عہدیداران و ممبران منتخب ہوئے :۔

صدر محمد یوسف عفی عنہ چنو
ناظم اعلیٰ ماسٹر لطف اللہ ذاریجہ
نائب ناظم حاجی امید علی و
خزانچی ملا محمد سلمان آربائی

اسماء ممبران

۱۔ محمد یعقوب ذاریجہ	۱۰۔ محمد حسن ذاریجہ
۲۔ محمد صدیق "	۱۱۔ حاجی عبدالرزاق وگرہ
۳۔ حبیب اللہ "	۱۲۔ امان اللہ "
۴۔ محمد صالح "	۱۳۔ گل محمد "
۵۔ شاگرد علی نواز "	۱۴۔ عبدالرحیم خاں "
۶۔ لونگ "	۱۵۔ عبدالقادر خاں آربائی
۷۔ عطا محمد "	۱۶۔ نظر محمد "
۸۔ گل بہار "	۱۷۔ محمد حسن "
۹۔ ملا سلویہ "	۱۸۔ عبدالستار "

گوٹھ مومن وزیہ مدرسہ مفتاح العلوم، تعلقہ گڑھی لیسین ضلع سکھر میں جلسہ منعقد ہوا

مولانا محمد یوسف صاحب نے مقاصد جمعیۃ پر روشنی ڈالی
اور توحید و سنّت نبوی پر تقریر فرمائی۔ مندرجہ ذیل
عہدیداران و ممبران منتخب ہوئے :۔

صدر محمد یوسف چنہ
ناظم اعلیٰ محمد صالح خطائی گوپانگ
نائب ناظم مولوی شفیع محمد مہر
خزانچی عبدالعزیز چنو

اسماء ممبران

۱۔ ماسٹر محمد عثمان وذیہ	۱۱۔ طالب علم سکندر ربرہ
۲۔ طالب علم عبدالعزیز گوپانگ	۱۲۔ طالب علم حبیب اللہ چنو
۳۔ طالب علم محمد عالم "	۱۳۔ جناب ہدایت اللہ اٹرو
۴۔ طالب عبدالعزیز وذیہ	۱۴۔ " غوث محمد چنو
۵۔ طالب علم بشیر احمد	۱۵۔ " محمد دین
۶۔ طالب علم عبدالحکیم مہر	۱۶۔ " رستم الدین
۷۔ طالب علم قائم الدین مہر	۱۷۔ " حاجی غلام نبی صاحب
۸۔ مُلّا امداد اللہ رہرہ	۱۸۔ ملا سرھو چنو
۹۔ طالب علم محمد مراد مہر	۱۹۔ جناب عبدالرزاق چنو
۱۰۔ ملا عبدالرحمٰن چنو	۲۰۔ " عبدالکریم وذیہ

جمعیۃ کی نئی تشکیل

جمعیۃ طلباء اسلام خانپور کی اپیل پر جناب

محمد اسمٰعیل صاحب متعلم انٹرمیڈیٹ پشاور شہر سے لبیک کہتے مندرجہ ذیل جمعیۃ طلباء اسلام کی شاخ قائم کی:

جمعیۃ طلباء اسلام باغبان ڈھیری پشاور

صدر - مولانا فضل ہادی صاحب
ناظم اعلیٰ - مولانا عبدالرحمٰن صاحب
نائب ناظم - مولانا رحیم اللہ صاحب

پروگرام میں تبدیلی

حضرت مفتی محمود صاحب نائب صدر مرکزیہ کے حکم کے مطابق شجاع آباد۔ خان گڑھ کے پروگرام میں تبدیلی کر دی جاتی ہے۔

شجاع آباد - یکم مارچ
خان گڑھ - ۲ - مارچ

محمد یعقوب ناظم جمعیۃ ملتان

ناظم دورہ و فد مرکزیہ مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی نوٹ فرمالیں۔

کلورکوٹ ضلع میانوالی میں دو روزہ سیرت کانفرنس

منعقد ہوئی۔ دن کے اجلاس حکیم حافظ عبدالرحیم صاحب کی زیر صدارت ہوئے۔ اور رات کے اجلاس کی صدارت مولانا محمد عبداللہ صاحب نے کی۔ اس کانفرنس میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم، مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم، مولانا خالد محمود صاحب ایم اے پروفیسر سیالکوٹ۔ مولانا محمد رمضان صاحب رکن مرکزی شوریٰ تحفظ ختم نبوت۔ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب جتوئی اور حافظ نذیر احمد صاحب میانوالی نے تقاریر فرمائیں۔ حضرت قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ، نے نہایت محققانہ اور حکیمانہ انداز میں مسلک دیوبند کی وضاحت فرمائی۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کا پروگرام پیش کیا۔ کانفرنس کے پہلے اجلاس میں مولانا حکیم محمد عبداللہ نے بین الاقوامی اسلامی مذاکرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہ اسلامی مذاکرہ اسلام کے لئے نقصان دہ ثابت ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ چودہ سو سال کی تاریخ شاہد ہے کہ اسلام کے ساتھ ہمیشہ عیسائیت نے ٹکرلی ہے۔ اور آج بھی دنیا کے حالات بتا رہے ہیں کہ عیسائیوں کے مقابلہ میں سب سے بڑی طاقت مسلمان ہیں جنہیں ختم کرنے کی تدبیر ہر وقت سوچی جاتی ہے۔ لیکن اسلامی مذاکرہ میں عیسائی مسلم اتحاد کی خواہش ظاہر کی گئی ہے مجھے سمجھ نہیں آتا۔ ایک طرف عیسائی ملکوں کے جرائد میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور رہنمایان اسلام کی تصویروں اور مضمونوں کی صورت میں توہین کی جاتی ہے۔ ایسے جرائد پر کوئی پابندی نہیں۔ بلکہ دوسرے ملکوں اور امریکی سفارت خانوں میں بھیجے جاتے ہیں اور دوسری طرف اتحاد کے نعرے بلند کئے جاتے ہیں۔ اگر عیسائی نمائندوں کے اندر اتحاد کی تڑپ ہوتی تو وہ پہلے گستاخ جرائد کے ... ہم تک ... دیتے اور پھر ہماری طرف دستِ اتحاد بڑھاتے۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ عیسائیوں کے ہاتھ میں اتحاد کا چارٹ ہے اور دوسرے میں مسلمانوں کے دل زخمی کرنے والا نشتر ——

اس کے بعد موصوف نے ایک قرارداد پیش کی جس میں حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے سانحہ ارتحال پر گہرے رنج و الم کا اظہار کیا گیا۔ حضرت مولانا عبداللطیف نے اپنی تقریر کے آغاز میں چند منٹ درد و غم میں ڈوبے ہوئے انداز میں حضرت شیخ رح کے مختصر حالاتِ زندگی بیان فرمائے —— رات کے اجلاس میں مولانا حکیم محمد عبداللہ نے مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا اور قراردادیں پاس کرائیں —— کانفرنس میں پاس شدہ قراردادیں مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) مسلمانانِ کلورکوٹ کا یہ اجتماع حکومتِ پاکستان سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ مرزائیوں کو مسلمانوں سے الگ غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور کلیدی آسامیوں پر متمکن مرزائیوں کو اور ان مسلمان افسروں کو جن کی بیویاں مرزائیت سے تعلق رکھتی ہیں فی الفور برطرف کیا جائے۔

(۲) مسلمانانِ کلورکوٹ کا یہ اجتماع مفتی سرحد حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم پوپلزئی پر قاتلانہ حملہ کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ اور حملہ آور کی اس بزدلانہ اور وحشیانہ جسارت کو کسی گہری سازش کا پیش خیمہ سمجھتا ہے۔ اور حکومتِ پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس امن سوز اور اتحاد دشمن اقدام کی پوری تحقیق کر کے نفاق و شقاق پیدا کرنے والی سازش کا انسداد کیا جائے۔ اور ملزم کو سخت سزا دے کر آئندہ کے لئے ایسے پُرخطر اقدامات سے ملک و ملّت کو محفوظ رکھا جائے۔

غزل

(از حسین احمد سوزؔ لدھیانوی منڈی سکھیکی)

کون ہے غارتگرِ حسنِ گلستاں، ہم کہ تم
کون ہے اس دور میں تخریبِ ساماں ہم کہ تم
سچ کہو ہے دامنِ کردار کس کا داغدار
کون ہے اب بے نیازِ عہد و پیماں ہم کہ تم
کس کے خنجر سے ٹپکتا ہے غریبوں کا لہو
دورِ استبداد پر ہے کون نازاں ہم کہ تم
وقت کے بازار میں یہ بیچتا پھرتا ہے کون
قدرِ دیں، شانِ سلف اور جنسِ ایماں ہم کہ تم
کس نے لوٹی ہے نگارانِ چمن کی آبرو
کون ہوگا حشر میں سر در گریباں ہم کہ تم
رنگ اک دن لائے گا خونِ شہیدانِ وفا
دیکھنا پھر کون ہوتا ہے پشیماں ہم کہ تم

خانیوال میں جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

عظیم الشان تبلیغی کانفرنس

بتاریخ ۲۸ - فروری ۱۹۵۸ء

زیر صدارت شیخ الاسلام اعلیحضرت مولانا احمد علی

صدر جمعیۃ مرکزیہ لاہور

شرکائے کانفرنس اسمائے گرامی علماء کرام

۱ - حضرت مولانا علامہ شمس الحق صاحب افغانی وزیر قلات۔
۲ - حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی
۳ - حضرت مجاہد ملّت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ مرکزیہ۔
۴ - حضرت علامہ خالد محمود صاحب پروفیسر
۵ - حضرت مولانا عبدالقادر صاحب ناظم جمعیۃ
۶ - حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب صدر
۷ - حضرت مولانا قائم الدین صاحب مبلغ
۸ - حضرت حافظ الحدیث مولانا عبداللہ درخواستی

ابوالارشد دوست محمد
ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام خانیوال

مندرجہ ذیل نے مودودی مسلک سے توبہ کی

اور آئندہ ان کو نوٹ ووٹ نہیں دیں گے۔

شہر وہوا ضلع ڈیرہ غازی خاں تحصیل ...
چوہدری محمد عمر مہاجر انبالوی۔ چوہدری خلیل انبالوی۔ ملا عبدالمجید انبالوی۔ صوفی عبدالرحیم انبالوی ... عبدالعزیز۔ سردار سرفراز خاں دوکاندار۔ خان ... بکھائی۔ خان رب نواز خاں بکھائی۔ اللہ نواز ... کلاتھ مرچنٹ۔ حاجی فیض اللہ۔ حاجی سیف ... خان امیر خان۔ خان عبداللطیف خاں کار ... چکی آٹا والی۔ حاجی مولوی اللہ بخش صاحب خطیب مسجد افغان۔ خان قادر بخش۔ شیخ غوث محمد۔ شیخ ... عبدالمجید حلوائی۔ صوفی غلام صدیق۔ صوفی ملک ... صوفی مبارک جو رکن تھا۔ صوفی عبدالصمد۔ حاجی ... کلاتھ مرچنٹ۔ محمد جان پٹھان۔ خان محراب خان ... حاجی موچی۔ سردار رب نواز خاں۔ غلام اکبر ... مستری غلام سرور نمبردار اندر کوٹ وہوا۔ ... غلام فرید۔ الحافظ القاری مہرداد۔ خان رحمت ... پٹھان۔ بکو مولوی بستی سلطان۔ نوزنگ وہوا۔ صوفی ... بستی جت وہوا۔ سردار غلام قادر خاں موضع ... مولوی غلام نبی مڈل سکول لترہ۔ مولوی اللہ بخش امام مسجد موضع جلو والی۔ جناب داور خاں انبالوی ... بڈھا لوہار۔ حاجی محمد نواز زرگر۔ مرزا لوہار۔ خان ... کمھار کلاتھ مرچنٹ۔

...نو ہار ضلع سکھر (سندھ) میں

منعقد ہوا حضرت حافظ عبد المجید صاحب ناظم ... رستم ضلع سکھر نے توحید وسنت کی روشنی ... کی اہمیت واضح فرمائی کہ آنحضرت ... اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو نہ بھولنا چاہئے ... پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔"

... بعد جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض ومقاصد ... عوام کو مطلع فرمایا۔ اور جمعیۃ میں شامل ہونے ... اپیل کی۔ چنانچہ اسی وقت دو سو سے زائد ... شامل ہو گئے۔ آخر سب نے ہاتھ اٹھا کر وعدہ کیا ... شامل ہو جائیں گے۔

... نماز جمعہ کے بعد جناب حضرت خلیفہ احمد دین صاحب ... جامع تقریر سے باطل فرقوں کی تردید فرمائی اور ... ربانی کے کارنامے بیان فرمائے۔ حاضرین نے جمعیۃ ... رکنیت کا وعدہ فرمایا۔

(۱) آخر لاء کمیشن میں پرویز کے خلاف (۲) ... اسلامی طریق انتخاب کے خلاف (۳) ایک ... کے خلاف (۴) مولانا مفتی عبد القیوم پوپلزئی ... کے خلاف (۵) مال روڈ لاہور خنزیر کا گوشت ... کے خلاف قرار دادیں پاس ہوئیں۔

مولانا عبد الحق خازن جمعیۃ رستم ضلع سکھر

...جناب مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

...مولانا عبد القادر صاحب قاسمی کی رہنمائی سے شہر سانگھڑ (سندھ) میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام اور انتخاب عمل میں آیا۔

امیر۔ جناب مولانا محمد سلیم صاحب

نائب امیر۔ ملک محبوب الٰہی صاحب

ناظم اعلیٰ۔ محمد اکبر صاحب

نائب ناظم۔ غلام نادر صاحب

خازن۔ غلام محمد صاحب الحلوی

مندرجہ ذیل حضرات نے جمعیۃ میں شمولیت فرمائی۔

عبد المجید صاحب قریشی۔ مبارک علی ہوٹل والے ... حاجی میاں جان۔ فہیم الدین۔ محمد شفیع۔ خوشی محمد ... امام الدین۔ عبد الجبار۔ غلام رسول چک ۱۱ ... عبد الرحمٰن درویش۔ خیر الدین۔ مستری گل زمان ... محمد طفیل۔ الٰہ بخش۔ محمد حنیف۔ مستری ... محمد اسمٰعیل ٹیلر۔ عبد الغفار چک ... حافظ حمید الدین۔

قصبہ بہاول نونار ی حلقہ ٹھل ضلع جیکب آباد (سندھ)

میں زیر صدارت مولانا عمر الدین صاحب نائب امیر ضلع جیکب آباد، ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں قصبہ مذکور اور گرد ونواح کے لوگ کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ مولانا عبد الحمید صاحب امیر ابتدائی جمعیۃ قریہ صادق آباد حلقہ کندہ کوٹ نے ایک مجاہدانہ تقریر کرتے ہوئے موجودہ حکومت پاکستان کی بدعنوانیاں اور جمعیۃ علماء اسلام کی ضرورت اور اہمیت پر خوب

...

اسوۂ صحابہؓ پر تقریر کرتے ہوئے جمعیۃ کے اغراض ومقاصد کی وضاحت فرمائی۔ نیز ووٹ کی اہمیت کو بیان کیا۔ آئندہ انتخابات میں جمعیۃ علماء اسلام کے نمائندوں کو کامیاب بنانے پر زور دیا۔ اور حاضرین سے جمعیت میں شامل ہونے کے لئے اپیل کی۔ چنانچہ عام حاضرین نے جمعیت کی رکنیت قبول کر کے جمعیۃ قائم کی۔ جسے حاجی مدینہ خان کو دوسہ حلقہ کندہ کوٹ کی جمعیۃ کے ساتھ ملحق کیا۔ جس کے رضا کار انصار الاسلام باوردی شریک جلسہ تھے۔

محمد مراد ناظم جمعیۃ حاجی مرید خان کو دوسہ حلقہ کندہ کوٹ۔

علماء کا تبلیغی دورہ

جمعیۃ علماء اسلام بھیں کے زیر اہتمام اپنی نوعیت کا پہلا اجتماع ہوا۔ امیر جمعیۃ ضلع جہلم حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب رضا کاران جمعیۃ کے ہمراہ علامہ رشید الدین محمود صاحب پروفیسر مرے کالج سیالکوٹ اور مولانا عبد اللطیف صاحب ناظم اعلیٰ ضلع جہلم کے استقبال کے لئے اڈہ لاری پر تشریف لے گئے۔ وہاں سے معزز مہمانوں کو گھوڑوں پر جلوس کی شکل میں بمقام بھیں لایا گیا۔ بچے خوشی خوشی استقبال کے لئے حاضر ہوئے۔ اور نعرۂ تکبیر سے اپنے جذبات کی تسکین کرتے رہے۔

مولانا عبد اللطیف صاحب ناظم اعلیٰ اور ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب کی تقاریر ہوئیں۔ دوسری نشست میں علامہ صاحب سٹیج پر تشریف لائے۔ امیر جمعیۃ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ حضرت مدنیؒ نے علامہ صاحب کا حاضرین جلسہ سے تعارف کرایا۔ اس کے بعد علامہ صاحب کی تقریر شروع ہوئی۔ شانِ نبوت آپ کا اصل موضوع تھا۔ علاوہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے خصائل آپ نے مخصوص انداز میں بیان فرمائے۔ گو اس قصبہ کے رہنے والوں کو امیر جمعیۃ مدظلہٗ سے تعلق کی بدولت بڑے بڑے بزرگانِ دین کی تقاریر سے استفادہ کی توفیق نصیب ہوئی۔ لیکن علامہ صاحب کی تقریر سے حاضرین بہت متاثر ہوئے۔ جامع مسجد کا وسیع صحن اس قدر بھر گیا کہ سینکڑوں حاضرین مسجد کے گیٹ اور بازار میں کھڑے رہے۔ تیس رضا کار انصار الاسلام کے بلّے کندھوں پر لگائے وردیوں میں ملبوس شامل جلسہ تھے۔ علاقہ ہٰذا کے لوگوں کے لئے بھی انصار الاسلام کی تنظیم بھی ایک نئی چیز تھی۔ چکوال اور سانگ کے رضا کار بھی تشریف لائے۔ قم کسر، جیٹھل اور جبیر پور میں بھی تقاریر ہوئیں۔

خلیل الرحمٰن ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بھیں ضلع جہلم

جبوڑی تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ

میں زیر صدارت حضرت پیر طریقت مولانا مولوی محمد یوسف صاحب اجلاس منعقد ہوا۔ جناب مولانا مولوی عبد الحی صاحب امیر حلقہ اپر پکھلی نے جمعیۃ کے اغراض ومقاصد اس کا آئندہ پروگرام اور اسلام میں خدمات علماء پر تقریباً تین

...

... جامع ... فرمایا۔ نیز پیر طریقت بابا ... مولوی محمد یوسف صاحب نے بھی جامع تقریر کی۔ اس جلسہ کا عوام پر بہت اچھا اثر ہوا۔ خانانِ جبوڑی نے جلسہ کی کاروائی میں پورا حصہ لیا۔ اور مہمانوں کی اچھی خاطر تواضع کی خصوصاً خان صاحب محمد یونس خان جو ایک متشرع باعمل نوجوان ہیں مہمانوں کے قیام وطعام میں پیش پیش رہے۔ مندرجہ ذیل عہدہ داروں کا انتخاب ہوا۔

امیر۔ جناب مولانا محمد گل صاحب

نائب امیر۔ " قلندر صاحب

ناظم اعلیٰ۔ جناب پیر طریقت مولانا مولوی محمد یوسف صاحب

ناظم نشر واشاعت۔ جناب مولانا داؤد صاحب بڑ بیلہ

خازن۔ جناب بابو فضل داد صاحب کالا تھمر حینٹ

سالار۔ مولوی گل سعید صاحب چمل باغ

ارکانِ شوریٰ۔ کالا خان۔ جہانداد خان۔ معرفت خان۔ اکبر خان۔ میر افضل خان۔ حاجی میر افضل صاحب۔ عبد القیوم خان۔ اقبال خان۔ اجون خان دیبل۔ فخر نوجوانان محمد یونس خان۔ تاج محمد خان۔

ڈاکٹر محمد ہارون ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ اپر پکھلی

سخت سزا

(از ناظم اعلیٰ)

ہر جماعت میں اوقات کی پابندی اور ڈسپلن کو اہمیت حاصل ہوتی ہے مگر الحمد للہ تعالیٰ کہ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان، کے مرکزی دفتر لاہور بیرون دہلی دروازہ میں اس کا بڑا اہتمام ہے۔ اور اس دفتر میں تمام جماعتیں ہر ایک کو حق حاصل ہے کہ وہ کسی بھی فروگزاشت کے خلاف اصلاحی قدم اٹھائے۔ اس بارہ میں ہمارے دفتر مرکزیہ کے انچارج محترم مولانا غازی خدا بخش صاحب بڑے سخت واقع ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی دینی صلابت میں مزید اضافہ اور اصابت میں ترقی عطا فرمائے۔ وہ دفتر یا خدام جمعیۃ میں کوئی اصولی کمزوری برداشت نہیں فرماتے۔ جس کا تازہ ثبوت یہ ہے کہ میرا پروگرام یکم فروری ۱۹۶۵ء کو حیدر آباد سندھ پہنچنے کا تھا میں نے اس امید پر کہ شاید ایک گاڑی سے لاہور اتر کر دوسری گاڑی پر سوار ہونے کے لئے مہلت مل جائے۔ دفتر کو اطلاع کر دی تھی۔ لیکن وقت کی تنگی اور حیدر آباد کے کام کی اہمیت کے پیش نظر میں لاہور میں اتر نہ سکا۔ بجائے اس کے میں نے راولپنڈی اتر کر حضرت مولانا عبد الحکیم صاحب صدر تحفظ ختم نبوت سے ختم نبوت کانفرنس میں شریک نہ ہونے کی اجازت مانگی۔ غلطی صرف یہ ہوئی کہ میں لاہور نہ اتر سکنے کی اطلاع سفر میں غازی صاحب موصوف کو نہ دے سکا۔ وہ اتنی سی غلطی کو بھی برداشت نہ کر سکے اور اس کی اتنی سخت سزا دی جس کا اثر میرے بیسیوں متعلقین پر پڑا اور ان کو سخت پریشانی لاحق ہو گئی۔ غازی صاحب موصوف کو مذاق سوجھا اور آپ نے اپنے مخصوص مزاحی انداز میں میرا تبلیغی حلیہ شائع کر کے گمشدگی کا اعلان فرما دیا۔ اگرچہ سمجھدار طبقہ کو انہوں نے مطمئن کرنے کیلئے یہ کافی سمجھا کہ اسی اخبار میں میرا اداریہ اور پروگرام بھی موجود ہے۔ بہرحال میں غازی صاحب ناظم دفتر مرکزیہ کی اس سخت گیری کی قدر کرتا ہوں۔

متفرق خبریں

ضلع جھنگ میں حق بلیل کے واقعہ نے ایسی خطرناک صورت اختیار کی کہ اخبارات کو اس بارہ میں مقالات لکھنے پڑے اور یہ قضیہ بالآخر ایوان حکومت میں زیر بحث آیا۔ اس سلسلے میں اہل سنت والجماعت کی جانب سے جھنگ میں ایک کانفرنس کے انعقاد کا بندوبست ہو رہا تھا۔ مختلف اسلامی انجمنوں کے سربراہوں اور حضرات پیران عظام کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی جا چکی تھی۔ اس کانفرنس کے ذریعے اہل سنت والجماعت حکومت سے مطالبہ کرنے والے تھے کہ دفعہ ۱۵۳ الف کے تحت ملزمان کے خلاف مقدمہ چلانے کی اجازت دی جائے۔ اور ایسے واقعات کی مستقل روک تھام کا بندوبست کیا جائے۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے مقدمہ چلانے کی اجازت دے دی ہے۔

تیونس کے صدر حبیب بورقیبہ نے فرانس کو خبردار کیا ہے کہ ہم اپنے ملک سے فوجیں نکالنے کے لیے جنگ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا فرانسیسی فوجوں کے انخلاء کے سلسلے میں فرانس سے کسی قسم کی مفاہمت نہیں کی جا سکتی۔ فرانس کی فوجوں کے خلاف جو پابندی لگائی گئی ہے۔ اگر اس کی خلاف ورزی کی گئی تو اس کا جواب طاقت سے دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ضرورت ہوئی تو میں صدر کی حیثیت سے مزاحمت کی تنظیم میں حصہ لوں گا۔

بخشی غلام محمد کی پولیس نے زیارت حضرت بل اور سری نگر میں شیخ عبداللہ کی تقریروں کے بعد متعدد سیاسی کارکنوں کو گرفتار کیا ہے۔ ان پر غدارانہ سرگرمیوں کا الزام عائد کیا ہے۔ جو لوگ گرفتار کئے گئے ان میں جامع مسجد سری نگر اور درگاہ حضرت بل کے متولی بھی شامل ہیں۔

لاھور سنت نگر جمعیۃ علمائے جموں و کشمیر کا ایک عظیم الشان اجلاس زیر صدارت مولانا سید میرک شاہ صاحب صدر اوقاف بورڈ و صدر جمعیۃ علمائے جموں و کشمیر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کے بعد علامہ سید ابن الحسن شاہ گیلانی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علمائے جموں و کشمیر نے اپنی تقریر میں کہا کہ اگر بخشی نے شیخ عبداللہ کو جلاوطن کیا تو اس پار کے کشمیری مہاجرین شیخ صاحب کی جلاوطنی کو ایک منٹ کے لیے بھی برداشت نہیں کریں گے۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ سب کچھ پنڈت نہرو کی سازش سے ہو رہا ہے۔

مقبوضہ کشمیر کے وزیراعظم بخشی غلام محمد نے کل رات سری نگر میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بھارت کے ساتھ کشمیر کے الحاق کا مسئلہ ختم ہو چکا ہے۔ اور رائے شماری کا مطالبہ کرنے والے "بیوقوفوں کی جنت" میں رہتے ہیں۔

راشن میں تخفیف کے خلاف گجرات میں مکمل ہڑتال ہو گئی۔ تمام سیاسی جماعتوں کی طرف سے راشن بحال کرنے کا مطالبہ، ہزاروں افراد کا جلوس ضلع کے حکام کے دفاتر کے سامنے مظاہرے۔ مظاہرین "ہائے آٹا" "پورا راشن دو" اور "ہائے روٹی" کے نعرے لگا رہے تھے۔

منٹگمری۔ غریب کسان پارٹی کے ایک اجلاس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ مہاجر اور انصار کے سوال کو ختم کیا جائے۔ اور بے دخل ہونے والے ہر مزارع کو کم از کم ساڑھے بارہ ایکڑ اراضی دی جائے۔

ھندوستانی لوگ سبھا میں اس بات کا پھر اعادہ کیا گیا کہ ہندوستان ۱۹۶۲ تک پاکستان کو نہری پانی کی سپلائی بند کر دے گا۔ خواہ اس وقت صورت کیسی ہی ہو۔

کراچی مرکزی کابینہ نے مہاجرین کو شہری متروکہ جائیداد کے معاوضے کی ادائیگی کے متعلق بعض اہم فیصلے کئے ہیں۔ کہ ہر دعویدار قابض مہاجر کو اس کے تصدیق شدہ دعاوی کے معاوضے میں سے ایک مکان اور ایک دکان دے دی جائے۔ اور پوری کوشش کی جائے کہ جن دعویدار مہاجروں کے پاس کوئی مکان نہیں ہے۔ ان کو ان کے انتخاب پر ایک مکان دیا جائے۔ متروکہ مکانات اور دکانات جو اس تقسیم کے بعد بچ جائیں گے ان کو محدود طور پر نیلام کر دیا جائے گا۔

کراچی میں باسمتی چاول کی فروخت بند کر دی گئی ہے۔ اور اب راشن کی دکانوں میں صرف کنگنی چاول ملتا ہے۔ حکومت نے باسمتی چاول کی برآمد کا فیصلہ کیا ہے اور اس کے عوض گندم درآمد کی جائے گی۔

سمتھ یونین ارضی فلکیاتی رصدگاہ کے سائنسدانوں نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ دنیا کے مختلف مقامات پر امریکی مصنوعی سیارہ "ایکسپلورر" کو دیکھنے والی جماعتوں کی قابل اعتماد اطلاعات سیارہ کے مدار کا اندازہ لگانے کے لئے کافی ہیں۔

اخبار فروش یونین کا سالانہ اجلاس

لاہور میں اخبار فروش یونین کی دعوت پر غازی خدا بخش نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہر انسان کو اپنی زندگی کا مقصد فراموش نہ کرنا چاہیئے۔ ایک اچھا اخبار فروش اچھا لٹریچر فروخت کر کے اپنا پیٹ بھرنے کی کوشش کرے گا۔ برا اخبار فروش وہ ہے جو برے لٹریچر اور اخلاق سوز ادب کی اشاعت میں حصہ لے۔ جہاں پیٹ بھرنا ضروری ہے وہاں حلال و حرام کی تمیز اشد ضروری ہے۔ ایڈیٹر مضمون تیار کرتا ہے خوشنویس اسے لکھتا ہے اور اخبار فروش اسے قارئین تک پہنچاتا ہے کمانے کے لحاظ سے یہ سب ضروری ہیں۔ ان میں ہر فرد کا کام ضروری ہے۔ ہر فرد اپنے کام میں دیانتداری سے کام لے۔ ہر شخص اچھائی اور نیکی کی طرف رہنمائی کرے تبلیغ کا مطلب پہنچانا ہے۔ تو پھر ایڈیٹر سے لے کر اخبار فروش تک اچھی بات ہی کیوں نہ پہنچائے۔ آپ سب حضرات ایسے اخبار و رسائل کی توسیع و اشاعت میں زیادہ کوشش کریں جن کا کام فراہمی سرمایہ نہیں بلکہ حق کی اشاعت اور نظام عدل کو قائم کرنا ان کا مقصد ہے۔ ملک نصر اللہ خان عزیز نے تائید کرتے ہوئے کہا واقعی بلحاظ مزدور ہم میں کوئی فرق نہیں، ہمارا مقصد نیک ہونا چاہیئے۔ الحاج منشی نور احمد صدر خوشنویس یونین نے اسلام پر زندگی بسر کرنے کی تلقین فرمائی۔ اور اتفاق کی برکتیں بیان کیں۔

پاکستان مسلم لیگ کے صدر کی

پاکستان مسلم لیگ کے صدر سردار عبدالرب چار ماہ سے قلب کے عارضہ میں مبتلا تھے کے باعث ۱۴ فروری کو انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ وہ کراچی کے ہسپتال میں دو ماہ بھی رہے۔

آپ سیاست میں حصہ لینے سے پہلے ایک کامیاب وکیل کی حیثیت سے پریکٹس کرتے تھے میں آپ کانگریس کی تحریک میں حصہ لیتے رہے۔ اس آپ نے تحریک خلافت میں بھی حصہ لیا۔ اس آپ مسلم لیگ میں شامل ہو گئے۔ اور حصول پاکستان کی جدوجہد میں حصہ لینے لگے۔ چنانچہ ہندوستان کی وزارت میں جو چار مسلم لیگی وزراء لئے گئے ان میں عبدالرب نشتر بھی شامل تھے۔ قیام پاکستان پہلی کابینہ میں وزیر مواصلات بنایا گیا۔ اس کے پاکستان کے وزیر صنعت بھی رہے۔ ۱۹۵۰ صوبہ پنجاب کا آپ کو گورنر بنا دیا گیا۔

ضروری اطلاع

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ بخیریت ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ سندھ کا دورہ ہیں۔ ان کا اداریہ دفتر میں بذریعہ موصول ہوا ہے آئندہ ۲۴ فروری کے ترجمان اسلام میں شائع تار بھیجنے والے اور خطوط لکھنے والے حضرات مطمئن

پشاور ۱۴۔ فروری افغان حکام نے جلال آباد میں پاکستانی قبائل کے چار سو ٹرک پکڑ لئے ہیں علاوہ چار سو پاکستانی ڈرائیور اور کلینر وغیرہ ہفتہ سے وہاں نظر بند ہیں۔ ان سے زبردستی کام لیا جا رہا ہے۔ جو لوگ ایسا کرنے سے انکار کرتے انہیں زدوکوب کیا جاتا ہے اور تکلیفیں پہنچائی ان کے ٹرک پہاڑوں سے پتھر ڈھونے کے لئے کئے جا رہے ہیں۔ پشاور میں افغانستان کے قونصل صافی پر الزام لگایا کہ شاہ ظاہر شاہ کی آمد پر جو خیر سگالی کا جذبہ پیدا ہو گیا تھا۔ اسے تباہ کرنے میں ان کا ہاتھ ہے۔ پاکستانی قبائل نے دھمکی دی ہے کہ اگر ۲۴ گھنٹے کے اندر ان کے ٹرک نہ چھوڑے گئے تو تورخم اور کے درمیان چلنے والے افغان ٹرکوں اور دوسری کے خلاف جوابی کاروائی کی جائے گی۔

لاھور ۱۴۔ فروری۔ دس سال پرانے تنازعہ کشمیر کی آخری کوشش کے خاتمہ پر اقوام متحدہ کے نمائندہ ڈاکٹر فرینک اپنی رپورٹ لکھنے کے لئے جینوا روانہ ہو گئے۔ انہوں ملک فیروز خاں نون سے چالیس منٹ کی آخری ملاقات

روزنامہ

ترجمانِ اسلام

جمعیۃ ... پاکستان کا ...

زیرِ سرپرستی شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ

ڈیکلریشن نمبر ۷۱۳۲
... ایڈیٹر
... غلام غوث ہزاروی
... عبدالواحد
... عبدالقادر قاسمی
مینیجنگ ایڈیٹر
غازی خدا بخش

قیمت
... روپے آٹھ آنے
فی پرچہ: دو آنے

جلد ۱ | جب ۳۰؍ ۴ شعبان المعظم ۱۳۷۷ھ مطابق ۲۰؍ ۲۴ فروری ۱۹۵۸ء موافق ۹؍ ۱۳ پھاگن ۲۰۱۴ بکرمی | شمارہ ۷۰-۷۱

لمعات

(ابوالوقت ناسوتی)

جمہوریۂ اسلامیہ پاکستان کا وزیرِ تعلیم

پاکستان کا سرکاری اور قانونی نام جمہوریۂ اسلامیہ پاکستان ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ پاکستان میں جمہوریت اور اسلامیت پر اربابِ اقتدار کو اتنا اصرار ہے کہ ملک کے نام ہی سے ملک کی پالیسی کا اعلان ضروری ہے تاکہ دُنیا کے اربابِ خرد و ہوش نام سُنتے ہی حسنِ ظن میں مبتلا ہو جائیں۔ اور ہمارے متعلق اچھے خیالات کا اظہار کریں —— یہ تو تھا قال ... جمہوریت کا حال یہ ہے کہ دس گیارہ سال کے عرصہ میں اب تک ہم ایک بار بھی الیکشن نہیں کرا سکے۔ اور وزارتیں ہیں کہ بغیر جمہور کی رائے کے گرگٹ کے روایتی رنگ کی طرح دن میں کئی بار بدلتی رہتی ہیں —— اور اسلامیت کا یہ حال ہے۔ کہ جدھر دیکھتا ہوں اُدھر "ثقافت ہی ثقافت" ہے ثقافتی ناچ نہ صرف مشرقی پاکستان کی خصوصیت ہے جہاں بلبلِ مرحوم چہکتا اور پھدکتا تھا۔ اور اپنی جہاں افروز ... کے ساتھ ناچتا تھا بلکہ اب مغربی پاکستان کی ہر محفل "آشیانۂ بلبل" بنی ہوئی ہے —— باقی رہ گیا صرف پاکستان تو اس کی پاکی کو جتنا چاہے نیچے کھینچ لیجئے اور جتنا چاہے اُوپر اوڑھ لیجئے ع

نہ ایمان جائے نہ ایقان بگڑے

اس کا تدارک یوں کیا جا سکتا تھا۔ کہ اسلامی اور جمہوری اقدار کی تبلیغ و تعلیم کا انتظام کیا جاتا، تاکہ یہ نسل جو انگریزی مکاتبِ فکر کی تعلیم یافتہ ہے۔ اگر جمہوری اور اسلامی اقدار کی حفاظت نہیں کر سکی تو آئندہ نسل ہی یہ انتظام کر سکے مگر اربابِ اقتدار نے جمہوریت و اسلامیت کی تعلیم کے انتظام کی خاطر جو وزیر بڑی سوچ بچار کے بعد اب مقرر فرمایا ہے وہ مسٹر بی۔ کے داس ہیں۔ سبحان اللہ کیا اسلامیت ہے اور کیا جمہوریت۔ مسٹر ... کے داس کی اسلامیت تو نام سے ظاہر ہے اور جمہوریت کی سند انہیں ہندو ازم کی چھوت چھات سے حاصل ہوئی ہے۔ پاکستان کی بھیڑوں کے لئے یہ روایتی .... رکھوالا جو مقرر فرمایا گیا ہے۔ ع

پسلی پھڑک اُٹھی نگہِ انتخاب کی

آخر کب تک یوں اسلام اور جمہور پاکستان کے ساتھ مزاح و تمسخر ہوتا رہے گا۔ ہمارے اربابِ اقتدار ہمارے صبر کا امتحان لینا چاہتے ہیں یا شئے لطیف سے عاری ہیں؟ منڈل سے جو مٹی ڈھیلے ہم کو حاصل ہوئے اُن سے ہم نے کوئی سبق حاصل نہیں کیا۔ اور اب بی کے داس کی اچھوتی بانگی دیکھنا چاہتے ہیں؟

کاک ٹیل

مرزا غالب صرف شاعر ہی نہ تھے، پیر مے فروش کے مرید بھی تھے لیکن جب کچھ دنوں بعد اس "پیری مریدی" میں کچھ بے لطفی سی پیدا ہو گئی تو پھر نوبت یہاں تک پہنچ گئی ؎

غالب چھٹی شراب پر اب بھی کبھی کبھی
پیتا ہوں روزِ ابر و شبِ ماہتاب میں

پاکستان بننے سے پہلے ہمارے اربابِ اقتدار سب کے سب (اِلّا ماشاءاللہ) حلیفِ غالب بلکہ شریکِ غالب تھے۔ پاکستان بنا تو شرمِ خدا و رسولؐ تو کیا دامنگیر ہوتی، شرمِ رعایا البتہ گلوگیر ہو گئی اور میخواری کا سلسلہ بھی پرمٹوں اور دعوتوں تک محدود ہو گیا۔ گویا پرمٹ روزِ ابر اور دعوتیں شبِ ماہتاب بن کر دل لبھانے لگیں۔ ہمارے اربابِ حکم کی اس کبھی کبھی کی دل لگی سے غیر ملکی سفارت خانے بھی واقف ہیں۔ اور وہ کبھی کبھی روزِ ابر و شبِ ماہتاب کا سامان بہم پہنچا کر ان کی تالیفِ قلوب کا سامان کرتے رہتے ہیں۔ لیکن اب جرمنی کے سفارت خانے نے ایک قدم اور آگے بڑھایا ہے۔ اور اس نے لاہور کے اخبار نویسوں کو فلیٹی ہوٹل میں ایک کاک ٹیل پارٹی دینے کی دعوت دی ہے۔

اس کے متعلق ایک معاصر رقم طراز ہے:۔

غیر ملکی سفارت خانے کے عملے کو اتنا بے صبر نہیں ہونا چاہئے کہ وہ ہماری روایات کی کھلم کھلا خلاف ورزی پر آمادہ ہو جائیں۔

معاصر نے سولہ آنے بات صحیح فرمائی۔ مگر جب ہمارے اپنے اہل الرائے اس قدر پست اخلاق کے مالک ہوں کہ وہ انہی غیر ملکی سفارت خانوں میں 'شراب' کی بھیک کے لئے چکر کاٹنے کو کارِ ثواب سمجھتے ہوں تو غیر ملکی سفارت خانے کیسے یہ جان لیں کہ ہم لوگ دخترِ رز کے دشمنوں میں سے ہیں۔ ہمارا طرزِ عمل ہی ہمارا شاہدِ عادل ہے۔ جب طرزِ عمل سے تو ہم غیر ملکی سفارت خانوں کے سامنے شراب کی بھیک کے لئے ہاتھ پھیلائے پھرتے ہیں تو وہ لوگ یہ کیسے جانیں کہ ہم شراب کو حرام قرار دیتے ہیں۔ اور غیر ملکی سفارت خانوں کے کارکنوں سے پہلے ہمیں اپنے بھائیوں کی اصلاح کا کام کرنا چاہئے۔ جب تک کاک ٹیل دعوتوں کے قبول کرنے والے موجود ہیں اس وقت تک یہ دعوتیں ہوتی رہیں گی۔ ہاں اگر ان دعوتوں میں جانے والا کوئی نہ ہو تو یہ دعوتیں خود بخود رُک جائیں گی۔ کیا ہم نے "کارِ زمین" کو ٹھیک کر لیا ہے کہ ہم "آسمان" کے ساتھ بھی اُلجھنے لگ گئے ہیں۔ غیر ملکی سفارت خانوں کا کام ہی کیا ہے؟ یہی تو ہے کہ وہ ہمیں بہلا پھسلا کر اپنی حکومت کا ہمنوا بنائیں۔ اور بہلانے پھسلانے کے لئے دخترِ رز سے بڑھ کر اور کیا حربہ کارگر ہو سکتا ہے؟ وہ تو اپنے فرائض صحیح طور پر ادا کر رہے ہیں۔ کیا ہم بھی اپنے فرائض پر کبھی آمادہ ہوں گے؟

"ایکسپلورر" کے آلات

امریکی سیارہ ایکسپلورر کے متعلق کچھ معلومات ملاحظہ فرمائیے:

ایکسپلورر ننھا سا سیارہ ہونے کے باوجود اپنے اندر کتنے آلات لئے ہوئے ہے۔ اس کا اندازہ صرف اس کی ناک کے حصے سے کیا جا سکتا ہے۔ اس میں کا قطر چھ انچ اور لمبائی صرف ڈھائی انچ ہے۔ اور اس میں مندرجہ ذیل آلات ہیں:

(باقی بر صفحہ ۲)

غازی خدا بخش پرنٹر پبلشر نے پنجاب پریس لاہور میں چھپوا کر دفتر ترجمانِ اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

علمائے اسلام کی خدمت میں

(از جناب غازی سراج الدین صاحب منیر جوہر آباد)

اسلامی نظام میں دین و دنیا الگ الگ چیزیں نہیں بلکہ باہم لازم وملزوم ہیں۔ مشہور قرآنی دُعا کہ "ہمیں اس دُنیا واُخروی دُنیا دونوں کی اچھائیاں عطا فرما" کے مطابق دُنیاوی وسیاسی معاملات بھی دینِ اسلام کے تابع ہیں۔ مغرب کی یہ فاش غلطی کہ سیاست کو مذہب سے الگ کر دیا۔ موجودہ دُنیا کی ساری مشکلات کا باعث ہے۔ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ سیاست کو بھی دین کے اخلاقی و روحانی اصولوں کے تابع کیا جائے۔ تاکہ سیاست کے نام پر انسان ہوس پرستوں کے ظلم وتعدی کا شکار نہ بننے پائیں۔ اس اسلامی حقیقت کو علمائے اسلام اپنے خطبات جمعہ میں واضح کر کے عوام کے ذہنوں میں مضبوطی کے ساتھ بٹھا دیں۔ انشاء اللہ وبفضلہ اس کے نتائج بہت اچھے ہونگے۔

برطانوی شہنشاہیت نے اپنی دجّالی سیاست کے ماتحت ملت اسلامیہ کی قیادت وسیادت علمائے اسلام، کے ہاتھوں سے چھین کر مغرب زدہ دُنیا دار طبقہ کے ہاتھوں میں رفتہ رفتہ دیدی۔ اس پالیسی کے بھیانک نتائج آج پاکستان میں سب کے سامنے ہیں۔ دُنیا دار لیڈروں نے سارے ملک کو اپنی طبع آزمائیو کا شکار بنا رکھا ہے۔ اور آج جو کچھ کہتے ہیں اس کی تردید چند دنوں کے بعد کر دیتے ہیں۔ اُن کے سامنے کوئی نصب العین نہیں سوائے ہوس اقتدار اور ذاتی فوائد کے۔ اسلام کو یہ مغرب زدہ لیڈر زبان سے تو مان لیتے ہیں۔ مگر ایڑی چوٹی کا زور لگا کر اسلام کو عمل میں نہیں آنے دیتے۔ آج کل ان مغرب کے پجاریوں نے اسلامیات کی ایک ہی اصطلاح نکالی ہے۔ جس کا تمام تر مقصد یہ ہے کہ اسلام کو دُنیاوی وسیاسی معاملات سے بالکل الگ کر دیا جائے۔ علمائے اسلام بتائیں کہ قرآن وحدیث نے تو ساری دین محمدی کی تعلیم کو "الاسلام" کا نام دیا ہے۔ پھر کسی کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ غلط فہمی پیدا کرنے والی اسلامیات کی اصطلاح رائج کرے۔

علمائے اسلام کا فرض ہے کہ وہ سیاست کے میدان میں آئیں۔ مگر کتاب وسُنّت کا پیغام لے کر سیاسی مناصب اور عہدوں پر قبضہ کئے بغیر علماء کا کوئی مستقبل نہیں ہے۔ اگر علمائے اسلام سیاست سے دُور رہے تو انہیں مغرب زدہ لیڈر ایک نہ ایک دن اس درجہ مفلوج کر دیں گے کہ وہ دین کا بھی نام نہ لے سکیں گے۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ کی اشاعت ۹ دسمبر میں ایک نوجوان کا خط شائع ہوا ہے جس میں اس گمراہ نے حکومت کو مشورہ دیا ہے کہ ترکی کی طرح سے پاکستان میں بھی دینِ اسلام کو تمام شعبہائے زندگی و حکومت سے نکال باہر کیا جائے۔ بفضلِ خدا میں خود اعلےٰ درجہ کا انگریزی داں ہوں۔ اور مغربی علوم میں انتہا درجہ کی سند رکھتا ہوں۔ مجھے اپنے اُن بھائیوں کی ذہنیت کا پُورا پُورا پتہ ہے جو مغربی علوم وفلسفہ یا کمیونزم سے اس قدر مرعوب ہو چکے ہیں۔ کہ وہ اسلام کو ماضی کی یادگار کے سوا اور کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ اسی طبقہ کے لوگ آج حکومت کی کلیدی آسامیوں پر قابض ہیں۔

اگر صرف دس دس عالم اور دینی مزاج کے نمائندے صوبائی اور مرکزی اسمبلیوں میں منتخب ہو کر چلے جائیں تو وہ اس لادینی اور دہریہ رجحان کو روک سکتے ہیں۔ اگر علماء الگ تھلگ رہے تو کفر والحاد اور دہریت کا یہ سیلاب سر سے اُوپر گزرنے لگے گا اور پھر کوئی چیخ وپکار کام نہ دے گی۔ نوجوان علماء اسلام کا فرض ہے کہ وہ انگریزی اور علوم جدیدہ بھی پڑھیں تاکہ ہر شعبۂ زندگی کو کامیابی کے ساتھ اسلام کے ماتحت کر سکیں۔ سارے ملک کی خطابت علمائے اسلام کے ہاتھوں میں ہے۔ وہ ہر جمعہ کو ٹھوس دینی مضامین کی تیاری کر کے انگریزی داں طبقہ کی رہنمائی کیا کریں۔ کہ وہ آنے والے انتخابات میں علمائے اسلام اور دیندار مسلمانوں کو منتخب کریں۔ علمائے اسلام کی متحدہ و متفقہ طاقتور آواز حکومت کو گھٹنے ٹیک کر اسلامی راہ وروش اختیار کرنے پر مجبور کر سکتی ہے۔

انشاء اللہ علمائے اسلام کی تنظیم اور جدوجہد بے حد کامیاب ہوگی۔ مگر وہ اُسی جوش وخروش، عزم واراده اور صدق وخلوص سے اُٹھیں جس طرح وہ تحریک خلافت اور تحریکِ ختم نبوت کے لئے اُٹھے تھے۔ دینِ اسلام حق ہے اور یہ تمام باطل خیالوں اور نظاموں پر غالب آکر رہے گا۔ ہمّتِ مرداں، مددِ خدا۔ انشاء اللہ وبفضلہ فتح علمائے اسلام کی ہوگی۔

بقیہ لمعات صفحہ ۱۲ سے آگے۔

۱۔ اندرونی درجہ حرارت ناپنے کا آلہ

۲۔ بیرونی درجہ حرارت ناپنے کا آلہ

۳۔ آلات کا ایک پُورا مجموعہ جس میں بیرونی خلا سے کاسمک شعاعوں کی بارش ناپنے کے لئے شعاع پیما شامل ہے۔

۴۔ سیارہ پر شہابی خاک کی کثافت ناپنے کا آلہ۔

۵۔ شہابوں کی رگڑ سے پیدا ہونے والے کناوُ ناپنے کا آلہ۔

۶۔ میٹر ریڈنگ کو ریڈیائی اشارات میں منتقل کرنے کے آلات۔

۷۔ ایک مائیکروفون

۸۔ دو بیٹریاں

۹۔ دو ریڈیو ٹرانسمیٹر

یہ ایک انسانی ایجاد ہے۔ اس کے مق... ایک خدائی ایجاد کا طول وعرض بھی ملاحظہ ہو... میں سے کس نے نہیں دیکھی؟ چیونٹی کا طول کیا عرض کیا؟ اس کے بیان کی بھی کوئی ضرورت... اور پھر یہ دیکھئے کہ جس قدر اعضا او... تحریک ہاتھی میں ہیں وہ قدرت نے سب چیونٹی... رکھے ہیں۔ ان آلات کو گننے کے لئے کسی اخبار... صفحہ کیا اس اخبار کی ایک دو اشاعتیں بھی... بلکہ علمِ تشریح کی مجلدات میں ان آلات کی... جا سکتی ہے۔ جو ہزاروں صفحات میں پھیلی... ہاتھی کی طرح چیونٹی بھی روزانہ کھاتی ہے... ہے اور فضلہ خارج کرتی ہے۔ ہاتھی کی طرح... ہے پھرتی ہے اور اپنے سے کئی گنا بڑا... اُٹھاتی ہے۔

پھر کتنا تعجب ہے کہ ایکسپلورر کے ب... کی خداوندی کا تو ہم اعتراف کرتے ہیں۔ مگر... بنانے والے کی خدائی ہماری نظروں میں ص... اعتراف تک کی مستحق ہے۔ اور بس۔ کاش ہم... اردگرد کی چیزوں میں اچھی طرح غور وفکر ک... عادی ہوتے تو ہم خدا کی خدائی سے اس قد... بے پروا نہ ہوتے۔

مودودی اخبار کوہستان کی عاد...

خدا کسی کو بُری عادت نہ ڈالے۔ مودو... پیروکاروں کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ ہر ایس... کریں گے جس سے علماء کرام کی تنقیص ہو سکے... میں ان کو اسلام کے بالکل خلاف کرنا پڑے... نہیں جھجکتے۔ کوہستان اخبار کی یہ عادت بد... ترقی پذیر ہے۔ اس نے قومیں اوطان سے بن... مذہب سے۔ یہ مسئلہ چھیڑ کر شیخ الاسلام... مولانا سیّد حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ... پر کیچڑ اچھالنا شروع کیا ہے۔ جن کے بہ... مودودی نے حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ... کے خاندان کی خواتین کا ذکر شرک وبدعات... عائد کر کے کیا۔ جس نے امام ربّانی مجدد الف... رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ پر تنقید کرنے میں... نہیں کی۔ جس نے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ... تمیم داری رضہ والی کے مضمون کو افسانہ (جھ... لکھ مارا۔ جس نے تمام محدثین کے مسلم معیار... کو اپنی رائے سے رد کر دیا۔ جس نے حضرت... کی حیات جسمانی کے قرآنی ثبوت سے صاف...

باقی...

ترجمانِ اسلام لاہور

مدیر اعلیٰ غلام غوث ہزاروی

فروری ۱۹۵۸ء

خون کی ارزانی اور متحدہ اقوام کی عیارانہ پالیسی

...تحدہ اقوام کے غلط اصول

...اقوام کی انجمن آزادیٔ اقوام کی مدعی اور امن عالم ...ر ہے۔ اور اسی لئے وہ کسی قوم یا ملک پر جارحانہ ...اور ظلم و تعدی کرنے کے خلاف ہے۔ اور ہونا بھی ...اس کا کام ہے کہ کم از کم اپنے ممبر ممالک کے تنازعات ...ت کو ختم کریں۔ اور اس کے ممبر ممالک کا فرض ہے ...ں کے جھگڑوں کا انفصال متحدہ ممالک کی جنرل اسمبلی ...تی کونسل سے کرائیں۔ مگر واقعات و حقائق پر ...ے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح لیگ آف ...(سابقہ لیگ اقوام) کفن چوروں کی جماعت تھی۔ ...اقوام کی انجمن بھی اقوام غالب کی لونڈی ہے جس ...شہوۃ جوع الارض اور مستعمرانہ اغراض کی تکمیل کے ...حسب ضرورت استعمال کرتی رہتی ہیں۔ اس کے ...نہ انہیں مظلوم سے کوئی ہمدردی ہے نہ کمزور ممالک ...زادی کا پاس۔ اپنے مخصوص مفادات کے مقابلہ میں ان ...اصول کی کوئی پروا ہوتی ہے نہ وہ امن عالم کو تباہ کر دینے ...ے اقدامات کرنے میں کوئی شرم محسوس کرتے ہیں۔ اور ...ی لئے اس کے بنیادی قواعد و ضوابط میں آپ کو ایسی ...یزیں ملیں گی جن سے ممبر ممالک کے اندر تفاوت اور فرق ...ب نمایاں طور سے نظر آئے گا۔ اور جمہوری اصول کو ذبح ...نے کے مترادف ہوگا مثلاً چند بڑی طاقتوں کو حق تنسیخ ...یا جس کا مطلب یہ ہے کہ اقوام متحدہ کا متفقہ فیصلہ ایک ...ت اور صرف ایک بڑا ملک روس ہو یا امریکہ اس کی رائے ...اف ہو تو اپنے اس حق تنسیخ کی وجہ سے وہ متفقہ فیصلہ ...ر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کشمیر کے سلسلہ میں رائے ...ہر نے پاکستان کی حمایت کی تو عالمی سیاست کے پیش نظر ...س نے حق تنسیخ استعمال کر کے اس کو رد کر دیا۔ اگرچہ ...ستان گورنمنٹ نے امریکہ سے دفاعی معاہدات کر کے روس ...اپنے عمل کے جواز کا موقعہ دیدیا تھا۔ لیکن اس طریقہ سے ...ر صورت انصاف کا خون ہو سکتا ہے۔

ایک اور بات خاص طور پر لائق التفات ہے۔ کہ ...ول عظمیٰ میں اگر کوئی امن عالم یا آزادیٔ اقوام کے خلاف ...قدم اٹھائے تو اس پر توجہ نہیں دی جاتی۔ چاہے انسانیت ...تباہ اور شرافت کا جنازہ نکلتا جا رہا ہو۔ ان متحارب اور خود غرض ...ول عظمیٰ کی ہوس ملک گیری کے تختۂ مشق زیادہ تر بلکہ کلیۃً ...مسلم ممالک ہوتے رہتے ہیں۔ ہم یہاں چند مثالیں پیش کریں گے ...جن سے واضح طور پر معلوم ہو سکے۔ کہ مسلم قوم کا خون کتنا ارزاں ہے

اور متحدہ اقوام عیارانہ پالیسی کے دلدل میں کس طرح پھنسی ہوئی ہے۔

لاقانونی اور اسلام دشمنی کی پہلی مثال

پہلی مثال یہی کشمیر کا مسئلہ ہے۔ جس کو عرصۂ دراز سے سلامتی کونسل نے معلق کر رکھا ہے۔ وہ اپنے شطرنج سیاست میں الجھی ہوئی ہے وہ حق کے لئے کسی کو ناراض نہیں کرنا چاہتی۔ وہ مظلوم کی حمایت کر کے عملاً انصاف پسندی کا ثبوت دے کر اپنے مقاصد مشؤمہ کو نقصان نہیں پہنچانا چاہتی۔ اور سچ پوچھو تو واقعہ مصر کے بعد مسئلہ کشمیر نے سلامتی کونسل اور متحدہ اقوام کا بھرم تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ بیچارہ سہروردی امریکہ کی دم تھامے تھامے اور کشمیر کشمیر کرتے کرتے برٹش کھلاڑیوں کے ہاتھ سے اتنا پٹ گیا کہ سر گنجا ہو گیا۔ امریکہ کی خاطر بھاشانی کو چھوڑا۔

دوسری مثال

فرانس برطانیہ اور یہودی تینوں اقوام متحدہ کے ممبر تھے۔ اور مصر بھی ممبر تھا۔ اول الذکر تینوں کو مصر کے خلاف اپنے جائز حقوق کے لئے سلامتی کونسل کی طرف رجوع کرنا چاہئے تھا۔ لیکن تینوں نے انتہائی ڈھٹائی اور درندگی سے مصر پر اچانک حملہ کر کے تمام بین الاقوامی جنگی اصولوں کی مٹی پلید کر کے رکھ دی۔ پھر بے حیائی کی حد ہو گئی۔ کہ انگریزوں نے اعلان کیا کہ ہم یہود و مصر کی جنگ روکنے کے لئے میدان میں آئے ہیں۔ یہ تو خیر گزری کہ مصری عربوں کو اللہ تعالےٰ نے استقامت بخشی اور اللہ تعالےٰ نے مسلمانانِ عالم کے الحاح و زاری پر رحم کھا کر غیبی مدد فرمائی ورنہ اگر فرانس و برطانیہ کی عظیم طاقتیں دو دن میں نہر سویز پر قبضہ۔ قاہرہ اور تمام بندرگاہوں پر تسلط جما دیتیں۔ اور مصر گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جاتا۔ تو نہ بلگانن کی دھمکی کام آتی۔ نہ امریکہ اور سلامتی کونسل کی کوئی تجویز کارگر ثابت ہوتی۔ اور نہ بیچارے سکندر مرزا اور سہروردی کی دوڑ دھوپ اور عرب ممالک کی دیگ میں چمچہ ہلانے کی کوئی ضرورت محسوس ہوتی۔ اللہ تعالےٰ نے کرم فرمایا کہ حملہ آور درندوں کی پٹائی اور رسوائی عربوں کے استقلال اور استقامت اور ناصر کی اولوالعزمی سے سلامتی کونسل کی لاج رکھ لی۔ پھر بھی سوائے اس کے کہ حملہ آور خائب و خاسر لوٹے۔ اتنے بڑے جرم کی سزا میں نہ ان کی گوشمالی ہوئی۔ نہ ان پر تاوانِ جنگ ڈالا گیا

سلامتی کونسل کے اس اقدام میں بھی یہ کہا جا سکتا ہے کہ مصری مہم میں برطانیہ کی کامیابی کے نتیجہ میں سویز مصر، فلسطین۔ عراق و شام حجاز و یمن اور پاکستان و دیگر ایشیائی ممالک میں برطانیہ کا جو رسوخ و نفوذ بڑھتا وہ امریکی اقتدار پر ضرب کاری ہوتا اور ہو سکتا ہے۔ کہ اسی لئے امریکہ نے یہ قدم اٹھایا ہو اور ممکن ہے برطانیہ کے کان میں یہ کہہ کر اٹھایا ہو۔ کہ اب جنگ تم نہیں جیت سکتے۔ کہیں بلگانن کے راکٹوں کا شکار نہ ہو جاؤ۔

بہرحال اس حملہ میں جس درندگی اور بربریت کا ثبوت دیا گیا وہ بیان سے باہر ہے اور متحدہ اقوام کے ماتھے پر کلنک کا دائمی ٹیکہ۔ شہری آبادی پر اندھا دھند آتش باری کی گئی اور متوقع عالمگیر جنگ کی کوئی پروا نہیں کی گئی۔

تیسری مثال

تیسری مثال الجزائر کا حادثہ ہے۔ جہاں سالہا سال سے جہاد آزادی جاری ہے۔ آزادیٔ اقوام کی مدعی اقوام متحدہ کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ لاکھوں عرب جام شہادت نوش کر چکے۔ اور روزانہ شہید ہو رہے ہیں۔ لیکن امنِ عالم کے ان علمبرداروں کے ہاں گویا یہ کوئی بات ہی نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں ہمیں اپنی پاکستانی حکومت سے سخت شکایت ہے کہ ملک کے ہمہ گیر مطالبہ کے باوجود وہ مسلمانانِ الجزائر سے کوئی دلچسپی نہیں لے رہی۔ امریکہ۔ انگریز وغیرہ فرانس کے وحشیانہ مظالم پر خاموش ہیں تو ہمارے سیاسی لیڈروں کو بھی سانپ سونگھ گیا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں نے ملک بھر میں احتجاجی جلسے کر کے حکومت کو اپنا اثر و رسوخ استعمال کرنے کی توجہ دلائی۔ لیکن وہ آئے دن فرانس سے تازہ معاہدات کر کے دوستی کو بڑھا رہی ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

چوتھی مثال

چوتھی اور تازہ مثال جو نہایت ہی تکلیف دہ ہے۔ کہ فرانس کی وحشی فوج نے شمالی افریقہ کے عرب ملک ٹیونس کے ایک شہر سعدی یوسف پر بمباری کر کے شہر کو تباہ کر دیا ہے۔ ایک مدرسہ پر بھی بمباری کی۔ ایک سو مسلمان شہید ہوئے۔ اس واقعہ سے تمام عرب ممالک میں ہلچل برپا ہو گئی۔ ٹیونس کے بعض مقامات پر فرانس کے فوجی اڈے ہیں۔ عربوں نے مطالبہ کیا ہے کہ فوراً فرانسیسی افواج سے ہمارا ملک خالی کر دو۔ سفارتی تعلقات ختم ہو گئے ہیں۔ اور الجزائر و مراکش کے بعد اب ٹیونس نے دول عظمیٰ سے احتجاج کیا ہے، دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ دراصل مسلمانوں اور عربوں کی بہادری اور حربی طاقت کی دھاک بیٹھ گئی ہے۔ اب مغربی ممالک گھبرا رہے ہیں

باقی بر صفحہ ۵ کالم ۲

کوڑے لگانے کی سزا

اخبار جنگ مورخہ ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۷۸ھ میں وزیر اعظم پاکستان ملک فیروز خاں نون کی تقریر پڑھی گئی۔ جس میں یہ الفاظ ہیں کہ جو بل واپس لیا گیا ہے اس میں کوڑے لگانے کی سزا کی بھی گنجائش تھی۔ مگر یہ سزا انسانیت سوز ہے۔ اور کسی آزاد ملک میں یہ سزا برداشت نہیں کی جا سکتی۔ علاوہ ازیں اخبار ۲۱ جمادی الثانی میں بھی ملک صاحب کی تقریر پڑھی گئی۔ اس میں یہ الفاظ ہیں کہ نئے بل سے کوڑے لگانے کی سزا کی دفعہ اس لئے نکالی گئی کہ یہ سزا نہایت غیر مہذبانہ ہے اور کوئی آزاد ملک اسے برداشت نہیں کر سکتا۔

لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان دونوں اخباروں میں ملک صاحب کی تقریر کے یہ الفاظ بھی موجود ہیں۔ کہ نئے بل کے تحت فوج اور پولیس کو مشرقی پاکستان کی سرحدوں سے پانچ میل تک کے علاقہ میں سمگلروں پر گولی چلانے کا اختیار دے دیا گیا ہے۔ اور اخبار جنگ میں یہ تصریح بھی ہے کہ یہ گولی چلانے کا قانون وہی ہے جس کا اہتمام اُس بل میں کیا گیا تھا جو واپس لیا گیا ہے۔

اب ہم اس پر تو آگے کلام کریں گے کہ کیا کوڑے کی سزا فی الواقع غیر مہذبانہ ہے یا نہیں لیکن پہلے ہماری گزارش یہ ہے کہ سمگلروں پر گولی چلا کر ان کو جان سے مار دینا تو نئے بل میں بھی مستحسن سمجھا گیا اور واپس کردہ بل میں بھی اور اسی واپس کردہ بل کی اس دفعہ کو نئے بل میں بحال رکھا گیا۔ لیکن کوڑے لگانے کی سزا کی دفعہ جو پہلے بل میں تھی وہ نئے بل سے اس لئے نکالی گئی کہ اس کو نہایت غیر مہذبانہ اور انسانیت سوز اور آزاد ملکوں کے لئے ناقابلِ برداشت سمجھا گیا۔ تو یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ ایک ہی جرم میں جان سے مار دینا تو مستحسن ہو اور اسی جرم میں کوڑے لگانے کی سزا انسانیت سوز اور نہایت غیر مہذبانہ اور ناقابل برداشت ہو۔ حالانکہ اگر کسی مجرم سے پوچھا جائے کہ تیرے اس جرم پر دو سزاؤں میں سے ایک سزا کا تمہیں اختیار ہے یا تو گولی کو منظور کر لے اور زندگی سے ہاتھ دھو لے یا چند کوڑے منظور کر لے۔ بتلاؤ تم کس سزا کو اختیار کرتے ہو۔ تو غالباً وہ یہی کہے گا کہ بجائے زندگی سے ہاتھ دھونے کے مجھے چند کوڑوں کی سزا منظور ہے۔ کیونکہ اس میں زندگی کی امید تو باقی ہے۔

ہاں اگر کسی جرم پر مجرم کو جان سے مار دینے کی سزا تو ہر حال تجویز کی جائے۔ لیکن اس کی دو صورتیں اس کے سامنے رکھی جائیں کہ یا تو رائفل کی گولی منظور کرے جس سے اس کی زندگی کا جلدی خاتمہ ہو جائے گا یا کوڑے منظور کرے جن کے ذریعے سے اس کی زندگی کا خاتمہ کچھ دیر سے ہوگا۔ تو اس صورت میں غالباً وہ گولی کو منظور کرے گا۔ کیونکہ گولی کے ذریعہ سے وہ جلدی ٹھنڈا ہو جائے گا اور کوڑوں کے ذریعہ سے جان دینے میں بہ نسبت گولی کے زیادہ دیر لگے گی اور دیر تک کوڑوں کی مار کی تکلیف اُٹھاتا رہے گا۔

نہ یہ ہمیں معلوم نہیں کہ واپس کردہ بل میں جو کوڑے لگانے کی سزا کی گنجائش تھی تو کیا اس کا یہ مطلب تھا کہ چند کوڑے لگا کر اس کو چھوڑ دیا جائے۔ یا یہ مطلب تھا کہ کوڑے مار مار کر اس کی جان کا خاتمہ کیا جائے۔ پہلی شق پر تو ممکن ہے کہ سمگلر یہ اپیل کریں کہ کوڑوں کی سزا کو بحال رکھا جائے اور دوسری شق پر غالب یہ ہے کہ سمگلر خوش ہو جائیں گے۔ اور وہ کوڑوں کی موت پر گولی کی موت کو ترجیح دیں گے۔ خیر یہ تو بل کو پاس کرنے والے جانیں کہ کوڑے کی سزا کو ترجیح دیتے ہیں یا گولی کی سزا کو لیکن سمگلری کا انسداد ہر حال ضروری اور فرض ہے۔ باقی رہا یہ کہ وزیر اعظم صاحب نے جو مطلقاً یہ فرمایا کہ کوڑے کی سزا نہایت غیر مہذبانہ ہے اور کسی آزاد ملک کے لئے قابلِ برداشت نہیں اور بقول روزنامہ جنگ کراچی انسانیت سوز ہے تو ملک صاحب کا علی الاطلاق یہ کہنا ٹھیک نہیں بلکہ قرآن حدیث کے مخالف ہے اور اجماع اُمت کے مخالف ہے۔ اور دستور پاکستان کے بھی مخالف ہے۔ کیونکہ قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے۔ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَّلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ سورہ نور رکوع ۱ پارہ ۱۸

یعنی زانیہ عورت اور زانی مرد کو جبکہ وہ کنوارے ہوں ہر ایک کو زنا کی سزا میں سَو سَو کوڑے لگاؤ۔ اور خدا تعالیٰ کے دین کے قانون پر عمل کرتے ہوئے ان مجرموں پر کوئی شفقت نہ کرو۔ اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور دن قیامت کے حساب اور سزا و جزا پر ایمان رکھتے ہو تو قوانین الٰہیہ کے اجرا میں کسی کی رو رعایت نہ کیا کرو۔ اور ان زانیوں کی سزا پر مومنوں کی ایک جماعت حاضر ہو۔ تاکہ وہ ان کو سزا پاتے ہوئے دیکھ کر عبرت پکڑیں اور آئندہ کوئی ایسا جرم نہ کرے۔

دیکھا آپ نے کہ غیر شادی شدہ زانیوں کے لئے رب العزت جل شانہٗ نے کوڑوں کی سزا مقرر فرمائی۔ اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں البکر بالبکر جلد مائة (رواہ مسلم) ونحوہ فی صحیح البخاری سنن ابی داؤد و ابن ماجۃ و شرح السنۃ بل فی الصحاح الستۃ کلہا۔ یعنی غیر شادی شدہ مرد اور غیر شادی شدہ عورت کی زنا کی سزا سَو کوڑے ہیں۔ یہ مضمون تمام صحاح ستہ میں موجود ہے۔

نیز قرآن کریم میں ہے۔ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ ... ثُمَّ لَمْ يَأْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاۤءَ فَاجْلِدُوْ[هُمْ ثَمٰنِيْنَ] جَلْدَةً سورہ نور رکوع ۱ پارہ ۱۸

یعنی پاکدامنوں کو زنا کی تہمت دینے ... گواہ پیش نہ کریں تو اُن کو اسّی کوڑوں کی سزا ... اسی طرح حدیث میں بھی زنا کی تہمت ... کی سزا کوڑے ہیں۔ اسی طرح شراب پینے وا... بھی حدیثوں سے کوڑے لگانا ثابت ہے۔ او... صحاح ستہ میں اور مستدرک حاکم میں اور ... اور صحیح ابن حبان میں موجود ہیں۔ اور صحابہ کرام ... عنہم کا اور فقہاء امت کا اس پر اجماع بھی ... حدود یعنی حد زنا۔ حد شرب الخمر۔ حد قذ... تعزیرات میں بھی کوڑوں کی سزا حدیثوں سے ... اور یہ حدیثیں صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ سنن ... اور امام محمد کی کتاب الآثار میں موجود ہیں۔

تو جبکہ کوڑوں کی سزا قرآن کریم سے او... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحابہ کرام ... عنہم کے اجماع سے اور فقہاء امت کے اجماع ... ہوئی تو اس کو غیر مہذبانہ سزا اور انسانیت ... ناقابلِ برداشت سزا کہنا گویا خدا تعالیٰ پر ا... رسول پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اص... پر اور فقہاء اُمت پر اعتراض ہوا۔ العیاذ با... العیاذ باللہ۔ اور شریعت سے ثابت شدہ ... پر اعتراض کرنا۔ دستورِ پاکستان کے بھی خلا... کیونکہ دستور پاکستان میں قوانینِ اسلام کے ... کا وعدہ ہو چکا ہے۔ اور قوانین اسلام کے مرتب ... لئے لاکمیشن بھی بٹھایا جا چکا ہے اور یہ و... بھی دُہرائے جا رہے ہیں۔ کہ کوئی قانون ا... خلاف نہیں ہوگا۔ لیکن باوجود اس کے قوانین ... پر اعتراض بھی کئے جا رہے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ ... اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

اور عجیب بات یہ ہے کہ روزنامہ جن... ۲۲۔ جمادی الثانی کے جس صفحہ پر وزیر اعظم پا... کوڑوں کی سزا کے متعلق یہ خیال آرائی نقل ... اسی صفحہ پر آگے چل کر وزیر اعظم کی تقریر کا یہ ... موجود ہے کہ (وزیر اعظم کی تجویز) اس عنوان ... میں یہ منقول ہے کہ وزیر اعظم نے کہا میری ... کہ کوئی ایسا قانون ہوتا جس کے تحت افواہ ... والوں کو سزا دی جا سکتی اور سر بازار ان ک... جا سکتے۔ ایک اخبار نویس نے کہا کیا ایسی س... سیاستدانوں کو نہیں ملے گی۔ تو وزیر اعظم ... نے سیاستدانوں کو اس زمرے سے خارج ...

تو وزیر اعظم کی یہ ہمت تو قابلِ داد ہے ... تک کو غلط افواہ پھیلانے کی سزا دلوانے کو آ... بیشک ہونا بھی ایسا چاہیئے کہ کسی مجرم کو جب ... ہونے کے بعد سزا سے مستثنیٰ نہ کرنا چاہیئے ... لیکن ہمیں اتنا تعجب ضرور ہے کہ پہلے تو ملک ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرثیہ شیخ الاسلام

سید العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

از تاثرات مولوی صبغت اللہ عرف تونگ شاہ شیرانی شریک دورۂ حدیث شریف مدرسہ سراج العلوم ——— سرگودھا

وَاحَسْرَتَا قَدْ مَاتَ فَرْدُ زَمَانٍ ... مُتَفَرِّدًا فِي الْعِلْمِ وَالْعِرْفَانِ
مَنْ كَانَ فَخْرَ الْعَصْرِ مَدَنِيَّ اللَّقَبْ ... شَيْخَ الْحَدِيثِ وَعَارِفَ الْقُرْآنِ
هُوَ عَالِمٌ مُتَبَحِّرٌ مُتَوَرِّعٌ ، ... مِلْأُ الْفُنُونِ وَمَرْجِعُ الطُّلَّابِ
وَلَقَدْ أَقَامَ مُدَرِّسًا مِنْ عُمْرِهِ ... فِي بَلْدَةٍ هِيَ أَفْضَلُ الْبُلْدَانِ
مَضَتِ السُّنُونَ هُنَاكَ ثُمَّ قَدِ ارْتَحَلْ ... وَالنَّاسَ قَدْ أَرْوَى مِنَ الْفَيَضَانِ
حَتَّى أَقَامَ بِدَارِ عِلْمٍ دِيُوبَنْدْ ... فِي الْهِنْدِ خَادِمُ أَفْضَلِ الْأَدْيَانِ
قَدْ كَانَ فِي الْبَرَكَاتِ بَحْرًا زَاخِرًا ... سَبَّاقَ غَايَاتٍ جَلِيلَ الشَّانِ
مُدِحَتْ خَلَائِقُهُ فِي الْبِلَادِ مَوَدَّةً ... بِكَمَالِهِ فِي الزُّهْدِ وَالْخُضْعَانِ
مَا فَاتَ عَنْهُ قِيَامُ لَيْلٍ مُذْ بَلَغْ ، ... مُتَخَشِّعًا مِنْ خَشْيَةِ الرَّحْمٰنِ
هُوَ كَانَ بَحْرَ الْفَضْلِ ذَا خُلُقٍ حَسَنْ ... ضَرَبَ الْمِثَالَ لِخِدْمَةِ الضِّيفَانِ
عَمَّتْ فَضَائِلُهُ بِكُلِّ بِلَادٍ ، ... مِثْلَ السَّمَا بِجُودٍ فِي الْآوَانِ
مَنْ لَمْ يَرَ حِكَايَةً فِي شَانِهِ وَخِصَالِهِ ... فَهُوَ الشَّقِيُّ وَحَامِلُ الْخُسْرَانِ
يَا لَيْتَ شِعْرِي قَدْ مَضَى بِسَبِيلِهِ ... شَيْخُ الزَّمَانِ وَكَامِلُ الْعِرْفَانِ
قَدْ رَاحَ مِنْ دَارِ الْفَنَاءِ لِرَغْبَةٍ ... عَنْهَا لِوَصْلِ اللّٰهِ ذِي الْبُرْهَانِ
لَمَّا سَمِعْنَا صَوْتَ صَارِخٍ نَعْيِهِ ... جَارَتْ دُمُوعُ الْعَيْنِ بِالسَّيَلَانِ
صَخَبُ الدِّرَاسَةِ فِي الْمَدَارِسِ قَدْ سَكَنْ ... هِيَ أَظْلَمَتْ بِتَقَاطُرِ الْأَحْزَانِ
تَرَكَ الْقُلُوبَ كَئِيبَةً لِفِرَاقِهِ ... وَالْعَيْنُ تَدْمَعُ مَا لَهُ مِنْ ثَانٍ
فَذَهَابُهُ فِي الْمُسْلِمِينَ لَآيَةٌ ... مِنْ أَكْبَرِ الْآيَاتِ فِي النُّقْصَانِ
مَا كَانَ هُلْكُهُ بِهَلْكَةِ وَاحِدٍ ... هُوَ كَانَ لِلْإِسْلَامِ كَالْبُنْيَانِ
خَلَتِ الْفُحُولُ فُحُولُ هِنْدٍ إِنَّ لَهُمْ ... قُلَلَ الْعُلُومِ مَنَاهِلَ الْفَيَضَانِ
وَجَمِيعُهُمْ أَشْجَارُ عِلْمٍ قَدْ غَرَسْ . ... تِلْكَ الْحَدِيقَةَ كَامِلُ الْإِيمَانِ
لَهُوَ حُجَّةُ الْإِسْلَامِ قَاسِمٌ اسْمُهُ ... هَزَمَ الْجُيُوشَ بِقُوَّةِ الْإِيمَانِ
مَدَنِيٌّ آخِرُ لَهُمْ وَفَاةً وَبِلَى ... مَا فِي الْحَدِيقَةِ نَضْرَةُ الْأَعْيَانِ
فَالْآنَ نَسْأَلُ رَبَّنَا نِعْمَ الْبَدَلْ ... مُتَكَامِلًا فِي الْعَزْمِ وَالْإِتْقَانِ
صَلِّ عَلَى شَيْخِ الْهُدَى يَا رَبَّنَا ... وَاجْعَلْهُ مَالِكَ نِعْمَةِ الرِّضْوَانِ
وَاجْعَلْ لَهُ مَوْلَايَ إِنَّكَ ذُو الْمِنَنْ ... قَصْرًا مِنَ الْفِرْدَوْسِ خَيْرَ جِنَانٍ
مَا كُنْتَ ذَاكِرَ خَيْرِهِ يَا صِبْغَةَ اللّٰهِ وَاحِدًا بَلْ صَارَ مَدْحَ زَمَانٍ

... اہتمام پر مبارک باد دیتے ہیں۔ لیکن دو باتیں پھر ... گئے کہ آخر ایسے کیس میں مقدمہ کی اجازت ... کریں ... اتنا لیس و پیش ہونے میں کس افسر کا دخل تھا ... تحقیق کرائی جائے اور آئندہ ایسے جلوسوں ... روک دیا جائے +

... بیچانی شریف ضلع سکھر سندھ
... جمعیت علماء اسلام کا زبردست اجلاس

مدرسہ قاسم العلوم میں ۱۵ رجب سے حضرت مولانا عبد اللہ ... درخواستی نے دورہ سورۂ بقر ختم کیا حضرت مولانا ... ولولہ انگیز تقریر فرمائی۔ اور عوام کو جمعیۃ میں شمولیت کی ... دلائی۔ مولانا حاجی مہر محمد صاحب امیر جمعیۃ تھل ... سندھی میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے ... حضرت صدر جمعیۃ تھر بیچانی مولانا محمد عثمان صاحب ... ناظم مولانا نادر محمد صاحب بڑی دلچسپی سے اجلاس میں ... عمل رہے۔ تقریباً سو ایک نئے ممبرین بنے گئے ... میں حسب ذیل تجاویز پاس ہوئیں۔

۱۔ یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان میں جلد سے جلد قرآن و سنت کا قانون نافذ کیا جائے۔ ۲۔ لاء کمیشن سے پرویز جیسے ماؤف دماغ اور منکر حدیث کو خارج کر کے اس کی جگہ حضرت مولانا احمد علی صاحب صدر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کو مقرر کیا جائے تاکہ عوام میں دینی شعور پیدا کیا جائے ... آخر میں فیصلہ ہوا۔ کہ پنو عاقل ضلع سکھر میں جمعیۃ کی ایک زبردست کانفرنس کی جائے جس میں جمعیۃ علماء سندھ کو مدعو کیا جائے۔

قاری عبد الحفیظ رکن جمعیۃ تھر بیچانی (نائب ناظم مدرسہ قاسم العلوم) تھر بیچانی ضلع سکھر سندھ۔

جمعیۃ علماء اسلام ٹبی قیصرانی کا تنظیمی دورہ

حضرت امیر و ناظم اعلیٰ کی مخلصانہ کوششوں سے علماء کرام نے پوری سرگرمی سے کام شروع کر دیا ہے۔ ... میں علماء کا ایک اجتماع ہوا۔ دو گروپ قائم ہوئے۔ ایک بالائی (پہاڑی) علاقہ کا دورہ کرے گا۔ دوسرا گروپ زیریں علاقہ کا دورہ کر کے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد کی وضاحت کرے گا۔ وفد دورہ کنندگان۔

مولوی عبد العزیز صاحب امیر اعلیٰ۔ مولانا غلام فرید صاحب ناظم اعلیٰ۔ مولانا شبیر احمد صاحب۔ مولانا قادر داد صاحب مولانا محمد عیسیٰ صاحب۔ مولانا غلام یٰسین صاحب۔ مولانا غلام قادر صاحب۔ مولانا محمد سلطان صاحب، مولانا بشیر احمد مورودی، مولانا خدا بخش صاحب دہلوی۔

(ناظم جمعیۃ)

جناب مولانا محمد عبد اللہ مبلغ جمعیۃ کا دورہ بلوچستان

شہر ژوب اور کلاچی ڈھمٹری میں جناب مولانا نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد کی وضاحت کی اور حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی۔ نیز آئندہ انتخاب میں ووٹ کی قیمت پر جامع تقریر ارشاد فرمائی۔ علماء پر مشتمل ایک وفد علاقہ ناڑی ...

سردار نشتر مرد مومن تھے

(از مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مرکزی)

سردار عبدالرب خاں نشتر کی وفات سے ہر مسلمان کو صدمہ ہوا ہے۔ کسی کو ان کی سیاسی رائے سے ہزار اختلاف سہی۔ لیکن ان کے اخلاق' انسانی ہمدردی اور اسلام پسندی کے وافر جذبہ سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا۔ مسلم لیگ میں وہ واحد شخصیت تھی جن کی ہر پارٹی احترام کرتی تھی۔ مجھے ان کے مناقب بیان کرنے مقصود نہیں ہیں۔ لیکن دوسروں کی عبرت کے لئے میں سردار صاحب موصوف کی زندگی کے چند واقعات بتاؤں گا۔

میرا ان سے تعارف ۱۹۳۵ء میں پشاور کی شریعت کانفرنس کے وقت سے ہوا۔ جب کہ انہوں نے اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے پوری ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ جو حضرت علامہ مفتی اعظم حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب دہلوی کی صدارت میں ہو رہی تھی اور جس کی وجہ سے سرحدی کونسل نے شریعت بل کو ایکٹ کی شکل دیدی۔

پھر مسلم لیگی وزارت کے زمانہ میں جب ہم اورنگ زیب خاں وزیر اعظم سرحد سے مایوس ہوکر سردار صاحب کے پاس گئے کہ ضلع ایکٹ جو سنٹرل اسمبلی نے پاس کیا ہے اس میں مسلم و غیر مسلم ہر قسم کے جج کو مسلم عورت کے نکاح کو فسخ کرنے کا جو اختیار دیا گیا ہے وہ شریعت کے خلاف ہے۔ اس کے تحت جب ایک غیر مسلم جج فسخ نکاح کی ڈگری دیتا ہے اس سے نکاح فسخ نہیں ہوتا۔ مگر عورت اپنے کو آزاد سمجھ کر نکاح ثانی کر کے مرتکب گناہ ہوتی ہے۔ اس سے فساد کا دروازہ کھل گیا ہے۔ اگر سرحدی وزارت اپنے صوبہ میں یہ عمل کرا دے کہ فسخ نکاح قسم کے دعاوی صرف ضلع کے مسلم ججوں کے سامنے پیش کئے جائیں تو یہ اسلام کی بڑی خدمت ہوگی۔ سردار صاحب نے یہ طعن دے کر کہ مسلم جج کی قید خود تمہارے مسلمانوں نے اڑا دی ہے۔ بات کامیاب ہونے نہ دی۔ لیکن سردار صاحب نے اس سلسلہ میں جوڈیشل کمشنر وغیرہ سے مل کر اپنا فرض ادا کرنے کی پوری کوشش کر کے بری الذمہ ہوگئے۔

سردار صاحب جب پنجاب کے گورنر تھے میں نے ان سے ملنے کے لئے ٹیلیفون کیا۔ سیکرٹری سے جب ان کو معلوم ہوا تو باوجود عدیم الفرصتی کے ملاقات کے لئے بلا لیا۔ میں نے عرض کی کہ مرزائیوں نے دھاندلی مچا رکھی ہے۔ مرزا محمود صفائی سے کہہ رہا ہے کہ ملک کی تقسیم خدا کے منشاء کے خلاف ہے۔ اور ہم پھر اکھنڈ بھارت بنانے کی کوشش کریں گے۔ سردار صاحب نے اصل اخبار طلب فرمایا۔ میں نے حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب کے حوالہ کیا۔ انہوں نے سردار صاحب کے سامنے مرزا آنجہانی اور مرزا محمود کی ساری پٹاری کھول کے رکھ دی جس کو دیکھ کر سردار صاحب اسلامی جذبہ کی وجہ سے بیتاب ہوگئے۔

انہوں نے منٹگمری کے مرزائی ڈپٹی کمشنر کو مرزائیت کی تبلیغ کی وجہ سے تبدیل کیا اور پھر تحقیقاتی عدالت میں اس کے خلاف گواہی بھی دی۔ سردار صاحب وہ واحد مرکزی وزیر تھے جنہوں نے جرأت کر کے ظفر اللہ خاں کو مرزائی جلسہ میں جا کر سرکاری حیثیت استعمال کرنے کی ممانعت میں خواجہ ناظم الدین صاحب کا ساتھ دیا۔ ظفر اللہ قادیانی نے ہر دو کی بات ٹھکرا دی۔ لیکن اسی جہانگیر پارک کے مرزائی جلسہ نے ملک میں آگ لگا دی جس سے ظفر اللہ کی تمام امیدوں پر پانی پھر گیا۔

سردار صاحب ابتدا سے ملک کی آزادی کے لئے لڑتے رہے۔ اور جب مسلم لیگ میں آئے تب بھی انہوں نے بعض دوسرے لوگوں کی طرح کبھی یہ نہیں پسند کیا کہ ہمارا ملک کسی اور قوم کا غلام یا دم چھلہ بنا رہے۔ ان کی یہی خودداری ان کے سرکاری اعلیٰ عہدوں پر فائز ہونے کی راہ میں حائل تھی۔ ورنہ پارٹی لیڈر ہوکر ان سے زیادہ وزارت عظمیٰ کا کون مستحق ہوسکتا تھا۔

سردار صاحب حضرت امیر شریعت بخاری شاہ صاحب اور حضرت مولانا آزاد سے بہت محبت کرتے تھے۔ اور ان ہر دو بزرگوں کے دل میں بھی سردار صاحب کی بڑی قدر تھی۔

میں نے ان کی گورنری کے زمانہ میں ایک ملاقات کے دوران میں حضرت علامہ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب شہاب کے ضبط کرنے پر بحث کی کہ اس سے تو دوسرے لفظوں میں شریعت کا ایک مسئلہ قتل مرتد ضبط قرار دیا گیا ہے۔ یہ الفاظ امیر شریعت کے تھے جو میں نے دہرا دیئے۔ سردار صاحب نے چند باتوں کی طرف اشارہ کیا۔ کہ انگریز کے پلے ہوئے افسروں نے چند خطرناک تجاویز پیش کیں میں نے ان میں سے آسان ترین پر عمل کر دیا۔ اگرچہ یہ بھی میری مرضی کے خلاف تھا لیکن میں مانتا ہوں کہ آئینی ذمہ داری مجھ ہی پر ہے۔ بعد میں تحقیقاتی عدالت میں پولیس افسروں کے بیانات سے سردار صاحب کی باتوں کی تصدیق ہوگئی۔ جنہوں نے احرار کو خلافِ قانون قرار دینے اور امیر شریعت اور تمام علماء کرام کو جو مرزائیوں کے خلاف تقریریں کرنے ... کرنے کے مشورے دیئے تھے۔ اور جو اگر ... منظور نظر ظفر اللہ خاں کو کسی طرح ناراض نہیں ... تھے۔ بعد میں اللہ تعالےٰ نے اپنی غیبی طاقت ... گورہ شاہی ذلیل افسروں کو رسوا کر دیا ... یہ لوگ۔ اس وقت سردار صاحب کو استعفیٰ ... نہیں کر سکے۔

کون مسلمان ہے جو انکار کرے۔ کہ سردار ... روزہ نماز کے پورے پابند تھے اور کسی نے ... کہ بیگم نشتر بے پردہ پھریں یا لیڈی نشتر ... کو خطاب کیا۔ وہ ایک سچے غیور اور محبِ وطن ... مسلمان تھے۔ آج وہ ہم میں نہیں لیکن ان کی ... دراز تک دلوں میں رہے گی۔ اور آج ان کو ... وہی نیک اعمال کام آئیں گے جو وہ اسلام کی ... میں کرتے رہے۔ حقیقۃً انسان وہی ہے جو ... اقتدار پر فائز ہو کر بھی انسان اور مسلمان رہے ... سے باغی ہو کر خدا کے سامنے جانا بندگی نہیں ... شرمندگی ہے۔ اللہ تعالےٰ سردار صاحب کو ... اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور ان کے متعلقین کو ... صبر و اجر عطا فرمائے۔ آمین

مودودی صاحب کی بے معنی ...

اخبارات میں شائع شدہ خبروں سے معلوم ... کہ مذاکرہ علمی میں جناب مودودی صاحب نے ... خلفاء راشدین کے فیصلے قانون کی حیثیت نہیں ...

علماء کرام نے اس پر بہت کچھ لکھا ہے ... بھی یہی ہے۔ کہ ایک ایسے شخص سے یہ جبر ... کہ نہ صرف علم کا مدعی ہے۔ بلکہ علم کے اعلیٰ ... اجتہاد فی الدین کے لئے بے تاب نظر آتا ہو ... دعاوی کے لئے۔ بے بضاعتی کا برہان ہیں ... نے بصیرت کے ساتھ مودودی صاحب کے ... مطالعہ کیا ہوگا۔ اس پر یہ بات واضح ہوگئی کہ مو... کی کوئی تحقیق بھی آخری نہیں ہے۔ بلکہ بسا اوقات ... مسئلہ میں متضاد باتیں لکھ جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ ... یعنی توحید کے لئے ان کے کئی ارشاد موجود ہیں ... میں متضاد ہیں۔ نوائے پاکستان میں اسلامی ... توحید کے عنوان سے جو مضمون چھپا تھا اس ... تقریباً چھ مختلف معانی مودودی صاحب کے ... نقل ہوئے ہیں۔ اور یہی تضاد ان کے اجتہاد ... کارنامہ ہے۔

آج اگر مودودی صاحب خلفاء راشدین ... کے فیصلوں کے متعلق یہ کہہ رہے ہیں تو ... مایہ ناز تفسیر میں خود سنت نبوی صلی اللہ علیہ ... بھی یہی کہہ چکے ہیں۔ فرماتے ہیں (حدیث ... کر اس سے معلوم ہوا کہ کتاب اللہ کی مسند ... انسانی زندگی کے لئے جائز و ناجائز کے ...

(باقی صفحہ ۹ پر)

طریق انتخاب کے متعلق آخری قرارداد

جسے مولانا علام غوث صاحب ہزاروی نے پیش کیا :۔

(الف) جمیعۃ علماء اسلام کانفرنس کراچی کا یہ ...الشان اجلاس پاکستان کی سیاسی پارٹیوں کے ...ناک اختلاف اور مسئلہ انتخاب کی آڑ میں ایک ...رے پر کیچڑ اچھالنے کو انتہائی افسوسناک اور اس کو ... و ملت کے مفاد و وقار کے لئے تباہ کن تصور کرتا ...سب سے اپیل کرتا ہے کہ پاکستان پر رحم کرتے ...ے اپنی اپنی ضد ترک کرکے طریقِ انتخاب کے مسئلہ ... قرآن و سُنّت کے سامنے جھکیں۔

(ب) یہ اجلاس اعلان کرتا ہے کہ قرآن و سُنّت ...روشنی میں اسلامی حکومت ایک اصولی حکومت ہوتی ہے۔ جس میں کسی غیر مسلم کی شرکت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جو ان اصول کی صحت پر یقین نہیں رکھتا۔ جیسے کہ ...وس کی کمیونسٹ حکومت میں کسی غیر کمیونسٹ ممبر کو اور ...مریکن جمہوریت میں کسی کمیونسٹ ممبر کو برداشت نہیں کیا جاسکتا۔

(ج) نیز یہ کہ مجلس تشریعیہ (قانون ساز) میں اسلامی آئین کی تشریع و توضیع کے لئے کسی غیر مسلم کی شرکت مضحکہ خیز ہے۔ اور ہیئت حاکمہ (مجلس وزراء) میں اسلام کسی منکر آئین اسلامی کو شریک کرکے کلاً یا جزواً اس کو ولایت و اقتدار حوالہ کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

(د) بنابریں جمیعۃ علماء اسلام کانفرنس کراچی کا یہ اجلاس پوری ذمہ داری کے ساتھ اعلان کرتا ہے کہ اسلامی جمہوریت کی اسمبلی کے لئے کسی ہندو وغیرہ غیر مسلم کو ممبری کا حق دینا یا اس کو منتخب کرکے ممبر بنانا کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ چاہے وہ مخلوط طریقہ انتخاب کے ذریعہ ہو یا جداگانہ اور پاکستان بننے کے بعد جداگانہ اور مخلوط کی بحث کو مذہبی بحث بنانا محض تکلف ہے۔

(ر) غیر منقسم ہندوستان میں دو قومیں تھیں دونوں کے درمیان شدید بداعتمادی کی وجہ سے دو قوموں کے نظریہ کے تحت ملک تقسیم ہوکر دونوں کی علیحدہ علیحدہ حکومتیں بن گئیں۔ اب پاکستان ایک قوم کا حصّہ ہے۔ اس میں ایک ہی قوم کی حکومت ہو سکتی۔ اور اس کا آئین نافذ ہوسکتا ہے۔ دو قوموں کے نظریہ کے ذریعہ حکومتِ اسلامی میں ان کا اقتدار ناقابل ... اسلام دوستی ہے۔

اس کے سوا اب دو قوموں کی رٹ لگائے رکھنا ان کو پاکستان کے اندر ایک علیحدہ ہندو علاقہ کے مطالبہ کے لئے راستہ ہموار کرنا ہے۔

اب ہندو مسلمان حکومت کی صرف رعایا ہیں۔ البتہ اسلام غیر مسلم رعایا کی جان و مال عزّت و آبرو کی حفاظت ان کے معابد اور مذہبی رسوم کی آزادی کی ضمانت ان کو مسلمانوں کے برابر اور تمام انسانی اور قانونی حقوق عطا کرتا ہے۔

(س) پس یہ اجلاس تمام پارٹیوں سے دردمندانہ اپیل کرتا ہے کہ روزانہ طریقِ انتخاب کے قانون کو تبدیل کرتے رہنے اور پھر بھی شرمناک سرپھٹول میں مبتلا رہنے سے یہی بہتر ہے کہ وہ اسلامی اصول کے سامنے سرِ تسلیم خم کرکے اس فیصلہ پر راضی ہو جائیں۔ کہ کوئی غیر مسلم اسلامی جمہوریہ پاکستان کا رکن نہیں ہوسکتا۔ اور نہ ہی اس کو ولایت و اقتدار تفویض کیا جاسکتا ہے۔

(ص) یہ اجلاس حکومت سے بھی مطالبہ کرتا ہے کہ وہ احساسِ کمتری ترک کرکے اس اسلامی اصول کو اپنائے۔

شیعہ کنونشن کا مطالبہ منظور

کل پاکستان شیعہ کنونشن نے جو قرارداد پیش کی ہے کہ انتخابات کے سلسلہ میں شیعوں کی سیٹیں محفوظ کردی جائیں۔ مَیں جمیعۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظمِ اعلیٰ کی حیثیت سے اس مطالبہ کی منظوری کی سفارش کرتا ہوں۔ اگر تناسب آبادی کے لحاظ سے شیعوں کی سیٹیں اور اس تناسب سے ان کی وزارتیں اور اس تناسب سے ملازمتیں محفوظ کردی جائیں تو ملک میں شیعہ سُنّی نزاعات کا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ پھر کوئی شیعہ اپنے شیعوں کو خوش کرنے کے لئے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے خلاف لب کشائی کرنے کی ضرورت نہ سمجھے گا اور نہ ہی سُنّی لیڈر ایسا کرسکیں گے۔ اور خود غرضیوں کی خاطر ملک میں جتنی کشمکش ہے سب ختم ہو جائے گی۔ اہل سنت والجماعت کو بھی پھر یہ کہنے کا موقعہ نہ رہے گا۔ کہ ملک کے اکثر عہدوں اور وزارتوں پر شیعوں نے کیوں قبضہ کر رکھا ہے۔

العبد

غلام غوث ہزاروی ناظم اعلےٰ جمیعۃ علماء اسلام مغربی پاکستان حال کراچی

حافظ فضل احمد امیر جمیعۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کراچی

بقیہ مودودی صاحب کی پردہ پوشی صفحہ ۸ سے آگے

ہیں وہ دراصل خدائی کے مقام پر بزعم خود متمکن ہیں اور جو ان کے اس حق شریعت سازی کو تسلیم کرتے ہیں، وہ انہیں خدا بناتے ہیں۔ تفہیم القرآن جلد ۲ صفحہ ۱ حاشیہ ۳۱۔ اس ہمہ گیر فتویٰ کے بعد شاید اپنے اجتہاد کی فکر دامن گیر ہوئی تو قوت اجتہادیہ ازسرِ نو پھر جوش میں آئی۔ فرماتے ہیں۔ " قانون ساز صرف اللہ ہے۔ دوسرا جو شخص بھی جائز و ناجائز کا فیصلہ کرنے کی جراَت کرے گا وہ اپنی حد سے تجاوز کرے گا۔ الا یہ کہ وہ قانون الٰہی کو سند مان کر اس کے فرامین سے استنباط کرتے ہوئے یہ کہے الخ تفہیم القرآن جلد ۲ صفحہ ۵۷۸ حاشیہ ۱۱۶ نحل۔

آمزِ اجتہاد کے لئے اجتہاد ہی کام آیا۔ آج اگر یہ تسلیم کر لیا گیا ہے کہ قانون سازی کا ماخذ قرآن و سنت ہے۔ تو کچھ بعید نہیں جب یہ خیال آجائے کہ جب خلفاء راشدین کے فیصلے قانون نہیں بن سکتے تو علم سے بے بہرہ مجتہدین کو حقِ قانون سازی دے کر ان کے اجتہادات کو کیونکر مان لیا جائے گا۔ تو شاید مودودی صاحب کو کئی اور استثنات بھی ایجاد کرنے پڑ جائیں۔

مودودی صاحب کی تضاد بیانی جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں کہ ان کے اجتہاد کا خاصہ ہے اور ایسے مجتہدوں کے لئے ایسا خانہ بھی ہونا چاہیئے۔ اس پر افسوس و حیرت اور استعجاب و حیرت کا کوئی معنے نہیں۔ البتہ ادارہ شمس الاسلام بھیرہ ضلع سرگودھا کی بے جا اور بے محل عیب پوشی کی خدمت سرانجام دینا ضرور موجب تعجب اور باعث حیرت ہے شمس الاسلام کی ۲ فروری کی اشاعت کے اداریہ میں مودودی صاحب کو ان علماء کرام کی صف میں رکھا گیا ہے جو محض دینی خدمت کے لئے اس مذاکرہ میں شریک ہوئے تھے۔ افسوس اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا۔ بلکہ اس کو سر دفتر بنا کر ان کی خدمات کا تذکرہ بھی کیا گیا۔ اور صرف مودودی صاحب کے مقالہ سے اس کے خود ساختہ غرض اجتہاد اور خود پرداختہ اجتہاد کو ایک بڑی علمی کمال کی حیثیت سے زیبِ اداریہ بنایا گیا ہے۔

فاضل مدیر کو اس کمال پر غور کرنا چاہیئے تھا کہ اس میں کچھ حقیقت بھی ہے یا کہ منشی گری اور انشاپردازی کا صرف ایک تراشہ ہے۔ چنانچہ عنقریب اس کا تجزیہ ہم مدیر صاحب کے ندرانہ کریں گے۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ آئندہ کے لئے ایسے دینی ادارہ کو ایسی خدمات سے پاک رکھنے کی کوشش کی جائے۔ واللہ الموفق

(مولانا مولوی مفتی) عطا محمد صاحب خانقاہ شریف سراجیہ مجددیہ کندیاں ضلع میانوالی۔

نائب صدر مرکزیہ کبیر والا میں

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے قبل جمعہ جلسہ عام میں تقریر فرمائی۔ عوام کو بتایا کہ ایک لادینی قانون اسلام کے بھیس میں آرہا ہے۔ ہر مسلمان کو خبردار رہنا چاہیئے۔ اس کا واحد علاج یہ ہے آئندہ انتخابات میں سوچ سمجھ کر قدم اُٹھائیں جمیعۃ کا ساتھ دینا چاہیئے۔ اسمبلیوں میں اچھے ممبر بھیج کر اپنے نامہ اعمال کو اچھا بنائیں۔ آپ کے ووٹ سے اگر دشمنِ دین ممبر بن گئے تو آپ کی دُنیا اور عاقبت دونوں خراب ہوں گی۔

دیہات میں آئندہ دورہ کے لئے علماء اور امراء کا ایک وفد تیار کیا گیا ہے۔ جو ووٹ کی قیمت اور اہمیت سمجھانے کی پوری کوشش کرے گا۔

علی محمد ناظم جمیعۃ علماء اسلام کبیر والہ

متفرق خبریں

نئی دہلی ۲۱۔ فروری۔ ہم نہایت افسوس کے ساتھ یہ خبر شائع کر رہے ہیں کہ مولانا ابوالکلام آزاد آج رات کو دو بج کر دس منٹ پر (ہندوستانی وقت) اس جہانِ فانی سے رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن
امام الہند دُنیائے اسلام کے جید عالم، جنگِ آزادی کے بے باک سپہ سالار، صاحبِ طرز ادیب، فقید المثال صحافی اور مخلص رہنما تھے۔ آپ پریذیڈنسی کالج کا ... ہوا تھا۔ آپ ۱۸۸۸ء میں مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے تھے۔ دو بار آل انڈیا کانگریس کے صدر رہے۔ پہلے ۱۹۲۳ء میں صدر منتخب ہوئے پھر ۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۶ء تک کانگریس کی صدارت کے عہدے پر فائز رہے۔ ان کے علم و فضل، بلند نظری، زورِ خطابت اور سیاسی فراست کا اعتراف دوست و دشمن سب کو تھا۔

—— ملتان میں طریقِ انتخاب اور جماعتِ اسلامی کے موقف اور ریفرنڈم کی تجویز پر شیخ محمد یعقوب صاحب نے سخت تنقید کی۔ اور کہا کہ جماعتِ اسلامی کے کارکن ربانی صاحب سے لے کر مودودی صاحب تک اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ جداگانہ طریقِ انتخاب غیر اسلامی ہے۔ مگر اس خلافِ اسلام فعل کو ضروری بھی سمجھتے ہیں۔

—— متحدہ عرب جمہوریت کے قیام پر خوشی کا اظہار کیا گیا اور حاجی مولا بخش سومرو کی سرگرمیاں مثلاً مہاجرین کو معاوضہ کے طور پر ایک دکان اور ایک مکان بغیر نیلام دینے پر اظہارِ اطمینان کیا۔

—— پاکستان میں عریانی کا باعث موجودہ نظامِ تعلیم کو قرار دیتے ہوئے شیخ صاحب نے مطالبہ کیا کہ موجودہ نظامِ تعلیم کو جلد تبدیل کیا جائے۔ تاکہ غیر اسلامی حرکات پر کنٹرول کیا جا سکے۔ اور معاشرہ کی اصلاح ہو۔

محمد نواز ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان

—— حکومت نے عازمینِ حج اور عراق و ایران جانے والے زائرین سے ۳ مارچ سے ۱۱ مارچ تک درخواستیں طلب کی ہیں ان سے کہا گیا ہے کہ وہ درخواستوں کے ساتھ ڈھائی سو روپے کا ڈرافٹ یا رقم اور مجسٹریٹ کی تصدیق کے ساتھ پاسپورٹ سائز کے تین فوٹو بھیجیں۔ فی کس ۱۴ سو روپے خرچ ہونگے اور عازمین کو گزشتہ سال کے برابر رقم اپنے ساتھ لے جانے کی اجازت ہوگی۔ جہازوں کی کمی کی وجہ سے رمضان سے پہلے روانگی کا انتظام نہیں کیا جا سکتا۔ ہر سال کی طرح اس سال بھی نشستیں مخصوص کی جائیں گی۔ اور پہلے بھیجی جانے والی درخواستوں پر پہلے غور کیا جائیگا۔ لیکن درخواستیں زیادہ ہونے پر قرعہ اندازی کی جائے گی +

—— اخباری کاغذ، سیمنٹ، لوہا، فولاد، کوئلہ پر کنٹرول بدستور جاری رہے گا۔

ادویات، شیشہ، بجلی کا سامان، مصنوعی ریشمی دھاگہ، مصنوعی ریشمی دھاگہ، ٹائیلو، فوٹوگرافی کا سامان، ریفریجیریٹر، کارڈ بورڈ اور کاغذ، موٹروں اور فالتو پرزوں، ٹائر اور ٹیوب پر سے کنٹرول اٹھا لیا گیا ہے۔ تاجر اس خبر سے بہت ہی مسرور ہیں۔ اور ان کا کہنا ہے کہ اس سے تجارت اور صارفین دونوں پر بہت ہی اچھا اثر پڑے گا۔

—— حکومت مغربی پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ سیالکوٹ، گجرات، جہلم، راولپنڈی، اٹک اور گوجرانوالہ کے اضلاع میں مقبوضہ کشمیر کے ان تمام مہاجرین کو عارضی طور پر آباد کرنے کی خاص مہم جاری کی جائے۔ جن کا ذریعہ معاش کاشتکاری تھا۔

—— پاکستان میں کل دو کروڑ ساٹھ لاکھ مزدور ہیں۔ اور بے روزگاروں کی تعداد آٹھ لاکھ ہے۔ بے روزگاری کو دُور کرنا ہر حکومت کا فرض ہے۔

—— سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت افغانستان نے پاکستانی قبائلیوں کے تقریباً چار سو ٹرک واگزار کر دیئے ہیں۔ افغان باشندوں کے بعض ٹرک بھی جو قبائلیوں نے روک رکھے تھے۔ واگزار کر دیئے گئے ہیں۔ افغانستان میں پاکستان کے سفیر مسٹر اسلم خٹک جو آج کل چمن میں ہیں۔ اختلافی امور کو قطعی طور پر طے کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

—— مصر کے اخبار الشہاب نے کہا ہے کہ مصر اور سوڈان کے درمیان جھگڑا کرانے کی سازش برطانیہ، امریکہ اور فرانس میں تیار کی گئی ہے۔ تاکہ سوڈان کو مصر سے علیحدہ کر لیا جائے۔

—— اگرچہ فرانس نے برطانیہ اور امریکہ کی مصالحتی پیش کش قبول کر لی ہے۔ لیکن اس کے باوجود معاملات پر بات چیت کے لیے تیار نہیں ... زیرِ بحث لانا چاہتا ہے۔ دوسری طرف حکومت ... نے ملک میں جو پانچ فرانسیسی قونصل خانے ... کا حکم دیا ہے۔ فرانس اس کی صریحاً خلاف ورزی ...

—— ہالینڈ کے شہر ... اور لاہور جاتے ہوئے پولیس ... ایمسٹرڈم میں چھاپہ مار کر یکی گیٹ کی دو خواتین ... اور اللہ رکھی اور دو مرد سراج دین اور انور مسعود ... گرفتار کرکے ان کے قبضے سے ایک لاکھ چالیس ... سو پندرہ روپے کی مالیت ... ہندوستانی کرنسی نوٹ اور ... روپے کی ملکیت کے پاکستانی ... نوٹ برآمد کئے ہیں یہ چاروں ... بیان کئے جاتے ہیں۔ اور گرفتار ... تھے۔ جہاں سے انہیں سونا ... کے لئے بحرین جانا تھا۔ ... عورتوں نے چھپنے کی کوشش ... ناکام ہو گئیں۔ بیان کیا جاتا ... چاروں جن کے لئے سمگلنگ ... تھے۔ ان کے نام انہوں نے ... کو بتا دیئے ہیں۔

—— سرکاری طور پر اعلان ... ہے۔ کہ پچھلے ایک ہفتے میں ... کے محبانِ وطن اور فرانسیسیوں ... کے درمیان جنگ میں ۴۰ ... ہلاک اور ۱۵۸ گرفتار ہوئے ... مشرقی قسطنطین میں ۲۰۲ محبانِ ... ہلاک اور ۳۸ گرفتار کئے گئے ... کے علاوہ بہت سا اسلحہ ...

—— پنڈت نہرو نے شیخ عبداللہ کو ایک خط ... کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ اور شیخ عبداللہ نے ... کا اظہار کیا ہے۔ لیکن اپنے دو ساتھیوں کو ... کا فیصلہ کیا ہے۔ ادھر بخشی حکومت کے حامیوں ... ڈیموکریٹک نیشنل کانفرنس کے کارکنوں کے ... تصادم کے دوران ایک عورت ہلاک اور متعدد ... ہوئے ہیں۔

—— مقبوضہ کشمیر کے سابق وزیر اعظم بخشی ... نے کہا ہے۔ کہ مقبوضہ کشمیر کی نام نہاد اسمبلی ... سے ہندوستان کے ساتھ الحاق کے فیصلے ... وقعت حاصل نہیں ہے۔ کیونکہ وہ اپنا اعتماد ...

—— خانہ کعبہ کی دونوں چھتیں بن کر تیار ہو گئیں ... عمارت میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ خانہ کعبہ کی ... ہے۔ اور دونوں چھتوں کے درمیان چار فٹ ... ہے۔ خانہ کعبہ کی عمارت کو وقت کے ہاتھوں ... نقصان پہنچا ہے شہتیر گل گئے تھے۔ اور دیواروں ... پڑ گئے تھے چھتوں کی تعمیر کیلئے ساگوان کی لکڑی، شگاف ... گریٹ اور دیوار چھت کی مرمت کیلئے سنگِ مرمر استعمال ...

مودودیت کے متعلق حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی مرحوم کا مکتوب گرامی

کیا ملکی ملی و قومی مفاد کے پیش نظر جماعت اسلامی کے کسی جائز مطالبہ میں تائید یا اشتراک ہونا چاہیئے یا کلی اجتناب؟ جواب: میں نے اس جماعت کے اصول و فروع کو بہت دیکھا۔ یہ ایک گمراہ اور گمراہ کنندہ جماعت ہے۔ اگر اس کا تعلق محض سیاسیات سے ہوتا تو کوئی مضائقہ نہ تھا۔ مگر اس نے تو نفسِ مذہب اور طریقِ اہلسنت والجماعت میں نقض و ابرام اور قطع و برید کر ڈالی۔ اور بہت کر ڈالی۔ وہ ایک نیا فرقہ خلافِ اہلسنت والجماعت بنا رہی ہے۔ اس لئے اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔ مگر اگر وہ حکومت سے کسی ایسے مطالبہ کو لے کر کھڑی ہوتی ہے جو کہ صحیح اور شرعی ہے۔ اور اس میں کوئی شائبہ باطل کا نہیں ہے تو اس کی تائید و تقویت بقدر مطالبہ ہونی چاہیئے۔ کلمۃ الحق ضالۃ المؤمن اینما وجدھا فھو احق بھا الحدیث۔ مگر اس طرح تائید نہ ہونی چاہیئے۔ کہ اس جماعت کی شرکت معلوم ہو اور اس کی تقویت ہو جائے۔ صرف اس جائز اور مشروع مقصد کی تائید ہونی چاہیئے۔ واللہ اعلم بحمداللہ یہاں اسباب کا اچھا خاصا اجتماع رہا اور اب تک ہے۔ مگر مولوی جمیلہ خورد و کلاں بخیریت ہیں۔ اور سلام مسنون کہتے ہیں۔ قاری اصغر علی صاحب اور عزیزم اسعد دار شد۔ اس کی بہنیں۔ والدہ سب سلام کہتے ہیں۔ اپنے تمام متعلقین و احباب پرسانِ حال سے سلام عرض کر دیجیئے۔ والسلام

دستخط حضرت مدنی رح (ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ)

۳۰ رمضان المبارک ۱۳۷۱ھ

وارد حال قصبہ ٹانڈہ ضلع فیض آباد محلہ اللہ داد پور

پاکستان کا آرگن
جمعیۃ علماء اسلام مغربی
ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
زیر سرپرستی: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ

۱۳۲- ...
ایڈیٹر
... ہزاروی
... عبدالواحد
... عبدالقادر قاسمی
... ایڈیٹر
... خدابخش

چھ روپے
تین روپے آٹھ آنے
ت
دو آنے

جلد ۱ | ۷ / ۱۱ شعبان المعظم ۱۳۷۷ھ مطابق ۲۷ فروری ۳ مارچ ۱۹۵۸ء موافق ۱۶ / ۲۰ پھاگن ۲۰۱۴ بکرمی | شمارہ ۸ ، ۲ ، ۳۰

نا ابوالکلام آزاد کی قرآن دانی پر شہادت

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے صدر حضرت مولانا احمد علی صاحب
نے آج سے پینتیس سال پہلے ہمیں قرآن حکیم پڑھاتے
فرمایا۔ قرآن سمجھنے والے اس وقت حقیقی معنوں میں تین
ہیں۔ ایک مولانا ابوالکلام آزاد دوسرے مولانا عبیداللہ
اور تیسرے واں بھچراں ضلع میانوالی کے مولانا
علی

غازی خدابخش

مولانا ابوالکلام آزاد کی تفسیر سورۂ فاتحہ سے ایک ورق:-

نظامِ ربوبیت

لیکن سامانِ زندگی کی بخشائش ہی اور ربوبیت کے عمل
ذق ہے اُسے نظرانداز نہیں کرنا چاہئے۔ اگر دنیا میں
عناصر کی ایسی ترکیب، اور اشیاء کی ایسی بناوٹ
ہے جو زندگی اور نشوونما کے لئے سود مند ہے، تو محض
موجودگی ربوبیت سے تعبیر نہیں کی جاسکتی۔ ایسا ہونا
الٰہی کی رحمت ہے، بخشش ہے، احسان ہے، مگر وہ
نہیں ہے جسے ربوبیت کہتے ہیں۔ ربوبیت یہ ہے کہ
دیکھتے ہیں، دُنیا میں سود مند اشیاء کی موجودگی کے ساتھ
بخشش و تقسیم کا بھی ایک نظام موجود ہے، اور فطرت
بخشتی ہی نہیں بلکہ جو کچھ بخشتی ہے، ایک مقررہ انتظام
ایک منضبط ترتیب و مناسبت کے ساتھ بخشتی ہے۔
نتیجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں، ہر وجود کو زندگی اور بقا کے
جس جس چیز کی ضرورت تھی اور جس جس وقت، اور
جیسی مقدار میں ضرورت تھی، ٹھیک ٹھیک اسی طرح
وقتوں میں اور اسی مقدار میں اسے مل رہی ہے، اور
نظم و انضباط سے تمام کارخانۂ حیات چل رہا ہے۔

بخشش و تقسیم کا نظام

زندگی کے لئے پانی اور رطوبت کی ضرورت
ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ پانی کے وافر ذخیرے
موجود ہیں۔ لیکن اگر صرف اتنا ہی ہوتا تو یہ زندگی کے
کافی نہ تھا۔ کیونکہ زندگی کے لئے صرف یہی ضروری نہیں
کہ پانی موجود ہو۔ بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ ایک خاص انتظام
خاص ترتیب، اور ایک خاص مقررہ مقدار کے ساتھ
موجود ہو۔ پس یہ جو دُنیا میں پانی کے بننے اور تقسیم ہونے کا
خاص انتظام پایا جاتا ہے۔ اور فطرت صرف پانی بناتی
ہی نہیں، بلکہ ایک خاص ترتیب و مناسبت کے ساتھ
بناتی اور ایک خاص اندازہ کے ساتھ بانٹتی رہتی ہے، تو
یہی ربوبیت ہے اور اسی سے ربوبیت کے تمام اعمال کا
تصوّر کرنا چاہئے۔ قرآن کہتا ہے، یہ اللہ کی رحمت ہے جس
نے پانی جیسا جوہرِ حیات پیدا کر دیا۔ لیکن یہ اسکی ربوبیت
ہے جو پانی کو ایک ایک بوند کرکے ٹپکاتی، زمین کے ایک
ایک گوشے تک پہنچاتی، ایک خاص مقدار اور حالت میں
تقسیم کرتی، ایک خاص موسم اور محل میں برساتی، اور پھر زمین
کے ایک ایک تشنہ ذرّے کو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر سیراب کر دیتی ہے۔

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً بِقَدَرٍ فَاَسْکَنّٰہُ
فِی الْاَرْضِ الخ (۲۳: ۱۸-۱۹)

ترجمہ۔ اور (دیکھو) ہم نے آسمان سے ایک خاص اندازے
کے ساتھ، پانی برسایا۔ پھر اسے زمین میں ٹھہرائے رکھا،
اور ہم اس پر بھی قادر ہیں کہ (جس طرح برسایا تھا اسی طرح)
اسے واپس لے جائیں۔ پھر (دیکھو) اسی پانی سے ہم نے کھجوروں
اور انگوروں کے باغ پیدا کر دیئے۔ جن میں بے شمار پھل لگتے
ہیں، اور انہی سے تم اپنی غذا بھی حاصل کرتے ہو۔

تقدیرِ اشیا یہی وجہ ہے کہ قرآن نے جابجا اشیاء کے قدر
اور مقدار کا ذکر کیا ہے۔ یعنی اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا
ہے کہ فطرت کائنات جو کچھ بخشتی ہے ایک خاص انداز کیساتھ
بخشتی ہے۔ اور یہ اندازہ ایک خاص قانون کے ماتحت ٹھہرایا
ہوا ہے۔

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُہٗ وَمَا نُنَزِّلُہٗٓ اِلَّا
بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ (۱۵: ۲۱) ترجمہ۔ اور کوئی شے نہیں
جس کے ہمارے پاس ذخیرے موجود نہ ہوں، لیکن (ہمارا
طریق کار یہ ہے کہ) جو کچھ نازل کرتے ہیں، ایک مقررہ مقدار
میں نازل کرتے ہیں۔

وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِمِقْدَارٍ ۝ (۱۳: ۸) ترجمہ اور
اللہ کے نزدیک ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر ہے

اِنَّا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰہُ بِقَدَرٍ ۝ (۵۴: ۴۹)

ترجمہ ہم نے جتنی چیزیں بھی پیدا کی ہیں ایک اندازے
کے ساتھ پیدا کی ہیں۔

یہ کیسی بات ہے کہ دُنیا میں صرف یہی نہیں ہے
کہ پانی موجود ہے، بلکہ ایک خاص نظم و ترتیب کے ساتھ موجود ہے
یہ کیوں ہے کہ پہلے سمندر کی شعاعیں سمندر سے ڈول بھر بھر کر
فضا میں پانی کی چادریں بچھادیں، پھر ہواؤں کے جھونکے
انہیں حرکت میں لائیں۔ اور پانی کی بوندیں بنا کر ایک خاص
وقت اور خاص محل میں برسادیں۔ پھر یہ کیوں ہے کہ جب بھی
پانی برسے تو ایک خاص ترتیب اور مقدار ہی سے برسے؛
اور اس طرح برسے کہ زمین کی بالائی سطح پر اس کی ایک خاص
مقدار بہنے لگے اور اندرونی حصّوں تک ایک خاص مقدار
میں نمی پہنچے؟ کیوں ایسا ہُوا کہ پہلے پہاڑوں کی چوٹیوں پر
برف کے تودے جمتے ہیں۔ پھر موسم کی تبدیلی سے پگھلنے
لگتے ہیں پھر اُن کے پگھلنے سے پانی کے سرچشمے اُبلنے لگتے
ہیں، پھر چشموں سے دریا کی جدولیں بہنے لگتی ہیں، پھر
یہ جدولیں پیچ و خم کھاتی ہوئی دُور دُور تک دوڑ جاتی ہیں۔
اور سینکڑوں ہزاروں میلوں تک اپنی وادیاں شاداب
کر دیتی ہیں؟

کیوں یہ سب کچھ ایسا ہی ہُوا؟ کیوں ایسا نہ ہُوا کہ پانی
موجود ہوتا مگر اس انتظام اور ترتیب کے ساتھ نہ ہوتا؟

قرآن کہتا ہے: اس لئے کہ کائناتِ ہستی میں ربوبیتِ
الٰہی، کارفرما ہے اور ربوبیت کا مقتضا یہی تھا کہ پانی اسی
ترتیب سے بنے اور اسی ترتیب و مقدار سے تقسیم ہو۔
یہ رحمت و حکمت تھی جس نے پانی پیدا کیا، مگر یہ ربوبیت ہے
جو اُسے اس طرح کام میں لائی کہ پرورش اور رکھوالی کی تمام
ضرورتیں پوری ہو گئیں۔

اَللّٰہُ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا
فَیَبْسُطُہٗ فِی السَّمَآءِ کَیْفَ یَشَآءُ وَیَجْعَلُہٗ
کِسَفًا فَتَرَی الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِہٖ فَاِذَآ
اَصَابَ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖٓ اِذَا ھُمْ
یَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ (۳۰: ۴۸)

ترجمہ۔ یہ اللہ ہی کی کارفرمائی ہے کہ پہلے ہوائیں
چلتی ہیں، پھر ہوائیں بادلوں کو چھیڑ کر حرکت میں لاتی ہیں
پھر وہ جس طرح چاہتا ہے اُنہیں فضا میں پھیلا دیتا
ہے۔ اور انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے، پھر تم
دیکھتے ہو کہ بادلوں میں سے مینہ نکل رہا ہے۔ پھر جن
لوگوں کو بارش کی یہ برکت ملنی تھی مل چکتی ہے تو وہ
اچانک خوش وقت ہو جاتے ہیں۔

غازی خدابخش پرنٹر پبلشر نے پنجاب پریس سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام لاہور سے شائع کیا۔

متفرق خبریں

جھنگ ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حسو بلیل کے حادثے کے بعد مذہبی کارکنوں پر فرقہ وارانہ چپقلش کو روکنے کیلئے جو پابندیاں عائد کی تھیں، وہ سب کی سب واپس لے لی ہیں۔ جن مذہبی کارکنوں کو ضلع بدر کیا گیا تھا انہیں واپس آنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ لیکن عام جلسوں اور ہتھیار لیکر چلنے پر ہنوز پابندی عائد ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے انتباہ کیا ہے کہ اگر پھر کوئی دقت پیدا کی گئی تو پابندیاں دوبارہ عائد کر دی جائیں گی۔

حضرت عمرؓ کی مبینہ توہین کے مقدمے کی سماعت

حسو بلیل، ڈسٹرکٹ ٹربیونل نے جو سردار غلام فرید ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور چودھری مرتضٰے سپرنٹنڈنٹ پولیس پر مشتمل تھا۔ مسٹر نذیر عباسی ڈسٹرکٹ بورڈ کے سکول کے سابق ہیڈ ماسٹر اور ان کے پانچ ساتھیوں کو جن کا چالان، حضرت عمر رضی فاروق کے پتلے کی مبینہ توہین کے الزام میں غنڈہ ایکٹ کے ماتحت کیا گیا تھا ڈسچارج کر دیا۔ ٹربیونل نے کہا ہے کہ چونکہ مذکورہ ملزمان میں سے چار پر مقدمہ چلانے کی اجازت دی جا چکی ہے۔ اس کے علاوہ اس ایکٹ کے ماتحت ان کے خلاف کوئی ثبوت نہیں تھا۔ دوسرے مقدمے میں انہی ملزمان کے دو ساتھی شامل نہیں ہیں جن کے خلاف عدالت میں مقدمہ چلایا گیا ہے۔ اس لئے مقدمہ کو خارج کیا جاتا ہے۔ ملزمان کے نام یہ ہیں:-

مسٹر نذیر عباس، مسٹر قیصر عباس، مسٹر امرار حسین، اور مسٹر اقبال حسین۔ ان کے خلاف پولیس نے زیر دفعات ۱۵۹۱/۵۳ مقدمہ درج کیا تھا۔ یاد رہے کہ یہ مقدمہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں دائر کیا گیا۔ اور ملزمان اس وقت سے حراست میں ہیں۔ اور تاریخ کا دن ۵ مارچ مقرر ہے استغاثہ کیطرف سے گواہوں میں مولانا محمد ذاکر۔ ایم۔ پی۔ اے خان محمد نمبردار اور مولانا عبدالکریم وغیرہ کو شہادت کے لئے طلب کر لیا گیا ہے۔

چیف الیکشن کمشنر مسٹر الیف، ایم خاں نے آج یہاں ایک ملاقات میں غیر مبہم الفاظ میں اعلان کیا کہ اس سال نومبر کے پہلے ہفتے میں عام انتخابات ہوں گے۔ انہوں نے ان، رشات کو بے بنیاد قرار دیا کہ انتخابات کو دوبارہ ملتوی کر دیا جائیگا۔ اور یہ بھی بتایا کہ ملک میں رائے دہندوں کی فہرستیں تسلی بخش طور پر پروگرام کے مطابق تیار ہو رہی ہیں۔ طریق انتخاب میں تبدیلی سے جو تاخیر ہوتی تھی وہ دور کر لی گئی ہے اور فہرستیں عنقریب مکمل ہو جائیں گی۔

چیف الیکشن کمشنر ان، نوں مغربی پاکستان کے مختلف حصوں کا دورہ کر کے فہرستوں کی تیاری کی رفتار کا جائزہ لے رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ شیخوپورہ، سیالکوٹ، لائلپور اور بعض اور حصوں میں فہرستوں کا بڑا حصہ چھپنے کے لئے دیدیا گیا ہے جہاں تک فہرستوں کی اصلاح، جانچ پڑتال، کمی بیشی اور آخری چھپائی کا تعلق ہے یہ کام بھی کمیشن کے مقرر

مشرقی پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر الیف، ایم خاں نے کہا کہ جس وقت طریق انتخاب میں تبدیلی کے احکامات جاری کئے گئے۔ صوبے میں عام انتخابات سے متعلق کا کام ساٹھ فیصد مکمل کیا جا چکا تھا۔ مجھے امید ہے کہ کام جو چالیس فیصد رہ گیا ہے وہ بہت جلد مکمل کر لیا جائے گا۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ الیکشن کمیشن کے پاس کافی مالی وسائل ہیں۔ اور مرکزی حکومت نے اس امر کا یقین دلایا ہے کہ کمیشن کی تمام مالی ضرورتیں پوری کر دی جائیں گی۔ آخر میں انہوں نے امید ظاہر کی کہ انتخابی حلقوں کی حد بندی کا کام جو چیف جسٹس مسٹر منیر کے سپرد کیا گیا ہے مقررہ وقت میں مکمل کیا جائے گا۔ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی تمام شاخوں کے امتحان کا وقت قریب آ رہا ہے وہ انتخابات کیطرف خاص توجہ مبذول فرمائیں۔

خوراک کانفرنس میں صوبائی وزیر آبپاشی قاضی فضل اللہ نے اعلان کیا کہ غلام محمد بیراج کے علاقہ میں دو لاکھ سولہ ہزار ایکڑ اراضی مارچ کے آخر تک تقسیم کر دی جائے گی۔ مزید ڈیڑھ لاکھ ایکڑ اراضی نومبر تک تقسیم کے لئے دستیاب ہو سکے گی۔ کانفرنس میں فیصلہ کیا گیا کہ سرکاری اراضی، زمین سے محروم کاشتکاروں اور بے دخل شدہ مزارعین میں تقسیم کی جائے۔ کانفرنس میں یہ بھی تجویز پیش کی گئی کہ جلد سے جلد زیادہ زمین زیر کاشت کرنے کے لئے ایک کل وقتی افسر مقرر کیا جائے جو بستیاں بسانے کا کام بھی کرے۔ حکومت ایک ایسی تجویز پر بھی غور کر رہی ہے کہ صوبہ میں قابل کاشت افتادہ اراضی کی ترقی کے لئے ایک محکمہ قائم کیا جائے۔

سوڈان کے سماجی امور کے وزیر نے اعلان کیا ہے کہ مصری فوج نے سوڈان کے نزاعی علاقے البور ماضی کو خالی کر دیا ہے۔ اور اس علاقے کے ڈپٹی گورنر نے مصری پرچم اتار دیا ہے۔

سوویت یونین عنقریب خلا کی تسخیر کے سلسلے میں کوئی حیرت انگیز کارنامہ انجام دینے والا ہے۔ غالباً وہ چاند پر، راکٹ چھوڑے گا یا چاند کے گرد کوئی مصنوعی سیارہ بھیجے گا۔ توقع ہے کہ سوویت یونین کا دوسرا سیارہ بہت جلد گر پڑے گا لیکن سوویت یونین امریکہ سے ایک قدم آگے رہنا چاہتا ہے۔

گیارہ کروڑ ۸۰ لاکھ روپے کے ٹیکسوں کا اعلان

آئندہ مالی سال کا بجٹ پیش کرتے ہوئے وزیر خزانہ نے ٹیکسوں میں بھاری اضافے کا جو اعلان کیا ہے اس سے عوام مایوس اور دل شکستہ ہو گئے ہیں۔ لاہور کے لوگوں نے تمام اشیاء ضروری پر ٹیکسوں کی خبر ریڈیو پاکستان کی ۵ بجے شام کی خبروں، سے سنی۔ کم آمدنی کے لوگوں نے ٹیکسوں کے اضافے کی خبر سن کر مستقبل پر شدید مالی تکلیف کے اندیشے کے ساتھ نظر ڈالی۔ کیونکہ ٹیکسوں میں اضافے کا نتیجہ اشیاء کی گرانی کا باعث ہوگا۔ جن اشیاء پر ٹیکس لگائے گئے ہیں ان میں سگریٹ درآمدی سوتی اور اونی کپڑا، رنگ روغن، گھڑیاں، پلاسٹک کا سامان اور مشینیں اور پرزے شامل ہیں۔

ریل کے ٹکٹوں پر فرسٹ اور سیکنڈ کلاس کے لئے ساڑھے

بارہ ... (سطر کٹی ہوئی)
سرچارج لگایا گیا ہے۔ لیکن سیزن ٹکٹ اس سے مستثنیٰ
گئے۔ اس طرح ٹیلیفون اور ٹرنک کال پر ...
گیا ہے۔ کراچی کے سینماؤں میں ٹکٹوں پر تفریحی ٹیکس
گیا ہے۔ مہاجر ٹیکس مزید ایک سال کے لئے جاری
صنعتوں میں سرمایہ لگانے کیلئے جو رعایت دی جاتی تھی
کر دی گئی ہے۔

(امام) ولی اللہ محدث دہلوی نے اپنی کتاب حجۃ
میں انقلاب کے دو وجوہ میں ایک وجہ ٹیکسوں کی ...

مغربی ثانی تخمینوں میں انتخابات کے لئے ...
رکھا گیا ہے۔ اور آئندہ سال کے بجٹ میں ڈھائی ...
کی مزید رقم رکھی گئی ہے۔ اس طرح انتخابات کے لئے
رکھی گئی ہے وہ ساڑھے پانچ کروڑ بنتی ہے۔

امریکی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ فرانس ...
تیونسی گاؤں ساکیت سیدی یوسف پر خوفناک بمباری ...
جہاز استعمال کئے تھے۔ یہ جہاز فرانس کو معاہدہ نیٹو ...
دیے گئے تھے۔ اس اعلان کے ساتھ ہی وزارت ...
طرف سے ایک اور اعلان جاری کیا گیا جس میں کہا ...
حکومت امریکہ اس امر کے یقین کے لئے ہر ممکن کوشش ...
گی کہ فرانسیسی آئندہ امریکہ کی طرف سے دیے ہوئے ...
کسی ملک پر حملے میں استعمال نہ کرے۔ امریکی حکومت ...
اعلان نے امریکہ کی پوزیشن بہت خراب کر دی ہے ...
وقت جب کہ امریکی نمائندے مسٹر رابرٹ مرفی ...
تیونس کے تنازعہ میں مصالحانہ کوششوں میں مصروف ...
یہ انکشاف انتہائی ناخوشگوار ہے حکومت فرانس کا ...
کہ یہ ہتھیار ان الجزائری حریت پسندوں کو تباہ کرنے ...
لئے استعمال میں لائے گئے جو تیونس میں مقیم ہیں۔ ...
سے حکومت امریکہ کو گہری تشویش لاحق ہے۔

حکومت پاکستان نے اس سال خشکی کے راستے ...
حجاز جانے کی اجازت نہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ...
اس لئے کیا گیا ہے کہ خشکی کا یہ راستہ طویل اور دشوار ...
ہے۔ ایک پریس نوٹ میں زائرین سے کہا گیا ہے کہ ...
ٹرانسپورٹ کمپنیوں کی حوصلہ افزائی یا سرپرستی نہ کریں ...
خشکی کے راستے حجاز جانا چاہتی ہوں۔ اس سلسلے میں ...
انتباہ کرنے والی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ گندم اور ٹرک سے لدے ...
ٹرک امرتسر سے جموں جا رہے تھے کہ مختلف دیہات ...
کے تقریباً ایک ہزار فاقہ کش باشندوں نے ان پر حملہ ...
یہ لوگ عرصے سے غلے کی شدید قلت کا سامنا کر رہے ...
اور ٹرکوں کی آمد کی خبر سن کر ان کے پہنچنے سے بہت ...
سڑک پر جمع ہو گئے تھے۔ فاقہ کش کشمیریوں نے ٹرکوں ...
حملہ کر کے تمام غلہ لوٹ لیا۔ اتنی دیر میں سرحد اور دوسرے ...
مقامات پر متعین ہندوستانی فوجی دستوں کو اس کی خبر مل گئی ...
فوراً مقام واردات پر پہنچ گئے۔ لوگ ابھی تک وہاں موجود تھے ...
نے تحقیق کئے بغیر ہی ان پر فائرنگ شروع کر دی جس سے ...
سے زیادہ افراد ہلاک اور تیس سے زائد شدید مجروح ...
ہوئے۔

۲۱ مارچ ۵۸ء
ترجمانِ اسلام
مدیر اعلیٰ:۔ غلام غوث ہزاروی

ضلع جھنگ میں پابندیاں

ستان کا امن ہر شخص کو مطلوب ہے۔ کون
کہ ہمارا ملک خانہ جنگیوں، فرقہ بندیوں اور
دیوں کا شکار ہو کر رہ جائے۔ نزاعات و
کی صورت میں ملکی استحکامات و ترقیات کی
غور کرنے کا موقعہ ہی نہیں ملا کرتا۔ اور اگر کوئی
بانی حکومت اس مصیبت میں مبتلا ہو جائے
کا خدا ہی حافظ۔
ہیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان میں
سے ہی باہمی کشمکش اور کھینچا تانی جاری ہے۔
ایک طرف مذہبی اختلافات کو ہوا دی جا رہی
وسری طرف سیاسی پارٹیاں اپنا اپنا اُلّو سیدھا
کے لئے مسلمانوں کے جذبات سے کھیلتی اور
اقتدار کی کوششوں میں جائز اور ناجائز ذرائع
یاز کرنا بھی روا نہیں رکھتی ہیں۔
زیادہ افسوسناک امر یہ ہے کہ ملک کا اُونچا طبقہ
ے اس کے کہ وہ اپنی ذمہ داری محسوس کر کے
تحاد کے ساتھ ملکی مسائل حل کرنے کی کوشش
ان میں سے ہر گروپ اپنی اپنی ڈفلی الگ الگ بجا
ہے اور اسی پر بس نہیں بلکہ ان کا محبوب مشغلہ یہ
کہ ایک دوسرے کو بدنام کرنے۔ گرانے اور اس
قتہ حاصل کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا جائے۔
کے ارباب اقتدار جن کے کندھوں پر قدرت نے
بڑے ملک و قوم کو چلانے اور اس کے نظم و نسق
تم رکھنے کی ذمہ داری کا بوجھ ڈالا ہوا ہے ان میں
یہ زہر سرایت کر چکا ہے۔ بلکہ سچ پوچھیں تو تمام
میں بے چینی اور خانہ جنگی کی ذمہ داری انہی پر
ہوتی ہے۔ اور الناس علیٰ دین ملوکهم
مطابق اہل ملک کا تشتت و افتراق انہی کے اعمال
انہی کے سر پھٹول کا عکس ہے۔ اگر ہمارے عمال و
اشتعال انگیزی اور موجبات نقض امن کو ایمانداری
روکنا چاہیں تو ایسے نیک اقدامات کی راہ میں
سی چیز حائل ہو سکتی ہے۔ اور پھر حسو بلیل ضلع جھنگ
میت پور ضلع مظفر گڑھ کے واقعات پیش ہی نہ آتے
ر اگر معمولی غفلت سے کوئی حادثہ ہو جاتا اور مقامی حکام
رض شناسی کا احساس کرتے ہوئے فوراً مداخلت ...
کے حالات پر قابو پانے کی کوشش کرتے تو رائی کا
ساڑ اور بات کا بتنگڑ کبھی نہ بنتا۔ حسو بلیل کا واقعہ
یجئے۔ اگر مقامی حکام اس کو مقامی مسئلہ سمجھ کر فوراً اپنی

ذمہ داری پر اس کے نتائج پر غور کرتے ہوئے مناسب قانونی اقدامات کر لیتے تو آج اس تماشا کی ضرورت ہی پیش نہ آتی۔

حکام نے خود تو کم توجہی سے کام لیا اور جب عوام نے قانونی کارروائی کرنی چاہی اس میں بھی مہینوں کی تاخیر نے ان عوامل کو بروئے کار آنے کا موقعہ دیا جو ایسی صورت کا لازمی نتیجہ ہُوا کرتے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ حکومت نے مقدمہ چلانے کی اجازت دیکر اصل حقیقت کے چہرہ سے پردہ اُٹھانے کے لئے کوئی آسانیاں بہم پہنچا دیں۔ اس کے بعد حسو بلیل کانفرنس کا روکنا چنداں قابلِ اعتراض نہ تھا اور حکومت کا نقضِ امن کے خطرات کے پیش نظر دفعہ ۱۴۴ کا نافذ کرنا بھی جائز قرار دیا جا سکتا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ غیر معمولی طاقت کا مظاہرہ۔ پابندیوں کی بھرمار لیڈروں کا شہر بدر کرنا اور علماء کا داخلہ بند کرنا ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ ۲۲-۲۳ فروری کو حسو بلیل میں کانفرنس کئے جانے کا اعلان تھا جو ۱۴۴ کی گولی سے مر چکی تھی۔ اُس دن پولیس نے شہر کا محاصرہ کر رکھا تھا کہ کوئی شخص اندر نہ آ سکے۔ تمام لیڈروں اور علماء دین کو نوٹس دیدیئے گئے کہ وہ ضلع جھنگ میں داخل نہیں ہو سکیتے۔ حتیٰ کہ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے مرکزی رہنمایان حضرت مولانا احمد علی صاحب اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ملتان کو بھی نوٹس دیئے گئے۔ جن کا وہاں تشریف لے جانا کسی طرح امن عام کے لئے مضر نہیں ہو سکتا تھا۔ خیر یہاں تک بھی حکام کو معذور سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن ان لوگوں کو شہر بدر جو مقدمہ کی پیروی کرتے اور سُنیوں کی طرف سے مقدمہ کو کامیاب بنانے میں اپنا آئینی حق استعمال کرتے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔

شیعوں کو شہر بدر کرنے سے بھی یہ بہتر ہے کہ ان کو اشتعال انگیزی سے ہمیشہ کے لئے روکنے کا انتظام کر دیا جائے۔ آخر میں ہم اربابِ حکومت سے یہ کہیں گے کہ وہ قیامِ امن اور حالات کو قابو میں رکھنے کی کوششوں کے ساتھ ساتھ سُنّی عوام و خواص کی راہ سے ان تمام پابندیوں کو دُور کر دے جو مقدمہ کی پیروی کی سہولتوں میں خلل انداز ہو سکتی ہیں۔ اور اس طرح اس بات کے ذہن نشین ہونے کا موقعہ فراہم کرے کہ حکومت شیعہ سُنّی نزاعات میں حقیقت تک پہنچنے اور عدل وانصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتی۔

امام الہند کی وفات

حضرت مولانا ابو الکلام آزاد رحمۃ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات اسلامی دُنیا میں عموماً اور ہندوستان میں خصوصاً محتاجِ تعارف نہیں ہے ہم حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مرحوم کے وہ الفاظ دُہرا دیتے ہیں جو آپ نے ۱۹۲۲ء میں جمعیۃ علماء ہند کے سالانہ اجلاس منعقدہ لاہور میں حضرت مولانا آزاد رحمۃ اللہ علیہ کی صدارت کی تائید کرتے ہُوئے فرمائے تھے۔ شیخ الاسلام نے فرمایا کہ حضرت اعلیٰ شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب (قدس اللہ سرہٗ) نے فرمایا تھا کہ ابو الکلام وہ پہلا شخص ہے۔ جس نے مسلمانانِ ہند کو جہاد کا بھولا ہُوا سبق یاد دلایا۔ اس امام المجاہدین کے مناقب کے بارہ میں کچھ لکھنا بے ضرورت ہے۔ جن کے لئے ہر دل بے قرار اور ہر آنکھ اشکبار ہے۔ جن کی علمی و عملی اور ملکی و مذہبی خدمات و احسانات کے سامنے ہر اُونچا سر جھک جاتا تھا۔ اور آج ان کی جُدائی کے صدمہ سے ملک کا ملک ماتم کدہ بنا ہُوا ہے۔

ہمیں مولانا مرحوم کی وفات پر مولانا کی خاطر اتنا صدمہ نہیں ہے۔ وہ تو مردِ حق آگاہ تھے۔ حق کی راہ میں عمر گزار دی حق کے لئے لڑے اور حق کی راہ میں وفات پا گئے۔ اور واصل بحق ہو گئے۔ ان کا آنا جانا مبارک۔ مرنا اور جینا کامیاب۔ قُل اِنّ صلوٰتی و نسکی و محیای و مماتی للہ ربّ العٰلمین ہمیں مسلمانانِ ہندوستان سے اظہارِ ہمدردی کرنا اور ان کو تسلی دینا ہے۔ ان کا ایک ایک سہارا جا رہا ہے۔ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی کے بعد حضرت شیخ العرب والعجم مولانا مدنی رحمہ اللہ کا وصال اور اور اب امام الہند کا سایہ اُٹھ جانا یہ مسلمانوں کے لئے معمولی صدمہ نہیں ہے۔ اس سے پہلے قدوائی مرحوم وغیرہ ہمدردانِ قوم سے بھی وہ محروم ہو گئے ہیں۔ ہم ان تمام مرحومین و مغفورین کے لئے دعا کرتے اور مسلمانوں کو صبر و استقامت کی تلقین کرتے ہیں۔ ممکن ہے ان سہاروں کو اُٹھانے کے بعد اللہ تبارک تعالیٰ اپنی غیبی امداد سے مسلمانوں کو نوازے ہمیں چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں اور اپنے گناہوں سے توبہ کریں۔ وہی تمام اسباب کا مالک اور عزّت و ذلت کا مختار مطلق ہے۔ وہ ہماری بگڑی بنا سکتا ہے۔ عجب کیا ہے کہ یہ بیڑا غرق ہو کر پھر اُچھل آئے ع
کہ ہم نے انقلابِ چرخِ گرداں یوں بھی دیکھا ہے

وما ذالک علی اللہ بعزیز

جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیمی اور تبلیغی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام داؤد خیل کی عظیم الشان معراج النبی ؐ کانفرنس

زیر صدارت مولانا غلام یٰسین منعقد ہوئی جس میں حضرت مولانا الحاج نذیر احمد صاحب چک ۱۳۳ سرگودھا اور بلبل پاکستان شیریں بیان حضرت پیر قاری سید غلام فخرالدین شاہ اور مقرر بے بدل جناب مولانا رضا محمد صاحب خطیب مسجد کینال کالونی نے نہایت ہی موثر انداز میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعہ معراج شریف کے متعلق مفصل طور پر وضاحت فرمائی۔ لاؤڈ سپیکر کا اعلیٰ انتظام تھا۔ حضرات نعت خواں شیریں لسان نے بہترین نغموں سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ دو روزہ جلسہ نہایت ہی شان و شوکت سے اختتام پذیر ہوا۔

احمد خاں بزاز ناظم جمعیۃ

لکی مروت ضلع بنوں میں فخرِ سرحد سید گل بادشاہ کی آمد

آپ کا شاندار استقبال دارالعلوم لکی کے اساتذہ کرام و طلبہ اراکینِ جمعیۃ نے کیا۔ حضرتِ امیر نے پہلے دارالعلوم لکی کا معائنہ کیا۔ رجسٹرات کی پڑتال کی۔ مطبخ ملاحظہ کیا۔ تعلیمی حالت کا جائزہ لیا۔ اور رائے بک میں مستحسن رائے تحریر فرمائی۔ اس طرح دفتر جمعیۃ کی کارروائی ملاحظہ فرما کر بیحد خوش ہوئے۔ رات کو زیر صدارت مولانا حمد اللہ صاحب نیازی امیر جمعیۃ دلوخیل جلسہ ہوا۔ پشتو نظم میں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ حضرت امیرِ سرحد نے آئینِ اسلامی پر روشنی ڈالتے ہوئے مفصل و مدلل طریقہ سے یہ ثابت کیا کہ حکام پاکستان کے لئے کامیابی و فلاح صرف قرآنی آئین میں ہے۔ پاکستان اسی غرض سے بنایا گیا تھا اور اسی اسلامی آئین کے جاری کرنے سے ترقی کریگا۔ اور خواص و عوام میں قرآنی آئین کے نفاذ سے اطمینان پیدا ہوگا۔ حضرت مولانا نے جمعیۃ کی اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ عوام کو اب جمعیۃ سے ہر قسم کا تعاون کرنا چاہئے۔ اور مخلص و دیندار حضرات کو الیکشن میں کامیاب بنانے کے لئے کوشش کرنا چاہئے۔ تاکہ پاس شدہ حضرات کونسل میں آئین اسلامی کا مطالبہ کرتے ہوئے قوم کی بہبودی و صلاح کے لئے کوشاں ہوں۔ اور استحکام پاکستان کا باعث بنیں۔

پھر فرمایا کہ بہت افسوس کا مقام ہے کہ کہیں تو شرابوں ڈنروں، ڈانسوں (ناچ) پر ہزاروں روپے خرچ ہوں۔ اور مروت کے مفلس لوگ پانی پینے کے لئے تڑپتے ہوں۔ دس دس پندرہ پندرہ میل تک نہ پانی کا انتظام ہے، نہ ڈاک کا نہ ہسپتال کا۔ اگر کہیں ہسپتال ہے تو اس میں دوا ندارد۔ لہٰذا حکومت پاکستان کو چاہئے کہ علاقہ مروت کے مفلس و غریب لوگوں کے لئے پانی کا انتظام کرے۔ اور دیہاتوں میں ڈاک خانے ڈسپنسریاں کھولی جائیں۔ تاکہ عوام کے مصائب و تکالیف رفع ہو جائیں۔ جلسہ میں شہریوں کے علاوہ ہزاروں لوگ دیہاتوں سے بھی آئے ہوئے تھے۔ سالار جمعیۃ تحصیل لکی مولوی غلام نبی اور سالار جمعیۃ دلوخیل ہاشم خاں کی کوششوں سے کافی رضاکار باوردی نشان لگائے ہوئے انتظام جلسہ میں مصروف تھے۔ آخر میں تین قراردادیں ناظم اعلیٰ مولوی محمد نواز صاحب نے پیش کیں۔ باتفاق آراء پاس ہوئیں۔

(۱) الیکشن سے منکر حدیث غلام احمد پرویز وغیرہ بیدین افراد کو نکال کر ان کی جگہ صحیح عقائد کے جید علماء مقرر کئے جائیں اور آئینِ اسلامی جلد از جلد نافذ کیا جائے۔

(۲) علاقہ مروت کے دیہات میں کنوئیں یا تالاب بنائے جائیں اور ڈاک خانے و ہسپتال کھولے جائیں۔ تاکہ عوام روزمرہ کی زندگی میں مصائب کا شکار نہ ہوں۔

(۳) کرم گڑھی سلیم سے باقی ماندہ علاقہ کو جہاں تک ہوسکے سیراب کیا جائے۔ خواہ پمپ کے ذریعہ سیراب کرنے کا انتظام کیا جائے۔

اراکین جمعیۃ کی خصوصی مجلس منعقد ہوئی۔ جس میں امیر سرحد اور مولانا احمد علی شاہ صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کی اغراض بیان کرتے ہوئے اراکین کو تلقین کی کہ اخلاق حسنہ اور اوصاف جمیلہ اپنے اندر پیدا کریں اور حلم و صبر سے کام لیں۔ مندرجہ ذیل حاضرین خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

۱۔ مولانا فضل احمد صاحب صدر مدرس دارالعلوم
۲۔ مولانا حبیب اللہ صاحب ناظم " "
۳۔ مولانا احمد علی شاہ صاحب مدرس مدرسہ عیسیٰ خیل
۴۔ مولانا محمد نواز صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء تحصیل لکی
۵۔ مولانا فضل اللہ صاحب امیر جمعیۃ علماء " "
۶۔ مولانا محمد خاں صاحب نائب امیر " " " "
۷۔ مولانا سکندر خاں صاحب خازن " " " "
۸۔ مولانا غلام نبی صاحب سالار " " " "
۹۔ مولانا شیخ محمد یوسف " ناظم " " " "
۱۰۔ مولانا گل احمد صاحب رکن جمعیۃ " " " "
۱۱۔ مولانا محمد نواز صاحب " " " " "
۱۲۔ مولانا محمد صادق " " " " "
۱۳۔ مولانا شمس عالم " " " " "
۱۴۔ مولانا معزالحق " مدرس دارالعلوم
۱۵۔ مولانا محمد گل " " "
۱۶۔ مولانا عبدالسلام " " "
۱۷۔ مولانا حمید اللہ خاں صاحب صدر جمعیۃ الطلبہ
۱۸۔ مولوی عبدالحمید صاحب ناظم " "
۱۹۔ ہاشم خاں صاحب سالار جمعیۃ دلوخیل
۲۰۔ مولانا حمد اللہ خان صاحب نیازی امیر " "
۲۱۔ مولانا حمد اللہ جان صاحب ناظم اعلیٰ " "
۲۲۔ ملک شاہنواز خاں صاحب سالار ضلع بنوں
۲۳۔ قریشی سید خاں صاحب رکن شوریٰ جمعیۃ تحصیل لکی
۲۴۔ امان اللہ خاں ملک رکن شوریٰ جمعیۃ ...
۲۵۔ مولانا غلام رسول صاحب ...
۲۶۔ مولانا اکبر زماں صاحب دلوخیل
۲۷۔ مولانا عبداللہ خاں " "
۲۸۔ مولانا حسین شاہ " "
۲۹۔ محمد الماس خاں صاحب بیگوخیل
۳۰۔ خلیفہ محمد کریم صاحب ناظم لکی جمعیۃ
۳۱۔ مولانا عبدالکریم جان صاحب ...
۳۲۔ مولانا امام شاہ صاحب ... احمد خیل

حضرت امیر سرحد کو الوداع ... ہجوم تھا کہ کھوے سے کھوا چھلتا تھا۔ نعروں ... آسمان گونج رہی تھی۔

جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک کی خبر...

جامعہ اسلامیہ کی لائبریری کے لئے ... محمد نصیر صاحب ہمایوں بی۔ اے ایک قومی ... نے مندرجہ ذیل کتب عنایت کی ہیں۔ یہ کتابیں ... راحت گل صاحب کے ذریعہ حضرت شیخ الجامعہ ... میں پیش کی گئیں۔

۱۔ علماء ہند کی شاندار ماضی
۲۔ دنیا و آخرت از علامہ تھانوی رحمہ
۳۔ معظم علی از نسیم حجازی "
۴۔ مسئلہ خلافت از مولانا آزاد
۵۔ تذکرہ " "
۶۔ دو اسلام از غلام جیلانی برق
۷۔ اسلام اور عقلیات، اوّل از علامہ تھانوی رحمہ
۸۔ " " دوم " "
۹۔ زندگی از چوہدری افضل حق مرحوم
۱۰۔ آزادی ہند " "
۱۱۔ شعور " "

اراکین جامعہ حضرت قبلہ ہمایوں صاحب کے ... عطیہ پر تہِ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور آپ کی ... کے لئے دعا کرتے ہیں۔

جامعہ اسلامیہ کا سالانہ اجلاس ... بتاریخ ۲۳ شعبان مطابق ۱۵ مارچ بروز ہفتہ منعقد ... میں پاکستان بھر کے علماء کرام اور بزرگانِ دین اپنے ... سے مستفیض فرمائیں گے۔

جامعہ اسلامیہ میں ترجمہ قرآن شریف ... اختتام پذیر ہوا۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا عبدالقدیر ... امسال ترجمہ قرآن شریف پڑھا رہے تھے جو ایک سال ... ختم کیا گیا۔ طلباء جامعہ اسلامیہ کے لئے ترجمہ قرآن ... میں شرکت ضروری ہے۔ اس مبارک موقع پر طلباء نے ... خرچ پر مٹھائی تقسیم کی۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا ... انہیں اس شرف سے مشرف کیا گیا۔

جامعۃ الطلباء جامعہ اسلامیہ کا سالانہ اجلاس ... کو منعقد ہوا جس میں طلبہ نے مختلف زبانوں میں تقاریر کر کے اپنی خداداد قابلیت کا مظاہرہ کیا۔

موضع بازید خیل سرحد میں جمعیۃ

...وسند کی طرف سے ایک اجتماع مسجد مصدف خیل منعقد ہوا جس میں مولانا گل امیر صاحب، مولانا ننگر یالی ... نعت خواں اور لال خاں ناظم جمعیۃ انصار اللہ نے ... کی۔ مولانا گل امیر صاحب نے جامع اور مدلل تقریر کی۔ جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد سے حاضرین کو ... کیا۔ حاضرین جلسہ نے جمعیۃ علماء اسلام کیساتھ ... کے تعاون کا یقین دلایا۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل قرارداد ... اتفاق پاس ہوئیں۔ (۱) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ ... ہے کہ موضع بازید خیل کی سڑک کو پختہ کیا جائے۔ (۲) قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے (۳) پرویز ... منکر حدیث کو لاکمیشن سے نکال دیا جائے۔ جلسہ کے بعد ... خصوصی مجلس مشاورت منعقد ہوئی جس میں جمعیۃ ... تبلیغی اور تنظیمی مسائل پر غور و خوض کیا گیا۔

احقر لال خاں ناظم جمعیۃ انصار اللہ

قرارداد تعزیت جمعیۃ علماء اسلام لاہور

جمعیۃ علماء اسلام لاہور کا یہ اجلاس خصوصی سردار عبدالرب نشتر اور حضرت مولانا ابوالکلام آزاد کی وفات حسرت آیات پر نہایت رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اور مولانا کی وفات کو مسلمانانِ عالم کے لئے عموماً اور مسلمانانِ بھارت کے لئے خصوصاً ایک سانحہ عظیم تصور کرتا ہے۔ اراکینِ جمعیۃ علماء اسلام لاہور دست بدعا ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر دو مرحوم حضرات کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ نیز مسلمانانِ بھارت سے مولانا کی وفات پر پوری ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

عبدالفتاح امیر جمعیۃ لاہور

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کا اجلاس خصوصی

زیر صدارت مولانا لطف الرحمان صاحب امیر ضلع منعقد ہوا۔ مختلف مسائل پر غور و خوض کیا گیا۔ قرار پایا گیا۔ کہ ضلع بھر میں عام اجتماعات کے پروگرام کے لئے مجلس عمومی کی منتخب کردہ سب کمیٹی کا اجلاس بلایا جائے۔ مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

(۱) یہ اجلاس مجلس تحفظ ختم نبوت سرحد کے زعماء بالخصوص مولانا نور الحق صاحب نور ناظم اعلیٰ و مولانا سیّد امام شاہ صاحب مبلغ تحفظ ختم نبوت حلقہ پشاور کو مبارکباد دیتا ہے کہ انہوں نے صحیح اسلامی خدمت کرتے ہوئے مرزائی ڈاکٹر سرور خاں موضع قلعہ باڑہ ضلع پشاور کا چیلنج قبول کرتے ہوئے اسلام کی حقانیت کا ثبوت پیش کیا جبکہ مرزائی میدان سے فرار ہو کر اسلام کی حقانیت کے مقابلہ کی تاب نہ لا سکے۔ یہ اجلاس مجلس تحفظ ختم نبوت سرحد کی دینی خدمات کو سراہتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس راولپنڈی کے ایک روزنامہ کی اس خبر پر اظہار تشویش کرتا ہے۔ کہ لاہور میں ایسا لٹریچر کھلے بندوں فروخت ہو رہا ہے جن میں شعائرِ اسلام اور انبیاء علیہم السلام کے خلاف زبانی طعن دراز کے علاوہ ان کی خیالی تصاویر بھی شائع کی گئی ہیں۔ لہٰذا یہ اجلاس حکومت سے پُر زور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ غیر مسلم مصنفین کی دلآزار کتابوں کو فوراً ضبط کرے۔ نیز یہ اجلاس اس حقیقت کا اعلان ضروری سمجھتا ہے۔ کہ اگر ہماری حکومت نے اسلامی ننگ و ناموس پر غیرت نہ کی اور ان کتابوں کو ضبط نہ کیا۔ تو مسلمان یہی سمجھیں گے کہ اسلام کے نام پر حاصل شدہ ملک میں درپردہ اسلام دشمنی کو فروغ دیا جا رہا ہے۔

حافظ محمد ایوب ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان

اپنی مدد آپ۔ انجمن اہل سنت والجماعت لوہاری منڈی لاہور کے زیر اہتمام مدرسہ اسلامیہ حنفیہ کا افتتاح مسجد پٹولیاں لوہاری منڈی لاہور میں حضرت استاد العلماء جناب مولانا رسول خاں صاحب نے فرمایا۔ فی الحال اس مدرسہ میں برائے قرآن مجید و دینیات دو جماعتیں ہوں گی۔ پہلی جماعت دن کے وقت بچّوں کے لئے اور دوسری جماعت رات کو تعلیم بالغاں کے لئے دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس مدرسہ کو دن دُگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ اور اس کے باہمّت مقامی حضرات کو مزید دینِ اسلام کی خدمت کی توفیق ارزانی فرمائے جنہوں نے اپنی مدد آپ کے اصول پر اس کارِ خیر کو شروع کیا ہے۔ سیکرٹری انجمن اہلسنت والجماعت لوہاری منڈی لاہور

ایڈیٹر کی ڈاک

گرامی خدمت محترم المقام مکرمی جناب غازی صاحب زید

السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ مختصر اینکہ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ امیر مرکزیہ جمعیۃ العلماء اسلام کے ایماء پر حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ، امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈویژن بہاولپور و ملتان سانگھی ضلع سکھر سندھ میں بیس۲۰ دن تک تفسیر سورۂ بقرہ کا درس دیا ہے۔

تیسرے چوتھے دن سے وہ فارغ ہو کر واپس تشریف لے آئے ہیں۔ کافی بیمار ہیں ان کی صحت بالکل ہی مختل ہے اور نہایت ہی کمزور ہیں۔ وہ اس قابل نہیں کہ باہر جا کر تبلیغ وغیرہ کے لئے سفر کی صعوبتیں برداشت کر سکیں۔ نیز ہر سال شعبان کی ۳-۴ سے رمضان المبارک ۲۰-۲۵ تک باہر سے آنے والے اُستاد و طلبہ کے لئے ترجمۃ القرآن ہوتا رہتا ہے۔ اس کے لئے بھی دورۂ ترجمہ میں شریک ہونیوالے باہر سے جمع ہو رہے ہیں۔ بنا بریں مرکز کو اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت مولانا صاحب موصوف شعبان کی کسی تاریخ میں خانپور سے باہر جمعیۃ علماء اسلام کے کسی دورے میں شرکت نہ فرما سکیں گے۔

علاوہ ازیں حضرت مولانا درخواستی مدظلہٗ نے فرمایا ہے۔ کہ میری طرف سے ترجمانِ اسلام کی آئندہ اشاعت میں یہ اعلان شائع فرما دیں کہ میری صحت بالکل ٹھیک نہیں اور شعبان میں دورۂ ترجمۃ القرآن کی مصروفیت بھی ہے۔ اس لئے کوئی صاحب جلسہ و مدرسہ تبلیغ وغیرہ کے لئے دعوت کے لئے نہ خطوط تحریر کریں نہ ہی اشتہارات جلسہ میں میرا نام شائع کریں۔ راقم الحروف محمد عبیداللہ

ٹانک شہر میں جمعیۃ علماء اسلام کی شریعت کانفرنس

منعقدہ ۱۸ و ۱۹ فروری منجانب صدر استقبالیہ قاضی عطاء اللہ خطیب جامع مسجد ٹانک

خطبہ استقبالیہ

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

اما بعد قابلِ احترام سامعین و ہمدردانِ ملت

آج کا یہ اجتماع بہار آفریں رشک خلد بریں ہے۔ آج عالمِ بالا کے مدبراتِ امور ملائکہ کارکنانِ محکمہ قضا و قدر و حورانِ بہشتی و مقربینِ دربارِ ربانی محوِ حیرت ہیں کہ اس گئے گزرے زمانہ میں جبکہ شیطان اپنی پوری قوت و سطوت کے ساتھ ساری کائناتِ ارضی پر چھا رہا ہے۔ یہ نورانی چہروں والے بزرگ علماء کرام اور بھولی بھالی شکلوں والے سادہ دل عوام جن کے سینوں میں عشقِ خداوندی کے اُمنڈتے ہوئے طوفان عظمتِ قرآنی سے لرزتے ہوئے دل اسلام کی لُٹی ہوئی عظمت و وقار کو پھر دوبالا کرنے کے لئے غیر متزلزل ارادے، نہ فنا ہونیوالے جذبے لے کر اسی بستیٔ ویران میں کیسے جمع ہو گئے۔ آج یہ ویرانۂ ٹانک جہاں کبھی چغد و بوم کی نامانوس آوازیں اربابِ فکر و دانش کے دل و دماغ کو مشوش و پریشان کئے ہوئے تھیں ان نورانی و نیک سیرت قدوسیوں کلمات طیبات اسلام کے روح پرور و پرکیف نغمات سے رشک فردوس ہے۔ آج ہم اہالیانِ ٹانک اپنی خوش بختی پر جتنا ناز کریں کم ہے ع

کہاں مَیں اور کہاں یہ نکہت گل

آج ان علماء ربّانی انبیاء کے سچّے جانشینوں کی آمد سے ٹانک کا ہر در و دیوار اس خطۂ ویران کا چپہ چپہ اخلاص و محبت کے پُر نُور قمقموں سے جگمگا اٹھا ہے ع

نازم بچشم خود کہ بروئیت فتادہ است

فالحمد للہ ثم الحمد للہ۔ ہم اپنے معزز مہمانوں کی تشریف ارزانی کا محبت بھرے جذبات والہانہ عقیدت اطاعت و انقیاد کے وفادارانہ عہد کے ساتھ دل کی انتہائی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور ہم اپنے بزرگوں سے بجا طور پر یہ توقع رکھتے ہیں۔ کہ ہمارے اس دور افتادہ بنجر و ویران علاقہ پر ہمیشہ کے لئے نظرِ شفقت فرماتے رہیں گے۔ ہمارا یہ علاقہ مملکتِ پاکستان کے آخری گوشہ پر واقع ہے۔ حکمرانوں کی عنایت سے یکسر محروم اور ترقیاتی دور کی صنعت و حرفت۔ تجارت و زراعت۔ کارخانوں اور ریلوں الغرض آمدنی کے سب ذرائع اس پر بند کئے گئے ہیں۔ یارانِ شاطر نے وطنیت و قومیت و علاقائی و لسانی تعصبات میں مبتلا ہو کر ہماری کسی فریاد کو درخور اعتنا نہیں سمجھا۔ ناقابلِ برداشت بھاری ٹیکسوں اور مالیہ سے ہماری ہڈیوں کی باقی ماندہ رطوبت بھی چوس رہے ہیں۔ ہمارے اس محبوب شہر کو ویران ہوئے گیارہ سال کا عرصہ گزر چکا ہے تا حال ویران

کمشنرات بیں گندگیوں کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ صحت عامہ روز بروز خراب ہو رہی ہے۔ لیکن محکمہ آبادکاری گویا یا تو خود صفحۂ ہستی سے نیست و نابود ہو چکا ہے یا اسے دائرۂ انسانیت سے خارج غیر حساس حیوان سمجھ رکھا ہے۔ دیہات کے غریب کاشتکار اور شہر کا افلاس زدہ مزدور طبقہ غلہ کی گرانی سے آخری دم توڑ رہا ہے۔ بارہا احتجاج کے باوجود رزق خداوندی پر سیاہ دیو کی طرح قبضہ جمائے ہوئے محکمہ راشننگ ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ ان حالات میں ہم اپنے بے رحم اور رنگ رلیاں منانے والے عیش پرست حاکمان وقت وزرائے مملکت کی خدمات عالیہ سے رونیں تو کس کے آگے۔ فریاد کریں تو کس سے، باوجود ان تمام مصائب و پریشانیوں کے ہم اپنے غریب عوام پر بجا طور پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ کہ غربت و بدحالی کے باوجود دین اور مذہب کے غیر فانی نہ مٹنے والے جوشیلے جذبات اپنے سینوں میں موجزن رکھتے ہیں۔ جب کبھی علماء حق نے انہیں دین اور مذہب اور خدا و رسول کی نصرت کے لئے پکارا تو پروانوں کی طرح آواز حق پر سر دھڑ کی بازی لگانے کے لئے غیرت اسلامی سے بھرے ہوئے دل لے کر میدان عمل میں آ دھمکے۔ آج بحمد اللہ جمعیۃ علماء اسلام کی دعوت حق پر آئین قرآن تخت حکومت پر جلوہ گر کرنے کے لئے ناموس اسلام اور پیارے محمد عربی کے الہامی قانون فطرت کو اجاگر کرنے کے لئے تمام طاغوتی قوتوں سے باغی ہو کر اپنے محبوب رہنماؤں کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے اور امنڈتے ہوئے سمندر کی طرح جوق در جوق حاضر ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے اور ہمارے ارادوں میں برکت دے اور ہم سے اپنے دین کی خدمت لے کر زمانہ رسالت کی نورانی کرنیں خلافت ربانی کے عدل، مساوات، شرافت و دیانت کی تابندہ شعاعوں سے ہمارے اس ظلمت کدہ کو منور کرے۔ آمین ثم آمین۔

امروٹ شریف ضلع سکھر (سندھ) میں

زیر صدارت جناب سید ابو المنیر محمد شاہ صاحب سجادہ نشین درگاہ امروٹ شریف زیر اہتمام جمعیۃ علماء اسلام ایک جلسہ منعقد ہوا۔ صدر جلسہ نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد اور جمعیۃ کی اہمیت سے واقف کرتے ہوئے جمعیۃ میں داخل ہونے کی اپیل کی۔ عوام پر گہرا اثر پڑا اور جوق در جوق جمعیۃ کے رکن بننے شروع ہو گئے۔ مقامی جمعیۃ کا انتخاب عمل میں لایا گیا جمعیۃ الانصار کا شعبہ قائم کیا گیا۔ اور رضاکاروں کی بھرتی بھی شروع کی گئی۔ تمام حاضرین جلسہ نے سورۃ اخلاص پڑھ کر حضرت شیخ الاسلام مدنیؒ اور شیخ الہند مولانا ابو الکلام آزاد کی روح پر فتوح کو ثواب بخشا۔

نئے سال کے عہدیدار۔ امیر۔ الحاج سید ابو المنیر محمد شاہ امروٹی۔ نائب امیر۔ حافظ مولوی عبد المجید صاحب حفیظ امروٹی۔ ناظم اعلیٰ۔ سید گلاب شاہ صاحب شیرانی۔ ناظم۔ حاجی عبد اللہ دائی صاحب سومرو۔ ناظم محمد انور شیخ۔ خزانچی۔ میاں خان۔ سالار جمعیۃ الانصار سید شفیع محمد شاہ صاحب امروٹی۔

کیا۔ اکین مجلس شوریٰ۔ بطل بخش صاحب، محمد عمر صاحب، محمد رمضان صاحب، خان محمد صاحب، فقیر محمد صاحب، عبد الحکیم صاحب، عبد الخالق صاحب، بخشن خان صاحب، الہ د صاحب، عبد المجید خان صاحب۔ قرار دادیں:۔

۱۔ یہ اجلاس حضرت شیخ الاسلام مدنیؒ اور شیخ الہند حضرت مولانا ابو الکلام صاحب آزاد کے سانحۂ ارتحال پر ان کے روحانی اولاد و بالخصوص صدر جمعیۃ علماء اسلام مرکزیہ کو تعزیت پیش کرتا ہے۔

۲۔ یہ اجلاس حکومت پاکستان سے فوری طور پر قانون قرآنی نافذ کرنے کا پرزور مطالبہ کرتا ہے۔

۳۔ یہ اجلاس امروٹ شریف کی مقامی جمعیۃ علماء اسلام جمعیۃ الانصار کو مرکزی جمعیۃ علماء سے ملحق کرتا ہے۔

۴۔ لا کمیشن سے منکرین قرآن و حدیث کو خارج کرنے کے لئے یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔

۵۔ یہ اجلاس تیونس اور الجزائر کے مظلوم مسلمانوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتا ہے۔

جھنگ کی ــــــ مساجد میں

جمعہ کے اجتماعات میں حسب ذیل قرار دادیں بالاتفاق طے منظور کی گئیں۔ خطیب حضرات علماء کرام نے پر وضاحت و مفصل تقریریں فرمائیں۔ تمام مسلمانوں نے پرجوش نعروں کے ساتھ اتفاق رائے کا اظہار کیا۔

۱۔ واقعہ جسو غلیل کے مجرمین کی تحقیق کر کے انہیں کما حقہ سزا دی جائے۔ جلیل القدر خلیفہ ثانی کی توہین کو معمولی واقعہ نہ گردانا جائے۔ قانون کے ذریعے انصاف کا دروازہ کھٹکھٹانے کی پوری آزادی دی جائے۔

۲۔ مختلف اضلاع میں راشننگ سسٹم جاری کر کے حکومت نے اپنا فرض شناسی کا ثبوت دیا ہے مگر ضلع جھنگ کو محروم رکھنے کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی جھنگ میں بھی جاری کیا جائے۔

۳۔ مجلس تحفظ اسلام لاہور کی جدوجہد سے متفقین اسلامی مجلس مذاکرہ کو نیم کے الحاد پرور کاروائیوں کی روک تھام پر دلی مسرت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اسلام کے دوست نما دشمن پرویز دوران کی طرح سے سوچنے والے مفکرین نے گمراہ کن مقالات پڑھ کر دین حق کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی اس کے جواب میں علماء مصر و شام نے بروقت برجستہ جواب دے کر حق واضح کر دیا ہم علماء حق کی مساعی جمیلہ پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔

۴۔ مسلمانان جھنگ صدر و سیٹی مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان خصوصاً حضرت مولانا احمد علی صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب پر مکمل اعتماد کرتے ہیں جمعیۃ اسلام سے اپنی وابستگی اور وفاداری کا یقین دلاتے ہیں۔ شیخ محمد شریف نے پیش کر دیا اور بعد نماز جمعہ سب حاضرین نے تائید کی۔

(مولانا غلام حسین صدر مجلس تحفظ ناموس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جھنگ صدر)

گوجرانوالہ میں ۱۸، ۱۹، ۱۰ مارچ کو

جمعیۃ علماء اسلام کی ضلعی کانفرنس ہو رہی ہے جس میں اکابر جمعیۃ تشریف لا رہے ہیں۔

۵ مہر، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، جہلم، راولپنڈی، کیمل پور

میانوالی، سرگودھا، شیخوپورہ (شمالی پنجاب) کے اضلاع کی جمعیتیں مطلع رہیں۔ کہ ۱۸ر مارچ کو گوجرانوالہ میں ... کا انتخاب ہوگا۔ لہٰذا حسب دستور تمام ابتدائی جمعیتوں کے لئے ارکان اور ضلعی جمعیتیں صوبہ کے لئے ... کریں۔ جو گوجرانوالہ میں ۱۸ر مارچ والے انتخابی اجلاس میں ... ہو سکیں۔ یہ ضلعی جمعیتوں کا کام ہے۔ کہ وہ اپنے ... اس انتخابی اجلاس میں بھیجیں۔ اور مرکزی دفتر میں ... بھیجیں۔ کہ ہمارے ضلع کے حسب ذیل اراکین ... اجلاس میں شامل ہو رہے ہیں۔

(عبد الواحد کنوینر برائے جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کی سب کمیٹی کا اجلاس

زیر صدارت مولانا لطف الرحمان امیر ضلع منعقد ہوا ... طور پر ضلع بھر کے لئے ہفت روزہ حسب ذیل پروگرام ... کیا گیا۔ علماء سرحد کا ایک وفد جلسہ ہائے عام میں مسلمانوں ... جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد و رفتار کار سے ... کرائے گا۔ ملک کے موجودہ مسائل پر بھی روشنی ڈالے ... اراکین وفد مولانا عزیز الرحمان صاحب فاضل دیوبند صدر ... علماء اسلام ضلع پشاور، ناظم اعلیٰ مولانا حمد اللہ جان ... امیر سرحد مولانا سید گل بادشاہ صاحب۔ امیر ضلع مو... لطف الرحمان صاحب، امیر سٹی مردان پیر مبارک ... صاحب و ناظم اعلیٰ مولانا عبد العزیز صاحب ہوں گے ... مردان کے جلسوں میں ان حضرات کے علاوہ حافظ ... صاحب اور مولانا عبد القدوس صاحب ناظم اعلیٰ بھی شرکت ... فرمائیں گے تحصیل صوابی کے جلسوں میں مولانا عبد ... صاحب و مولانا شمس الضحیٰ صاحب بھی شریک وفد ہو...

پروگرام:۔

۵ر مارچ	شب جمعرات	اجلاس عام بمقام تورڈھیری تحصیل ...
۶ر "	" جمعہ	" " " شاہ منصور
۷ر "	بعد نماز جمعہ	" " " کالو خان
۷ر "	شب ہفتہ	" " " ڈاگئی
۸ر "	اتوار	" " " رستم
۹ر "	سوموار	" " " گجرات
۱۰ر "	منگل	" " " میاں خان
۱۱ر "	بدھ	" " " تخت بھائی

حسب اعلان جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کے زیر ... امام الہند مولانا ابو الکلام آزاد کی وفات پر زیر صدارت مولانا لطف الرحمان امیر ضلع منعقد ہوا۔ ہوتی مردان ائمہ کرام، علمائے عظام اور معززین شہر نے شرکت ... مولانا آزاد کی روح پر فتوح کو ایصال ثواب کے لئے دو د... ختم قرآن شریف پڑھا گیا۔ مولانا عبد العزیز ناظم اعلیٰ ... امام الہند مولانا ابو الکلام آزاد کو جذبہ عقیدت پیش کر... ہوئے کہا۔ کہ دنیائے اسلام آزادی و حریت کے رہنما ... عظیم، مفسر قرآن اور تاجدار علم و عمل سے محروم ہو گئی۔ ان کی جدائی سے تمام اسلامی دنیا مضطرب اور بے چین ... مولانا آزاد مرحوم ایک مدبر سیاسی رہنما ہی نہ تھے بلکہ ... بلند مرتبہ عالم اور مصنفین اسلام کی صف اول میں اپنا ...

...تقسیم ہند کے بعد مولانا آزاد مرحوم کی ذات ... مسلمانان ہند کا سہارا تھی چنانچہ ان کی وفات سے ... یتیم ہو گئے۔

۱- یہ اجلاس حضرت امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد ... کی وفات حسرت آیات پر اظہار غم و حزن کرتا ہے۔ درگاہ رب العزت میں دست بدعا ہے کہ حق تعالیٰ مرحوم کو جنت بریں عطا فرمائے۔ جمیع مسلمانوں کو صبر جمیل عطا کرے۔

۲- یہ اجلاس ریڈیو پاکستان کے اس رویے پر افسوس کرتا ہے کہ اس نے امام الہند مولانا ابوالکلام جیسی عظیم المرتبت شخصیت کی وفات کا اعلان مختصر الفاظ میں کر کے اپنے تنگ نظر ہونے کا ثبوت دیا ہے۔

حافظ محمد ایوب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان

جمعیۃ العلماء بنوں کا ہنگامی نمائندہ اجتماع

مولانا ابوالکلام آزاد فخر علماء کی وفات کی خبر ہر ایک ... کے لیے رنج دہ تھی جمعیۃ علماء بنوں کے زیر اہتمام ... عام جلسہ منعقد ہوا حسن اتفاق سے امیر جمعیۃ سرحد ... سید گل بادشاہ صاحب اور نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ... قاضی عبدالکریم صاحب بھی بنوں میں تشریف فرما ... انہوں نے بھی جلسہ میں شرکت کی اس نمائندہ اجلاس ... مندرجہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر پاس ہوئی۔

مسلمانان بنوں کا یہ عظیم الشان نمائندہ اجتماع جمعیۃ ... ہند کے ذریعے سے اس یقین اور عقیدہ کا اظہار ضروری ... سمجھتا ہے کہ امام الہند حضرت مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ ... حقیقی معنوں میں اسلامی سیاست کے امام، قرآن مجید کے بہترین مفسر، نہ صرف اہل اسلام بلکہ پوری انسانیت کے سچے ہمدرد اور صحیح خیرخواہ تھے۔ ہم بلاتردد و تذبذب ... اعلان کرتے ہیں کہ حضرت مولانا آزاد کی وفات پر ... ملت کو حق ہے کہ خون کے آنسو بہائے۔ مسلمانوں کا یہ اجتماع بادل سوزاں و چشم گریاں تمام عالم سے عموماً اور ... علمائے ہند و مسلمانان ہند سے خصوصاً تعزیت کرتا ہوا ... دعا کرتا ہے کہ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر اللہ تعالیٰ ہزاروں رحمتیں برسائے۔ آپ نے عمر کے ہر ... لمحہ میں بندگان خدا کی جو سچی خدمت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا بہترین اجر عطا فرمائے۔ اور مسلمانان ہند کے لئے ان کا صحیح جانشین اور سچی خدمت کرنے والا ... بدل عطا فرمائے۔ آمین۔ یہ عظیم الشان اجلاس ... امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر ... رنج و غم کا اظہار کرتا ہے حضرت مولانا عالم اسلام کے بہت بڑے مفکر، مدبر عالم تھے۔ ہندوستان ... کی عظیم المرتبہ رہنما تھے۔ یہ اجلاس مولانا ... کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جوار رحمت میں جگہ دے اور تمام مسلمانان ہند ... جمعیۃ العلماء کے ساتھ اظہار تعزیت کرتا ہے

شریف اللہ خادم جمعیۃ العلماء بنوں۔

مولانا عبدالحنان صاحب ہزاروی کی واپسی

امیر جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی و رکن مجلس عاملہ مرکزیہ دہلی سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔ لہٰذا احباب ان سے آئندہ راولپنڈی کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔

مینجنگ ایڈیٹر

سرگودھا میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام یک روزہ کانفرنس بتاریخ ۱۷ مارچ ۵۸ء بروز سوموار منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں حضرت مولانا احمد علی صاحب صدر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا شمس الحق صاحب حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب صدر مرکزیہ، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام شرکت فرمائیں گے۔

از دفتر جمعیۃ علمائے اسلام مغربی پاکستان سرگودھا

المعلن محمد صادق۔ ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا

بقیہ پروگرام دورہ وفد مرکزی رہنمایان جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان لاہور

از ۶ مارچ تا ۲۰ مارچ ۵۸ء

تاریخ قمری	تاریخ انگریزی	مقام
۱۴ شعبان	۶ مارچ	ملتان
۱۵ ″	۷ ″	حاصل پور منڈی
۱۶ ″	۸ ″	چشتیاں
۱۷ ″	۹ ″	بہاول نگر
۱۹ ″	۱۰ ″	بہاولپور
۲۰ ″	۱۲ ″	رحیم یار خاں
۲۱ ″	۱۳ ″	احمد پور شرقیہ
۲۲ ″	۱۴ ″	لاہور ملتوی
۲۳ ″	۱۵ ″	جہلم
۲۴ ″	۱۶ ″	منٹگمری
۲۵ ″	۱۷ ″	سرگودھا
۲۶ ″	۱۸ ″	
۲۷ ″	۱۹ ″	
۲۸ ″	۲۰ ″	شیخوپورہ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی مجلس شوریٰ

کا اجلاس بمقام ٹانک زیر صدارت مجاہد اعظم حضرت مولانا غلام غوث صاحب منعقد ہوا۔ امیر علاقہ سرحد سید گل بادشاہ صاحب بھی اعزازی طور پر شریک اجلاس رہے۔ علاقہ کے قریباً چالیس علماء کرام اور مخلصان جمعیۃ نے شمولیت کی۔ مندرجہ ذیل فیصلے ہوئے۔

(۱) جمعیۃ کی تنظیم کو مستحکم کرنے کے لئے علاقہ کا دورہ کیا جائے (۲) جمعیۃ کے اغراض و مقاصد اور انتخابی منشور کو بصورت پوسٹر شائع کیا جائے۔ (۳) شہر ڈیرہ میں تقرر دفتر کی ذمہ داری حاجی عطا اللہ خاں صاحب نے لی (۴) ترجمان اسلام کے سات پرچے علاقہ میں جاری کرائے گئے۔ ضلعی دفتر کے اخراجات کے لئے مستقل معاونین نے نام لکھائے۔

عبداللطیف کلاچوی

ضلع رحیم یار خاں میں جمعیۃ علماء اسلام کے دفتر کا قیام

غلہ منڈی رحیم یار خاں شہر میں جمعیۃ علماء اسلام کا ضلعی دفتر قائم ہو چکا ہے۔ ضلع رحیم یار خاں کی تمام ماتحت شاخوں سے اپیل ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے دفتر کو مضبوط بنانے میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ تمام خطوط وغیرہ بنام ناظم دفتر محمد عبدالکریم آنے چاہئیں۔

محمد عبدالکریم ناظم دفتر ضلع جمعیۃ

ضلع رحیم یار خاں بہاولپور ڈویژن

ردِ مودودیت پر کتابیں

تصنیفات دارالعلوم دیوبند ضلع سہارنپور یوپی :-

نام کتاب	قیمت
جماعت اسلامی اور اسلامی دستور	۴ — ۴ — ۰
مولانا مودودی اور اسلامی تحریک	۴ — ۸ — ۰
″ ″ ″ ″	۱ — ۱۰ — ۰
″ ″ ″ ″	۰ — ۱۰ — ۰
″ ″ ″ ″	۱ — ۰ — ۰
جماعت کے دینی رجحانات	۲ — ۴ — ۰
مودودی گائیڈ	۳ — ۸ — ۰
جماعت اسلامی کا نظریہ حدیث	۱ — ۰ — ۰
ایمان و عمل	۱ — ۴ — ۰
مکتوبات ثلثہ	۰ — ۶ — ۰
مکتوبات ہدایت	۰ — ۱۲ — ۰
ایضاح فتاویٰ	۱ — ۸ — ۰
مودودی مذہب	۰ — ۹ — ۰
مودودی دستور	۰ — ۱۲ — ۰
بے باک محاسبہ	۰ — ۱۲ — ۰
حقیقت معراج	۰ — ۶ — ۰
تنبیہات	۰ — ۵ — ۰

زیادہ کتابیں منگوانے والے اصحاب کو معقول کمیشن دی جائے گی۔ ملنے کا پتہ :-

حافظ احمد ناظر ادارہ ردِ مودودیت پنج پیر شکارپور ضلع سکھر

ضلع مردان کے مذہبی دارالعلوم سیف الاسلام میں

کالوخاں۔ آزادی ہند کے عظیم مفکر مولانا آزاد کی یاد میں اساتذہ و طلبہ دارالعلوم، مقامی علماء اور معززین کا ایک اجتماع منعقد ہوا۔ مولانا گل رحمٰن صاحب ناظم دارالعلوم نے مولانا کی شخصیت پر بصیرت افروز تقریر کی، آپ نے فرمایا کہ حضرت مولانا آزاد صرف علمی دنیا کی قابل رشک شخصیت ہی نہ تھے بلکہ جنگ آزادی کے سپہ سالار تھے۔ آج مولانا کا داغ مفارقت عالم اسلام کے لئے ایک عظیم سانحہ ہے۔ ختم قرآن مجید کے بعد صدر مدرسین مولانا مظفر شاہ صاحب نے دعا فرمائی۔ اور مولانا کے عقیدت مندوں اور ان کے پسماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار فرمایا۔

(گل رحمٰن ناظم دارالعلوم سیف الاسلام کالوخاں)

پاکستان کے مختلف علقوں کی طرف سے مولانا آزاد کو خراجِ عقیدت

جہلم - حضرت مولانا ابو الکلام آزاد مرحوم کی خبرِ وفات سُنتے ہی مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام کے طلباء و اساتذہ کا اجلاس منعقد ہُوا۔ جس میں قرآن مجید پڑھ کر ایصالِ ثواب کیا گیا۔ اور حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب مہتمم مدرسہ ناظم اعلیٰ جمیعۃ نے مولانا مرحوم کے حالاتِ زندگی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مولانا اس پُر خطر دور میں انگریزوں جیسی جابر طاقت سے نبرد آزما ہوئے۔ جبکہ آزادی کے نام لیواؤں کی سزا پھانسی تھی۔ اور آخر دم تک نہایت استقلال سے مقابلہ کیا۔ حتیٰ کہ تمام خطرناک طوفان سے گزرتے ہوئے منزل مقصود پر پہنچے اور پھر زندگی کے آخری ایّام میں بھارت کے مسلمانوں کی بالخصوص بڑی خدمت کی۔ اور اس بے لبسی کی حالت میں ان کی زبردست ڈھارس بنے رہے۔ حضرت مولانا مدنی قدس سرّہٗ کی وفات کا غم ابھی دلوں میں باقی تھا۔ کہ مولانا آزاد کی وفات سے غم میں مزید اضافہ ہوگیا۔ در اصل اللہ تعالیٰ نے جس عظیم الشان مقصد کے لئے ان بزرگوں کو پیدا فرمایا تھا وہ کام سر انجام دے کر اس جہانِ فانی سے عالمِ بقا کو سدھار گئے۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کو جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ اور لپسماندگان اور متعلقین کو صبر جمیل اور ہم تمام کو آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین یا الٰہ العٰلمین

ناظم شیخ عبد الرشید جمعیۃ علماء اسلام جہلم

مولانا آزاد کی وفات حسرت آیات کی خبر پر شہر میں سنسنی پھیل گئی۔ حضرت مدنی رح کی رحلت کے بعد مولینا آزاد کی وفات ناقابلِ تلافی محسوس کی جارہی ہے ایصالِ ثواب کی غرض سے ختمِ قرآن پاک کرایا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ عنایت فرمائے۔ اور لپسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

محمد ابراہیم قاری ناظم دفتر ختم نبوت سکھر

گوجرانوالہ - جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس امام الہند حضرت مولانا ابو الکلام آزاد کے سانحہ ارتحال کو پوری قوم مسلمہ کے لئے غم و رنج کا موجب سمجھتا ہے۔ آزادیٔ ملّت میں مولانا کی خدمات نہ مٹنے والے حروف میں سمجھی جائینگی مولانا کی علمی و سیاسی بصیرت پوری قوم کے لئے سرمایۂ صد افتخار تھی۔ افسوس ہے کہ ہم آج اس عظیم المرتبہ شخصیت سے محروم ہوگئے ہیں۔ یہ اجلاس اس سانحہ عظیم میں مسلمانانِ ہند اور مولانا کے اقربا سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریقِ رحم فرمائے۔ آمین - محمد یوسف ناظم اعلیٰ جمعیۃ علما اسلام گوجرانوالہ

انجمن اہلسنّت والجماعت (رجسٹرڈ) چوہڑ کانہ منڈی

کا ایک اجلاس خصوصی زیر صدارت عبد المجید فاروقی صاحب منعقد ہُوا اور حسب ذیل قرارداد باتفاق رائے پاس ہوئی۔

انجمن مذکور کا یہ اجلاس حضرت مولانا ابو الکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت کو برصغیر ہند و پاک کے مسلمانوں کے لئے ایک ایسا عظیم نقصان سمجھتا ہے جس کی تلافی ناممکن ہے۔ دُعا ہے اللہ تعالیٰ ہندوستان کے مسلمانوں کو استقامت بخشے اور امام الہند حضرت مولانا ابو الکلام آزاد کی قبر کو نورانی کرے۔

شیخ نذیر حسین جنرل سیکرٹری

قابلِ توجہ ڈپٹی کمشنر بنوں

مسلمانانِ ضلع بنّوں نے اپنے ڈپٹی کمشنر سے ایک عظیم الشان اجتماع کے ذریعے اپیل کی ہے۔ مسجد ضلع کچہری کی توسیع کی اشد ضرورت ہے۔ سردی ہو یا گرمی، بارش ہو یا آندھی نمازیوں کی بہت بڑی تعداد جگہ کی تنگی کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہوتی ہے۔ لہٰذا ڈپٹی کمشنر صاحب اس کارِ خیر کی طرف جلد توجہ مبذول فرمائیں۔ ضلع بنّوں کے غریب مسلمان ممنون ہوں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں اجرِ عظیم عطا فرمائینگے۔

تھر یچانی ضلع سکھر سندھ میں حادثہ

مدرسہ قاسم العلوم کے مقفل حجرہ کو کسی حاسد نے بارہ بجے رات آگ لگادی۔ اس میں طلباء کے سامان خورد و نوش اور رہائش کے علاوہ پندرہ قرآن مجید اور دیگر مذہبی کتب بھی تھیں۔ نقصان کا اندازہ ایک ہزار سے زائد کا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے حاسدوں کے حسد سے بچائے۔

کارِ خیر میں حصّہ لینے والے حضرات اس مدرسے کی امداد کی طرف توجہ مبذول فرمائیں۔

وَمَا توفِیقِی اِلّا باللہ

مولوی محمد حسین تھر یچانی

جامعہ رشیدیہ منٹگمری کا سالانہ جلسہ

اور امیرِ محترم حضرت صدر مرکزیہ کا پروگرام ۱۴، ۱۵، ۱۶ مارچ ۱۹۵۸ء جمعہ ہفتہ اتوار کو سالانہ آٹھواں جلسہ ہوگا۔ اور ۱۶ مارچ رات کو آخری اجلاس میں حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہٗ صدارت و خطاب فرمائیں گے۔

فاضل رشیدیہ ناظم اجلاس رشیدیہ

خوشخبری

جنگِ آزادی کے پُرانے رہنما اور کہنہ مشق صحافی مولانا غلام ربانی لودھی، مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے آرگن "ترجمانِ اسلام" کے دفتر میں تشریف لائے۔ ہم نے اُن سے قلمی جہاد میں معاونت کی استدعا کی۔ چنانچہ اُنہوں نے جو کچھ تحریر فرمایا درجِ ذیل ہے۔ تاکہ قارئینِ کرام اس سے محظوظ

ہوں۔ اور اپنے فرائض کی ذمہ داری کو محسوس ...
الحمد للہ مولانا نے وعدہ فرمایا کہ میں اس قلمی ...
باقاعدہ حصّہ لیتا رہونگا۔

غازی

۲۵ مارچ ۵۸ء کو میں اتفاقیہ طور پر لاہور ... باہمی کشاں کشاں دفتر "ترجمانِ اسلام" میں ... ۹ بجے سے ذرا پہلے آیا تو دفتر کو بند پایا۔ اور ... دوبارہ آیا تو معلوم ہُوا کہ حضرت مولانا غلام غوث ... قبلہ ابھی لائل پور روانہ ہوگئے ہیں۔ ع

یک لحظہ غافل بودم و صد سالہ راہم دُور ...

الحمد للہ کہ غازی صاحب کی زیارت ہوگئی ... بھی بے انتہا ہُوا۔ کہ ملّت بیضا کے عظیم مجاہد ... مجھ سے دو سو میل دُور رہتے ہیں ملاقات کا ... ہُوا۔ لیکن ملاقات سے جو سبق حاصل ہُوا ... اظہار کئے دیتا ہوں۔ کہ کسی ضعیف اور ... کو غازی صاحب سے تقرب یا ملاقات کی ... چاہیئے۔ کہ بے عملی پر بہت ڈانٹتے ہیں۔ ... انسان اور بالخصوص مسلمان کو ان ڈانٹنے ... اداؤں پر قربان ہونا چاہیئے۔ کہ وقت کی سب ... ضرورت کی طرف بُلاتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں ... علمائے اسلام کے مرکزی نظام کے ضبط ... ہر فرد کو اپنا حصۂ جہاد ادا کرنا چاہیئے۔ ایک ... آسکتا ہے کہ سارا جہان اور سارے جہان ... ہمارا پاکستان بھی ہلاکت آفرین فتنوں سے ... ہوجائے۔ اور اگر خدانخواستہ وہ وقت آگیا ... سے غافل انسان کو بھی احساس ہو جائے ... ملّت کے مفاد کو پسِ پشت ڈال کر سفیہا ... خسارے کی تجارت تھی لیکن وہ ایسا وقت ... پچھتانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اس ... دہشتناک صورتِ حالات پر جمعیۃ علماء ... نگاہِ دُور بین پہنچ چکی ہے۔ اور وہ اس ... مصروف ہے کہ آگ میں کودنے والے ... کو آگ سے ہٹائے۔ اور اس مشقّت ... کو جمعیۃ کا ہاتھ بٹانا چاہیئے۔ کیونکہ اس ... پہل کرنے والے گروہ کا جو رتبہ عند اللہ ... وہ اظہر من الشمس ہے۔

معائنہ

دین پسند نواب محمد نعیم خاں ... سکولز نے مدرسہ معراج النبی بنوں ... فرمایا۔ الحمد للہ اسے ایک معیاری ... چنانچہ انہوں نے رائے بک میں نہایت اچھی ... تعالیٰ سے دعا ہے کہ دوسری درسگاہوں ... میں دینی درسگاہیں بنائے۔

انجمن حمایتِ اسلام

کا چونسٹھواں سالانہ جلسہ اسلامیہ کا... لاہور کے میدان میں ۱۴ مارچ سے ۱۶ ... تک جاری رہے گا۔

سہ روزہ
ترجمان اسلام لاہور
جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا آرگن
زیرِ سرپرستی: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ
...ایڈیٹر: ...غوث ہزاروی
...: عبدالواحد
...: عبدالقادر قاسمی
...ایڈیٹر: قاضی خدا بخش
قیمت سالانہ ... ششماہی ۳½ روپے فی پرچہ دو آنے
جلد ۱ | ۱۴،۱۸ شعبان المعظم ۱۳۷۷ھ مطابق ۶،۱۰ مارچ ۱۹۵۸ء موافق ۲۳،۲۷ پھاگن ۲۰۱۴ بکرمی | شمارہ ۴،۵

لمعات

(ابوالوقت ناسوتی)

...نام ہے جس کا گئی تیمور کے گھر سے!

...کافی دنوں سے بوٹا سنگھ کی خودکشی کا پاکستان ... چرچا ہے۔ اور لاہور کے در و دیوار ... یہ گونج نکلتی ہوئی معلوم ہی نہیں ہوتی، روز ...ہوئی نہ کوئی نیا شوشہ کھڑا ہو جاتا ہے اور ہر چڑھتا ...سورج ایک نئی بات کی خبر لاتا ہے۔ نئی تہذیب ...نے جو انڈے بچے دیئے ہیں اب وہ خوب بڑے ہو کر برسرِ کار ...ہیں۔ کہیں مجسٹریٹ علامہ اقبالؒ کی رُوح کو قبر میں تڑپانے ...کے لئے ان کے اشعار کا ناجائز استعمال کر رہے ہیں ...اور کہیں کالج کے لونڈے لونڈیاں اپنی ایک بہن کے ...عاشق کے جنازہ کو کندھا دے کر میانی صاحب جلتے ...ہُوئے دھوم مچا رہے ہیں۔ اور پھر بہنوئی کی قبر پر ...پھول اور چڑھاووں کا سلسلہ جاری کرنے کا تہیہ ہے ...نئی تہذیب جس قسم کی بے غیرتی و بے حمیتی پیدا ...کرتی ہے یہ اس کی شاید ادنےٰ مثال ہے۔ بھلا جن ...لوگوں کی اباحیت کا یہ عالم ہو کہ وہ محفل میں جاتے ...ہی اپنی بیوی دوسروں کے سپرد کر دیں اور دوسروں ...کی بیویوں کے پیچھے خود دھتکارے ہوئے کُتّے کی ...طرح پھرنا شروع کر دیں ان سے یہ توقع کہاں کی جا سکتی ...ہے کہ وہ اپنی ایک مظلوم بہن کی طرفداری کرینگے یا ...اس کی خاطر انہیں غُصّہ آ جائیگا۔

بوٹا سنگھ ایک پرلے درجے کا عیار و شاطر آدمی ...تھا جو اپنے دوست احباب سے یہ کہہ کے آیا تھا ...کہ میں اپنی منصوبہ کو واپس لا کر دکھا دوں گا۔ لیکن ...یہاں جب معاملہ اس کی سازش کے خلاف ثابت ...ہوا تو اس شرمندگی کی برداشت اس میں نہ تھی کہ خالی ...ہاتھ واپس جا کر اپنے یار دوستوں کی تضحیک کا نشانہ ...بنے ان حالات میں قنوطیت کا اس پر غلبہ ہُوا اور ...اس نے خودکشی کر لی۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس نے ...ایک معصومہ کی محبت میں خودکشی کی ہے وہ جذباتِ ...محبت اور معاملاتِ محبت کے اُتار چڑھاؤ سے واقف ہی نہیں۔ محبت نہ کسی محبوب کو رسوا کرتی ہے اور نہ محبوب کو عدالتوں کا بازیچہ بناتی ہے۔ البتہ عیاری ان میں سے دونوں کاموں کا ارتکاب کرتی ہے۔ اور ایک عیار کی عیاری جب ناکام ہو جائے تو اس کی قنوطیت کی انتہا خودکشی ہی کا نتیجہ پیدا کر سکتی ہے۔ تو ایسوں کے لئے ع

مر گئے مردود جن کی فاتحہ نہ درود

کہا جاتا ہے۔ نہ یہ کہ انہیں شہیدِ محبت کہا جائے۔ اور پھر علامہ اقبال کے اشعار اس پر چسپاں کئے جائیں۔

جب سے ہمارے حکام نے مشاعروں اور ادبی مجلسوں کی سرپرستی شروع کی ہے تب سے ان مجالس پر لکھنویت کا رنگ غالب ہوتا جا رہا ہے اور وہ دن دُور نہیں جب پھر کوئی جانِ عالم ادھر کرسیٔ عدالت پر فیصلے لکھواتا لکھواتا دروازہ میں مبتلا ہو کر "ہائے میں مری" کہہ کے فریقین کو محوِ حیرت کر دے گا۔ ہمارے ادب نواز چیف جسٹس کو مجسٹریٹی عدالتوں کے ساتھ پرائیویٹ کمروں کا بھی انتظام ابھی سے کر دینا چاہیئے۔ تاکہ ایسے اوقات میں پھر پریشانیوں کا سامنا نہ کرنا پڑے اور شہدائے محبت کو خودکشیوں سے روکنے کے متعلق بھی کچھ نہ کچھ قانون بنانا چاہیئے سنتے ہیں مجسٹریٹی علم سائنسی علم سے بھی زیادہ دریا ہے ہمارے اسلامی زمانے کے قاضی اور قاضی القضاۃ تو اس سے واجبی ہی واجبی واقفیت رکھتے تھے۔ مگر اب جو مجسٹریٹ اور قاضی پیدا ہو رہے ہیں وہ اس دریائے علم کے ایسے شناور معلوم ہوتے ہیں۔ کہ اللہ دے اور بندہ لے، اور پھر ادیب لبیب ایسے کہ علامہ اقبال کے اشعار کا برمحل استعمال تو ان کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہوتا ہے۔ گویا عدالت نہیں مجلس مشاعرہ ہے۔ وہ زمانہ گیا جب قاضی کے متعلق کہا کرتے قاضی کہا جاتا تھا۔ اب تو قاضی اتنا با اختیار ہے۔ کہ وہ گھسنا مار کے آنکھ پھوڑ سکتا ہے۔ مقدمہ ہے ناجائز پاسپورٹ کے ساتھ پاکستان میں داخلے کا۔ اور قاضی صاحب اسے افسانہ محبت بنا دیتے ہیں۔ ہمارے نزدیک تو بوٹا سنگھ کی خودکشی کا باعث ہی یہ قاضی قدوہ ہیں جنہوں نے اپنی ایک معصوم بہن کو رسوا بھی کیا اور ایک عدالتی ملزم کو ہیرو بنا کے اپنے سائنسی علم کا جھنڈا میانی صاحب کے قبرستان میں جا کر پھوڑا۔ کیا ہمارے ادیب لبیب چیف جسٹس اس قاضی قدوہ کو کوئی انعام نہیں دلا سکتے۔

عیب مے جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو، مجسٹریٹ بچارے نے تو صرف مصرع اٹھایا تھا۔ دو غزلے سہ غزلے تو ہمارے اخبار نویس بھائیوں نے عرض کرنے شروع کر دیئے ایک مصرع والا اگر قابلِ ملامت ہے تو قصائد لکھنے والے کب اس ملامت سے بچ سکتے ہیں۔ مگر آپ جانتے ہیں اخبار نویس بڑی بلا ہیں دوسروں کو پھنسا کر خود الگ ہو جاتے ہیں بڑے بڑے اخبار نویس جنہیں اخبار نویسی کے فن کا گرگِ باراں دیدہ کہنا چاہیئے۔ بوٹا سنگھ کے معاملہ میں ایسے چوپٹ ہوئے کہ اب وہ بغلیں جھانک رہے ہیں اور چور دروازے سے نکل بھاگنے کی فکر میں ہیں۔ اگر واقعی کوئی اس معاملے میں تحقیقات ہو رہی ہے۔ تو صرف ہائی کمشنر کے دفاتر اور بچارے مجسٹریٹ ہی کے متعلق تحقیقات نہ ہو جن لوگوں نے اس قصے کو رنگ دروغ دے کر اچھالا ہے انہیں بھی ساتھ ہی رکھنا چاہیئے آخر قوم کی بہو بیٹیوں کی عزت کے ساتھ تلعب بھی کسی قانون کے اندر جرم ہے یا نہیں؟ اگر ہے اور یقیناً ہے تو پھر جس جس کا اس تلعب میں جتنا حصہ ہو اسکی جزا بھی اسے اپنے حصہ کے مطابق ملنی چاہیئے۔

علامہ اقبال کی جس نظم کو بوٹا سنگھ کے معاملہ میں استعمال کر کے نجاست آمیز کیا گیا ہے۔ اس نظم کو ذرا ملاحظہ تو فرمایا جائے کیا وہ ایسے خودکشی کے معاملے میں گھسیٹ لائے جانے کے قابل بھی ہے۔ علامہ فرماتے ہیں ؎

شہیدِ محبت نہ کافر نہ غازی
محبت کی رسمیں نہ ترکی نہ تازی
وہ کچھ اور شے ہے محبت نہیں ہے
سکھاتی ہے جو غزنوی کو ایازی
یہ جوہر اگر کار فرما نہیں ہے
تو ہیں علم و حکمت فقط شیشہ بازی
نہ محتاجِ سلطاں نہ مرعوبِ سلطاں
محبت ہے آزادی و بے نیازی
مرا فقر بہتر ہے اسکندری سے
یہ آدم گری ہے وہ آئینہ سازی

کیا یہ پاکیزہ اشعار بوٹا سنگھی محبت کے متعلق استعمال ہو سکتے ہیں۔ ذوقِ سلیم اگر بالکل ہی عنقا نہیں ہو گیا تو سند کے

باقی صفحہ ۲ پر

تا نہ خواہی کشتی گرداب فنا ساحل پیدا گاہ چہ گاہ چہ باز خواں این قطرہ پیدا

ہماری آپ بیتی

غازی خدا بخش

الحاج منشی نور احمد صاحب جو آج کل خوشنویس یونین کے صدر ہیں۔ ہمارے برادر معظم ہیں۔ وہ بچپن ہی سے ہمیں مذہبی اجتماعوں اور جلسوں میں لے جایا کرتے تھے والد ماجد میاں عمر دین سندھو مرحوم بھی باقاعدہ پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ لہٰذا ابتداء ہی سے ہم مذہبی ماحول میں رہے ۱۹۱۸ء میں جب ہم اسلامیہ ہائی سکول بھاٹی دروازہ لاہور کی جماعت ہشتم کے طالب علم تھے۔ تو والد ماجد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ برادر معظم کی تربیت سے طبیعت میں مذہبی میلان درخشاں تھا۔ بیرون اکبری دروازہ لاہور اکھاڑا لوٹا مل کے قریب ایک مسجد ہے جس میں آج کل مولانا حامد میاں صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ لاہور خطیب ہیں اس مسجد کے متصل مکان میں مولانا خواجہ عبدالحی صاحب فاروقی قرآن حکیم کا درس دیتے تھے۔ خواجہ صاحب نے قرآن حکیم کی تفسیر مشہور انقلابی مولانا عبید اللہ سندھی سے دہلی میں مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی کے ساتھ پڑھی تھی۔ خواجہ صاحب کے درس میں زیادہ تر ہائی سکول اور کالج کے طلبہ تھے ہم بھی ان کے درس میں شامل ہو گئے ۱۹۱۹ء میں مارشل لگا۔ خواجہ صاحب قید ہو گئے سکول میں حاجی محمد عظیم صاحب حساب کا مضمون پڑھاتے تھے۔ انہوں نے قرآن حکیم کی تفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی سے پڑھی تھی وہ ہمیں گھر پر سورۃ انفال اور سورۃ توبہ کا ترجمہ پڑھاتے تھے۔ ادھر سیاسی میدان میں سید عطاء اللہ بخاری آ دھمکے تھے۔ ان کی جادو بیانی نے کچھ ایسا جادو کیا کہ راتوں کی نیند حرام ہو گئی۔

۱۲ مئی ۱۹۲۱ء تاریخ تھی لاہور شہر میں منادی کی گئی۔ آج رات بعد نماز عشاء موچی دروازہ اور موری دروازے کے درمیان باغ میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوگا جس میں حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی جائے گی آتش بیان مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری۔ مولانا احمد علی صاحب دروازہ شیرانوالہ مولانا ظفر علی خان ایڈیٹر زمیندار اور مولانا اصغر علی روحی پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور تقریر فرمائیں گے۔ ہم نے جب اعلان سنا تو عشاء کا انتظار کرنے لگے مغرب کی نماز کے بعد رمضان المبارک کا چاند نکلا۔ عشاء کی نماز کے بعد تقریریں شروع ہوئیں انگریز فوجوں کے مظالم بیان کئے گئے بغداد شریف اور دیگر مقامات مقدسہ پر انگریزی فوج کے قبضے اور مظالم کے حالات سنے۔ ہجرت کی تحریک ہوئی۔ ادھر شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ کے حکم کے مطابق مولانا عبید اللہ سندھی نے کابل میں تحریک جہاد کی چنانچہ امیر امان اللہ والی کابل کی افواج لنڈی کوتل جمرود پشاور اور نقل اچھوں کو لوٹ اپر حملہ آور ہو چکی تھیں۔ مولانا عبید اللہ سندھیؒ ان افواج کے ہمراہ تھے۔ مولانا کے سیکرٹری مجاہد ظفر الحسن بی۔ اے تھے جو آج کل انا طولیہ میں کرنل ہیں۔ توپ سے پہلا گولہ ظفر الحسن نے پھینکا۔ تو انگریز فوجوں کو تارے دکھائی دینے لگے ہندو پاکستان میں مولانا نے جماعت تیار کی تھی اور حکومت موقتہ قائم کی تھی۔ اس کے بڑے بڑے کرنل و جرنیل مولانا احمد علی صاحب اور دین کے بزرگ حضرت مولانا غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ دین پوری اور حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ امروٹی سندھی باقاعدہ اپنا کام کر رہے تھے۔

ہم جلسے کے اختتام پر گھر پہنچے برادر معظم سے عرض کی اس وقت ہمیں ہندوستان چھوڑ دینا چاہئے اور امیر امان اللہ کی فوج میں جا شامل ہونا چاہئے انہوں نے فرمایا میری اہلیہ بستر مرگ پر ہے اس کی وفات پر اس کے کفن دفن سے فارغ ہو کر چلیں گے عرض کی پشاور کا ٹکٹ بند ہو چکا ہے۔ لیکن ریل گاڑی جاتی ہے۔ اگر کچھ تاخیر کی تو شاید گاڑی بھی بند ہو جائے گی پھر قاعدین یعنی پیچھے رہنے والوں میں سے بن جائیں گے اس پر وہ سفر کے لئے تیار ہو گئے۔ رمضان کے پہلے روزے کے لئے سحری کھا چکے تھے۔ ضعیف والدہ ماجدہ کو عرب و ترک عورتوں کی بہادری کے قصے سنائے چنانچہ انہوں نے بھی دل کڑا کیا دونوں بیٹوں کو جہاد پر بھیجنے کے لئے راضی ہو گئیں۔ بالائی منزل پر برادر معظم کو گلے لگایا اور کہا جاؤ خدا حافظ نچلی منزل میں ہمیں الوداع کہنے کے لئے آئیں۔ ہم ان کی اولاد میں سب سے چھوٹے بیٹے ہیں ہمیں بھی ان سے بے حد محبت تھی ہم نے خیال کیا کہ ماں کی محبت کہیں۔ ہمارے عزم میں لغزش پیدا نہ کر دے۔ ہم مکان سے جلد نیچے اتر کر کوچے میں برادر معظم کا انتظار کرنے لگے نچلی منزل میں ماں نے جب ہمیں نہ پایا تو غش کھا کر نیچے دھڑام سے گر پڑیں۔ آہ ماں کی ممتا۔

محلے میں ایک ٹی۔ ٹی۔ رہتے تھے۔ انہیں جا جگایا ان سے کہا کابل جانے کے لئے پشاور جانا چاہتے ہیں ٹکٹ بند ہے۔ کسی طریق سے لے چلیں۔ انہوں نے کہا میری ڈیوٹی لالہ موسیٰ تک ہے وہاں تک تو میں لے چلونگا اور اس کے بعد دوسرے ٹی۔ ٹی کے سپرد کر دونگا جو پشاور پہنچا دیگا۔ اس طریقے سے پشاور پہنچے وہاں نمک منڈی میں ہجرت کمیٹی کا دفتر قائم ہو گیا تھا۔ اور ایک چھوٹا سا قافلہ جمرود کو روانہ

ہو گیا تھا۔ وہ چار دن میں ایک ... قافلہ ...
لاہور سے ایک دوست ...

آپ کے بھائی کی اہلیہ فوت ہو گئی ہے ...
پڑھا۔ اور جمرود کو روانہ ہوئے راستے میں ...
وغیرہ رد کئے رہے۔ لیکن جب اڈ کوٹ ...
کہ جیسے کوئی تر نہیں آ سکتی ... کو ...
ڈھکہ پر پہنچے کہ خدا کا ہزار ہزار شکر ... کو ...
ملک سے نکل آئے جلال آباد پہنچے تو ...
قافلہ بھی ہمارے انتظار میں ... تھا ...
موجودہ حکمران شہنشاہ ظاہر شاہ کے والد ...
خان جلال آباد کے گورنر تھے ان سے ملاقات ...

جمعیۃ العلماء اسلام ضلع جیکب آباد

کی مجلس شوریٰ منعقد ... میں زیر صدارت
مولانا الحاج ولی بخش صاحب امیر جمعیت ...
منعقد ہوا جس میں مولانا حمد دین صاحب نائب ...
جیکب آباد، مولانا الحاج میر محمد صاحب ناظم ...
احمد شاہ صاحب نائب امیر ابتدائی جمعیت ...
مولانا غلام رسول صاحب نائب امیر ضلع جیکب ...
مولانا محمد زکریا صاحب امیر ابتدائی جمعیت ...
میاں رشید احمد صاحب سالار رضا کاران، مو...
نور دین صاحب سرور، مولانا محمد یوسف صاحب ...
دفتر ابتدائی جمعیت مقدیہ دلیپر، مولانا حاجی ...
الدین صاحب وغیرہ نے شرکت کی۔

مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔ ابتدائی ...
دفتر شہر ...جس کا ناظم محمد صالح صاحب مقرر ...
لیکن موصوف نے بعض مجبوریوں کی وجہ سے دفتر ...
سرانجام نہ دے سکے۔ لہٰذا دفتر کا کام رشید ...
سیال امیر جمعیت حلقہ کندہ کوٹ کے سپرد کیا گیا ...
۲۔ ماہ ذوالحج میں مرکزی حضرت کا دورہ ضلع ...
کا اجلاس شہر جیکب آباد میں منعقد ہوگا۔
۳۔ ضلعی مشرقی و مغربی دورہ کے لئے علماء ...
وفد روانہ کیا جائے کہ وہ جمعیت کے اغراض ...
بیان کر کے عوام کو بیدار کرے۔ چنانچہ دورہ ...
کے لئے دو وفد تیار کئے گئے (۱) مغربی جانب ...
مولانا دھنی بخش صاحب امیر ضلع۔ حاجی میر محمد ...
ناظم اعلیٰ ضلع۔ احمد شاہ صاحب نائب امیر ابتدائی ...
جمعیت قدیہ دلیپور، حاجی گلاب الدین صاحب ...
مقرر ہوئے۔

(۲) مشرقی جانب کے لئے مولانا منظور ... صاحب
مبلغ تحفظ ختم نبوت، مولانا نور الدین صاحب ...
معہ لعنت خان مولانا نظر محمد صاحب صدر مدرس ...
عربیہ مفتاح العلوم سردار آباد۔ مولوی غلام رسول ...
نائب ناظم ضلع مقرر ہوئے

نور محمد ناظم ابتدائی جمعیت قدیہ حاجی مرید خان ...
حلقہ کندہ کوٹ

خازن ضلع حاجی غلام رسول صاحب ایس ...

۱۰ مارچ ۱۹۵۸ء

ترجمانِ اسلام

مدیر اعلیٰ:- غلام غوث ہزاروی

حکام کے غیر دانشمندانہ اقدامات اور حکومت کی بدنامی

گزشتہ اشاعت میں ہم نے ضلع جھنگ کی پابندیوں پر روشنی ڈالی تھی۔ اب وہاں کی پابندیوں کا اکثر حصہ واپس لے لیا گیا۔ واقعات کا سلسلہ یوں ہے کہ شیعہ فرقہ والوں نے ایک جلوس نکالا۔ جس میں حسب بیان استغاثہ پولیس حضرت عمرؓ کا پتلا بنا کر اس کی توہین کی گئی تھی۔ کسی دوسرے مذہب کے بزرگوں کو سب و شتم سے یاد کرنا انتہائی کمینگی ہے اور اسلام جو سراسر شرافت ہی شرافت ہے مشرکین کے بتوں کو گالیاں دینے سے بھی سختی سے روکتا ہے۔ قرآن میں تصریح ہے لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ (اللہ تعالیٰ کے سوا جو معبود لوگوں نے بنا رکھے ہیں، جن کو پکارتے رہتے ہیں، ان کو گالیاں نہ دو، کہ کہیں وہ تجاوز کر کے اللہ تعالیٰ کو گالیاں دینے لگ جائیں۔) اس آیت کریمہ نے گالیوں سے روکتے ہوئے نہایت ہی بلیغ انداز میں اس کی دلیل بھی بیان فرما دی۔ اور ساتھ ہی گالیوں سے روکنے کے لئے بڑی سے بڑی ترغیب بھی دی۔ مسلمانوں کو متوجہ فرمایا گیا۔ جیسے تم اپنے حقیقی معبود کے بارہ میں کوئی گستاخی کا کلمہ سننا گوارا نہیں کرتے اسی طرح ان گمراہوں کے جذبات کو بھی بزعم خود اپنے دیوتاؤں کی توہین سے ٹھیس لگتی ہے۔ انسانی شفقت اور نوعی اخوۃ کے تحت از راہِ خیر خواہی تبلیغ اور افہام و تفہیم بے شک ضروری ہے۔ لیکن ان کو مشتعل کر کے قبولِ حق سے اور بھی دور کر دینا کسی طرح قابلِ تعریف نہیں ہو سکتا۔

آیت کریمہ میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اگر تمہارے غلط طرز عمل کے جواب میں وہ مالک حقیقی کی شان میں یا تمہارے صحیح عقاید کے خلاف کچھ ہرزہ سرائی کرنے لگیں تو یہ ہرزہ سرائی گویا تم نے کرائی۔ اور اس کے لئے وجہ جواز بھی تم نے مہیا کی۔

پاکستان میں اس مذہبی اور اخلاقی اصول سے قطع نظر کر کے بھی ایسا طرز عمل اختیار کرنا جس سے یہاں کے امن و امان کو خطرہ یا اہل ملک میں سر پھٹول کا سامان پیدا ہو ظلم عظیم ہے۔ ایسے لوگ پاکستان کے کسی طرح خیر خواہ نہیں قرار دیے جا سکتے۔

ہمارا خیال ہے کہ ون یونٹ گورنمنٹ کو صوبہ کے طول و عرض میں پورا کنٹرول کرنے میں دقتیں پیش آتی ہیں۔ مقامی کمشنر یا ڈپٹی کمشنر اپنے طور پر ایسی پالیسی اختیار کر لیتے ہیں جس کی ذمہ داری کا بوجھ صوبائی گورنمنٹ پر پڑ جاتا ہے۔ اس کی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں۔ ضلع جھنگ کے واقعہ حسو بلیل کو موقعہ پر ہی مقامی حکام کو روک دینا چاہیے تھا۔

اتنے خطرناک حادثہ کو ہونے دینے اور اس انتظار میں رہنا کہ ارتکاب جرم کے بعد مجرموں کے خلاف کارروائی کی جائے گی فرض ناشناسی کی بدترین مثال ہے۔ اور اگر وقت پر اطلاع نہ ہونے کا عذر کیا جائے تو یہ غفلت اور بھی افسوسناک ہے اور جب حادثہ ہو گیا تھا فوراً عوام کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے قانونی کارروائی کی جاتی تو غلط فہمیوں کے لئے گنجائش نہ رہتی۔ بعد از خرابی بسیار ۴ ماہ کے بعد حکومت نے مقدمہ چلانے کی اجازت دے کر عوام کو مطمئن کرنے کی کوشش کی لیکن ساتھ ہی ضلع جھنگ میں حاکمانہ جلال کا مظاہرہ ہونے لگ گیا۔ سارے ضلع میں دفعہ ۱۴۴ لگی ہوئی تھی۔ لیڈروں کو شہر بدر کر دیا گیا۔ حسو بلیل کی سنی کانفرنس بند کر دی گئی۔ مدعو حضرات کا داخلہ ممنوع قرار دے دیا گیا۔ مقررہ تاریخ میں قصبہ حسو بلیل کو پولیس نے گھیرے میں لے رکھا کہ کوئی داڑھی والا اندر داخل نہ ہو سکے۔ مقررہ مسجد میں اذانیں اور نمازیں بھی نہ ہو سکیں۔ جمعیۃ علماء اسلام نے جھنگ میں تبلیغی دورہ رکھا۔ لیکن حکومت کا قانون آڑے آیا ہوا تھا۔ اور حضرت مولانا استاد العلماء شمس الحق صاحب افغانی۔ مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی اور میں لائلپور میں بیٹھے رہے۔ اتنے میں جھنگ کے مقامی کارکنوں نے ۴ بجے شام ۲۶ فروری کو اطلاع دی کہ پابندیاں اٹھ گئیں۔ چنانچہ جمعیۃ علماء اسلام کا یہ وفد فوراً وہاں پہنچ گیا۔ اور ۲۷ فروری کو وہاں جلسہ عام میں اہل اسلام کے عظیم مجمع کو خطاب کیا۔

۲۸ فروری کو خانیوال میں جمعیۃ العلماء اسلام کی کانفرنس تھی۔ بڑی دوڑ دھوپ کے بعد آخری وقت میں حکام نے لاؤڈ سپیکر کی اجازت دیدی۔

۳-۴ مارچ کو علی پور ضلع مظفر گڑھ میں ختم نبوت کانفرنس تھی۔ جمعیۃ علماء اسلام کی میٹنگ بھی تھی۔ عرصہ سے اعلان تھا۔ اشتہارات چھپ چکے تھے۔ علماء کرام اور مندوبین کو دعوتیں پہنچ چکی تھیں بلکہ دور دراز سے علماء بھی آ گئے تھے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی عہدہ دار بھی روانہ ہو چکے تھے۔ کہ اچانک دفعہ ۱۴۴ کا کلہاڑا چل گیا۔ سارے انتظامات دھرے کے دھرے رہ گئے۔ ایسے وقت عوام کے جذبات کا کیا حال ہوگا۔ علاقے کا علاقہ پریشان و سرگرداں تھا۔ آپ خیال کیجئے کہ وہ حکمران جماعت کے بارہ میں کیا رائے قائم کریں گے۔ مقامی حکام کے اس اقدام کی ساری ذمہ داری عوام صوبائی حکومت پر ڈالتے ہیں۔ اسی طرح علی پور تحصیل میں چند دن پہلے ایک جلوس کی اجازت دی گئی۔ جس کے نتیجہ میں فساد ہوا اور قتل تک نوبت پہنچ گئی جس کے مقدمات ابھی تک چل رہے ہیں۔ اس کے بعد سنیوں کی اور خاص کر مجلس تحفظ ختم نبوت کی پر امن کانفرنس کو روک دینا جو سیاسیات کے قریب بھی نہیں پھٹکتی کتنے شبہات اور فرقہ وارانہ بدگمانیاں پیدا کر سکتا ہے۔ یہی حال اخبارات کا ہے جن میں سے بعض کو چھوڑ کر بعض کی ضمانتیں ضبط کر دی جاتی ہیں اخبار دعوت اسی طرح کے حملہ کا شکار ہوا۔

ہم حکومت کو نہایت نیک نیتی سے مشورہ دیتے ہیں کہ ماتحت حکام بھی ملک کی فضا سے متاثر اور مختلف خیالات و نظریات کے حامل ہیں۔ ممکن ہے وہ اپنی اپنی ذہنیت کے تحت کام کرتے رہیں اور اس کا اثر صوبائی حکومت پر پڑے۔ یہ الیکشن کا زمانہ ہے۔ ضرورت ہے کہ ایک پالیسی طے ہو۔ اور سب جگہ تمام پارٹیوں اور فرقوں سے اس کی روشنی میں یکساں سلوک کیا جائے ورنہ آزادانہ انتخابات کے بلند بانگ دعاوی بے معنی اور عوام کی بے چینی میں اضافہ ہو جائے گا۔ جسے کوئی بھی پاکستانی خیر خواہ پسند نہیں کر سکتا۔

گمشدگی۔ دوستوں کے شکوے اور میری مجبوریاں

(از غلام غوث ہزاروی)

میرے دوستوں کو شکایت ہے کہ تمہارے پروگرام کا پتہ نہیں۔ یا یہ کہ تم خطوط کا جواب نہیں دیتے یا یہ کہ ہماری دعوت تم نے قبول نہیں کی وغیرہ وغیرہ۔ میں تمام دوستوں کی خدمت میں عرض پرداز ہوں کہ ابتداء عمر سے میری عادت اس التزام کی نہیں کہ میں اپنے پروگراموں یا اپنی نقل و حرکت کو اخبارات میں شائع کراؤں۔ عمر کا زیادہ حصہ سفر یا دوروں میں گزرا

نہ اپنے ہمراہ سیکرٹری رکھ سکتا ہوں نہ فرضی کسی کو اپنا پرائیویٹ سیکرٹری ظاہر کر کے اس کے ذریعہ اڑتا پھرتا ہوں۔ نہ اتنی فرصت کہ سفر بھی کروں۔ تقریر بھی کروں اور پھر اخبارات کے لئے لکھتا رہوں۔ میرے بعض پروگرام دفتر جمعیۃ علماء اسلام لاہور میں طے ہوتے ہیں اس کی اطلاع تو دفتر میں رہتی ہے لیکن جو پروگرام میں نے اپنے پرائیویٹ خطوط کی بنا پر اپنے طور سے بنائے ہوتے ہیں۔ ان کی اطلاع اکثر اوقات دفتر کو نہیں ہوتی۔ میرے نام کے خطوط جو دفتر میں آتے ہیں ان خطوط کو میں بسا اوقات پندرہ بیس دن کے بعد دیکھتا ہوں۔ اسی وجہ سے حضرت مولانا سراج الدین صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خاں کو شکایت کا موقعہ مل گیا۔ کہ تم ہمارے جلسہ میں کیوں نہیں پہنچے۔ بعض خطوط میرے گھر کے پتہ پر آتے ہوتے بعض ضلع ہزارہ پڑے رہتے ہیں۔ اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جلسہ کا وقت گزر جانے کے بعد وہ مجھے ملتے ہیں۔ دوست کہتے ہیں کہ تم کدھر گم ہو گئے۔ خط کا جواب کیوں نہیں دیتے یہ بھی ہوتا ہے کہ میرے دورہ کے پروگرام کے مطابق مختلف جگہوں کے پتہ پر خطوط آئیں۔ لیکن جہاں ایک دن رہنا ہو معمولی پس و پیش ہونے سے وہاں خط نہیں مل سکتا۔ پچھلے دنوں دوستوں کے خطوط و شکایات سے تنگ آئے ہوئے غازی خدا بخش صاحب نے جب دیکھا کہ میں راولپنڈی سے حیدر آباد سندھ جاتے ہوئے لاہور کیوں حسب وعدہ نہ اترا۔ تو انہوں نے میری مجبوری پر تو رحم نہ کیا۔ اور اپنی ضرورتوں یعنی احباب و ارکان جمعیۃ کے تقاضوں اور دفتری کاروبار کی کثرت سے گھبرا کر خطرناک رنگ میں مذاق کرتے ہوئے میری گم شدگی شائع کی جس سے میرے سینکڑوں احباب کو تکلیف بھی ہوئی۔ مگر اب میں مجبور ہوں وزیروں اور کاروں والوں کی طرح پابندی کا وعدہ ناممکن ہے، چند دن قبل میں نے ڈیرہ اسماعیل خاں کلاچی سے میانوالی کو اپنے پہنچنے کا تار دیا۔ راستہ میں بس پنکچر ہو گئی۔ میں نہ پہنچ سکا۔ شکر ہے کہ باقی علماء کرام پہنچ چکے تھے۔ ورنہ ارکان جمعیۃ العلماء میانوالی کو کتنا صدمہ ہوتا اور ہزاروں مخلوق جو سینکڑوں دیہات سے جلسہ کے لئے آئی تھی کتنی مایوس ہوتی

حضرت مولانا عبد القادر صاحب ناظم مرکزی نے ایک لمبا پروگرام اخبارات میں شائع کیا۔ اس میں بعد کو بہت سی تبدیلیاں کرنی پڑیں۔ اور باقی کی تکمیل کے لئے مجھے یا حضرت مولانا شمس الحق صاحب مدظلہ کو رات دن سفر کر کے جو دقتیں اٹھانی پڑیں وہ اس سے پہلے کبھی پیش نہ آئی تھیں۔ بہر حال جو احباب مجھے خط پہنچانا چاہیں وہ لاہور دفتر جمعیۃ علماء اسلام اور بعض ضلع ہزارہ دو پتوں سے خط لکھ دیا کریں۔ اور رمضان شریف کا پورا مہینہ انشاء اللہ تعالیٰ میں بمقام غازی … رہوں گا۔ صرف ہزارہ خط بھیجنا کافی ہوگا۔

احباب سے ایک درخواست یہ بھی ہے۔ کہ اپنے اپنے ضلع میں کام کی ذمہ داری کو خود اٹھائیں۔ مرکز کو اضلاع کے کام سے فارغ کریں۔ جب تک تمام پر اپنی اپنی جگہ کام نہ کریں گے صرف جلسوں سے کام نہ بن سکے گا۔ اب کام

بن چکی ہیں۔ سندھ، سرحد، بلوچستان، شمالی اور جنوبی پنجاب کے تمام اضلاع میں علماء اسلام خوب کام کر رہے ہیں۔ عام اہل اسلام بھی شریک ہیں۔ اب تھوڑی ہی محنت کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے کام کریں فقط۔

انقلابی تازیانے

از قلم — نظام الدین گھوسو۔ اونہروا ضلع جیکب آباد

مغلیہ شہنشاہت کا ایک بادشاہ محمد شاہ رنگیلا نے جب عیاشی میں حد سے بڑھ کر قدم رکھا تو رعایا نے بھی شتر بے مہار ہو کر ادھر سیدھے پاؤں پھیلانے شروع کیے۔ تو عذاب الٰہی کی صورت میں ایک چور ڈاکو قندھار سے نادر شاہ بن کر ہندوستان پر حملہ آور ہوا۔ سارے ملک کو تاخت و تاراج کر دیا خون کی ندیاں بہا کر ملک کو ویران کرتا چلا گیا۔ ان حالات سے متاثر ہو کر کسی نے کہا۔

شامت اعمال ما صورت نادر گرفت

ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بد کردار رعیت پر ظالم حکمران کو مسلط کر دیتا ہے تا کہ وہ اپنی بداعمالیوں کی پاداش میں اس ظالم حاکم کے ظلموں کی سزا بھگتیں قدرت کی طرف سے وقتاً فوقتاً انسانوں کو یہ آگاہی ہوتی آئی ہے کہ وہ اپنے نفس کے بتوں سے قانون الٰہی سے باہر نہ جائیں۔ مگر بدقسمت انسانوں نے اس آگاہی کو ایک معمولی واقعہ قرار دے کر اپنی خرمستیوں سے باز نہ آ کر تباہی حاصل کی۔

تاریخ درس عبرت ہے۔ ہندو ظالم حکمران جب اسلامی مجاہدوں کے سامنے ہار جاتے تھے تو اپنے ہاتھوں سے اپنے اہل و عیال کو بیدریغ قتل کر دیتے تھے۔ خدا تعالیٰ ان پر یہ واضح کر دیتا تھا۔ کہ ظالمو! اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے ہاتھوں سے اپنے بچوں کو قتل کرنا ظلم کی سزا بھگتو۔ یہی ہے خدا کی اٹل منصبہ

لہٰذا ہم پاکستانیوں کو آج ان ماضی کے معتقد مناظر پر ایک گہری نظر ڈال کر یہ سوچنا چاہیے۔ کہ ہم پر کیا واقعہ ہے کہ ہم باوجود خلہ گیر ہوا۔ تعلیمی درسگاہ، حفاظتی انتظامات، ترقیاتی منصوبہ جات وغیرہ کے بھوکے ننگے جاہل۔ بدامنی میں مبتلا، ذلت اور کس مپرسی کی حالت میں نیم وحشیانہ زندگی بسر کر رہے ہیں۔

عوام کو تو ان سب باتوں کا احساس تک نہیں لیکن خواص بھی خود فراموشی کے مرض میں مبتلا نظر آتے ہیں۔

ع۔ وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا

کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

عوام و خواص پاکستانی اپنے پیچھے ہم نے یہ سوچ سے بے خبر اس ایٹمی دور میں بدعملی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور رہیں ہادی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری دنیا میں آفتاب انسانیت کو چمکا۔ خدمت کے طریقے بتا گئے۔ لیکن افسوس کہ ہم اس تعلیم کو بھلا کر آج کل کے مغرب زدہ لوگوں کا یہ کہنا پانچ وقت نماز کے بجائے تین وقت نماز پڑھ کر ہفتہ میں چھ گھنٹہ وقت بچ گیا۔ اس قیاس آرائی کو معقول بنانے

پھر کیا انقلاب … کہ …
ہم میں … نہیں
… کی … کب …
مسائل کے … اور … شکم …
کان … گیا۔

ہ … وطن کی … ان …
تیری بربادیوں کے …
ایسی حالت … ہے …
پیش آئی ہے … منفعت …
کی … انقلاب نے علما حق کو …
خدا کے مقبول بندوں کے … لیکن …
ہونے کے باوجود عملی ثبوت …
میں آکر لوگوں کو … کے …
اس سے ظاہر ہے کہ … اسلام …
دامن تمام کر اپنی ترقی دفاع کے …
حاصل کرنے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام …
کامیاب بنا کر اپنے وطن کو …
کو ایک آزاد خود دار ترقی یافتہ …

صفحہ ایک سے آگے

… کچھ تو اس مذہبی بلکہ خبیث ذہنی …
… الحروف شعر … کچھ …
کے … میں اگر … یہ اشعار … کی …
حسب ذیل طریق پر بدل کے آپ … دیا
ہم علامہ اقبال کی روح مقدس سے …
یہ تبدیلی کر رہے ہیں۔

یہ ناول نویسی یہ اخبار …
سکھاتی ہے ہر غزنوی کو
وہ کچھ اور شے ہے محبت نہیں …
نہ ہو جنسیت سے اگر بے نیاز …
مرا ہے وہ سر دے کے انجن کے نیچے
محبت جو لوٹے کی مسلم نہ غازی
یہ سکھاتی جو خرد کا مہیاں کیا …
نہ یہ رسم ترکی نہ یہ رسم تازی
نہ غیرت کا جوہر اگر علم میں ہو
تو ہیں علم و حکمت فقط شش بازی
یہ کالج کے لونڈوں کی تعلیم کیا ہے
یہ آدم گری ہے کہ آئینہ سازی

ترجمانِ اسلا…
میں
اشتہار دے کر آپ اپنی …
کو فروغ دیں اور دینی کام میں …
لیں

جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیمی اور تبلیغی سرگرمیاں

[مولا]نا محمد یوسف ناظمِ اعلیٰ جمعیۃ گوجرانوالہ

. . . . مسجد جرّا محلہ کے خطیب صاحب نے [. . .] عصرانہ کا اہتمام فرمایا جس میں جمعیۃ علماء اسلام کے [. . .] داران اور انصار الاسلام کے سالارِ اعلیٰ کے علاوہ [. . .] کے علماء و صلحاء اور جملہ مساجد کے جمیع ائمہ و خطباء حضرات [. . .] ہوئے۔ چائے کے بعد صدر محترم مولانا عبدالواحد صاحب [. . .] فرمایا۔ آج اس ملک میں جسے اسلام کے نام پر حاصل [. . .] تھا۔ اسلام کی حالت اور دیگر ملی و ملکی، معاشی و سیاسی [. . .] داخلی و خارجی ابتر حالات کسی سے مخفی نہیں۔ ثقافت کے [. . .] نام پر رقص و سرود کی محافل منعقد کرکے پاکستانی اور اسلامی تہذیب و تمدن کے جو نقوش اُجاگر کئے جا رہے ہیں وہ بھی پوشیدہ نہیں ہیں۔

ایسے وقت میں ان دیندار لوگوں کی جن کے دل میں ایمان و اسلام کی شمع روشن ہے یا اُن علماء و ائمہ کی جن کے ہاتھ میں قوم اور دین کی عنانِ اقتدار ہے ذمہ داریاں اور بھی دوچند ہو جاتی ہیں۔ اور عین فرض ہو جاتا ہے کہ تفرقہ و تباغد کو دور کرکے متفق و مجتمع ہو کر ایک پلیٹ فارم پر کام کریں۔ اور ہر فتنہ اور ہر خطرہ کا بروقت انسداد و انتظام کریں۔ خصوصاً جب اللہ تعالےٰ کی مدد و نصرت شاملِ حال ہو۔ اور آپ کی کوشش اور آواز میں جان ہو۔ قوم مجموعی طور پر لبیک کہتی ہو۔ قوم بھی وہ قوم جو ملک۔ مذہب اور اپنے بقاء و تحفظ کے سلسلہ میں مال اور جان جیسی بھاری قربانی سے بھی دریغ نہ کرے۔ اور جس کو نبی مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس کے لائے ہوئے دین سے ایک سچی اور صحیح نسبت اور ایک مخلصانہ اور والہانہ عقیدت ہو۔

اس موقعہ پر آپ نے بطور مثال دو چیزیں بیان کیں ایک تو حکومت اور علماء کے متعلق کہ کس طرح پاکستان کے برسرِاقتدار طبقہ نے بیرونی اور بین الاقوامی مسلم اور غیر مسلم علماء بلا کر اسلامی مذاکرہ کا ڈھونگ رچایا۔ اور غلام احمد پرویز اپنے منکرِ حدیث و سنت کو ملکی نمائندگی دلا کر کس طرح اسلام اور علماء کرام کی بدنامی کے لئے کوشش کی اور علماء حضرات نے مل کر اپنی مساعی مشکور سے کس طرح اس ناپاک سازش کو ناکام کیا۔

دوسری چیز۔ مسلم نوجوانوں اور جماعتی رضاکاروں کی سرفروشی اور ان کے مجاہدانہ کارناموں کے بارہ میں تھی۔ فرمایا۔ میں اُس سبق آموز منظر کو کس طرح بھلا سکتا ہوں۔ جب کہ ایک خوبصورت نوجوان نے اپنی چائے نوشی کو (شراب نوشی کو نہیں) نصف پیالی پی کر ادھورا چھوڑا "میں ابھی آتا ہوں" اپنے ساتھی کو اتنا کہہ کر مسجد وزیر خاں سے باہر نکلا۔ اور اپنے سرخ اور تازہ خون سے چمنستانِ نبوت و رسالت کو گلگوں و گلزار کیا۔ اور ایک دائمی زندگی پاکر خالق کی آغوشِ رحمت میں جا پڑا۔

مولانا نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے اور اپنا رُخ ملکی جماعتوں کی طرف بدلتے ہوئے فرمایا۔ یہ بات اب روزِ روشن کی طرح انہیں کی زبانی واضح ہو چکی ہے کہ ماضی کی دہ سالہ تاریخ اس حیثیت سے کہ قوم و ملک، ملت و مذہب سیاست و معیشت کی حالت بہتر نہیں بدتر ہو رہی ہے۔ سیاہ حروف میں ہی لکھنے کے قابل ہے۔ ہر جماعت کا دامن تر اور پہلو داغدار بلکہ یوں کہو منہ کالا ہی نظر آتا ہے۔ صرف علماء حضرات نے ہی ہمیشہ اسلام کی بقا اور اسلامی قانون کے نفاذ کی کوشش کی ہے۔ اور کرتے رہیں گے۔ انشاء اللہ گو کوئی طعن و تشنیع سے کام لے یا لعنت و مذمت کرے یا کرسی چھیننے کا الزام دے۔ اس حقیقت سے پردہ ہٹاتے ہوئے آپ سے سوال کرتا ہوں آپ ہی بتائیں آج کونسی جماعت ہے جو لوگوں کے لئے اور ان کے اسلام کے لئے یا دوسرے لفظوں میں اللہ اور رسولؐ کے احکامات کی بقا اور تنفیذ کے لئے ہمت و خلوص کے لئے کوشاں ہے یا آپ کے لئے سوائے جمعیۃ علماء اسلام کے کونسی سیاسی سٹیج ہے۔

المختصر مولانا نے فرمایا۔ اُٹھو۔ غفلت چھوڑو۔ مل جل کر کام کرو۔ تنظیم کرو اور زیادہ سے زیادہ مضبوط ہو جاؤ۔ اللہ تعالےٰ کی مدد منتظر ہے۔ آپ کی یا آپ کے ساز و سامان کی، کثرت کی ضرورت نہیں۔ ایک ہی دفعہ جنگ حنین میں آپ اپنی کثرت پر بہک گئے تھے اور منہ کی کھائی تھی۔ جو کچھ پاس ہے تھوڑا یا بہت لے کر کھڑے ہو جاؤ۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ گھر میں نرم اور گرم بستروں پر بیٹھ کر باتیں بنا کر کامیابی حاصل کر لو۔ اپنی طاقت لگانی ہوگی۔ جد و جہد کرنی ہوگی۔ اُس کسان کی طرح جو لہلہاتی فصل کی امید پر اپنے بیوی بچوں، نوکروں اور خود کو مٹی میں ملا دیتا ہے۔

مولانا کی گفتگو تقریر کا رنگ اختیار کر گئی تھی۔ گو تائید و توثیق تو سبھی فرما رہے تھے۔ لیکن بات کرنے کو ترس رہے تھے۔ چنانچہ باعزت میزبان مولانا محمد یوسف صاحب نے بات شروع کی۔ پہلے آپ نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ پھر فرمایا ملنا ملانا۔ کھانا کھلانا یقیناً خوشی و مسرت کا باعث ہوتا ہے۔ مگر اس سے بھی زیادہ مقامِ مسرت وہ ہوگا۔ جب ہم دین کی بقا اور بلندی کے لئے کوشش کرتے ہوئے موت کے دروازہ سے گزر کر اللہ کے حضور میں ہونگے۔ اُس ابدی خوشی اور سرخروئی کا ہمیں سامان کرنا چاہیئے۔

ظاہر طریقہ نیکی کے لئے خدمت و محنت ہے لیکن انفرادی طور پر نہیں۔ آپ جانتے ہیں ایک ایک ہی ہوتا ہے۔ بلکہ اجتماعی طور پر۔ چونکہ اس وقت ایک اور ایک گیارہ بن جاتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ امداد و تعاون سے کام کریں۔ جس کا سیدھا راستہ جمعیۃ علماء اسلام میں منسلک ہو جانا ہے۔ خود ممبر بنیں اور اپنے اپنے محلہ کی مسجد میں دین کا درد رکھنے والے لوگوں کو ممبر بننے بنانے کی ترغیب دیں۔ اور خاص طور پر نوجوانوں کو توجہ دلائیں کہ وہ رضاکار بنیں اور اپنی جوانی کو سینما۔ ناچ اور دیگر بُرائیوں سے محفوظ رکھ کے دین کی راہ میں لگائیں۔ چندہ کے سلسلہ میں کوشش کریں۔ زکوٰۃ ادا کرنے کی لوگوں کو ترغیب دیں۔ اس مد میں سے زیادہ سے زیادہ رقم اقامتِ دین کے سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کو دیں۔ رضاکاروں کی وردیاں بنانے میں صرف کریں وغیرہ وغیرہ

اس کے بعد آپ نے لوگوں کی پسندیدگی اور خوش آمدید کا ذکر کیا اور فرمایا کہ کل کی بات ہے کہ میں دانہ منڈی میں گیا۔ اکیلے ہی جا کر ذرا سا اشارہ کیا۔ تو تھوڑی ہی دیر میں اللہ کے فضل و کرم سے چالیس ممبر بھرتی ہو گئے۔ اس کوشش کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے جو نہایت قلیل عرصہ میں ملک میں آج جمعیۃ علماء اسلام اور اس کی چار سو سے زائد شاخیں سرگرمِ عمل ہیں۔ اور اکابر علماء نہایت جفاکشی اور تندہی سے مصروفِ کار ہیں۔ یہ ختم نہ کرنے پائے تھے کہ سالارِ اعلیٰ بول اٹھے۔ میری بھی سُنو۔ میں محض ایک ہی بات کہنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ جماعت کا سرمایہ رضاکار اور نوجوان ہی ہوتے ہیں۔ جنھوں نے سرزمین سندھ۔ فرانس اور اندلس میں جھنڈے گاڑے۔ وہ محمد بن قاسم۔ طارق بن زیاد وغیرہم رحمہم اللہ ایسے ہی غیور و بہادر جان نثار تھے۔ یا پھر صلاح الدین ایوبیؒ ایسے جانباز۔ پھر فوج اور رضاکار ایک ہی ہیں، فرق محض اتنا ہے کہ وہ تنخواہ دار ہے اور یہ محض جان سپار۔ بس میری یہی التجا ہے کہ رضاکار دو تاکہ میں اپنے فرائض کی انجام دہی کے صدقہ میں اُنہیں فوجی ٹریننگ اور قواعد سے آشنا کرتا رہوں۔

حکیم عبدالرحمٰن صاحب نائب صدر نے تجویز پیش فرمائی۔ کہ ہر مسجد کا امام جمعیۃ کا اخبار "ترجمانِ اسلام" لے اور نمازیوں کو خبریں سُنا کر جمعیۃ کی کارکردگی سے مطلع رکھے۔ اور ہر لائبریری میں یہ اخبار مہیا کیا جائے۔

سب حضرات نے ہر طرح امداد کا وعدہ فرمایا۔ حافظ محمد عبداللہ عطر والے اور حافظ محمد شفیق صاحبان نے چار وردیوں کی اور مولوی رحمت اللہ صاحب نے ایک وردی کی پیشکش کی۔ اور متعدد حضرات نے نقد رقم پیش کی۔ مثلاً ملک بہادر صاحب نے پندرہ روپے . . . . . اتنے میں عصر کی اذان ہو گئی۔ چنانچہ چند منٹ بعد دعا ہوئی اور محفل برخاست ہوئی۔

جمعیۃ علماء اسلام کہنار پائیں کا عظیم الشان جلسہ

ضلع ہزارہ تحصیل مانسہرہ گڑھی حبیب اللہ۔ جس میں گڑھی حبیب اللہ کے علاوہ تمام گرد و نواح کے عوام نے شمولیت کی۔ زیرِ صدارت مفتی محمد الیاس صاحب خالدی منعقد ہوا۔ سید سلیمان بخاری خطیب جامع مسجد دوگا نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے علماء کرام

باقی صفحہ ۷ پر

ایڈیٹر کی ڈاک

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ و حضرت مولانا ابو الکلام آزاد رحمۃ اللہ کی وفات حسرت آیات پر جناب کے دفتر کے اراکین کو جو صدمہ ہوا ہے ہم اس غم میں خلوص دل کے ساتھ شریک ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ منجانب محمد امیر خادم جمعیۃ علماء اسلام حلقہ ڈھاب سنتیکا تحصیل و ضلع بہاولنگر (بہاولپور)

امام الہند حضرت مولانا ابو الکلام آزاد

کی وفات حسرت آیات سے جو نقصان عظیم مسلمانان عالم کو بالخصوص اور دنیائے انسانیت کو بالعموم پہنچا ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ اس پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم مولانا کے لئے ترقی درجات کی دعا کرتی ہے۔ نیز خداوند تبارک و تعالےٰ کی بارگاہ میں دست بدعا ہے کہ وہ مرحوم کے پسماندگان اور عالم اسلام کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مرزا عبد الغنی ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ

مولانا ابو الکلام آزاد کی وفات حسرت آیات پر

ناظم جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر کے تاثرات' مولانا آزاد جو بھارتی حکومت کے وزیر تھے۔ مگر فی الحقیقت وہ اکناف عالم میں پھیلے ہوئے بہتر کروڑ مسلمانوں کے مشترک اور قیمتی سرمایہ تھے۔ جنہیں قضا و قدر کے ہاتھوں نے ان سے ہمیشہ کے لئے علیحدہ کر دیا۔

سیاسیات حاضرہ میں وہ پینتالیس کروڑ انسانوں کے نجات دہندہ تھے۔ فن انشاء و ادب میں وہ ابن خلدون کے ہم پلہ تھے۔ فن خطابت میں ایشیا میں ان کا کوئی مثیل نہیں۔ علم تفسیر میں باستثنا چند شخصیات ہندوستان میں آج تک کوئی ان جیسا پیدا نہیں ہوا۔ غرض القرض عہد تابعین سے قرن حاضر تک کی گنی چنی چند اہم ترین شخصیات میں سے وہ ایک اہم شخصیات کے مالک تھے۔ مولانا محمد علی، شوکت علی، اقبال حضرت شیخ الہند اور بانی پاکستان میں سیاسی شعور مولانا آزاد مرحوم ہی کی صدائے بازگشت تھی جس پر الہلال و البلاغ کے اوراق پارینہ شاہد ہیں۔

خدا انہیں جنت نصیب کرے اور انڈین مسلمانوں کے واسطے کسی اور عالی دماغ انسان کا ظہور فرمائے۔ آمین

امیر الزمان

کراچی مجلس تحفظ ختم نبوت

کے دفتر واقع بندر روڈ میں ایک خصوصی اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا ابو الکلام کی وفات حسرت آیات کو شیخ الاسلام مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی وفات کے بعد ہندوستانی مسلمانوں کے لئے خصوصاً اور دنیائے اسلام کے لئے عموماً حادثہ عظیم قرار دیا گیا۔ اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالےٰ مولانا مرحوم کو کروڑ کروڑ جنت نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ناظم دفتر کراچی

امام الہند کی وفات

گوجرانوالہ: امام الہند حضرت مولانا ابو الکلام آزاد کی وفات حسرت آیات پر بھارت اور پاکستان کے ہر شہر اور قریہ میں جس رنج و غم کا اظہار کیا گیا ہے وہ مولانا آزاد مرحوم کا ہی حصہ ہے۔ اور کیوں نہ ہو کہ اس مرد مجاہد نے ہوش سنبھالنے کے بعد ملک و ملت کی فلاح و بہبود کے لئے جس جانفشانی سے کام کیا وہ رہتی دنیا تک زندہ و تابندہ رہے گا۔

سنہ ۱۹۱۱ء میں جبکہ مولانا مرحوم کی عمر چوبیس سال کی تھی مولانا کی ادارت میں الہلال کی اشاعت نے پورے متحدہ ہندوستان کا رخ آزادی کامل کی طرف پھیر دیا۔ اور اس وقت کے سید المجاہدین حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی شیخ الہند نے الہلال کے پرچوں کو دیکھ کر فرمایا تھا کہ ابو الکلام آزاد نے ہمیں بھولا ہوا سبق یاد دلایا ہے۔ یہ جملہ کسی معمولی آدمی کا نہ تھا بلکہ حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رح اور حضرت مولانا حسین احمد مدنی رح جیسے مجاہدین اسلام کے استاد کا جملہ تھا۔

اس سے مولانا آزاد مرحوم کے مقام کا پتہ چل سکتا ہے۔ ایک دنیا جانتی ہے کہ مولانا آزاد نے صرف ہندوستان نہیں بلکہ پورے ایشیا کو انگریزی تسلط سے نجات دلائی ہے۔ مولانا آزاد مرحوم کے صدقے آج اسلامی ممالک انگریز کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر بات کرتے ہیں .... ہندوستان کے آزاد ہوتے ہی ایران، مصر انڈونیشیا و دیگر کئی چھوٹے چھوٹے ممالک نے مغربی سامراج کے پنجۂ استبداد سے نجات حاصل کی۔ اس لئے بجا طور پر مولانا مرحوم کو نجات دہندہ ایشیا کا خطاب دیا جاسکتا ہے۔ لیکن ہمیں بجا طور پر افسوس ہے کہ کل تک انگریز کی گود میں کھیلنے والے اور آج پاکستان کے ان داتاؤں نے امام الہند کی موت پر چپ سادھ کر احسان فراموشی کا ایک ناقابل فراموش ریکارڈ قائم کیا ہے جو ہر لحاظ سے قابل مذمت ہے۔

محمد اسلام عفا اللہ عنہ جامع سول لائن گوجرانوالہ

علمائے مدرسہ عربیہ نیو ٹاؤن کا اعلان حق

کریم آغا خاں کا اعلان اسلام کے خلاف ایک سازش ہے۔ اسلام کے قطعی احکام میں کسی تبدیلی کا امکان نہیں

دین اسلام میں شراب قطعی حرام ہے۔ اور نمازیں پانچ ہیں۔

اخبار انجام مورخہ ۲۴ فروری میں کریم آغا خاں کا ایک اعلان شائع ہوا ہے کہ کریم آغا خاں نے سوئٹزرلینڈ سے اعلان کیا ہے کہ نمازیں پانچ کی بجائے تین پڑھی جائیں۔ کیونکہ اس طرح بہت سا وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ نیز شراب پر اسلام کی پابندی احمقان[ه]
اس کے علاوہ سکول کے بچوں کو رات کی نما[ز]
کی اجازت دی گئی ہے۔

براد‌ران اسلام!

پاکستان اسلام کے نام پر بنا اور ...
نے اپنی زندگی اس نام پر اس لئے قربان ...
سے قرن اولیٰ کے اسلام کی تجدید ہو گی۔ لیکن ...
سیاسی شعبدہ بازوں نے جان بوجھ کر بعض ...
کو سیاسی شطرنج کے مہرے بنا کر اپنے اغ[راض]
حاصل کرنے کی کوشش شروع کر دی ہے ...
کا یہ اعلان بھی اسی سازش کی ایک کڑی ہے ...
کی غرض صرف یہ ہے کہ پاکستان میں نئے مذ[ہب] ...
مسلمان قوم کو اس جال میں الجھا دیا جائے ...
کی پہلی کڑی سر ظفر اللہ اور قادیانیت کی ...
کر کے مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کیا تھا ...
بعد منکرین حدیث پرویز وغیرہ کو سابق گور[نر] ...
نے ان ہی اغراض کے لئے استعمال کیا۔ اور ...
کے موجودہ ارباب حل و عقد نے اسلام سے قط[عی] ...
اور دین سے ناآشنا یورپ کے پروردہ روحانی ...
کے نوخیز چشم و چراغ کو استعمال کرنا شروع کر ...
چنانچہ حال ہی میں کراچی میں صدر جمہوریہ اسلا[می] ...
نے اپنے مبارک ہاتھوں سے ان کی تاجپوشی ...
ان کے والد ماجد کو پوری ملت پاکستان کی ...
اقوام متحدہ میں مستقل مندوب مقرر کیا گیا۔ او[ر] ...
کے فرزند ارجمند کی زبان مبارک سے دو نمازیں ...
اور شراب کو حلال قرار دی گئیں۔

امید ہے کہ آئندہ سال تک باقی تین ...
خنزیر بھی حلال قرار دیا جائے گا۔

ہمیں آغا خاں سے اس سلسلہ میں کو[ئی] ...
ہے۔ کیونکہ ان کی تاریخ حسن بن صباح اور ...
جیسے ملاحدہ اور زنادقہ سے بھری ہوئی ہے ...
خدائی تک کے دعوے کئے اور جنت بنوائی ...

البتہ ہم یہ سوال کرنے کا حق رکھتے ہیں ...
کے دادا آغا خاں نے انگریزی دور میں بھی ا[س] ...
اظہار کی جرأت کبھی نہیں کی تو اب پاکستان ...
جمہوریت میں یہ اعلان کرنا کہ شراب خوری ...
احمقانہ حکم ہے۔ یہ براہ راست قرآن کریم ...
نیز اللہ تعالےٰ کی طرف نعوذ باللہ حماقت ...
ہے۔ جس نے شراب کو حرام قرار دیا۔

ہم دستخط کنندگان ذیل مکمل عزم و ...
اعلان کرتے ہیں کہ امت مسلمہ نے جس طر[ح] ...
برس سے اسلامی احکام و عقائد کو محفوظ ...
بھی کسی بدخواہ اسلام کو کسی قسم کے رخنہ ا[ندازی] ...
اجازت نہیں دے گی۔ اور مسیلمہ کذاب ...
صباح کی طرح یہ لوگ بھی اپنا نام بدچھوڑ کر ...
مٹ جائیں گے۔ لیکن مسلمان اور علماء اسلا[م] ...
کو کبھی بھی معاف نہیں کریں گے جو درون ...

باقی

بقیہ سرگرمیاں
صفحہ پانچ سے آگے

...بیان سامعین جلسہ پر واضح کیں جو انہوں نے ...ے لے کر آج تک کیں۔ جس کا حاضرین جلسہ ...پر ا۔ اور تمام حاضرین جلسہ نے ہاتھ اُٹھا کر ...اتھ دینے کا وعدہ کیا۔ حضرت مولانا خطیب دولہ ...بے دین طبقہ کی اچھی طرح قلعی کھولی اور ...لام دشمنی کو پورے دلائل سے ثابت کیا اور ...اسلامی مذاکرہ لاہور پر بھی پوری روشنی ڈالی۔ ...اسلام کو بے بنیاد ثابت کرنے کی کوشش تھی۔ ...ید قاضی فضل الرحمٰن صاحب نے خطبہ جمعہ ...ترجمہ ادا کرائی۔ اجلاس دوم زیر صدارت ...مولانا عبد الصمد صاحب شروع ہوا۔ جناب صدر ...نے اپنے مخصوص انداز میں کہ اگر آج یہ لوگ ...ملّا کہتے ہو نہ ہوتے تو یہ تمام جو یہاں جلسہ گاہ میں ...وئے نظر آرہے ہیں ایک بھی مسلمان نہ ہوتا۔ ...نے تمہارے ایمان و اسلام کو بچانے کی خاطر ...ربانی کا وجود قائم رکھا ہے۔ اس کے بعد مولانا ...رحمٰن صاحب خطیب مسجد خواجگان نے توحید و ...ت اور ردّ بدعت پر سیر حاصل تقریر فرمائی۔ اور ...سید سلیمان بخاری نے مندرجہ ذیل دو ریزولیوشن ...کئے جو باتفاق رائے پاس ہوئے۔

(۱) یہ عظیم الشان پبلک جلسہ جمعیۃ علماء اسلام ...پائیں کا حکومت پاکستان سے پُرزور مطالبہ کرتا ...جلد از جلد کتاب و سُنّت کے مطابق قرارداد مقاصد ...کی روشنی میں قانون نافذ کیا جائے۔ اپنے وعدوں کو عملی ...پہنایا جائے (۲) یہ عظیم الشان پبلک جلسہ اپنی ...گورنمنٹ پاکستان سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ...سو کے نوٹ پر جو قائد اعظم مرحوم کی تصویر شائع کی ...وہ سراسر اسلام اور تہذیب اسلام کے خلاف ...اس تصویر کو فوری طور پر مٹا کر اس کی جگہ کسی ...بے روح چیز یا مقام و عمارت مقدسہ کا نقشہ بنا کر ...نوں کی بڑھتی ہوئی بے چینی اور عام اضطرابی کو دور ...ئے۔ سید سلیمان خطیب جامع مسجد دوگہ ضلع ہزارہ

جمعیۃ طلباء اسلام شکارپور

...اسلام اور تبلیغ مقاصد جمعیۃ میں سرگرم عمل ہیں) ...جمعیۃ علماء اسلام شکارپور سندھ کا نیا انتخاب ذیل ...درج ہے۔

...سرپرست مولانا عبد الکریم صاحب چشتی صدر جمعیۃ علماء اسلام
...امیر میاں شہاب الدین صاحب چشتی مدیر اخبار شہباز
...نائب امیر میاں نواب علی صاحب،
...ناظم اعلیٰ ماسٹر علی انور صاحب ابڑو
...ناظم میاں منصف علی صاحب
...خزانچی۔ میاں مشتاق احمد صاحب سومرو
مولوی عبد الکریم چشتی

چک تعلقہ سکھر (سندھ) میں اجلاس

زیر صدارت حضرت مولانا عبد القیوم صاحب منعقد ہُوا۔ جس میں مولانا شیر محمد صاحب و مولانا حافظ عبد المجید صاحب نے جمعیت کے اغراض و مقاصد کی وضاحت فرمائی جس کا عوام پر کافی اثر ہُوا۔ بعدہٗ جمعیۃ کی تشکیل ہوئی اور انتخاب عمل میں آیا۔

امیر حضرت مولانا حزب اللہ صاحب ابڑہ جٹ
نائب امیر حکیم محمد ہاشم صاحب سیٹھار ”
ناظم اعلیٰ محمد بخش صاحب پنجابی ”
نائب ناظم حکیم عبد الواحد صاحب سیٹھار ”
خزانچی فقیر عبد الرحیم صاحب ” ” ”

بفضل ایزدی جمعیۃ کا کام زوروں پر ہے۔
حکیم عبد الواحد سیٹھار از چک

مدرسہ عربیہ اسلامیہ رحمانیہ چاہ رحمو نوالہ

کا دوسرا عظیم الشان سالانہ جلسہ زیر سرپرستی جامع شریعت و طریقت شیخ المشائخ مفسر قرآن حضرت مولانا احمد علی صاحب دامت برکاتہم امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان لاہور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۱۷-۱۸ مارچ ۱۹۵۸ء مطابق ۲۵-۲۶ شعبان المعظم ۱۳۷۷ھ بروز سوموار منگلوار بڑے تزک و احتشام سے انشاء اللہ منعقد ہوگا جس میں مغربی پاکستان کے بڑے بڑے مشاہیر بزرگان دین اور اکابر علماء کرام تشریف لارہے ہیں۔ لہٰذا جملہ مسلمانان سے پرزور اپیل ہے کہ جلسہ میں شرکت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

احقر: فیض احمد مہتمم مدرسہ رحمانیہ چاہ رحمو نوالہ، ناظم جمعیۃ علماء اسلام حلقہ جمیرا ضلع منٹگمری

بقیہ صفحہ چھ

۵ علمائے مدرسہ عربیہ نیوٹاؤن کا اعلانِ حق

کی تحریکوں کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ نمازیں پانچ ہیں اور پانچ رہیں گی۔ کریم آغا خاں جیسے لوگ نہ تین پڑھتے ہیں نہ پانچ، نیز اس قسم کے لوگ ہمیشہ شراب کو شیر مادر سمجھ کر ہر قسم کی بے حیائیوں کا ارتکاب کرتے رہے لیکن اللہ تعالیٰ نے شراب کو قطعی حرام نجس اور عمل شیطان قرار دیا ہے۔ اور مسلمانوں کو اس سے قطعی اجتناب کا حکم دیا ہے۔ فقط

مولانا فضل احمد صاحب مدرسہ عربیہ
مولانا عبد الجلیل صاحب
مولانا عبد الرشید صاحب نعمانی
مولانا عبد الحلیم صاحب مدرسہ عربیہ
مفتی ولی الحسن صاحب مدرسہ عربیہ
مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مہتمم مدرسہ عربیہ
مولانا محمد لطف اللہ صاحب نائب صدر مدرس مدرسہ عربیہ
مولانا عبد الرحمٰن صاحب ناظم مدرسہ عربیہ

شریعت کانفرنس تحصیل ٹانک ڈیرہ اسمٰعیل خاں کا افتتاح

امیر اعلیٰ مرکزی جمعیۃ حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ نے اپنی تقریر دلپذیر سے افتتاح فرمایا اصحاب اقتدار کی بے راہ روی اور پاکستان میں اسلامی اقتدار کی توہین اور علماء امت کے فرائض پر مبسوط تقریر فرمائی بعد امیر تحصیل مولانا فتح خاں صاحب نے پشتو میں ترجمانی کا حق ادا کر دیا۔ حضرت مولانا شمس الحق صاحب رکن مجلس مرکزیہ نے ارباب اقتدار حضرات کی اسلامیات سے بے خبری اور علماء کی ذمہ داریوں پر مفصل دو گھنٹہ خطاب فرمایا۔ پھر مولانا موصوف نے ایک گھنٹہ انتخابات اور اسلام کے موضوع پر مدلل تقریر فرمائی ازاں بعد امیر صوبہ مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر مفصل تبصرہ کیا حضرت ناظم اعلیٰ مرکزیہ مولانا غلام غوث صاحب نے غلامانِ افرنگ کی اسلام کے خلاف ریشہ دوانیوں پر مفصل و مدلل تقریر فرمائی بارہ بجے اجلاس ختم ہوا۔ ضلعی مجلس شوریٰ کا اجتماع زیر صدارت امیر صوبہ منعقد ہوا۔ جس میں جمعیۃ کی سہ ماہی کارگذاری ناظم ضلع مولانا عبد اللطیف صاحب نے پیش کی امیر ضلع نے ترجمان کی توسیع کی اپیل کی چنانچہ تقریباً چودہ پندرہ پرچوں کے آرڈر فوراً اس مجلس میں مل گئے۔ بعدہٗ ضلعی مجلس عاملہ کے ارکین کا انتخاب خود کر کے اسمائے گرامی پیش کئے۔ جو تقریباً چالیس ہو گئے۔ جمعیت کی توسیع کے متعلق غور کیا گیا۔ دو بجے پھر کانفرنس کا اجلاس شروع ہوا جس میں ناظم مرکز نے دو گھنٹہ تقریر فرمائی۔ چار بجے اجلاس ختم ہوا۔ صبح سب کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جس میں قراردادیں مرتب کی گئیں۔ اس کمیٹی میں خازن ضلع حاجی عطاء اللہ صاحب ناظم تحصیل قاضی عطاء اللہ صاحب امیر تحصیل مولانا فتح خاں صاحب مولانا محمود صاحب نائب ناظم مولانا غلام محمد صاحب نائب امیر تحصیل امیر ضلع مولوی عبد الحق امیر صوبہ بھی موجود تھے۔ مندرجہ ذیل قراردادیں منظور ہوئیں۔

جمعیۃ العلماء اسلام تحصیل ٹانک کا یہ عظیم الشان اجلاس شیخ الاسلام مجاہد ملت استاذ الحرب والعجم صدر المدرسین دار العلوم دیوبند حضرت مولینا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ کی وفات حسرت آیات کو عالم اسلام کے لئے ناقابل برداشت صدمہ ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔ اور صاحبزادگان و متوسلین و متعلقین دار العلوم دیوبند کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے حضرت مرحوم کیلئے دعاء مغفرت کرتا ہے چنانچہ سورہ اخلاص و الحمد درود شریف پڑھ کر ایصال ثواب کیا گیا۔

قانون کمیشن میں منکرین حدیث کی عام احتجاج کے باوجود شمولیت کو اسلام اور مسلمانوں کی توہین سمجھتا ہے اگر رائے عامہ کو ٹھکرا کر انکو شامل رکھا گیا تو اُن کا بنایا ہوا قانون مسلمانان پاکستان کے لیے ہرگز قابل قبول نہیں ہوگا۔

متفرق خبریں

اسراف اور لہو و لعب کا نتیجہ

کراچی۔ آتشبازی کی دوکان میں پٹاخہ پھٹنے سے بوہری بازار کی آتشزدہ عمارتوں کے ملبہ میں سے ایک درجن کے قریب آگ میں جھلسی ہوئی لاشیں برآمد ہوئیں اس طرح کل رات کی آگ میں جلنے والوں کی تعداد پندرہ تک پہنچ گئی۔ جن میں آگ بجھانے والا بھی شامل ہے زخمیوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ ہسپتالوں میں مزید افراد داخل کئے گئے ہیں۔ لیکن زخمیوں کی تعداد صحیح معلوم نہیں ہو سکی۔ البتہ زخمیوں میں آٹھ آگ بجھانے والے بھی شامل ہیں۔ جن میں چار کی حالت نازک ہے۔

آگ سے متاثرہ ایک میل مربع علاقہ میں پولیس اور فوج متعین کی گئی۔ اور اس راستہ کی آمد و رفت دوسرے راستوں پر منتقل کی گئی۔ ایک درجن کے قریب فائر بریگیڈ سلگتی ہوئی آگ کو ٹھنڈا کرتے رہے۔ کیونکہ رات بھر دھواں نکلتا رہا تھا۔ اگرچہ عمارتوں کے نقصان کا سرکاری اندازہ نہیں معلوم ہو سکا۔ لیکن خیال ہے کہ تین تک پوری عمارتیں پیوند زمین ہو گئی ہیں۔ اس پاس کے علاقوں میں کاروبار بند رہا۔

وزیر اعظم نے قومی اسمبلی میں بوہری بازار کی آتش زدگی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آگ لگنے کے ہنگامہ میں پولیس کے ایک سپاہی کے چھرا گھونپ دیا گیا۔ اور آگ بجھانے والوں کی راہ میں بڑی رکاوٹیں ڈالی گئیں۔ کراچی میں امن و قانون کا اس طرح احترام کیا جاتا ہے۔

دفعہ ۱۴۴ کے تحت پابندی کے باوجود

قانون کے محافظوں کی آنکھوں کے سامنے قانون کی مٹی پلید ہوتی ہے۔ باوجود قانون کا احترام اور خوف کا یہ عالم ہے کہ شب برات سے ہر کوئی گلی اور کوچہ ایسا نہیں تھا۔ جہاں آتشبازی نہ چھوڑی گئی ہو۔ اور یہ عالم صرف شہر کے اندر گلی کوچوں میں ہی نہیں تھا۔ بلکہ شہر کی بڑی بڑی شاہراہوں پر بھی خاصے سنجیدہ لوگ اس آگ کی ہولی میں مصروف تھے۔

یہ سب کچھ ایسے شہر میں ہوا ہے۔ جہاں پر دفعہ ۱۴۴ کے تحت آتشبازی پر پابندی تھی۔ اور پولیس کے نگہبانوں اور سپاہیوں کے سامنے یہ کھیل کھیلا جاتا رہا ہے۔ رات کو راہ چلنا مشکل تھا۔ مسافر کو قدم قدم پر پٹاخے اور چھچھوندر راہ گیروں کا پیچھا کرتی تھیں۔ تانگوں کے آگے چلتے ہوئے گھوڑوں کے پاؤں میں پٹاخے چھوڑے جاتے تھے جس سے گھوڑا بدک اٹھتا اور تانگے الٹتے الٹتے بچتے۔ سائیکل سوار اپنی پٹاخوں کی وجہ سے زمین پر آن رہتے تھے۔ کار والوں سے یہ سمجھتے کہ ان کے ٹائر پنکچر ہو گئے۔ چنانچہ وہ کار روک دیتے۔ اور شہریوں کی طرف دیکھتے۔ لیکن لوگوں کے قہقہے ان کو سمجھا دیتے یہ شب برات "سوغات" پٹاخہ تھے پنکچر نہیں تھا۔

اس شہر میں کم از کم چالیس پچاس ہزار سے زائد روپے کی آتشبازی فروخت ہوئی ہوگی۔ ٹھوک کی دوکانوں پر تو اس قدر ہجوم تھا وہاں باری نہیں آتی تھی۔ ان کے علاوہ ہر گلی میں کئی لوگ چھابڑیوں میں آتشبازی سجائے بیٹھے تھے۔ اور دھڑا دھڑ آتشبازی فروخت کر رہے تھے۔ اور ان کو کسی قسم کا کوئی خوف نہیں تھا جیسے شہر میں آتشبازی وغیرہ پر کوئی پابندی نہ ہو۔

یاد رہے کہ اسی شہر کی بستی کورنگی نگر میں پچھلے دنوں اسی آتش بازی کی بنا پر تین سو جھگیاں نذر آتش ہو گئیں تھیں۔ اور ان کے مکین بے گھر پناہ کی تلاش میں مارے مارے پھرتے رہتے تھے۔

پچاس سالہ پرانی عداوت

ملتان کے مختلف حصوں میں رہتک کے مہاجرین میں زبردست فساد ہو گیا۔ جس کی وجہ سے کئی گھنٹے شہر میں خوف و ہراس پھیلا رہا۔ اور لوگوں نے اپنا کاروبار بند کر دیا۔

پولیس نے بڑی مشکل سے صورت حال پر قابو پایا جس کی وجہ سے حالات زیادہ خراب نہیں ہو سکے۔ ان ہنگاموں میں چار افراد زخمی ہو گئے جن میں سے دو کی حالت خطرناک بیان کی جاتی ہے۔ جھگڑا ڈسٹرکٹ بورڈ سے شروع ہوا۔ بیان ہے۔ اے۔ ڈی۔ ایم۔ کی عدالت میں دونوں گروہوں پر مقدمہ چل رہا ہے۔

شیخ عبداللہ کی تقریروں کا اثر زائل کرنے کی ناکام مہم

مقبوضہ کشمیر کے اس پار سے آمدہ اطلاعات سے پتہ چلا ہے کہ شیخ عبداللہ کے ٹھوس موقف اور غیر متزلزل رویہ سے تحریک آزادی کشمیر میں نئی روح پھونک دی ہے۔ جس سے بخشی غلام محمد اور ان کے ساتھی گھبرا گئے ہیں۔ اور کوشش کر رہے ہیں کہ ان کی رہائی کے بعد کی تقریروں کے اثرات کو بیکار کیا جائے۔ کٹھ پتلی وزیر اعظم مقبوضہ کشمیر نے نیشنل کانفرنس کے جنرل سکرٹری بخشی عبدالرشید کو ریاست بھر کا دورہ کرنے کی ہدایت کی ہے۔ تاکہ شیخ عبداللہ کی تقریروں کے اثرات کو زائل کیا جائے۔ بخشی عبدالرشید کو اپنے مقصد میں کہاں تک کامیابی ہوتی؟ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ وہ آج تک کسی جگہ جلسہ کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

نیا منصوبہ

کراچی۔ ۱۶ مارچ۔ وزیر اعظم ملک فیروز خان نون نے آج قومی اسمبلی میں انکشاف کیا کہ کراچی میں ایک نیا انتظامی ڈھانچہ کرنے کے لئے۔ ایک منصوبہ پر غور کیا جا رہا ہے۔ تاکہ امن و قانون کی بگڑتی ہوئی حالت کو سنبھالا جا سکے۔ وزیر اعظم نے اشارہ کیا کہ اس منصوبہ کے تحت وفاقی دار الحکومت کو متعدد علاقوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ جن میں ایک ایک مجسٹریٹ یا ڈپٹی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مقرر کئے جائیں گے۔ ملک نون نے ناظم آباد

کی۔ انہوں نے کہا کہ نئے منصوبے کی ... غور رہے ... چھوٹے ہنگاموں اور بڑے ... توڑ پھوڑ کی سرگرمیوں سے علیحدہ علیحدہ ... انہوں نے کہا کہ بدقسمتی سے کراچی میں امن ... گیا ہے۔ اور سیاسی گروہوں نے ... حرمتی کی ہے ملک نون نے کہا کہ دس دن ... نظم و نسق مرکز کے پاس ہی رہے گا ... مستقبل کا فیصلہ نہیں کیا جاتا۔ انہوں نے ... کراچی میں امن و قانون کے ذمہ دار ... مغربی پاکستان میں تبدیل کرنے کی تدابیر ... حکومت مغربی پاکستان کے سامنے یہ ... ہے۔ وزیر اعظم نے حزب اختلاف کی ... کی کہ وہ امن و قانون کی بحالی میں حکومت ... کریں۔ انہوں نے ان اخبارات پر ... خبریں شائع کر رہے ہیں۔

جب وزیر اعظم تقریر ختم کر چکے تو مسٹر ... نے کہا کہ حزب اختلاف کے ارکان ... کے ساتھ تعاون کے لئے تیار ہیں۔ لیکن ... ہے کہ امن و قانون کے سوال کو سیاسی ... کوشش کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ... کے سوال کو سیاست سے علیحدہ رکھا ...

اس سے قبل وزیر داخلہ میر غلام علی تالپور ... کے حادثہ کے بارے میں ایک بیان دیا ... کہ وہاں پٹھانوں اور مہاجرین کے دو گروہ ... درمیان عرصہ سے جھگڑا چلا آرہا ہے ... زمین کے ایک قطعہ اور پانی کے نل پر ... جس کی وجہ سے چار افراد ہلاک ہو گئے ... موقعہ پر ہی جاں بحق ہو گئے۔ اور دو ... ان کے علاوہ ۴۴ افراد زخمی ہوئے ... نقصان کا اندازہ پندرہ سے بیس ... انہوں نے کہا کہ جھگڑا صبح دس بجے شروع ... پولیس پندرہ منٹ کے اندر وہاں پہنچ ...

ضروری اطلاعات

۱۔ ایجنٹ حضرات واجب الادا ... جلد توجہ مبذول فرمائیں۔ ادارہ ... انکا ممنون ہوگا

۲۔ خط و کتابت کرتے وقت اپنا نام ... پتہ خوشخط لکھا کریں۔ اور چیٹ نمبر ... کا حوالہ بھی ضروری ہے ورنہ عدم تعمیل ...

۳۔ آپ ترجمان اسلام کا چندہ پیشگی بذریعہ ... بھیجنے کی کوشش کیا کریں ورنہ وی ... سے آپ کو سات آنے زائد ادا کرنے ...

۴۔ ترجمان اسلام ہر دو شنبہ کو شائع ... اگر آپ کو کسی ہفتے کے میں کوئی شمارہ ... نہ ہو تو آپ آئندہ ہفتے کے اندر اطلاع ... آپ کو وہ شمارہ بھیج دیا جائے گا۔

روزنامہ
ترجمان اسلام
لاہور
زیر سرپرستی شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ

ایڈیٹر: عبدالواحد
عبدالقادر قاسمی
غازی خدا بخش

جلد 1 | ۶ر۱۰ رمضان المبارک ۱۳۷۷ھ مطابق ۲۷ر۳۱ر مارچ ۱۹۵۸ء موافق ۱۴ر۱۸ر چیت ۲۰۱۴ بکرمی | شمارہ ۸۰-۸۱

خریداری نمبر ۱۲۵
بگرامی خدمت جناب
مولانا عبداللطیف صاحب
مسجد سعدی پارک ـ اقبال سٹریٹ
مزنگ لاہور

لمعات

(ابوالوقت ناسوتی)

شیشے کے مکانوں میں بیٹھ کر دوسروں پر سنگباری کرنیوالے

محترمہ فاطمہ جناح کے پیغام کا ایک حصہ:۔

میں پہلے بھی کئی دفعہ کہہ چکی ہوں کہ ایک خفیہ ہاتھ ہے جو ملک کی سیاسی گاڑی کے رستے میں روڑے اٹکا رہا ہے اور آپ کو اپنی پیاری منزل پر پہنچنے سے روکے ہوئے ہے۔ یہ آپ کا کام ہے کہ اسے پہچانیں اور اسے اپنی راہ سے ہٹائیں۔ ہمارے ملک میں عوامی زندگی نے کوتاہیوں اور خرابیوں کے ہاتھوں بڑے دکھ اٹھائے ہیں لیکن اب ... رجحان ابھر ... والے اصول لوگ ... اور ملک کے انتصادی اور ... ڈھانچے کو نقصان پہنچانے کے ذمہ دار ... اور اعلیٰ اصولوں کے تذکرے کرنے لگے ہیں اور خود رسیدہ معصومیت کا جامہ اوڑھ کر اپنی بد اعمالیوں اور ناکامیوں کے لئے دوسروں پر الزام عائد کرنے کی کوشش کرنے لگے ہیں۔ حالانکہ قدیم زمانے سے یہ محاورہ مشہور ہے کہ "شیشے کے مکان میں رہنے والوں کو دوسروں پر پتھر نہیں پھینکنے چاہئیں۔ قومی مفاد کو سب سے زیادہ نقصان پہنچانے کے بعد محب وطن اور مصلح کا نقاب اوڑھ کر سامنے آنا کسی کو مبتلائے فریب نہیں کر سکتا۔ قوم کو اصلی اور بناوٹی ہمدردوں میں امتیاز کرنا چاہیئے۔ میں آپ کو تلقین کرتی ہوں کہ ملک میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ اسے خاموش تماشائی کی حیثیت سے نہ دیکھیں۔ اقتدار اعلیٰ آپ کے ہاتھ میں ہے اور صورت حال کی اصلاح پر آپ کو قدرت حاصل ہے۔ اپنی آواز روشن خیال ڈسپلن کی مالک اور مضبوط رائے عامہ کے ذریعہ بلند کریں۔ یقین رکھئے کہ آپ اپنا مقصد حاصل کریں گے"۔

یوم جمہوریہ کے موقع پر محترمہ کا دیا ہوا یہ پیغام غیر واضح یا گول مول نہیں ہے۔ بلکہ نہایت صاف لفظوں میں انہوں نے موجودہ سیاسیات پر رائے زنی فرمائی ہے۔ محترمہ نے تین باتیں فرمائی ہیں۔

۱۔ ایک خفیہ ہاتھ کا تذکرہ کیا ہے جو ملک کی سیاسی گاڑی چلنے نہیں دیتا۔

۲۔ سیاسی زندگی کو گندہ کرنے والے اور ملک کی اقتصادی اور انتظامی ڈھانچے کو نقصان پہنچانے والوں کی نشاندہی فرمائی

۳۔ صورت حال کی اصلاح کا راستہ بتلایا۔

جس سیاسی خفیہ ہاتھ کا انہوں نے ذکر فرمایا اسے پہچاننے کے لئے نہ بحث و تمحیص کی ضرورت اور نہ اس لایعنی کام میں وقت صرف کرنے کی ضرورت۔ کیونکہ وہ خفیہ ہاتھ خواہ ملکی ہو یا غیر ملکی ہمارے انھیں لوگوں سے کام لیتا ہے جن کے ہاتھ میں ملک کی باگ ڈور رہے ہے اس لئے خفیہ سیاسی ہاتھ کی تحقیق کے درپے ہوئے بغیر محترمہ کی دوسری بات کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ دوسری بات انہوں نے ملک کی سیاسی زندگی کو گندہ کرنے اور ملک کے انتظامی و اقتصادی ڈھانچے کو کمزور کرنے والوں کے متعلق فرمائی۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جو آج برسر اقتدار ہیں یا کل برسر اقتدار رہ چکے ہیں۔ ظاہر ہے جو شخص برسر اقتدار ہی نہیں ہوا وہ انتظام و اقتصاد میں کیا دخیل ہو سکتا ہے؟ مسلم لیگ کے رہنما برسر اقتدار رہ چکے ہیں، عوامی لیگ کے رہنما برسر اقتدار ہیں اور رہ چکے ہیں۔ ری پبلکن برسر اقتدار ہیں۔ کنونشل عوامی پارٹی کے دل و دماغ برسر اقتدار رہ چکے ہیں۔ اس پارٹی کے نام سے گو انھیں اقتدار حاصل نہ ہوا ہو بہرحال پارٹی اشخاص کا مجموعہ ہے اور اشخاص جانے پہچانے ہوتے ہیں۔ یہ سب لوگ۔ اور پارٹیاں اس بات کی ذمہ دار ہیں کہ انہوں نے ملک کی سیاسی زندگی کو گندہ کیا۔ ملک کے اقتصادی اور انتظامی ڈھانچے کو کمزور کیا۔ اس کے ساتھ ہی پہلی بات سے نبٹنے کی خاطر یہ اضافہ کر لیجئے کہ ایک مضبوط خفیہ ہاتھ میں کھلونا بنے رہے۔ اور اب روحانی صورت بنا کر آزادی اور اعلیٰ اصولوں کا ذکر کرتے نہیں تھکتے۔ تاکہ آئندہ الیکشن میں پھر برسر اقتدار آئیں اور اپنی شکم پروری اور کینہ پروری کے ساتھ خفیہ ہاتھ کی سیاسی خدمات انجام دیں۔ ان محبان وطن اور مصلحین قوم کو اچھی طرح پہچان لیجئے انہیں ووٹ دیتے وقت پھر آپ ان کو بھول نہ جائیں۔ ان کے سیاسی اور غیر سیاسی نام ان کی پارٹیوں کے نام اور ان کے اپنے نام اچھی طرح یاد کر لیجئے۔ عوام کا حافظہ کمزور ہوتا ہے اور یہ پھر ایک بار اسی حافظہ کی کمزوری سے ناجائز فائدہ اٹھانے پر تلے ہوتے ہیں بار بار ان کے ناموں کو لوح دل پر محفوظ کر لیجئے۔

اب تیسری بات پر غور فرمایئے کہ ملک کی خرابی کی اصلاح آپ کے ہاتھ میں ہے یعنے ووٹ آپ کے ہاتھ میں ہے اور بڑی مدت کے بعد اور بعد از خرابی بسیار اس کے استعمال کا وقت قریب آنے والا ہے وہ ووٹ کم از کم ان آزمائے ہوئے لوگوں کو ہرگز نہ دیجئے۔ اگر وہ ووٹ آپ نے صحیح استعمال کیا تو صورت حال کی اصلاح ہو جائے گی۔ اور اگر آزمودہ را آزمودن جہل است کے مطابق جہالت کا مظاہرہ آپ نے فرمایا تو پھر دس بارہ سال کے لئے یہ پیران تسمہ پا آپ کے گلے کا ہار ہوں گے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ اپنا ووٹ جمعیۃ علماء اسلام کے لئے وقف کر لیجئے۔ آپ کا دل چاہیئے تو علماء کو بھی آزما دیکھئے لیکن آپ کا دل نہ چاہے تو انھیں بھی ووٹ نہ دیجئے۔ کسی کالے چور کو دے دیجئے کسی کھمبے کو دے دیجئے۔ مگر خدارا ان کالی بھیڑوں کو ووٹ دے کر پھر سیاست پر مسلط نہ کیجئے۔ جن کو انگریز کے زمانے سے آپ آزماتے چلے آئے ہیں۔

ان کے لباسوں کو نہ دیکھئے۔ ووٹ لیتے وقت ان کے لباس مصلحین کے لباس ہوتے ہیں۔ ان کی زبانوں کو نہ دیکھئے ووٹ مانگتے وقت یہ گدھے کو باپ ـ سعبا ـ پ کہہ کر پکارنا سیاسی فن کاری سمجھتے ہیں۔

بس یہ یاد رکھیئے کہ یہ وہی ہیں جو شیشے کے گھروں میں بیٹھ کر دوسروں پر پتھر پھینکا کرتے تھے۔ کسی کی دھونس اور دھاندلی میں نہ آیئے۔ اور ووٹ کا صحیح استعمال کیجئے۔ اقتدار اعلیٰ آپ کے ہاتھ میں اسی وقت آ سکتا ہے۔ جب آپ ووٹ ان سیاسی فریب کاروں کو نہ دیں گے ورنہ یہ سیاسی غنڈہ گردی اسی طرح آپ کے سر پر مسلط رہے گی اور آپ بدستور ذلیل و خوار رہیں گے۔

بڑے میاں سو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ

سر آغا خان اپنی اچھی یا بری شہرت کے ساتھ اس دنیا سے چلے گئے۔ اپنے مریدوں کے وہ حاضر امام تھے۔ اور غیر جانبدار انھیں ایک مذہبی شہزادہ سمجھتے رہے۔ جن کو یورپ کی رقص و سرود بھری فضا ایسی راس آئی، کہ پھر وطن کو واپسی کا قصد نہ فرمایا۔ وہیں رہے اور وہیں ان کی اولاد پروان چڑھی ان کے صاحبزادے علی جو پرنس علی کہلاتے ہیں فلمی ستاروں کے جھرمٹ میں کچھ ایسے پھنسے کہ پھر اپنے آپ کو وہاں سے نہ نکال سکے، بنا بریں انہوں نے "حاضر امامی" کو جواب دے دیا اور اب دادا کے بعد حاضر امام علی کے بیٹے آغا کریم ہوئے

باقی صفحہ ۶ پر

غازی خدا بخش پرنٹر پبلشر نے پنجاب پریس لاہور میں چھپوا کر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

اتحاد کی کوشش

بعض نیک نیت مسلمان اور اکثر مودودی فرقہ والے یہ تحریک کرتے رہتے ہیں۔ کہ دین پسند جماعتوں کا باہمی اتفاق ہونا چاہئے۔ دیندار مسلمانوں کی سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ جو شخص انبیاء علیہم السلام سے کبھی کبھی خطائی سرزد ہو جانے اور عصمت غیر لازم ہونے کی تبلیغ کرے۔ لائبریریوں میں حدیث کے اعتماد کو کمزور اور سلف صالحین کی پیروی کو غیر ضروری قرار دے۔ اور جو تمام مجددین کے کارناموں میں کیڑے نکالتا پھرے اور خود زکوٰۃ و صدقات کے بیت المال سے اخبار تسنیم کے خساروں کو پورا کرنے کے لئے دو لاکھ روپے خرچ کرے۔ وہ کیسے دین پسند ہو سکتا ہے۔ تاہم مودودیوں کے شدت شوق سے اندازہ ہو رہا تھا۔ کہ شاید ان کا پیر و مرشد یا امیر مطلق مودودی صاحب اپنے ان بے ضرورت مسائل کو واپس لے لیں گے جن سے تمام مذہبی جماعتوں کو شدید صدمہ ہو کر ملک کے انتشار میں چند در چند اضافہ ہو گیا۔ لیکن خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم۔

نہ مودودی صاحب بالمقابلہ خود کسی اجلاس میں آنے کی تکلیف گوارا کر کے اپنی امیری (شاہی) پوزیشن کو خراب کرتے ہیں۔ اور نہ وہ اپنے طبعزاد اجتہادیات اور بے ضرورت مسائل ہی کو واپس لیتے نظر آتے ہیں پھر اتحاد ہو تو کیسے ہو۔ علماء کا اختلاف تو یونہی بلاوجہ نہ تھا۔ کل جمیعۃ علماء اسلام چوری زنا وغیرہ کی شرعی سزاؤں کے لئے کوشش کرے اور مودودی حضرات اپنی تفہیمات حصہ دوم صفحہ ۲۸۰ کی لاج رکھتے ہوئے کہیں اگر یہ شرعی سزائیں آج کل دنیا ظلم ہے۔ تو یہ گاڑی کیسے چلے گی اور یہ اسلامی دستور کیسے بنے گا۔

مرکزی جمیعۃ علماء اسلام کے ضلعی عہدہ داروں کے نام

از ناظم اعلیٰ مرکزی جمیعۃ علماء اسلام

میں اپنے محترم ارکان جمیعۃ علماء اسلام اور اضلاع کے معزز عہدہ داروں کو ان کی تنظیمی کامیابی پر مبارکباد دیتے ہوئے۔ عرض کرتا ہوں کہ آپ حضرات نے تھوڑے عرصہ کی محنت اور قربانی سے جہاں اس کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ کہ مسلمان اب بھی زندہ ہیں۔ اور علماء دین دینی سیاسی اور ملکی ہر طرح کے کاموں میں باقاعدگی سے رہنمائی کرنے اور ضرورت کے مطابق خدمت کرنے کی بہترین صلاحیت رکھتے ہیں۔ وہاں اب اپنی تنظیم کو مضبوط تر بنانا ہے۔ جو مرکز کے مضبوط ہوئے بغیر ناممکن ہے۔ آپ کے اخبار میں اعلیٰ حضرت مولانا احمد علی صاحب امیر مرکزیہ کی اپیل شائع ہو رہی ہے اس کی روشنی میں آپ حضرات مرکز کی مالی حالت مضبوط کرنے کے لئے پوری پوری کوشش فرمائیں۔ مرکز ہر جمیعۃ اور ہر ضلع کے معزز ارکان و عہدہ داروں سے امید رکھتا ہے۔ کہ وہ ماہ رمضان میں حضرت موصوف کی اپیل سے فائدہ اٹھا کر زیادہ سے زیادہ محنت کر کے مرکزی ضروریات میں امداد کریں گے

مودودی گمراہ کن مسائل کے حوالے

ہم نے گزشتہ سے پیوستہ اخبار ترجمان اسلام کے اداریہ میں دردمندانہ اپیل کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ مودودی صاحب اہل اسلام کی یک جہتی اور اسلامی دستور کی مساعی میں قوت پیدا کرنے کی خاطر اپنے ان اجتہادیات و مسائل کو واپس لے لیں جن سے ملک میں سر پھٹول پیدا ہوا ہے اور جن کی موجودگی یا اشاعت کی صورت میں مودودی اور علماء کرام کے درمیان کبھی اتحاد نہیں ہو سکتا۔ اس سلسلہ میں ہم نے ان کے مخصوص مسائل کی دس مثالیں پیش کی تھیں۔ ایسے مسائل اور بھی ہیں یہ صرف نمونہ بتایا گیا تھا۔ لیکن بعض مودودیوں نے حسب عادت یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ یہ حوالے غلط ہیں۔ یہی حال مرزائیوں کا ہے وہ پہلے حوالوں کا انکار کرتے ہیں۔ جب وہ مرزا کی کتابوں سے نکل آتے ہیں تو کہتے ہیں ذرا آگے پیچھے سے پڑھو مطلب یہ نہیں ہے۔ جب مطلب بھی واضح ہو جائے تو کہتے ہیں کہ مودودی صاحب نے صحیح کہا ہے دوسرے اماموں نے غلط لکھا ہے۔ دین کو سمجھا ہی مودودی نے ہے اور پھر جب مودودی کی غلطی دلائل سے واضح ہو جاتی ہے تو پھر ایسے چپ ہو جاتے ہیں کہ ہم بحث نہیں کرتے بہر حال یہاں دس حوالے درج کئے جاتے ہیں تاکہ مولانا امین احسن صاحب اصلاحی اور مولانا عبد الرحیم صاحب اشرف کی طرح دوسرے کو بھی توفیق ہو جائے کہ مودودی کی کمپنی سے ترک کر دیں۔

(۱) دو بہنیں جڑواں پیدا ہوں اور آپس میں ملی ہوئی بالغ ہو جائیں۔ تو ان دونوں کا نکاح ایک مرد سے جائز ہے (یہ مودودی کا مشہور مسئلہ ہے رسالہ ترجمان القرآن ماہ

(۲) مودودی نے لکھا ہے کہ قرآن ... کا جسم سمیت زندہ اٹھا یا جانا آسمان کی ... (دیکھو مودودی کی تفسیر تفہیم القرآن ... رفعہ اللہ الیہ کے تحت)

(۳) مودودی نے لکھا ہے کہ حضرت ... سے تبلیغ رسالت میں کوتاہیاں ہوگئیں۔ ... (دیکھو مودودی کی تفسیر تفہیم القرآن ... ذیل میں فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ ... إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ

(۴) داڑھی کی مقدار مسنون بمقدار ... (دیکھو رسائل و مسائل حصہ اول ... سطر ... کہ داڑھی کے بارہ میں شارع ... نہیں کی۔ ... پڑھو کر غیر ... منصوص ... طرح قرار دینا ...

(۵) عین ... مودودی نے ... دیا۔ (دیکھو ... تفہیم القرآن ... حَتَّىٰ يَمِيزَ ... الْخَبِيثَ ...

(۶) ... متعہ کی اجازت ... ترجمان القرآن ... صفحہ اور پر کا ... کا ۱۹ ...

(۷) مودودی ... معیار حق ... دستور جماعت ... ۳ پر ہے ... سوا کسی انسان ... بنائے حالانکہ ... کہ خلفاء راشدین کی پیروی کا حکم خود آنحضرت ...

(۸) خلع کی عدت مودودی نے ایک ... (دیکھو مودودی کی تفسیر تفہیم القرآن ...

(۹) مودودی نے سجدہ تلاوت کی ... دی۔ (مودودی کی تفسیر تفہیم القرآن جلد ... سورہ اعراف کے آخر میں سجدہ کی آیت ...

(۱۰) منشی مودودی نے عدالت ... کہ عورت جو خاوند کو ناپسند کر کے علیحدگی ... کو ناپسند کرنے کی وجوہ کی تحقیق کرنے ... نہ اس کے لئے یہ امر تنقیح طلب ہے ... (مودودی کی کتاب حقوق الزوجین ... ۴۳ سطر ۹ تا ۱۰ ، ۱۵ اور صفحہ ...

۱۴ر مارچ ۵۸ء
ترجمانِ اسلام
مدیر اعلیٰ :- غلام غوث ہزاروی

ضلع جھنگ میں پابندیاں

…ستان کا امن ہر شخص کو مطلوب ہے۔ کون …ے کہ ہمارا ملک خانہ جنگیوں، فرقہ بندیوں اور …بندیوں کا شکار ہو کر رہ جائے۔ نزاعات و …ت کی صورت میں ملکی استحکامات و ترقیات کی … پر غور کرنے کا موقعہ ہی نہیں ملا کرتا۔ اور اگر کوئی …ں یا نئی حکومت اس مصیبت میں مبتلا ہو جائے …م کا خدا ہی حافظ۔

…ہیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان میں …ں سے ہی باہمی کشمکش اور کھینچا تانی جاری ہے۔ …یں ایک طرف مذہبی اختلافات کو ہوا دی جا رہی …دوسری طرف سیاسی پارٹیاں اپنا اپنا اُلّو سیدھا …نے کے لئے مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنی اور … اقتدار کی کوششوں میں جائز اور ناجائز ذرائع … امتیاز کرنا بھی روا نہیں رکھتی ہیں۔

زیادہ افسوسناک امر یہ ہے کہ ملک کا اونچا طبقہ …ئے اس کے کہ وہ اپنی ذمہ داری محسوس کر کے … اتحاد کے ساتھ ملکی مسائل حل کرنے کی کوشش … ان میں سے ہر گروپ اپنی اپنی ڈفلی الگ الگ بجا …ہے اور اسی پر بس نہیں بلکہ ان کا محبوب مشغلہ یہ …ے کہ ایک دوسرے کو بدنام کرنے۔ گرانے اور اس … جگہ حاصل کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا جائے۔ …ک کے ارباب اقتدار جن کے کندھوں پر قدرت نے …ے بڑے ملک و قوم کو چلانے اور اس کے نظم و نسق … قائم رکھنے کی ذمہ داری کا بوجھ ڈالا ہوا ہے ان میں … یہ زہر سرایت کر چکا ہے۔ بلکہ سچ پوچھیں تو تمام …ک میں بے چینی اور خانہ جنگی کی ذمہ داری انہی پر … ہوتی ہے۔ اور الناس علیٰ دین ملوکھم … مطابق اہل ملک کا تشتت و افتراق انہی کے اعمال … انہی کے سرچشمہ کا عکس ہے۔ اگر ہمارے عمال و … اشتعال انگیزی اور موجبات نقض امن کو ایمانداری … روکنا چاہیں تو ایسے نیک اقدامات کی راہ میں … چیز حائل ہو سکتی ہے۔ اور پھر حسو بلیل ضلع جھنگ …یت پور ضلع مظفر گڑھ کے واقعات پیش ہی نہ آتے۔ … معمولی غفلت سے کوئی حادثہ ہو جاتا اور مقامی حکام … شناسی کا احساس کرتے ہوئے فوراً مداخلت … حالات پر قابو پانے کی کوشش کرتے تو رائی کا … اور بات کا بتنگڑ کبھی نہ بنتا۔ حسو بلیل کا واقعہ …ے۔ اگر مقامی حکام اس کو مقامی مسئلہ سمجھ کر فوراً اپنی ذمہ داری پر اس کے نتائج پر غور کرتے ہوئے مناسب قانونی اقدامات کر لیتے تو آج اس تماشا کی ضرورت ہی پیش نہ آتی۔

حکام نے خود تو کم توجہی سے کام لیا اور جب عوام نے قانونی کارروائی کرنی چاہی اس میں بھی مہینوں کی تاخیر نے ان عوامل کو بروئے کار آنے کا موقعہ دیا جو ایسی صورت کا لازمی نتیجہ ہوا کرتے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ حکومت نے مقدمہ چلانے کی اجازت دیکر اصل حقیقت کے چہرہ سے پردہ اُٹھانے کے لئے کوئی آسانیاں بہم پہنچا دیں۔ اس کے بعد حسو بلیل کانفرنس کا روکنا چنداں قابلِ اعتراض نہ تھا اور حکومت، کا نقضِ امن، کے خطرات کے پیشِ نظر دفعہ ۱۴۴ کا نافذ کرنا بھی جائز قرار دیا جا سکتا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ غیر معمولی طاقت کا مظاہرہ۔ پابندیوں کی بھرمار لیڈروں کا شہر بدر کرنا اور علماء کا داخلہ بند کرنا ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ ۲۲-۲۳ فروری کو حسو بلیل میں کانفرنس کئے جانے کا اعلان تھا جو ۱۴۴ کی گولی سے مر چکی تھی۔ اُس دن پولیس نے شہر کا محاصرہ کر رکھا تھا کہ کوئی شخص اندر نہ آ سکے۔ تمام لیڈروں اور علماء دین کو نوٹس دیدیئے گئے کہ وہ ضلع جھنگ میں داخل نہیں ہو سکتے۔ حتیٰ کہ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے مرکزی رہنمایان حضرت مولانا احمد علی صاحب اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ملتان کو بھی نوٹس دیئے گئے۔ جن کا وہاں تشریف لے جانا کسی طرح امن عام کے لئے مضر نہیں ہو سکتا تھا۔ خیر یہاں تک بھی حکام کو معذور سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن ان لوگوں کو شہر بدر جو مقدمہ کی پیروی کرتے اور سُنیوں کی طرف سے مقدمہ کو کامیاب بنانے میں اپنا آئینی حق استعمال کرتے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔

شیعوں کو شہر بدر کرنے سے بھی یہ بہتر ہے کہ ان کو اشتعال انگیزی سے ہمیشہ کے لئے روکنے کا انتظام کر دیا جائے۔ آخر میں ہم اربابِ حکومت سے یہ کہیں گے کہ وہ قیامِ امن اور حالات کو قابو میں رکھنے کی کوششوں کے ساتھ ساتھ سُنّی عوام و خواص کی راہ سے ان تمام پابندیوں کو دُور کر دے جو مقدمہ کی پیروی کی سہولتوں میں خلل انداز ہو سکتی ہیں۔ اور اس طرح اس بات کے ذہن نشین ہونے کا موقعہ فراہم کرے کہ حکومت شیعہ سُنّی نزاعات میں حقیقت تک پہنچنے اور عدل و انصاف کے تقاضوں کو پُورا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتی۔

امام الہند کی وفات

حضرت مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ تعالیٰ کی ذات اسلامی دُنیا میں عموماً اور ہندوستان میں خصوصاً محتاجِ تعریف نہیں ہے۔ ہم حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مرحوم کے وہ الفاظ دُہرا دیتے ہیں جو آپ نے ۱۹۲۲ء میں جمعیۃ علماء ہند کے سالانہ اجلاس منعقدہ لاہور میں حضرت مولانا آزاد رحمۃ اللہ علیہ کی صدارت کی تائید کرتے ہُوئے فرمائے تھے۔ شیخ الاسلام نے فرمایا کہ حضرت اعلیٰ شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب (قدس اللہ سرہٗ) نے فرمایا تھا کہ ابوالکلام وہ پہلا شخص ہے۔ جس نے مسلمانانِ ہند کو جہاد کا بھولا ہُوا سبق یاد دلایا۔ اس امام المجاہدین کے مناقب کے بارہ میں کچھ لکھنا بے ضرورت ہے۔ جن کے لئے ہر دل بے قرار اور ہر آنکھ اشکبار ہے۔ جن کی علمی و عملی اور ملکی و مذہبی خدمات و احسانات کے سامنے ہر اُونچا سر جھک جاتا تھا۔ اور آج ان کی جُدائی کے صدمہ سے ملک کا ملک ماتم کدہ بنا ہُوا ہے۔

ہمیں مولانا مرحوم کی وفات پر مولانا کی خاطر اتنا صدمہ نہیں ہے۔ وہ تو مردِ حق آگاہ تھے۔ حق کی راہ میں عمر گزار دی حق کے لئے لڑے اور حق کی راہ میں وفات پا گئے۔ اور واصل بحق ہو گئے۔ ان کا آنا جانا مبارک۔ مرنا اور جینا کامیاب۔ قُل اِنَّ صلوٰتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العٰلمین ہمیں مسلمانانِ ہندوستان سے اظہار ہمدردی کرنا اور ان کو تسلی دینا ہے۔ ان کا ایک ایک سہارا جا رہا ہے۔ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی کے بعد حضرت شیخ العرب والعجم مولانا مدنی رحمہ اللہ کا وصال اور اور اب امام الہند کا سایہ اُٹھ جانا یہ مسلمانوں کے لئے معمولی صدمہ نہیں ہے۔ اس سے پہلے قدوائیؒ مرحوم وغیرہ ہمدردانِ قوم سے بھی وہ محروم ہو گئے ہیں۔ ہم ان تمام مرحومین و مغفورین کے لئے دعا کرتے اور مسلمانوں کو صبر و استقامت کی تلقین کرتے ہیں۔ ممکن ہے ان سہاروں کو اُٹھانے کے بعد اللہ تبارک تعالیٰ اپنی غیبی امداد سے مسلمانوں کو نوازے۔ ہمیں چاہئے کہ اللہ تعالےٰ پر بھروسہ رکھیں اور اپنے گناہوں سے توبہ کریں۔ وہی تمام اسباب کا مالک اور عزت و ذلت کا مختار مطلق ہے۔ وہ ہماری بگڑی بنا سکتا ہے۔ عجب کیا ہے کہ یہ بیڑا غرق ہو کر پھر اُچھل آئے ؏

کہ ہم نے انقلابِ چرخِ گرداں یوں بھی دیکھا ہے

وما ذالک علی اللہ بعزیز

جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیمی اور تبلیغی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام داؤد خیل کی عظیم الشان معراج النبی ؐ کانفرنس

زیر صدارت مولانا غلام یسین منعقد ہوئی جس میں حضرت مولانا الحاج نذیر احمد صاحب چک ۱۱۳ سرگودھا اور بلبلِ پاکستان شیریں بیان حضرت پیر قاری سید غلام فخرالدین شاہ اور مقرر بے بدل جناب مولانا رضا محمد صاحب خطیب مسجد کینال کالونی نے نہایت ہی موثر انداز میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعہ معراج شریف کے متعلق مفصل طور پر وضاحت فرمائی۔ لاؤڈ سپیکر کا اعلیٰ انتظام تھا۔ حضرات نعت خواں شیریں لسان نے بہترین نعتوں سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ دو روزہ جلسہ نہایت ہی شان و شوکت سے اختتام پذیر ہوا۔

احمد خاں بزاز ناظم جمعیۃ

لکی مروت ضلع بنوں میں فخرِ سرحد سیدگل بادشاہ کی آمد

آپ کا شاندار استقبال، دار العلوم لکی کے اساتذہ کرام و طلبہ اراکینِ جمعیۃ نے کیا۔ حضرتِ امیر نے پہلے دار العلوم لکی کا معائنہ کیا۔ رجسٹرات کی پڑتال کی مطبخ ملاحظہ کیا۔ تعلیمی حالت کا جائزہ لیا۔ اور رائے بک میں مستحسن رائے تحریر فرمائی۔ اس طرح دفتر جمعیۃ کی کارروائی ملاحظہ فرما کر بے حد خوش ہوئے۔ رات کو زیر صدارت مولانا حمد اللہ صاحب نیازی امیر جمعیۃ دلو خیل جلسہ ہوا۔ پشتو نظم میں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ حضرت امیرِ سرحد نے آئینِ اسلامی پر روشنی ڈالتے ہوئے مفصل و مدلل طریقہ سے یہ ثابت کیا کہ حکام پاکستان کے لئے کامیابی و فلاح صرف قرآنی آئین میں ہے۔ پاکستان اسی غرض سے بنایا گیا تھا اور اسی اسلامی آئین کے جاری کرنے سے ترقی کریگا۔ اور خواص و عوام میں قرآنی آئین کے نفاذ سے اطمینان پیدا ہوگا۔ حضرت مولانا نے جمعیۃ کی اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ عوام کو اب جمعیۃ سے ہر قسم کا تعاون کرنا چاہیئے۔ اور مخلص و دیندار حضرات کو الیکشن میں کامیاب بنانے کے لئے کوشش کرنا چاہیئے۔ تاکہ پاس شدہ حضرات کونسل میں آئین اسلامی کا مطالبہ کرتے ہوئے قوم کی بہبودی و صلاح کے لئے کوشاں ہوں۔ اور استحکام پاکستان کا باعث بنیں۔

پھر فرمایا کہ بہت افسوس کا مقام ہے کہ کہیں تو شراب و ڈنروں، ڈانسوں (ناچ) پر ہزاروں روپے خرچ ہوں۔ اور مروت کے مفلس لوگ پانی پینے کے لئے تڑپتے ہوں۔ دس دس پندرہ پندرہ میل تک نہ پانی کا انتظام ہے، نہ ڈاک کا نہ ہسپتال کا۔ اگر کہیں ہسپتال ہے تو اس میں دوا ندارد۔ لہٰذا حکومت پاکستان کو چاہیئے کہ علاقہ مروت کے مفلس و غریب لوگوں کے لئے پانی کا انتظام کرے۔ اور دیہاتوں میں ڈاک خانے ڈسپنسریاں کھولی جائیں۔ تاکہ عوام کے مصائب و تکالیف رفع ہو جائیں۔ جلسہ میں شہریوں کے علاوہ ہزاروں لوگ دیہاتوں سے بھی آئے ہوئے تھے۔ سالار جمعیۃ تحصیل لکی مولوی غلام نبی اور سالار جمعیۃ دلو خیل ہاشم خاں کی کوششوں سے کافی رضاکار باوردی نشان لگائے ہوئے انتظام جلسہ میں مصروف تھے۔ آخر میں تین قرار دادیں ناظم اعلیٰ مولوی محمد نواز صاحب نے پیش کیں۔ باتفاق آراء پاس ہوئیں۔

(۱) لا کمیشن سے منکر حدیث غلام احمد پرویز وغیرہ بیدین افراد کو نکال کر ان کی جگہ صحیح عقائد کے جید علماء مقرر کئے جائیں اور آئینِ اسلامی جلد از جلد نافذ کیا جائے۔

(۲) علاقہ مروت کے دیہات میں کنوئیں یا تالاب بنائے جائیں اور ڈاک خانے و ہسپتال کھولے جائیں۔ تاکہ عوام روزمرّہ کی زندگی میں مصائب کا شکار نہ ہوں۔

(۳) کرم گڑھی سلیم سے باقی ماندہ علاقہ کو جہاں تک ہو سکے سیراب کیا جائے۔ خواہ پمپ کے ذریعہ سیراب کرنے کا انتظام کیا جائے۔

اراکین جمعیۃ کی خصوصی مجلس منعقد ہوئی۔ جس میں امیر سرحد اور مولانا احمد علی شاہ صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کی اغراض بیان کرتے ہوئے اراکین کو تلقین کی کہ اخلاق حسنہ و اوصاف جمیلہ اپنے اندر پیدا کریں اور حلم و صبر سے کام لیں۔ مندرجہ ذیل حاضرین خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

۱۔ مولانا فضل احمد صاحب صدر مدرس دار العلوم
۲۔ مولانا حبیب اللہ صاحب ناظم " "
۳۔ مولانا احمد علی شاہ صاحب مدرس مدرسہ عیسےٰ خیل
۴۔ مولانا محمد نواز صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء تحصیل لکی
۵۔ مولانا فضل اللہ صاحب امیر جمعیۃ علماء " "
۶۔ مولانا محمد خاں صاحب نائب امیر " " " "
۷۔ مولانا سکندر خاں صاحب خازن " " "
۸۔ مولانا غلام نبی صاحب سالار " " "
۹۔ مولانا شیخ محمد یوسف " ناظم " " "
۱۰۔ مولانا گل احمد صاحب رکن جمعیۃ " " "
۱۱۔ مولانا محمد نواز صاحب " " " "
۱۲۔ مولانا محمد صادق " " " " "
۱۳۔ مولانا شمس عالم " " " " "
۱۴۔ مولانا معز الحق " مدرس دار العلوم
۱۵۔ مولانا محمد گل " " "
۱۶۔ مولانا عبد السلام " " "
۱۷۔ مولانا حمید اللہ خاں صاحب صدر جمعیۃ الطلبہ
۱۸۔ مولوی عبد الحمید صاحب ناظم " "
۱۹۔ ہاشم خاں صاحب سالار جمعیۃ دلو خیل
۲۰۔ مولانا حمد اللہ جان صاحب نیازی امیر " "
۲۱۔ مولانا حمد اللہ جان صاحب ناظم اعلیٰ " "
۲۲۔ ملک شاہنواز خاں صاحب سالار ضلع بنوں
۲۳۔ قریشی سید خاں صاحب رکن شوریٰ جمعیۃ تحصیل لکی
۲۴۔ امان اللہ خاں ملک رکن شوریٰ جمعیۃ
۲۵۔ مولانا غلام رسول صاحب علیک خیر
۲۶۔ مولانا اکبر زماں صاحب دلو خیل
۲۷۔ مولانا محمد ایاز خاں " "
۲۸۔ مولانا حسین شاہ " "
۲۹۔ محمد اطلس خاں صاحب بیگو خیل
۳۰۔ خلیفہ محمد کریم صاحب ناظم لکی جمعیۃ
۳۱۔ مولانا عبد الکریم جان صاحب سرپر
۳۲۔ مولانا امام شاہ صاحب انڈا احمد

حضرت امیر سرحد کو الوداع کہ ہجوم تھا کہ کھوے سے کھوا چھلتا تھا۔ نع آسماں گونج رہی تھی۔

جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک

جامعہ اسلامیہ کی لائبریری کے محمد نصیر صاحب ہمایوں بی۔ اے مالک نے مندرجہ ذیل کتب عنایت کی ہیں۔ یہ کتا راحت گل صاحب کے ذریعہ حضرت شیخ الح میں پیش کی گئیں۔

۱۔ علماء ہند کی شاندار ماضی
۲۔ دنیا و آخرت از علامہ تھانوی رح
۳۔ معظم علی از نسیم حجازی
۴۔ مسئلہ خلافت از مولانا آزاد
۵۔ تذکرہ " "
۶۔ دو اسلام از غلام جیلانی برق
۷۔ اسلام اور عقلیات اوّل از علامہ تھا
۸۔ " " دوم " "
۹۔ زندگی از چوہدری افضل حق مرحوم
۱۰۔ آزادی ہند " "
۱۱۔ شعور " "

اراکین جامعہ حضرت قبلہ ہمایوں صاح عطیہ پر تہِ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور آ کے لئے دعا کرتے ہیں۔

جامعہ اسلامیہ کا سالانہ اج

بتاریخ ۲۳ شعبان مطابق ۱۵ مارچ بروز ہف میں پاکستان بھر کے علماء کرام اور بزرگانِ دی سے مستفیض فرمائیں گے۔

جامعہ اسلامیہ میں ترجمہ ق

اختتام پذیر ہوا۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا امسال ترجمہ قرآن شریف پڑھا رہے تھے ختم کیا گیا۔ طلباء جامعہ اسلامیہ کے لئے ترج میں شرکت ضروری ہے۔ اس مبارک موقع خرچ پر مٹھائی تقسیم کی۔ اور اللہ تعالےٰ کا ش انہیں اس شرف سے مشرف کیا گیا۔

جامعۃ الطلباء جامعہ اسلامیہ کا سا

کو منعقد ہوا۔ جس میں طلبہ نے مختلف زبانوں تقاریر کر کے اپنی خداداد قابلیت کا مظاہرہ ک

موضع بازید خیل سرحد میں جمعیۃ

...ہند کی طرف سے ایک اجتماع مسجد مصدف خیل منعقد ہوا جس میں مولانا گل امیر صاحب، مولانا ننگر یار ...نعت خواں اور اول خاں ناظم جمعیۃ انصار اللہ نے ...کی۔ مولانا گل امیر صاحب نے جامع اور مدلل تقریر کی۔ ...جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد سے حاضرین کو ...س گیا۔ حاضرین جلسہ نے جمعیۃ علماء اسلام کیساتھ ...کے تعاون کا یقین دلایا۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل قراردادیں ...اق پاس ہوئیں۔ (۱) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ ...ہے کہ موضع بازید خیل کی سڑک کو پختہ کیا جائے۔ ...قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے (۳) پرویز ...حدیث کو لاکمیشن سے نکال دیا جائے۔ جلسہ کے بعد ...خصوصی مجلس مشاورت منعقد ہوئی جس میں جمعیۃ ...تبلیغی اور تنظیمی مسائل پر غور و خوض کیا گیا۔

احقر لال خاں ناظم جمعیۃ انصار اللہ

قرارداد تعزیت جمعیۃ علماء اسلام لاہور

جمعیۃ علماء اسلام لاہور کا یہ اجلاس خصوصی سردار ...عبدالرب نشتر اور حضرت مولانا ابوالکلام آزاد کی وفات ...حسرت آیات پر نہایت رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اور ...مولانا کی وفات کو مسلمانانِ عالم کے لئے عموماً اور ...مسلمانانِ بھارت کے لئے خصوصاً ایک سانحۂ عظیم تصور ...کرتا ہے۔ اراکینِ جمعیۃ علماء اسلام لاہور دست بدعا ہیں ...کہ اللہ تعالےٰ ہر دو مرحوم حضرات کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ ...دے۔ اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ نیز مسلمانانِ ...بھارت سے مولانا کی وفات پر پوری ہمدردی کا اظہار کرتا ...ہے۔ عبدالفتاح امیر جمعیۃ لاہور

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کا اجلاس خصوصی

...زیر صدارت مولانا لطف الرحمان صاحب امیر ضلع منعقد ہوا ...مختلف مسائل پر غور و خوض کیا گیا۔ قرار پایا گیا۔ کہ ضلع بھر میں ...تمام اجتماعات کے پروگرام کے لئے مجلس عمومی کی منتخب کردہ ...سب کمیٹی کا اجلاس بلایا جائے۔ مندرجہ ذیل قراردادیں ...منظور کی گئیں۔

(۱) یہ اجلاس مجلس تحفظ ختم نبوت سرحد کے زعماء ...بالخصوص مولانا نور الحق صاحب نور ناظم اعلیٰ و مولانا سیّد ...امام شاہ صاحب مبلغ تحفظ ختم نبوت حلقہ پشاور کو مبارکباد ...پیش کرتا ہے کہ انہوں نے صحیح اسلامی خدمت کرتے ہوئے مرزائی ...ڈاکٹر سرور خاں موضع قلعہ باڑہ ضلع پشاور کا چیلنج قبول ...کرتے ہوئے اسلام کی حقانیت کا ثبوت پیش کیا جبکہ مرزائی ...میدان سے فرار ہو کر اسلام کی حقانیت کے مقابلہ کی تاب ...نہ لاسکے۔ یہ اجلاس مجلس تحفظ ختم نبوت سرحد کی دینی خدمات ...کو سراہتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس راولپنڈی کے ایک روزنامہ کی اس خبر ...پر اظہار تشویش کرتا ہے۔ کہ لاہور میں ایسا لٹریچر کھلے بندوں ...فروخت ہو رہا ہے جن میں شعائرِ اسلام اور انبیاء علیہم السلام ...کے خلاف زبانی طعن دراز کے علاوہ ان کی خیالی تصاویر بھی شائع کی گئی ہیں۔ لہٰذا یہ اجلاس حکومت سے پُر زور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ غیر مسلم مصنفین کی دلآزار کتابوں کو فوراً ضبط کرے۔ نیز یہ اجلاس اس حقیقت کا اعلان ضروری سمجھتا ہے۔ کہ اگر ہماری حکومت نے اسلامی ننگ و ناموس پر غیرت نہ کی اور ان کتابوں کو ضبط نہ کیا۔ تو مسلمان یہی سمجھیں گے۔ کہ اسلام کے نام پر حاصل شدہ ملک میں درپردہ اسلام دشمنی کو فروغ دیا جا رہا ہے۔

حافظ محمد ایوب ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان

اپنی مدد آپ ۔ انجمن اہل سنت والجماعت لوہاری منڈی لاہور کے زیر اہتمام مدرسہ اسلامیہ حنفیہ کا افتتاح مسجد پٹولیاں لوہاری منڈی لاہور میں حضرت استاد العلماء جناب مولانا رسول خاں صاحب نے فرمایا۔ فی الحال اس مدرسہ میں برائے قرآن مجید و دینیات دو جماعتیں ہوں گی۔ پہلی جماعت دن کے وقت بچوں کے لئے اور دوسری جماعت رات کو تعلیم بالغاں کے لئے دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس مدرسہ کو دن دُگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ اور اس کے باہمت مقامی حضرات کو مزید دینِ اسلام کی خدمت کی توفیق ارزانی فرمائے جنہوں نے اپنی مدد آپ کے اصول پر اس کارِ خیر کو شروع کیا ہے۔ سیکرٹری انجمن اہلسنت والجماعت لوہاری منڈی لاہور

ایڈیٹر کی ڈاک

گرامی خدمت محترم المقام مکرمی جناب غازی صاحب زید

السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ مختصراً اینکہ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ امیر مرکزیہ جمعیۃ العلماء اسلام کے ایماء پر حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ، امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈویژن بہاولپور و ملتان سانگھی ضلع سکھر سندھ میں بیس دن تک تفسیر سورۂ بقرہ کا درس دیا ہے۔

تیسرے چوتھے دن سے وہ فارغ ہو کر واپس تشریف لے آئے ہیں۔ کافی بیمار ہیں ان کی صحت بالکل ہی مختل ہے اور نہایت ہی کمزور ہیں۔ وہ اس قابل نہیں کہ باہر جا کر تبلیغ وغیرہ کے لئے سفر کی صعوبتیں برداشت کر سکیں۔ نیز ہر سال شعبان کی ۳-۴ سے رمضان المبارک ۲۰-۲۵ تک باہر سے آنے والے اُستاد و طلبہ کے لئے ترجمۃ القرآن ہوتا رہتا ہے۔ اس کے لئے بھی دورۂ ترجمہ میں شریک ہونیوالے باہر سے جمع ہو رہے ہیں۔ بنابریں مرکز کو اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت مولانا صاحب موصوف شعبان کی کسی تاریخ میں خانپور سے باہر جمعیۃ علماء اسلام کے کسی دورے میں شرکت نہ فرما سکیں گے۔

علاوہ ازیں حضرت مولانا درخواستی مدظلہٗ نے فرمایا ہے۔ کہ میری طرف سے ترجمانِ اسلام کی آئندہ اشاعت میں یہ اعلان شائع فرما دیں کہ میری صحت بالکل ٹھیک نہیں اور شعبان میں دورۂ ترجمۃ القرآن کی مصروفیت بھی ہے۔ اس لئے کوئی صاحب جلسہ و مدرسہ تبلیغ وغیرہ کے لئے دعوت کے لئے نہ خطوط تحریر کریں نہ ہی اشتہارات جلسہ میں میرا نام شائع کریں۔ راقم الحروف محمد عبید اللہ

ٹانک شہر میں جمعیۃ علماء اسلام کی شریعت کانفرنس

منعقدہ ۱۸ و ۱۹ فروری منجانب صدر استقبالیہ قاضی عطاء اللہ خطیب جامع مسجد ٹانک

خطبہ استقبالیہ

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

أما بعد قابلِ احترام سامعین و ہمدردانِ ملت

آج کا یہ اجتماع بہار آفریں رشکِ خلد بریں ہے۔ آج عالمِ بالا کے مدبراتِ امور ملائکہ کارکنانِ محکمۂ قضا و قدر، حورانِ بہشتی و مقربینِ دربارِ ربانی محوِ حیرت ہیں کہ اس گئے گزرے زمانہ میں جبکہ شیطان اپنی پوری قوت و سطوت کے ساتھ ساری کائناتِ ارضی پر چھا رہا ہے۔ یہ نورانی چہروں والے بزرگ علماء کرام اور بھولی بھالی شکلوں والے سادہ دل عوام جن کے سینوں میں عشقِ خداوندی کے اُمنڈے ہوئے طوفان عظمتِ قرآنی سے لرزتے ہوئے دل اسلام کی لُٹی ہوئی عظمت و وقار کو پھر دوبالا کرنے کے لئے غیر متزلزل ارادے، نہ فنا ہونیوالے جذبے لے کر اسی بستیٔ ویران میں کیسے جمع ہو گئے۔ آج یہ ویرانۂ ٹانک جہاں کبھی چغد و بوم کی نامانوس آوازیں اربابِ فکر و دانش کے دل و دماغ کو مشوش و پریشان کئے ہوئے تھیں ان نورانی و نیک سیرت قدوسیوں کلمات طیبات اسلام کے روح پرور و پرکیف نغمات سے رشکِ فردوس ہے۔ آج ہم اہالیانِ ٹانک اپنی خوش بختی پر جتنا ناز کریں کم ہے ع

کہاں مَیں اور کہاں یہ نکہتِ گل

آج ان علماء ربانی انبیاء کے سچّے جانشینوں کی آمد سے ٹانک کا ہر در و دیوار اس خطۂ ویران کا چپہ چپہ اخلاص و محبت کے پُر نُور قمقموں سے جگمگا اٹھا ہے ع

نازم بچشم خود کہ بروئیت فتادہ است

فالحمد للہ ثم الحمد للہ۔ ہم اپنے معزز مہمانوں کی تشریف ارزانی کا محبت بھرے جذبات والہانہ عقیدت اطاعت و انقیاد کے وفادارانہ عہد کے ساتھ دل کی انتہائی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور ہم اپنے بزرگوں سے بجا طور پر یہ توقع رکھتے ہیں۔ کہ ہمارے اس دور افتادہ بنجر و ویران علاقہ پر ہمیشہ کے لئے نظرِ شفقت فرماتے رہیں گے۔ ہمارا یہ علاقہ مملکتِ پاکستان کے آخری گوشہ پر واقع ہے۔ حکمرانوں کی عنایت سے یکسر محروم اور ترقیاتی دور کی صنعت و حرفت۔ تجارت و زراعت۔ کارخانوں اور ریلوں الغرض آمدنی کے سب ذرائع اس پر بند کئے گئے ہیں۔ یارانِ شاطر نے وطنیت و قومیت و علاقائی و لسانی تعصبات میں مبتلا ہو کر ہماری کسی فریاد کو درخورِ اعتنا نہیں سمجھا۔ ناقابلِ برداشت بھاری ٹیکسوں اور مالیہ سے ہماری ہڈیوں کی باقی ماندہ رطوبت بھی چوس رہے ہیں۔ ہمارے اس محبوب شہر کو ویران ہوئے گیارہ سال کا عرصہ گزر چکا ہے تا حال ویران

کھنڈرات میں گندگیوں کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ صحت عامہ روز بروز خراب ہو رہی ہے۔ لیکن محکمہ آبادکاری گویا یا تو خود صفحۂ ہستی سے نیست و نابود ہو چکا ہے یا اسے دائرۂ انسانیت سے خارج غیر حساس حیوان سمجھ رکھا ہے۔ دیہات کے مفلوک الحال غربا کاشتکار اور شہر کا افلاس زدہ مزدور طبقہ غلہ کی گرانی سے آخری دم توڑ رہا ہے۔ بارہا احتجاج کے باوجود رزقِ خداوندی پر سیاہ دیو کی طرح قبضہ جمائے ہوئے محکمہ راشننگ ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ ان حالات میں ہم اپنے بے رحم اور رنگ رلیاں منانے والے عیش پرست حاکمان وقت وزرائے مملکت کی غفلت شعاری سے روئیں تو کس کے آگے۔ فریاد کریں تو کس سے، باوجود ان تمام مصائب و پریشانیوں کے ہم اپنے غریب عوام پر بجا طور پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ کہ غربت و بدحالی کے باوجود دین اور مذہب کے غیر فانی نہ مٹنے والے جوشیلے جذبات اپنے سینوں میں موجزن رکھتے ہیں۔ جب کبھی علمائے حق نے انہیں دین اور مذہب اور خدا و رسولؐ کی نصرت کے لئے پکارا تو پروانوں کی طرح آوازِ حق پر سر دھڑ کی بازی لگانے کے لئے غیرتِ اسلامی سے بھرے ہوئے دل لے کر میدانِ عمل میں آ دھمکے۔ آج بحمد اللہ جمعیۃ علماء اسلام کی دعوتِ حق پر آئینِ قرآن تختِ حکومت پر جلوہ گر کرنے کے لئے ناموس اسلام اور پیارے محمدِ عربیؐ کے لائے ہوئے قانونِ فطرت کو اُجاگر کرنے کے لئے تمام طاغوتی قوتوں سے باغی ہو کر اپنے محبوب رہنماؤں کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے اور اُمنڈتے ہوئے سمندر کی طرح جوق در جوق حاضر ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے اور ہمارے ارادوں میں برکت دے اور ہم سے اپنے دین کی خدمت لے کر زمانہ رسالت کی نورانی کرنیں خلافتِ ربانی کے عدل، مساوات، شرافت و دیانت کی تابندہ شعاعوں سے ہمارے اس ظلمتکدہ کو منور کرے۔ آمین ثم آمین۔

امروٹ شریف ضلع سکھر (سندھ) میں

زیر صدارت جناب سید ابو المنیر محمد شاہ صاحب سجادہ نشین درگاہ امروٹ شریف زیر اہتمام جمعیۃ علماء اسلام ایک جلسہ منعقد ہوا۔ صدر جلسہ نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد اور جمعیۃ کی اہمیت سے واقف کرتے ہوئے جمعیۃ میں داخل ہونے کی اپیل کی۔ عوام پر گہرا اثر پڑا اور جوق در جوق جمعیۃ کے رکن بننے شروع ہو گئے۔ مقامی جمعیۃ کا انتخاب جدید کھلے اجلاس میں عمل میں لایا گیا۔ جمعیۃ الانصار کا شعبہ قائم کیا گیا۔ اور رضا کاروں کی بھرتی بھی شروع کی گئی۔ تمام حاضرین جلسہ نے سورۂ اخلاص پڑھ کر حضرت شیخ الاسلام مدنیؒ اور شیخ الہند مولانا ابو الکلام آزادؒ کی روح پر فتوح کو ثواب بخشا۔

نئے سال کے عہدیدار۔ امیر:۔ الحاج سید ابو المنیر محمد شاہ امروٹی۔ نائب امیر:۔ حافظ مولوی عبد المجید صاحب حنیظ امروٹی۔ ناظم اعلیٰ:۔ سید گلاب شاہ صاحب شیرانی۔ ناظم:۔ حاجی عبد الرزاق صاحب سومرو۔ ناظم محمد انور شیخ۔ خزانچی:۔ عیدن خاں۔ سالار جمعیۃ الانصار سید شفیع محمد شاہ صاحب امروٹی

دیگر اراکین مجلس شوریٰ:۔ لعل بخش صاحب، محمد عمر صاحب، محمد رمضان صاحب، خان محمد صاحب، فقیر محمد صاحب، عبد الحکیم صاحب، عبد الخالق صاحب، بخشن خاں صاحب، الہدنہ صاحب عبد المجید خانصاحب۔ قرار دادیں:۔

۱۔ یہ اجلاس حضرت شیخ الاسلام مدنیؒ اور شیخ الہند حضرت مولانا ابو الکلام صاحب آزاد کے سانحۂ ارتحال پر ان کے روحانی اولاد بالخصوص صدر جمعیۃ علماء اسلام مرکزیہ کو تعزیت پیش کرتا ہے۔

۲۔ یہ اجلاس حکومت پاکستان سے فوری طور پر قانون قرآنی نافذ کرنے کا پر زور مطالبہ کرتا ہے۔

۳۔ یہ اجلاس امروٹ شریف کی مقامی جمعیۃ علماء اسلام و جمعیۃ الانصار کو مرکزی جمعیۃ علماء سے ملحق کرتا ہے۔

۴۔ لاء کمیشن سے منکرین قرآن و حدیث کو خارج کرنے کے لئے یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پر زور مطالبہ کرتا ہے

۵۔ یہ اجلاس ٹیونس اور الجزائر کے مظلوم مسلمانوں کے ساتھ اظہارِ ہمدردی کرتا ہے۔

جھنگ کی ـــــ مساجد میں

جمعہ کے اجتماعات میں حسب ذیل قرار دادیں بالاتفاق رائے منظور کی گئیں۔ خطیب حضرات علماء کرام نے پر وضاحت و مفصل تقریریں فرمائیں۔ تمام مسلمانوں نے پُر جوش نعروں کے ساتھ اتفاق رائے کا اظہار کیا۔

۱۔ واقعہ حسو بلیل کے مجرمین کی تحقیق کر کے انہیں کما حقہٗ سزا دی جائے۔ جلیل القدر خلیفہ ثانی کی توہین کو معمولی واقعہ نہ گردانا جائے۔ قانون کے ذریعے انصاف کا دروازہ کھٹکھٹانے کی پوری آزادی دی جائے۔

۲۔ مختلف اضلاع میں راشننگ سسٹم جاری کر کے حکومت نے اپنا فرض شناسی کا ثبوت دیا ہے۔ مگر ضلع جھنگ کو محروم رکھنے کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ جھنگ میں بھی جاری کیا جائے۔

۳۔ مجلس تحفظ اسلام لاہور کی جد و جہد سے منتظمین اسلامی مجلس مذاکرہ کلوکیم کے الحاد پرور کار روائیوں کی روک تھام پر دلی مسرت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اسلام کے دوست نما دشمن پرویزادران کی طرح سے سوچنے والے مفکرین نے گمراہ کن مقالات پڑھ کر دین حق کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی اس کے جواب میں علماء مصر و شام نے بر وقت، برجستہ جواب دے کر حق واضح کر دیا۔ ہم علماء حق کی مساعی جمیلہ پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔

۴۔ مسلمانان جھنگ صدر روسٹ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان خصوصاً حضرت مولانا احمد علی صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب پر مکمل اعتماد کرتے ہیں۔ جمعیۃ اسلام سے اپنی وابستگی اور وفاداری کا یقین دلاتے ہیں۔ شیخ محمد شریف نے پڑھ کر سنایا اور بعد نماز جمعہ سب حاضرین نے تائید کی۔

(مولانا غلام حسین صدر مجلس تحفظ ناموس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ جھنگ صدر)

گوجرانوالہ میں ۱۸، ۱۹ مارچ کو

جمعیۃ علماء اسلام کی ضلعی کانفرنس ہو رہی ہے جس میں اکابر جمعیۃ تشریف لا رہے ہیں۔

لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، جہلم، راولپنڈی، کیمل پور میانوالی، سرگودھا، شیخوپورہ (شمالی پنجاب) کے اضلاع کی جمعیتیں مطلع رہیں۔ کہ ۱۹ مارچ صبح گوجرانوالہ میں ... کا انتخاب ہو گا۔ لہٰذا حسب دستور تمام ابتدائی ... کے لیئے ارکان اور ضلعی جمعیتیں صوبہ کے لیئے ... کریں۔ جو گوجرانوالہ میں ۱۹ مارچ والے انتخابی اجلاس ... ہو سکیں۔ یہ ضلعی جمعیتوں کا کام ہے۔ کہ وہ اپنے ... اس انتخابی اجلاس میں بھیجیں۔ اور مرکزی دفتر میں ... بھیجیں۔ کہ ہمارے ضلع کے حسب ذیل اراکین ... اجلاس میں شامل ہو رہے ہیں۔

(عبد الواحد کنوینر برائے جمعیۃ علماء اسلام شمالی ...)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کی سب کمیٹی ...

زیر صدارت مولانا لطف الرحمان امیر ضلع ... طور پر ضلع بھر کے لئے ہفت روزہ مندرجہ ذیل پر... کیا گیا۔ علماء سرحد کا ایک وفد جلسہ ہائے عام میں ... جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد اور رفتار کار ... کر لائے گا۔ ملک کے موجودہ مسائل پر بھی روشنی ... اراکین وفد مولانا عزیز الرحمان صاحب فاضل دیوبند ... علماء اسلام ضلع پشاور، ناظم اعلیٰ مولانا حمد اللہ جان ... امیر سرحد مولانا سید گل بادشاہ صاحب۔ امیر ضلع ... لطف الرحمان صاحب، امیر سٹی مردان پیر مبارک ... صاحب و ناظم اعلیٰ مولانا عبد العزیز صاحب ہوں گے ... مردان کے جلسوں میں ان حضرات کے علاوہ حافظ ... صاحب اور مولانا عبد القدوس صاحب ناظم اعلیٰ بھی ... فرمائیں گے تحصیل صوابی کے جلسوں میں مولانا ع... صاحب و مولانا شمس الضحیٰ صاحب بھی شریک ...

پروگرام:۔

۵ مارچ شب جمعرات اجلاس عام بمقام تورڈھیری

۶	"	جمعہ	"	"	شاہ منصور
۷	"	بعد نماز جمعہ	"	"	کالو خاں
۷	"	شب ہفتہ	"	"	ڈاگئی
۸	"	اتوار	"	"	رستم
۹	"	سوموار	"	"	گجرات
۱۰	"	منگل	"	"	میاں خاں
۱۱	"	بدھ	"	"	تخت بھائی

حسب اعلان جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کے ... امام الہند مولانا ابو الکلام آزاد کی وفات پر زیر صد... مولانا لطف الرحمان امیر ضلع منعقد ہوا۔ جو تی مر... ائمہ کرام، علمائے عظام اور معززین شہر نے ... مولانا آزاد کی روح پر فتوح کو ایصالِ ثواب کے لئے ... ختم قرآن شریف پڑھا گیا۔ مولانا عبد العزیز ناظم اعلیٰ ... امام الہند مولانا ابو الکلام آزاد کو جذبہ عقیدت پیش ... ہوئے کہا۔ کہ دنیائے اسلام آزادی و حریت کے ... عظیم، مفسر قرآن اور تاجدار علم و عمل سے محروم ہو گئی ... ان کی جدائی سے تمام اسلامی دنیا مضطرب اور بے ... مولانا آزاد مرحوم ایک مدبر سیاسی رہنما ہی نہ تھے بلکہ ... بلند مرتبہ عالم اور مصنفین اسلام کی صف اول میں ...

جمعیۃ علمائے اسلام کی تنظیمی اور تبلیغی سرگرمیاں

سکھر میں عارضی انتخاب

... ور مسجد میانی روڈ سکھر سندھ میں ضلع کی ابتدائی ... وں کے نمایندوں کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں ... ہ ذیل عہدیداروں کا باتفاق رائے انتخاب عمل ... یا۔

جناب حضرت مولانا محمد شاہ صاحب سجادہ نشین، ... شریف — امیر

جناب حضرت مولانا شیر محمد صاحب مدرسہ انوار العلوم، — نائب امیر

... حکیم محمد ابراہیم میانی، سکھر — ناظم اعلیٰ

محمد ابراہیم ناظم اعلیٰ سکھر

ضلع سبی بلوچستان میں

... مولانا مولوی محمد انور خلف الرشید مولوی شیر محمد صاحب ... امیر جماعت سکھر۔

قصبہ جک میں دو دن متواتر تقریریں فرمائیں ... جمعیت کے اغراض و مقاصد پر مکمل روشنی ڈالی عوام ... الناس آپ کی تقریر سے بہت زیادہ متاثر ہوئے اور ... جمعیت کے ساتھ تعاون کا یقین دلایا۔ ایک رات آپ نے ... بمقام سبی تقریر فرمائی۔

ازاں بعد مولانا علاقہ مری کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ مولانا مولوی مولا بخش مری نے جو جماعت اسلا... کے سرگرم رکن تھے۔ مولوی محمد انور صاحب کے سامنے جماعت اسلامی سے تائب ہوئے اور اعلان کیا کہ جماعت اسلامی سے میں اسلئے بیزار ہوا ہوں کہ جماعت اسلامی کا اصول قرآن و سنت کے سراسر خلاف ہے۔ حضرت مولانا حکیم عبداللہ جان سابق صدر جمعیت علمائے اسلام کوئٹہ بلوچستان جو مودودی صاحب کے مشفقین سے تھے انہوں نے بھی جماعت اسلامی کے غیر اسلامی رویہ سے ناراضی کا اظہار کیا۔

مولانا عبداللہ صاحب مبلغ جمعیت علماء اسلام ضلع سبی کا قصبہ گلو تھہر تحصیل سبی ندموئی شہر، جک مزوری قصبہ غلام بولک اور ریلوے شیڈ سبی کے مقامات پر تقریریں کیں۔ جمعیت کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور عوام بہت متاثر ہوئے اور آئندہ انتخابات کے موقع پر جمعیۃ سے تعاون کرنے کا یقین دلایا۔

مولوی محمد صدیق ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سبی بلوچستان

پونچھ آزاد کشمیر کے نظماء متوجہ ہوں

پونچھ سٹیٹ میں جہاں جہاں جمعیۃ علماء اسلام کی شاخیں قائم ہیں ان کو مستحکم کرتے ہوئے مناسب مقامات پر مزید دیہہ وار شاخیں قائم کی جائیں اوائل شوال میں سٹیٹ پونچھ جمعیۃ کا انتخاب ہوگا۔ اس لئے اس سے پہلے تکمیل تنظیم ضروری ہے۔

مزید گذارش یہ ہے کہ "ترجمان اسلام" جو جمعیت کا بہترین ترجمان ہے۔ اسکی توسیع اشاعت میں اعلیٰ پیمانہ پر کوشش کیجائے۔ ماہ رمضان میں بندہ کراچی رہیگا۔ میری عدم موجودگی وجہ سے تنظیمی کام رکنا نہیں چاہیئے۔

خادم ملک و ملت

امیر الزماں ناظم اعلیٰ جمعیۃ علمائے اسلام پونچھ آزاد کشمیر

موضع رغزہ میں

مولانا قاضی عبداللطیف صاحب ناظم ضلع تشریف لیگئے وہاں رات کو زیر صدارت مولوی محمود صاحب اعظم کوٹ جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے جلسہ عام ہوا۔ جس میں حضرت قاضی صاحب نے سوا گھنٹہ تقریر فرمائی اس کے بعد علمائے علاقہ کی ایک اہم میٹنگ ہوئی۔ جس میں مندرجہ ذیل علماء کرام شریک ہوئے۔

(۱) مولانا سید سلیمان شاہ صاحب گحل (۲) مولانا محمود صاحب اعظم کوٹ۔ (۳) مولانا غلام محمد صاحب رغزہ۔ (۴) مولوی خیر محمد صاحب مرتضیٰ، بارہ بجے میٹنگ ختم ہوئی۔

ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل کلاچی

موضع اٹل شریف میں

مولانا قاضی عبداللطیف صاحب ناظم ضلع اور راقم الحروف اٹل شریف لیگئے۔ وہاں رات کو جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے ایک جلسۂ عام بڑی مسجد میں زیر صدارت حضرت صاحبزادہ نظام الدین صاحب منعقد ہوا راقم الحروف نے اس موضوع پر کہ خدا کی زمین کو خدا کی نافرمانیوں سے پاک کرنے کی فکر ہمیں کتنی ہے اور سلف کو کتنی تھی لہٰذا ہمیں اپنی کوشش اور فکر اس طرف زیادہ لگانی چاہیئے۔ اس کے بعد حضرت قاضی عبداللطیف صاحب ناظم ضلع نے اس موضوع پر کہ مسلمان کی زندگی تب بہتر اور باعزت ہوسکتی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی دعوت پر لبیک کہے تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی دعوت اور تعلیمات کی طرف لوگوں کو بلاتی ہے۔ مسلمان چین اور آرام کی زندگی اس وقت گذار سکتا ہے۔ کہ اس کے سر پر قانون اسلام کا سایہ ہو نیز حالات حاضرہ پر تبصرہ فرمایا۔

محمد امان اللہ ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل کلاچی

مولانا قاضی عبدالکریم صاحب نائب امیر کا دورہ علاقہ ٹانک سرحد کیلئے

موضع درکی گئے جہاں شہر سے باہر آپ کا پرجوش استقبال کیا گیا۔ بندوق کے فائر کئے گئے۔ زیر صدارت شیخ غلام حسین جلسۂ عام ہوا۔ مولانا معراج الدین صاحب نے تقریر فرمائی اس کے بعد قاضی مولانا عبدالکریم صاحب نے ایک جامع اور بسیط تقریر کی اور ضرورت جمعیۃ کو واضح کیا۔ مختلف بستیوں سے لوگ آئے تھے۔

ازاں بعد موضع شیر علی روانہ ہوئے۔ یہاں سے استقبال کے لئے لوگ درکی آئے تھے۔ جس میں ملک محمود جان نمبردار بھی شریک تھے۔ رات کو یہاں جلسۂ عام ہوا۔ پھر موضع کوپاٹی گئے۔ مولانا بہرام الدین صاحب کے ہاں بہت سے لوگ جمع ہوئے۔ ان کے سامنے جمعیۃ کا پروگرام رکھا جس پر لوگوں نے اطمینان کا اظہار کیا۔

موضع ننددور

زیر صدارت مولانا غلام بادشاہ صاحب جلسہ عام ہوا۔ مولانا معراج الدین صاحب نے تقریر کی اس کے بعد حضرت نائب امیر نے تقریر فرمائی۔ اس کے بعد مولانا ایل مدرسہ اسلامیہ انوار العلوم کے سالانہ جلسہ میں شرکت کیلئے روانہ ہوئے۔ اسی طرح منسلنڈی گئے۔ وہاں بڑے دھوم دھام سے جلسہ عام ہوا لوگوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا اس کے بعد دارالعلوم لکی مروت اور معراج العلوم بنوں کے جلسوں میں شریک ہوئے۔ یہاں سے بمعیت مفتی محمود صاحب نائب صدر مرکزی جمعیت علماء اسلام ڈیرہ روانہ ہوئے۔ وہاں پر دو حضرات نے تقریریں کیں۔ مولانا عبدالحق صاحب امیر ضلع آنکھوں کے اپریشن کے لیئے بنوں گئے تھے اس لیے شریک دورہ نہ ہوسکے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل کلاچی

بستی عثمان والی وغیرہ میں

جناب مولانا محمد یوسف صاحب مبلغ ضلع بہاولنگر نے عقاید کے مسائل بیان فرمائے۔ اور رسومات بد کی مذمت فرمائی جمعیۃ کے اغراض و مقاصد کی وضاحت کی اور حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی نیز آئندہ انتخابات میں ووٹ کی قیمت پر تقریر فرمائی۔

بستی اکرم والی کے افراد بھی جمعیۃ میں شامل ہوئے۔

محمد یوسف نائب ناظم جمعیۃ بستی عثمان والی

گوٹھ منگرانی ضلع سکھر

جمعیۃ علماء اسلام کی شاخ قائم کیگئی۔ (۱) امیر حضرت مولانا مہراللہ صاحب (۲) ناظم حاجی رسول بخش صاحب (۳) ناظم حاجی عبدالحمید صاحب (۴) خزانچی عبدالرحمٰن خان صاحب منتخب ہوئے ذیل کے حضرات کو مجلس شوریٰ کا ممبر بنایا گیا۔ ۱۔ ملا محمد ادریس صاحب (۲) وڈیرہ امیر بخش خان صاحب (۳) وڈیرہ جان محمد صاحب (۴) وڈیرہ واحد بخش خان صاحب (۵) حاجی رسول بخش خان صاحب۔ (۶) مولانا مطر اللہ صاحب (۷) وڈیرہ حاجی جمعہ خان صاحب (۸) وڈیرہ غلام مصطفیٰ خان صاحب۔ (۹) عبدالرحمان خان صاحب۔ یہ جمعیۃ جناب اعلیٰ حضرت سید الحاج ابو المنیر محمد شاہ صاحب سجادہ نشین درگاہ امروٹ شریف [illegible]

متفرق خبریں

واشنگٹن :- امریکی حکومت مسئلہ کشمیر کو داخل دفتر کرنے کا منصوبہ تیار کر رہی ہے بتایا جاتا ہے کہ امریکہ نے بھارت کے لئے جو نیا طرز عمل اختیار کیا ہے مسئلہ کشمیر کو ختم کرنے کی کوشش اس کا ایک نتیجہ ہے امریکی حکومت کو پر زور مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ پاکستان کی حمایت سے ہاتھ کھینچ لے اور عارضی طور پر مسئلہ کشمیر کو ختم کر دے اگر یہ ممکن نہیں تو کم از کم ایسا فارمولا تلاش کرے جس سے تنازعہ کشمیر کے حل کو کچھ عرصہ کیلئے ملتوی کیا جا سکے

اسی اثناء میں معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر گراہم نے اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل مسٹر ہمیر شولڈ کو بتایا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے حل کی راہ میں ہمیشہ کی طرح عظیم مشکلات درپیش ہیں کوئی ایسی بات نظر نہیں آتی جس سے کہ واقعی امید وابستہ کی جا سکے

مغربی پاکستان اسمبلی کی سیر

اسمبلی کا اجلاس شروع ہوتے ہی مسلم لیگ کے قائد سردار بہادر خان کھڑے ہوئے اور کہا کہ میں چونکہ کل ایوان میں موجود نہیں تھا۔ اور میری غیر موجودگی میں سید حسن محمود نے مسلم لیگ پارٹی اور مجھ پر الزام لگائے ہیں۔ اس لئے مجھے اپنی ذات کی صفائی میں تقریر کرنے کا موقع دیا جائے۔

وزیر اعلیٰ : ذاتی صفائی کا سوال وہاں پیدا ہوتا ہے جہاں کسی کی ذات پر کوئی حملہ کیا گیا ہو، لیکن کل سید حسن محمود نے ایک سیاسی تقریر کی تھی، جس میں دو جماعتوں کے سمجھوتے کا ذکر کیا گیا تھا۔ اب اس سمجھوتے کے حسن و قبح کے بارے میں اگر وہ اپنی جماعت کی پوزیشن صاف کرنا چاہتے ہیں تو ان کو عوام کے پاس جانا چاہیئے، اسمبلی اس قسم کی صفائی کے لئے کوئی موزوں جگہ نہیں ہے،

سردار بہادر خان : دو جماعتوں کے بارے میں ایوان میں غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ اس سمجھوتے میں بعض خفیہ شقیں ہیں جن میں ون یونٹ کی مخالفت کا وعدہ کیا گیا ہے اور مخلوط انتخاب کو تسلیم کیا گیا ہے، یہ غلط ہے اس کے متعلق وضاحت ضروری ہے،

وزیر اعلیٰ ، مجھے مسلم لیگ کے قائد سردار بہادر خان کے تقریر کرنے پر کوئی اعتراض نہیں، لیکن جب وہ تقریر کر چکیں گے تو پھر سید حسن محمود کو بھی تقریر کا موقع ملنا چاہیئے، اور ممکن ہے جی ایم سید صاحب نیشنل عوامی پارٹی کے لیڈر کی حیثیت سے بہت کچھ کہنا چاہیں، کھوڑو صاحب بھی مزید کچھ کہیں گے۔ تو یہ سلسلہ کہاں جا کر رکے گا۔

سردار بہادر خاں : لیکن کل یہاں پر جھوٹ بولا گیا ہے

حسن محمود : یہ لفظ واپس لیجیے،

ایک ری پبلکن رکن، جھوٹے عام طور پر زیادہ احتجاج کرتے ہیں،

وزیر اعلیٰ ، اس قسم کی تلخ گفتگو کی ضرورت نہیں، میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اسمبلی اس قسم کی صفائی کے لئے موزوں جگہ نہیں ہے،

اسپیکر ، مسلم لیگ کے قائد سے ، کوئی قاعدہ دکھایئے

سردار بہادر خان : چونکہ میری ذات پر حملہ ہوا ہے اس لئے مجھے ذاتی صفائی کا موقع ملنا چاہیئے،

وزیر اعلیٰ ، صرف معاہدے کا ذکر ہوا ہے جو دو جماعتوں کے درمیان ہوا ہے، اس میں آپ کی ذات کہاں آتی ہے،

سردار بہادر خان : جھوٹ کا جواب ملنا چاہیئے،

حسن محمود ! یہ الفاظ واپس لو،

سردار بہادر ! اگر تم نے یہ بیان ایوان سے باہر دیا ہوتا تو میں تمہارے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا دعوے کرتا۔

حسن محمود ! میں یہی بیان ایوان سے باہر دینے کے لئے تیار ہوں اور دیکھوں گا کہ آپ کیا قدم اٹھاتے ہیں،

وزیر اعلیٰ ! سردار بہادر خان عدالت میں کیوں نہیں جاتے ،

سردار بہادر خان ! لیکن اس وقت موقعہ کیوں نہیں دیا جاتا وزیر اعلیٰ کو اگر پارلیمانی قواعد وضوابط کا علم نہیں تو اس میں حزب اختلاف قصور وار نہیں ہے،

وزیر اعلیٰ ! مجھے اعتراف ہے کہ حزب اختلاف کے قائد کو پارلیمانی آداب آتے ہیں اور میں ان سے سیکھنے کے لئے تیار ہوں، لیکن حقیقت یہی ہے کہ اس وقت اس قسم کی وضاحت کا موقع نہیں ہے

کھوڑو ! ہم ون یونٹ کے مخالف نہیں ہیں لیکن حکومت کی نااہلی کی وجہ سے ہم یونٹ کی مخالفت کرنے پر مجبور ہوئے ہیں. چنانچہ اسی لئے ہم نے سندھ مسلم لیگ کونسل میں ایک قرارداد پاس کی اور مرکزی مسلم لیگ سے سفارش کی ون یونٹ کو ختم کرنے کے لئے قدم اٹھایا جائے ری پبلکن پارٹی نے خود ون یونٹ ختم کرنے کے لئے نیشنل عوامی پارٹی کے ساتھ معاہدہ کیا اور بعد میں ان کو دھوکا دیا ری پبلکن ، ہم نے کوئی دھوکہ نہیں دیا

ری پبلکن پارٹی کے رکن مولوی اسلام الدین نے کہا اخبار میں مجھ سے یہ بیان منسوب کیا گیا ہے کہ میں نے پیر سعید الدین سے کہا کہ وہ گدھے کی طرح رینگیں،

مخدوم زادہ نے مسلم لیگ پر سیاسی حملہ کرتے ہوئے کہا کہ اس بجٹ کی منظوری سے صرف ری پبلکن پارٹی کو فتح ہی نصیب نہیں ہوئی. بلکہ اس سے مسلم لیگ کا سیاسی دیوالیہ پن بھی آشکارا ہو گیا ہے.

چشم بد دور کیا ہمارے یہی نمائندے رحماء بینھم کا نمونہ ہیں آئندہ اللہ تعالیٰ ایسے نمائندوں سے ہمیں بچائے جو تو تو میں میں وقت گذار کر قوم کو تباہی کے بھنور سے نکالنے کی کوشش نہیں کرتے ؛؛

میٹرک کا امتحان ۳ مئی سے شروع ہوگا

لاہور ثانوی تعلیمی بورڈ نے میٹریکولیشن انٹرمیڈیٹ اور مشرقی زبانوں کے امتحانات کی نئی تاریخیں مقرر کر دی ہیں۔ اب میٹریکولیشن کا امتحان ۳ مئی کو شروع ہوگا انٹرمیڈیٹ کے امتحان کی تاریخ ۲۰ مئی مقرر کی گئی ہے، جب کہ کلاسیکی اور پاکستانی زبانوں کے امتحانات ۲۲ مئی کو شروع ہوں گے ؛

برطانیہ کے ساتھ تجارت میں پاکستان کو خسارہ

لندن برطانیہ کے سرکاری طور پر شائع ہونے والے تجارتی اعداد و شمار کے مطابق برطانیہ کے ساتھ ... تجارتی خسارہ میں سال رواں کے ماہ فروری میں ... پونڈ کا مزید اضافہ ہو گیا ہے اس طرح اس سال کی ... پاکستان کا خسارہ اب تک ۲۵ لاکھ ۱۰ ہزار ... پہنچ چکا ہے۔ خسر الدنیا والآخرۃ.

کشمیر کے مسئلہ پر برطانیہ بھارت کا ساتھ ...

لندن - وزیر اعظم نون کے بیان پر برطانیہ ... مانچسٹر گارڈین نے نکتہ چینی کرتے ہوئے لکھا ہے ... میں ان دھمکیوں پر سنجیدگی سے غور کرنا مشکل نظر ... سمجھتے ہیں کہ اگر ہم کو بلیک میل نہیں تو مرعوب ضرور ... اس لئے ہماری ہمدردیاں بھارت کی طرف منتقل ... لیکن یہ کشمیریوں سے ناانصافی ہے اخبار نے یہ بھی ... بیان دے کہ مسٹر نون کی حیثیت قدرے نظر آنے ... یہ ان کا معاملہ ہے اور یہ فیصلہ کرنا ہمارا کام ہے ... مسئلہ پر کس کی حمایت کرتے ہیں پاکستان کی یا ... یا دونوں کی ؛

پاکستان مسلم لیگ کی صدارت کا ...

کراچی :- محترمہ فاطمہ جناح کے پاکستان ... کی صدارت قبول کرنے سے انکار پر مسلم لیگ کی ... لئے ابھی تک کوئی ایسی شخصیت نہیں ملی ہے جسے ... دونوں صوبے اور مسلم لیگوں کے گروپ منظور کر ...

عام انتخابات کی قطعی تاریخ مقرر کر ...

کراچی ملک بھر کے مطالبہ کے پیش نظر ... نے مرکزی کابینہ سے کہا ہے کہ عام انتخابات ... کی کوئی قطعی تاریخ مقرر کرے اور اس سلسلے ... جلد سرکاری اعلان کر دیا جائے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ انتخابی کمیشن تیز ... رائے دہندوں کی ابتدائی فہرستوں کی تیاری کر ... فہرستیں تقریباً مکمل ہو چکی ہیں اور ۲۵ اپریل کو ... جائیں گی جمعیۃ علماء اسلام کی ہر شاخ ووٹروں ... کہ وہ جمعیۃ کے نمائندوں کو ووٹ دیں گے ؛

روس نے ۱/۲ ۱ ٹن وزنی راکٹ چھ ...

ماسکو :- سوویٹ یونین نے ڈیڑھ ٹن وزن کا ... ۲۱ فروری کو چھوڑا، جو ۲۹۴ میل کی ریکارڈ بلندی تک ... یہ راکٹ زمین پر مقررہ جگہ پر واپس آ گیا ؛

دریوں کا مرکز ...
فرشی دری - جاء نماز - صفیں ...
پلنگ پوش وسٹ وغیرہ ...
آگرہ دری ہاؤس ...
چنیوٹ بازار لائل پور ...

سہ روزہ
ترجمان اسلام
لاہور

چیف ایڈیٹر غلام غوث ہزاروی
مسئول: عبدالواحد
معاون: عبدالقادر قاسمی
قاضی خدا بخش

جلد ۱ | ۱۱/۱۵ شوال ۱۳۷۷ھ مطابق یکم و ۵ مئی ۱۹۵۸ء موافق ۱۹/۲۳ بیساکھ ۲۰۱۵ بکرمی | شمارہ ۵۰-۵۱

قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید

حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی مرحوم کی زندہ کرامت

عتیق الرحمن سنبھلی

حال ہی میں جماعت اسلامی پاکستان ایک بڑے ... سے دو چار ہوئی ہے - اور ... جیسا کہ ناظرین سمجھ ... ہوں گے ... وہ ہے جماعت سے بعض اہم اشخاص کی علیحدگی - جن میں سے چار تو وہ ہیں جو مختلف اوقات میں جماعت کی امارت کے منصب پر فائز رہ چکے ہیں - اور پانچویں جناب مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف صاحب (ایڈیٹر ہفت روزہ المنبر لائلپور) جو جماعت اسلامی کی مجلس شوریٰ کے اہم ارکان میں سے تھے - اشرف صاحب جماعت اسلامی کے اُن سرگرم ارکان میں تھے جنہوں نے جماعت اسلامی کی مخالفت کے دفاع میں نہایت اعلیٰ پیمانہ پر کام کیا ہے - مہینوں المنبر کے صفحات اسی کام کے لئے وقف رہے - اور چونکہ ہمیں برابر المنبر کے مطالعہ کا موقع ملتا رہا - اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ جماعت اسلامی پاکستان میں اہل قلم اگرچہ اُن سے بہت اچھے اچھے تھے، خود مولانا مودودی ہی موجود تھے - مگر اعتدال، ضبط، متانت، جذبہ نصح، درد و سوز اور طنز و تعریض سے احتیاط، یہ اُن کی تحریر کے ایسے اوصاف تھے جن کی وجہ سے اُن کی مدافعت شاید سب سے زیادہ مؤثر رہی ہو - اسی سلسلے میں انہوں نے ایک کتاب مرتب کی تھی - جس کا نام تھا "کیا جماعت اسلامی حق پر ہے" اس کا تعلق خاص طور پر حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے اعتراضات سے تھا - یہ کتاب ہمارے پاس تبصرہ کے لئے آئی تھی - اور چونکہ راقم اور مولانا اشرف صاحب میں غائبانہ طور پر ایک اُنس سا آپ سے آپ پیدا ہو گیا تھا - جس کا اظہار ایک دوسرے پر ہو چکا تھا، غالباً اسی تعلق کی بنا پر اشرف صاحب نے راقم کے نام ایک نجی خط میں اس کتاب پر مفصل تبصرہ کی فرمائش کی تھی - مجھے اس فرمائش کا احترام تھا اور جی چاہتا تھا کہ اس کی تعمیل کروں - چنانچہ میں نے اسی خیال سے کچھ لکھنا شروع کیا تھا - مگر جلد ہی یہ رائے قائم ہو گئی کہ یہ جو کچھ میں لکھنا چاہتا ہوں، کتنے تبصرہ میں لکھنے کی چیز نہیں ہے - کیونکہ اس کی بنیاد وہاں پہنچے قائل ہو نہیں چنانچہ اس کو وہ ... ملتوی کر کے اٹھا رکھا گیا ---- کیا پتہ تھا کہ اس بات کے کہنے طور پر اظہار کا موقع اتنی جلد آ جائے گا - اور اس وجدانی نتیجہ کے حق میں، جس کے اظہار میں خود اشرف صاحب سے بھی تکلف ہوتا تھا، حقائق کی شہادت اشرف صاحب ہی کے قلم سے فراہم ہو گی - آج غالباً ایک سال بھی پورا نہیں ہو پایا ہے - کہ وہ سامنے آ کر پکار رہا ہے کہ اب وہ بات کہی جائے -

اس وقت اشرف صاحب کی کتاب پر میں جو کچھ لکھنا چاہتا تھا وہ یہ تھا کہ جہاں تک حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی (علیہ الرحمۃ) کے اعتراضات اور جماعت اسلامی پر عائد کردہ الزامات کے دلائل کا تعلق ہے - ایمانداری کی بات یہ ہے کہ ان کے سامنے اپنی علمی بے بضاعتی کے شعور کے باوجود، اظہار اختلاف کرتا اگرچہ ہم اپنے حدود سے تجاوز سمجھتے ہیں - مگر اُن کے اعتراضات کی صحت اور دلائل کے وزن کو سمجھنے سے، اپنے فہم کی حد تک ہم بھی قاصر ہیں - بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہمیں اپنی جگہ پر بڑا تعجب ہوتا ہے کہ حضرت مدنی جیسے بزرگ اپنے مسلمہ علم و فضل اور فہم و دانش کے باوجود کیسے ان بنیادوں پر اعتراضات کی عمارت اٹھا رہے ہیں - اور کیسے ان دلائل کو ان صحت الزامات کا مثبت قرار دے رہے ہیں؟ اور پھر اس تعجب کی حالت میں جب ہم جماعت اسلامی اور مولانا مودودی کے معاملہ میں ان کی غیر معمولی شدت کو دیکھتے ہیں تو یہ تعجب اور بھی بڑھ جاتا ہے ---- مگر یہی تعجب اور یہی الجھن ہماری رہنمائی اس خیال کی طرف کرتی ہے کہ اس شدت کی بنیادیں، ان ظاہری بنیادوں سے الگ کہیں اور تو نہیں ہیں؟ یعنی کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ مولانا مودودی کے قلم کے چھوڑے ہوئے بیج جو آج ہمیں بڑی مدت بعد ضرر ...

... بعد نتیجہ بطور نظر آ رہے ہیں، یہ حضرات اس ... ان سے پیدا ہونے والے ... کی پیش گوئی سمجھ رہے ہوں اور اسی لئے ... جماعت اسلامی نے کسی ... ہو رہی ... احساسات اور ... شرعاً حجت نہیں ہیں - اس لئے ... سے اُمت کو بچانے کے لئے یہ حضرات اس کی کوشش کر رہے ہوں کہ شرعاً حجت ہونے والے دلائل بھی فراہم ہوں - مگر ... یا اتفاق ہو ... جو ان حضرات کی طرف سے عائد کئے جا رہے ہیں ... تعلق درحقیقت جماعت اسلامی اور مولانا مودودی کے ... کے موقف ... آئندہ ... ان حضرات پر اس طرح ... بھی ہے - اس لئے یہ حضرات معذور ہیں کہ ان الزامات اور اعتراضات کو موجودہ موقف کی طرف منسوب کریں - اگرچہ ہمیں اپنی محدود بصیرت کی بنا پر یہ نسبت صحیح نظر نہ آئے - اور ہم اس کو ماننے پر مجبور نہ ہوں -

یہ تھی وہ بات جو میں اس وقت حکیم عبدالرحیم اشرف صاحب کی کتاب پر تبصرہ کے سلسلہ میں لکھنا چاہتا تھا اور ان سے عرض کرنا چاہتا تھا - کہ وہ بھی اس پہلو پر غور کریں - مگر اس وقت اس کے لکھنے میں تکلف ہوا کیونکہ یہ ایک وجدانی بات، اور محض ایک خیال تھا جس کی پشت پر نہ صرف دوسروں کو قائل کرنے والی کوئی دلیل نہیں تھی، بلکہ خود اپنے ذہن کو بالکل مطمئن اور فارغ از بحث کر دینے کی پوری قوت بھی اس میں نہیں تھی - لیکن اب خود حکیم عبدالرحیم صاحب ہی کے قلم نے کچھ ایسے حقائق کی نشاندہی کر دی ہے جن پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خیال محض عقیدت کا کرشمہ نہیں بلکہ حقیقت کا پرتو تھا - اور اس وقت اگرچہ یہ کہنا مشکل تھا مگر آج تو کہنا پڑتا ہے -

قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید

مولانا مدنی علیہ الرحمۃ کے سارے اعتراضات و الزامات کا مرکزی نقطہ اور ان کی شدت کی اصولی بنیاد یہ تھی کہ مودودی صاحب ایک "دینی فتنہ" کی بنیاد ڈال رہے ہیں - جہاں تک استدلال کا تعلق تھا، سچی بات یہ ہے

نہیں بھی یہ بات قبل از وقت نظر آتی تھی۔ ذیل میں مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف صاحب کا ایک مضمون ۳۱ر جنوری ۱۹۵۸ء کے المنبر سے نقل کیا جا رہا ہے، اُسے پڑھئے تو کہنا پڑتا ہے کہ اگرچہ بات "بے دلیل" رہی ہو مگر تھی حقیقت ——— اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو معاف کرے جنھوں نے اس بندے کو اس حقیقت کے "قبل از وقت" اظہار پر، نہ جانے کیا کیا کہا۔

ذیل کے مضمون کے سلسلہ میں دو باتیں پہلے کہدینا ضروری ہیں۔

(۱) اس مضمون میں، جماعت اسلامی یا مولانا مودودی کا نام کہیں نہیں لیا گیا ہے۔ مگر اولاً تو جو لوگ اس مضمون کے پسِ منظر سے واقف ہیں، وہ پہلی ہی نظر میں اس کا روئے سخن متعین کر سکتے ہیں۔ دوسرے، علاوہ اور بہت سے کھلے اشارات کے، جن نظریات پر اس مضمون میں کلام کیا گیا ہے وہ سب لفظ بہ لفظ مولانا مودودی کے ہیں۔ گو مضمون نگار نے حوالہ نہیں دیا ہے۔ مگر جو لوگ مولانا کا اندازِ تحریر پہچانتے ہیں اور "ترجمان القرآن" پڑھتے رہتے ہیں۔ ان کے لئے حوالہ تلاش کر لینا کچھ دشوار نہیں، چنانچہ ہم نے اندازہ سے، گزشتہ سال کے ترجمان کے چند شماروں کی ورق گردانی کی تو مولانا مودودی کے اس مضمون تک بہت آسانی سے رسائی ہوگئی جس کے اقتباسات مندرجۂ ذیل مضمون میں، دیئے گئے ہیں۔ اور ہم چونکہ ان اقتباسات کو صراحت کے ساتھ مولانا مودودی کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے مضمون کا حوالہ دے دیا جائے۔ اس مضمون کا عنوان ہے۔ "جماعت اسلامی کے موقف اور طریقِ کار کے متعلق بعض اہم توضیحات" اور ترجمان کے شمارہ ۴ جلد ۴۷ بابت ماہ ربیع الثانی ۱۳۷۶ھ میں شائع ہوا ہے۔

(۲) مندرجہ ذیل مضمون میں جماعت اسلامی کا جو موقف، مولانا مودودی کی تصریحات کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔ اس کی حیثیت اگرچہ ٹھیک "شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا" کی اور ایک ایسے شخص کی شہادت کی ہے جس کے سامنے صرف کاغذی تصریحات نہیں، بلکہ برسہا برس کے مسلسل مشاہدات بھی ہیں۔ اور وہ ان تصریحات کے وقت تک بھی اہلِ خانہ میں سے تھا اور ان فکری رجحانات اور ان کے عملی اظہارات کو براہ راست اور بے پردہ دیکھ رہا تھا۔ جو ہمارے سامنے ان کاغذی نقوش کے واسطے سے آئے ہیں۔ مگر ہمیں چونکہ ان رجحانات کے اتنی جلد بروئے کار آنے کی توقع نہ تھی۔ بلکہ خیال تھا کہ خدانخواستہ اگر ایسی صورتیں پیدا بھی ہوئیں تو ابھی خاصی مدت کے بعد پیدا ہوں گی۔ اس لئے ہم نے شاہد کی قابل اعتماد حیثیت کے باوجود اس کی شہادت پر آنکھیں بند کر کے اطمینان نہیں کیا بلکہ، جیسا کہ ذکر کیا جا چکا، مولانا مودودی کے اس مضمون کو تلاش کیا۔ جس کے اقتباسات حکیم عبدالرحیم

پھر پورے احساس ذمہ داری اور ہر قسم کی بدگمانی سے امکانی حد تک خالی الذہن ہو کر از اول تا آخر پورا مضمون پڑھا تو ان حکیم صاحب کی تردید یا تصدیق کسی پہلو پر مطمئن نہ ہو سکا۔ دوسری بار ان خاص خاص حصوں کو سامنے رکھ کر غور کیا جن پر فیصلہ کا مدار نظر آتا تھا، اس کے نتیجہ میں دل و دماغ حکیم صاحب کی تصدیق کی طرف مائل ہوا۔ مگر پھر خیال آیا کہ اس طرح کہیں سیاق و سباق کا کوئی قابل لحاظ پہلو نظر انداز نہ ہو رہا ہو۔ اس لئے اُن فیصلہ کن مقامات کو ذہن میں رکھکر ایک بار پھر پورا مضمون اُس کے تمام مالہ، و ما علیہ کے استحضار کے ساتھ پڑھا۔ اور اس طرح اس تیسرے مطالعہ کے بعد، طبیعت اس فیصلہ پر مطمئن ہوئی کہ اشرف صاحب نے اپنے پیش کردہ اقتباسات سے جو نتائج اخذ کئے ہیں وہ اپنی جگہ پر بالکل صحیح اور مبالغہ سے پاک ہیں۔

ہمیں اس فیصلہ میں اتنی دقت کیوں ہوئی۔ اور پھر ہم اس دقت سے کیونکر عہدہ برا ہوئے۔ اس کی تھوڑی سی تفصیل ناظرین کے سامنے بھی ضروری ہے، کیونکہ مولانا مودودی کے زیر بحث مضمون کی نوعیت کچھ ایسی ہے کہ جواب میں آسانی سے مغالطہ دیا جا سکتا ہے۔ اس مضمون کی نوعیت یہ ہے کہ ایک صاحب نے پاکستان کے موجودہ دستور اور انتخابات کی نوعیت (جداگانہ کہ مخلوط؟) کے بارے میں جماعت اسلامی کے موقف پر مزید غور و فکر کی طرف توجہ دلانے کے لئے مولانا مودودی کو ایک خط لکھا تھا، جس کا جواب مولانا مودودی کی طرف سے گیا۔ اس پر انہوں نے دوسرا خط لکھا، جس میں اپنے مدعا کو زیادہ تفصیل سے پیش کیا تھا۔ علیٰ ہذا مولانا مودودی صاحب نے بھی اس کا جواب نہایت تفصیل سے دیا اور یہ جواب گویا ایک مستقل مضمون کی شکل اختیار کر گیا۔ یہ دونوں خطوط اور اُن کے جوابات ہیں جو مذکورۂ بالا عنوان کے تحت ترجمان القرآن میں چھپے ہیں ——— پہلے خط کا جواب کچھ زیادہ قابل گرفت نہیں ہے۔ اور اسی لئے اشرف صاحب نے اس پہلے جواب کا صرف ایک اقتباس لیا ہے۔ اور اس کے آخر میں اپنا تاثر یہ لکھا ہے کہ :۔

> "بات اگرچہ اصحاب نظر کی تشویش کو واقعہ ثابت کرنے کے لئے کافی تھی لیکن مجمل ہونے کے باعث ایسی نہ تھی کہ اُسے سب کے لئے خطرے کے الارم کی حیثیت دی جا سکے۔"

اصل توجہ طلب دوسرے خط کا جواب ہے۔ اس میں کیا پیچیدگی یا مغالطہ دینے کی کیا گنجائش ہے؟ اور صحیح فیصلہ کیونکر کیا جا سکتا ہے؟ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان امور پر ہم اشرف صاحب کا مضمون نقل کرنے کے بعد روشنی ڈالیں۔ مضمون سامنے آجانے

دین کو تحریک سمجھنے کی ہلاکت

(از جناب مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف)

اقامت دین کے نام پر لوگوں کو اکٹھا ...

جماعتیں اپنے زیر اثر افراد کے ایمان ان کے ... ان کے خیالات کی امین و محافظ ہوتی ہیں۔ جو ... الی اللہ کی صدائے ایمان سُن کر آتے ہیں ... اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیہ کا کلمہ ... قوت سے بنیان مرصوص بناتا ہے یہ لوگ ... سرمایہ اور ملتِ اسلامیہ کے صدف کا گوہر ... کی حفاظت اور انہیں اعتقادی فتنوں سے بچا... کی جدوجہد کا پہلا کام ہے۔ یہ مخلص لوگ اس ... داعی جماعت کو مقدس بھی سمجھتے ہیں اور ان ... ان کے مومن دل کا گہرا لگاؤ بھی ہوتا ہے۔ یہ ... لگاؤ اس وقت تک اضافۂ ایمان اور استحکا... ذریعہ بنتا ہے۔ جب تک جماعت صحیح فکر ... کی حامل ہو، مگر جماعت کے اصحاب فکر یا جما... یا وہ لوگ جو جماعت کے مقاصد کی تعمیر کرنے ... فائز ہوں خود غلط ذہن ہو جائیں فکر و نظر کی خرا... اذہان پر مسلط ہو جائیں اور ان کے اپنے نظریات ... کے اثرات بد کو قبول کر لیں تو اس جماعت کے ... کارکنوں اور مخلص ورکروں کی حالت انتہائی الم انگ... ہوتی ہے۔ ایسی جماعت کے اصحاب فکر کا علمی ... جن صورتوں میں رونما ہوتا ہے اُن میں رہبانیت ... سیاست اور اسلام کو سیاسی نظام سمجھنے پر ... اس سے پہلے کر چکے ہیں۔ آج کی صحبت میں ہم ... میں غلط نظریات کی اس چوتھی نوع کو زیر بحث ... کا عنوان ہے "اسلام ایک تحریک"

"اسلام ایک تحریک ہے" یہ جملہ معصو... اس مفہوم ۔ ۔ ۔ ۔ کو سامنے رکھ کر استعمال کیا ... کہ اسلام جامد مذہب نہیں کہ اس میں فکر و تعقل ... پہرے بٹھا دیئے گئے ہوں۔ اور استنباط و اجتہاد ... باقی نہ رکھی گئی ہو یا یہ کہ وہ سائنسی ترقیات کو ... ہونے کی وجہ سے ناقابلِ قبول قرار دیتا ہو۔ اس جملے کے اس مفہوم کے ساتھ ادا کرنے کی معصو... کے استعمال کی وجہ جواز نہیں بن سکتی اس لئے ... اپنا جو مفہوم رکھتا ہے وہ اسلام میں نہ پایا جا... نہ اسلام کو دینِ الٰہی قرار دیئے جانے کے بعد اس ... باقی رہتی ہے کہ اسے "تحریک" کہا جائے۔

مگر ہم اس وقت اُس علمی بحث کو چھی... غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ ہمارا مطلوب اس وقت ... یہ ہے کہ ہم دین کو تحریک قرار دیئے جانے کے ... پر گفتگو کریں۔ جو عقلی اور عملی حیثیت سے آ... رونما ہوئے ہیں۔

(باقی آئندہ)

اقتباسات از رپورٹ

مؤرخہ یکم و ۵ مئی ۱۹۵۸ء

سید محمد عبداللہ صاحب ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی پرنسپل یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور

میری رائے میں یہ مولویت مولویوں نے پیدا نہیں کی، یہ انگریزی تعلیم والوں نے اپنی برتری کے اظہار کے لئے پیدا کی ہے ـــــ یا یوں کہیئے کہ خود کو اسلامی علوم سے بے تعلق بنا کر یا بنانے کیلئے خود کو اعلیٰ اور مولوی کو ادنیٰ طبقہ بنا دیا ہے ـــــ اسلام میں ہر شخص کو دین کا خادم بننا چاہیئے اور مولویت کے فرائض کا انتظام قومی اور سرکاری پیمانے پر ہونا چاہیئے ـــــ میں نے اس خیال کو کبھی خوشدلی سے قبول نہیں کیا کہ علومِ مشرقی کی تحصیل کا سب سے شیریں پھل کسی مسجد کی امامت یا خطابت ہے ـــــ میری رائے میں علوم مشرقی کے متعلق اس سے زیادہ تعجب خیز بات اور کوئی نہیں ہو سکتی کہ اسکی تحصیل کو غربت اور افلاس کے ساتھ لازمی بنا دیا جائے اور قوم کا خوشحال طبقہ اس کو گری پڑی چیز سمجھ کر خود کو اس سے بری الذمہ سمجھے ـ

(سید عبداللہ)

جناب صدر! ہمارے کالج کی تعلیمی، ثقافتی اور علمی سرگرمیوں کی روداد، کسی بھی دوسرے ادارے کے مقابلے میں میرے لئے باعثِ خجالت نہیں ـ مگر میری سچی رائے پوچھئے تو میرا دل اس پر کچھ مطمئن نہیں کیونکہ ان سب باتوں میں مجھے ان خوابوں کی تعبیر یا ان آرزوؤں کی تصویر نظر نہیں آتی جس کے نقشِ پاکستان کے قومی و تہذیبی تصورات نے دس سال قبل ہمارے تخیل میں ابھارے تھے ـ افسوس ہے کہ کالج کی تنظیم نو کے سوال پر ابھی غور نہیں ہوا ـ نہ اس کی نئی تعمیر کا کوئی خاکہ بنا ـ نہ اس کے پرانے ڈھانچے میں کوئی ترمیم ہوئی ـ نہ عملے میں کوئی مناسب اضافہ ہوا ـ نہ اس کے متعلق کوئی مثبت ہمدردانہ نظریہ ظہور میں آیا ـ اور کالج اس وقت بعض ایسی بنیادی رعائتوں سے محروم ہے ـ جن کے حاصل ہوئے بغیر کسی ادارے کا نظام خوش اسلوبی سے چل ہی نہیں سکتا (۱) اس کے علاوہ مرکزی حکومت نے کالج لائبریری کے لئے ایک لاکھ روپے کی اور شعبہ اردو کے لئے بیس ہزار روپے کی جو گرانٹ دی تھی وہ بھی اب تک بلا وجہ بند پڑی ہے ـ میں ان سب چیزوں کی تفصیل پیش کرنے سے قاصر ہوں، منصبی اور آئینی آداب کے لحاظ سے تو کوئی شے عنانگیر نہیں مگر ناموس حیا اور آدابِ حیات ضرور مانع ہیں ـ

یہ ساری باتیں کچھ ایسی ہیں کہ کالج کے لئے بنیادی ہونے کے باوجود خرچ کے لحاظ سے چھوٹی اور معمولی ہیں ـ مگر بجیت کے بہانے سے ہمیں ان سے محروم کر دیا گیا ہے ـ (۲) پھر بچیت کی یہ مہم اس زمانے میں چل رہی ہے جب مرکزی اور صوبائی حکومتیں علمی، تعلیمی آسانیوں کی خاطر لاکھوں روپے کی بالائی گرانٹ ہر سال یونیورسٹی کو عطا کر رہی ہیں ـ لہٰذا تخفیف کے لئے کوئی جائز عذر موجود نہیں ـ

جناب صدر محترم! میں ان چھوٹی چھوٹی باتوں کے تذکرے سے شرمندہ ہوں ـ اور ایک لحاظ سے شاید بدمزاقی کا مرتکب بھی ہو رہا ہوں ـ مگر کیا کروں مرزا غالب کہہ گئے ہیں

آگ سے پانی میں بجھتے وقت اٹھتی ہے صدا
ہر کوئی درماندگی میں نالے سے دوچار ہے

بہر حال میرا مقصد محض اپنی مشکلات کا اظہار ہے کسی کے خلاف احتجاج نہیں ـ میں اپنے اس اظہار خیال کو شدید احتجاج کی شکل اس لئے بھی دینا نہیں چاہتا کہ بقول سعدی ؎

خدا از بحکمت بہ بندد درے
کشاید بفضل و کرم دیگرے

ہمارے اس معاملہ میں بھی فضل و کرم کردگار نے کچھ ایسا ہی منظر دکھایا ہے ـ یعنی جہاں مذکورہ نوعیت کی پیچ در پیچ مشکلات پریشان کن ثابت ہو رہی ہیں ـ وہاں ہمارے صوبے کی حکومت اور اس کی نظارت تعلیم اس کالج کے ساتھ خصوصاً اور علوم مشرقی کے ساتھ عموماً ہمدردی کا اظہار کر رہی ہے ـ مغربی پاکستان کے وزیر تعلیم صاحب کا وہ بیان تو آپ کی نظر سے گذرا ہی ہو گا ـ جو انہوں نے صوبائی اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے پڑھا تھا ـ اور اس کے ضمن میں انہوں نے اورینٹل کالج کے لئے سرکاری امداد مخصوص کر دینے کا تذکرہ بھی کیا تھا ـ یہ ہمارے لئے یقیناً ایک خوش آئند خبر ہے اور میں اس کے لئے سابق وزیر اعلیٰ سردار عبدالرشید، وزیر تعلیم سردار عبدالحمید خاں دستی اور ان کی وزارت کے مدبر اور روشن ضمیر سکرٹری جناب ایس ـ ایم ـ شریف صاحب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں اور جہاں تشکر کا یہ ہدیہ ان کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے وہاں کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ، کے مصداق ان سے یہ عرض کرنے کی جرأت بھی کرتا ہوں کہ اب جب کہ ان کی ہوش مند حکومت علوم مشرقی کے باب میں اپنے فرض کو پہچان چکی ہے اس کا مزید فرض یہ ہے کہ وہ اس کالج کی مناسب تنظیم و توسیع کے لئے بھی منصوبہ بنائیں ـ جو قومی تعمیر کے منصوبے سے ہم آہنگ ہو کر پاکستان کی ملی زندگی کے لئے مفید ہو، مجھے کامل امید ہے کہ ہماری حکومت ایسا منصوبہ جلد بنائیگی ـ

میں نہیں کہہ سکتا کہ حکومت کے ماہرین تعلیم اس منصوبے کی اساس کیا رکھیں گے ـ مگر میں نے اس مسئلے پر جس انداز سے غور کیا ہے اس کی رو سے چند ضروری عنوانات ایسے ہیں جو میری دانست میں ضرور زیر بحث آنے چاہئیں ـ اس قسم کے عنوانات میں سے ایک بنیادی عنوان ہے عربی زبان و ادب کی ایسی تعلیم جو اسلامی علوم و ادبیات کے اہم ماخذ سے استفادہ کرنے کی پوری قابلیت پیدا کر سکے ـ افسوس ہے کہ اس وقت عربی زبان و ادب کی تعلیم کا کوئی نظام، اس مقصد کو پورا نہیں کرتا ـــــ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ علوم قدیمہ کی تعلیم کا کوئی صحیح نظام اس ملک میں اس وقت موجود نہیں اور ظاہر ہے کہ پرانے ادب کی صحیح شناخت کے بغیر کوئی، شخص اسلامی علوم و ادب کے رموز و معارف تک نہیں پہنچ سکتا ـــــ اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا واضح تر اور مؤثر انکشاف دسمبر ۱۹۵۷ کے بین الاقوامی اسلامی مؤتمر کی کاروائی سے ہوا جس نے یہ ظاہر کر دیا کہ ہمارے ملک میں عربی زبان و ادب کا مطالعہ اس وقت علی العموم بے اصول چل رہا ہے ـ میری پختہ رائے ہے کہ عربی کے اصول تدریس کو بدلنے کی صورت میں حکومت قدیم علوم و آداب کی مؤثر تنظیم کرے گی جو ہماری صحیح علمی و ملی ضرورت کو پورا کر سکے گا ـ

مجوزہ قومی منصوبے کا دوسرا عنوان ہوگا "مشرقی علوم کے صحیح مقام کا تعین" ـــــ یعنی عام تعلیم میں اس کے کم و کیف کا سوال اور اس عام ڈھانچے میں اسکو جذب کرنے کی بحث! میرا یہ عقیدہ ہے کہ علومِ مشرقی اور علوم مغربی کو الگ کیمپوں میں تقسیم کر دینے کی حکمت عملی "آوردہ غیر" اور ہمارے علمی انحطاط کی ذمہ دار تھی ـ یہ یقیناً اسی کا نتیجہ ہے کہ اسلام میں پاپائیت نہ ہونے کے باوجود مسلمانوں میں مولویت ایک فن یا پیشہ یا ایک طبقہ بن گئی ہے ـــــ میری رائے میں یہ مولویت مولویوں نے پیدا نہیں کی ـ انگریزی تعلیم والوں نے اپنی برتری کے اظہار کے لئے پیدا کی ہے ـ یا یوں کہیے کہ خود کو اسلامی علوم سے بے تعلق بنا کر یا بنانے کے لئے خود کو اعلیٰ اور مولوی کو ادنیٰ طبقہ بنا دیا ـــــ اسلام میں ہر شخص کو دین کا خادم بننا چاہیے ـ اور مولویت کے فرائض کا انجام قومی اور سرکاری پیمانے پر ہونا چاہیئے ـ میں نے اس خیال کو کبھی خوشدلی سے قبول نہیں کیا کہ علوم مشرقی کی تحصیل کا سب سے شیریں پھل کسی مسجد کی امامت یا خطابت ہے ـ میری رائے میں علوم مشرقی کے متعلق اس سے زیادہ تعجب خیز بات اور کوئی نہیں ہو سکتی کہ اس کی تحصیل کو غربت اور افلاس کے ساتھ لازمی بنا دیا جائے ـ اور قوم کا خوشحال طبقہ اس کو گری پڑی شے سمجھ کر خود کو اس سے بری الذمہ سمجھ لے ـ

ان وجوہ سے میں سوائے درجہ تخصیص کے علوم مشرقی کے الگ کیمپ کا شدید ترین مخالف ہوں ـ علم ایک کلی وحدت ہے ـ ہاں اس کے تنوعات ہو سکتے ہیں ـ جن سے استفادے کی راہیں سب کے لئے کھل سکتی ہیں ـ اس کی مختلف انواع کو قومی ضرورتوں کے تحت اس طرح منظم کر دیا جائے کہ ہر ضروری شے سے ہر شخص کے لئے استفادہ ممکن ہو ـ بنیادی اسلامی معلومات سے اس ملک کا ہر شخص باخبر ہو ـ اور دنیا کے مفید علوم اور اسلامی معلومات میں وہ مغائرت موجود نہ ہو جو اب ہے صحیح اسلامی نظریہ تو یہ ہے کہ امامت و خطابت کے فرائض اس ملک کے حاکموں کے سپرد ہونے چاہئیں کیونکہ اگر حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کے لئے امامت و خطابت عار نہ تھی تو اس ملک کے گورنروں وزیروں اور عہدہ داروں کے لئے یہ کیوں باعث شرم ہو گی ـ یہ تو کچھ ٹھیک نہیں کہ ایک

گروہ خود کو خود ہی کسی "ایزدی حق" کے تحت بنیادی اسلامی خدمت کے ہر فرض سے مستثنیٰ کر لے اور اسلامی خدمت کو چند غریبوں کے سپرد کر دے۔ یہ ذہن اسی مشرقی مغربی طبقہ بندی کا نتیجہ ہے جو اس ملک کے انگریز حاکموں کا عطیہ ہے جس سے اب نجات حاصل کرنا ضروری ہے۔

مقصودِ گفتگو صرف اسی قدر ہے کہ مشرقی علوم کو مغربی علوم کے ساتھ اس طرح پیوند دیا جائے کہ ان میں مغائرت باقی نہ رہے۔ اس وقت مغربی تعلیم کے کئی شعبے ہمارے نقطہ نظر سے ناقص اور ادھورے ہیں۔ قانون، فلسفہ، معاشیات، تاریخ بلکہ سائنس تک میں نظریاتی لحاظ سے علوم مشرقی سے واقفیت ازبس ضروری ہے ــــ مگر اس کو کیا کہیئے کہ لفظ "مشرقی" کی دورِ غلامی کی مناسبات اب بھی اس کے لیے وجہ مصیبت بنی ہوئی ہیں۔

حضرات! مجوزہ منصوبے کا تیسرا عنوان زبان اردو کی موجودہ بے بسی و بے کسی ہے۔ کہنے کو تو اردو قومی زبان ہے مگر اس کی جو حالت ہے اس سے آپ مجھ سے کہیں زیادہ باخبر ہیں۔ اب سب سے بڑی بات جو قوم کو سوچنا ہے وہ یہ ہے کہ کیا اردو سچ مچ اس ملک کی قومی زبان بنائی جا رہی ہے یا نہیں؟ بظاہر تو اس کے آثار نظر نہیں آتے۔ مگر بدگمانی کرنے سے کچھ فائدہ نہیں۔ اگر حکومت نے دفتر کی زبان ابھی تک نہیں بدلی۔ اگر تعلیمی اداروں نے اس کو اونچا درجہ نہیں دیا اور روز بروز اس کی حدیں محدود ہو رہی ہیں تو قصور اس میں حکومت کا نہیں، قوم اور فقط قوم کا ہے۔ جو قومی زبان، قومی زبان کے الفاظ کی گردان تو کرتی رہتی ہے مگر کبھی ٹٹول کر یہ نہیں دیکھ سکی کہ عملی دنیا میں اس کا کچھ معنی بھی ہے یا نہیں۔

جہاں تک میرے اپنے عقیدے کا تعلق ہے میں اس کے لیے قوم ہی کو قصوروار ٹھہراتا ہوں۔ کیونکہ انگریزی کے بے ضرورت تسلط سے نقصان اگر کسی کو ہے تو قوم کو ہے۔ دفتروں میں غلط انگریزی لکھی جا رہی ہے۔ سکولوں میں غلط انگریزی پڑھائی جا رہی ہے۔ مشن اور پبلک سکولوں میں صحیح انگریزی اور غلط مذہب یا غلط انگریزانہ معاشرت بڑھ رہی ہے۔ دیکھتے دیکھتے ملک میں دو الگ الگ اجنبی قومیں ظہور میں آ رہی ہیں ایک مشنری اور دوسری مشینری ــــ! اس طرح نام خدا یہ ملک ایک اسلامی ملک کی حیثیت سے پروان چڑھ رہا ہے۔ اور قوم کی سادگی ملاحظہ ہو کہ اس PARADOX کو روحانی تحیر کی نگاہوں سے دیکھ رہی ہے اور منفعلانہ ہنسی ہنس کر خاموش ہو جاتی ہے! گویا یہ بھی کوئی ایک بڑا کام ہے!۔

کچھ روز پہلے ایک جوشیلے عزیز نے قدرے گرم ہو کر مجھ سے کہا "اردو کے لیے کچھ کرنا چاہیئے سید صاحب! کم از کم اردو کو داخل دفتر تو کرا دیجیئے! میں نے کہا عزیزم جب میں اسکو بازار میں جگہ نہ دلا سکا تو تعلیم اور دفتر میں اس کو کون پوچھے گا ــــ! میرا اپنا خیال تو یہ ہے کہ اگر یہ ملک یہ ملک نہ ہوتا اور یہ قوم یہ قوم نہ ہوتی تو میں اس مہم کی ابتداء بازار سے کرتا اور اس کی اولین صورت یہ ہوتی کہ اس ملک کا کوئی اشتہار یا سائن بورڈ انگریزی حروف

میں نظر نہ آتا۔ اور یہی سے حکومت کے لیے اسلامیہ ... ثابت ہوتی۔ مگر یہاں؟ یہاں تو اورینٹل کالج کا طالبعلم بھی اپنے نیم انگریزی دان پرنسپل کے نام اپنی عرضی بھی انگریزی ہی میں لکھتا ہے حالانکہ زبان کے لحاظ سے اس عرضی کی حیثیت فقط واجبی ہی ہوتی ہے۔ اور انشا کا کوئی قابل فخر نمونہ اس کو نہیں سمجھا جاتا۔

صاحبان! یہ چند بنیادی سے عنوان ہیں اگر ہمارے صوبے کی ہوشمند اور مخلص وزارتِ تعلیم، قومی تعلیم خصوصاً مشرقی علوم کے ان سوالات کو قومیت اور اسلامیت کے رنگ میں سوچے گی تو ان کے تدبر سے ہمیں پوری توقع ہے کہ وہ ملکی تعلیم کو ایک ایسے راستے پر ڈالنے میں کامیاب ہو جائے گی جس کی آخری منزل ہے قومی سرفرازی اور ملکی سربلندی! ــــ اور یہ ایک ایسی منزل ہے جس تک پہنچنا ہمارے لیے ہر لحاظ سے ضروری ہے۔

ختم کرنے سے پہلے ایک مختصر سی فہرست امور اور بھی ہے جو ابھی حکومت کی نگاہ لطف کی منتظر پڑی ہے اس کے عنوان ہیں۔ یونیورسٹی اور ثانوی تعلیمی ایکٹ میں، تہذیبی شق کا شمول۔ عالم فاضل امتحانات کا بدستور سابق یونیورسٹی سے متعلق ہونا۔ اورینٹل کالج کی توسیع کا سوال۔ عالم فاضل امتحانات کی پابندیوں کے لیے کسی معقول اصول کی تلاش، یہ سب سوال ایسے ہیں جن کے متعلق کئی برس سے بحث و تکرار ہو رہی ہے۔ مگر ہماری حکومت اس کے متعلق کوئی قدم اٹھا نہیں سکی۔! ہمیں توقع ہے کہ ان سوالات پہ جلد غور ہوگا۔

المنہاج الواضح

یعنی

راہ سنت

مصنفہ مولانا سرفراز خان صاحب خطیب جامع مسجد گکھڑ

جس میں بڑی تحقیق و عرق ریزی سے اہل سنت والجماعت کے دلائل کا معیار اور بدعت لغوی اور شرعی کا مفہوم اور حکم قرآن حکیم صحیح احادیث اور صدہا عبارات سے واضح کیا گیا ہے اور تمام مشہور بدعات مثلاً میلاد، عرس، قبروں پر چراغاں کرنا، قبروں کو پختہ بنانا، قبروں پہ آذان کہنا، جنازہ کے بعد دعا کرنا، تیجہ۔ ساتواں، چالیسواں، حیلہ اسقاط، دوران قرآن وغیرہ پہ فرداً فرداً مفصل بحث کی گئی ہے اور فریق مخالف کو مسکت اور مسقط جوابات دیے گئے ہیں۔ اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اکابر علماء دیوبند پکے حنفی اور سنی مسلمان ہیں۔ ان کو وہابی وغیرہ کہنا سراسر بہتان خالص افترا اور سفید جھوٹ ہے قیمت ۳/۸/۔ نوٹ پانچ نسخے طلب فرمانے پر قیمت ۲/۱۰/ فی کتاب ہوگی

المشتہر:- ناظم انجمن اسلامیہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ

ترجمانِ اسلام

میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

ہفت روزہ "پاکستانی" لائلپور

راقم الحروف کو بتایا گیا ہے کہ کوئی شخص "پاکستانی" کی ممبری سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے "امدادی چندہ" کے نام سے لوگوں سے روپیہ اکٹھا کر رہا ہے۔ اس کام کے لیئے میں نے کوئی آدمی مقرر نہیں کیا۔ ہمدردان "پاکستانی" خبردار رہیں۔ اور "پاکستانی" کے نام پر کسی کا چندہ بھی کسی کو نہ دیں۔

حافظ محمد صدیق انور مالک و مدیر ہفت روزہ "پاکستانی" لائلپور

سرکلر نمبر ۱۳

مکرمی حضرت مولانا صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

مزاج شریف:- امید ہے کہ آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔ ملکی انتخابات سر پر آ رہے ہیں جمعیۃ نے ان انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا ہوا ہے۔ مرکزی اسمبلی اور مغربی پاکستان اسمبلی کے حلقہ جات کا بھی قطعی فیصلہ ہو گیا ہے اخبارات میں ان کا اعلان آ چکا ہے۔ آپ جلد از جلد اپنے ضلع کے متعلق مرکزی دفتر کو مطلع فرمائیں کہ کتنے حلقوں میں مرکزی اور کتنے حلقوں میں صوبائی اسمبلی کے لیئے جمعیۃ کی کامیابی کی توقع ہے۔ اور آپ کے خیال میں کون کون بزرگ ان کے لیئے زیادہ معلوم ہوتے ہیں۔ تاکہ اس سلسلے میں مزید کاروائی کی جا سکے۔

نیز! فہرست رائے دہندگان کی تصحیح کے انتظامات ہو رہے ہیں۔ آپ اپنے ضلع کی فہرستوں کی تصحیح پوری کوشش سے کرائیں۔ خیال رہے کہ کوئی بالغ رائے دہندہ مرد و زن حق رائے دہی سے محروم نہ ہو جائے۔

نوٹ! عنقریب ایک مرکزی وفد سب اضلاع کا دورہ کرنیوالا ہے جسمیں مزید معلومات حاصل کی جائیں گی آپ ابتدائی معلومات جلد از جلد بہم پہنچائیں۔ اور انتخابات کی تیاریاں شروع کر دیں۔ والسلام

محمد عبدالقادر قاسمی عفی عنہٗ ناظم مرکزی جمعیۃ علماء اسلام

بقیہ چودھری محمد علی

چودھری صاحب نے اپنی جماعت کا موقف بیان کرتے ہوئے کہا کہ وہ ملک میں اسلام کا نظام قائم کرنا چاہتی ہے اور اس کے لیئے سب سے بنیادی بات یہ سمجھتی ہے کہ عوام کی خلاقی اقدار متحرک کی جائیں کیونکہ آج اخلاقی اقدار کے بغیر اس ملک میں کوئی بھی بہتر نظام قائم نہیں ہو سکتا۔ اس لیئے کہ آج پاکستان کی قیادت کی اخلاقی مسخ نہیں ہوئیں بلکہ خود عوام کی اخلاقی اقدار بھی روبہ تنزل ہیں۔ اس وقت عوام دیکھ رہے ہیں کہ رشوت، پرمٹ، لائسنس اور دوسری بدعنوانیوں کا بازار گرم ہے لیکن اس کے باوجود عوام محاسبہ نہیں کرتے بلکہ خاموشی سے اس صورت حال کو برداشت کر رہے ہیں۔ اس لیئے سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ عوام کی قوت احتساب کو بیدار کیا جائے کیونکہ اگر ایک دفعہ یہ قوت احتساب بیدار ہو گئی تو پھر مسلم لیگ اور اس قماش کی دوسری جماعتوں کو لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی ہمت نہیں ہوگی

جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیمی اور تبلیغی سرگرمیاں

علماء اسلام ضلع پشاور کی مجلس عمومی کا اجلاس

ضروری اور اہم تجاویز

۱۱ اپریل جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور کی مجلس کا اجلاس زیر صدارت مولانا عزیز الرحمن صاحب امیر علماء اسلام ضلع پشاور مقام ڈگی چارسدہ منعقد ہوا۔ اجلاس میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر سرحد علاوہ ذیل کے ارکان ضلع نے شرکت کی۔ مفتی سرحد مولانا عبد القیوم صاحب۔ مولانا محمد ایوب صاحب بنوری۔ مولانا فضل صمدانی صاحب چارسدہ۔ مولانا عبد الباری صاحب مولانا محمد حسین صاحب مولانا عبد السلام صاحب۔ مولانا عبید اللہ صاحب، مولانا عبد الصمد صاحب۔ قاضی عبد السلام صاحب مولانا حبیب اللہ صاحب۔ مولانا فضل حق صاحب مولانا عبد الرشید صاحب۔ مولانا زکریا صاحب۔ حکیم جمال الدین صاحب۔ نور الحمید صاحب۔ عبد الستار صاحب۔ قاضی فضل دیان صاحب۔ مولوی رحمت اللہ صاحب۔ مولانا عبد الباری صاحب شیرباد۔ قاضی سیف الرحمن صاحب مولوی معاذ الرحمن صاحب۔ ڈاکٹر میاں الطاف گل صاحب مولوی جمال الدین صاحب۔ مولوی غلام شاہ صاحب۔ مولوی محمد شریف صاحب۔ مولوی عبد الاول صاحب۔ نور الحق صاحب مولوی عبد المالک صاحب۔ سالار گل محمد خاں صاحب مولوی عبد الحلیم صاحب۔ مولوی نور محمد صاحب۔ حاجی روضۃ اللہ صاحب۔ مولوی محمد شفیع صاحب۔ جمعیۃ العلماء صاحب۔ مولوی امیر محمد صاحب۔ سید رسول محمد صاحب۔ مولوی عبد الرحمن صاحب۔ مولوی سید عبد اللہ صاحب حمد اللہ جان ناظم اعلیٰ ضلع۔

تلاوت قرآن حکیم کے بعد صدر اجلاس . . . . . نے اجلاس کی غرض و غایت پر تبصرہ فرمایا۔ اور حاضرین کے خلوص و عزم کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد امیر سرحد نے جمعیۃ، اہمیت کارکردگی جمعیۃ، دورِ جدید کی برق رفتار جدوجہد کا ذکر فرمایا۔ اور ارکان سے جمعیۃ کے لئے مزید جدوجہد کی اپیل کی۔

اس کے بعد تمام ضلع میں جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام کو نافذ کرنے کے لئے ایک نگران کمیٹی بنائی گئی۔ یہ کمیٹی تنظیم و ترقی اور دوروں کا پروگرام بنائیگی۔

کمیٹی کے ارکان: امیر ضلع مولانا مفتی عبد القیوم صاحب مولانا محمد حسین صاحب۔ ناظم اعلیٰ ضلع۔ ڈاکٹر الطاف گل صاحب۔ مولوی محمد شفیق صاحب۔ مولانا عبد الباری صاحب ناظم اعلیٰ سرحد۔ مولوی نور الحق صاحب اور مولانا عبد السلام صاحب

اس کے بعد مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئیں۔

تجویز ۱۔ یہ اجلاس حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی۔ امام الہند مولانا ابو الکلام آزاد۔ حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب ڈگی تحصیل چارسدہ کی وفات پر اظہار تعزیت کرتا ہے۔ اور دُعا کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحومین کو جنت الفردوس نصیب کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

یہ اجلاس ملک کے اندر غیر اسلامی شیطانی حرکات فحش بے حیائی۔ شراب خوری۔ زنا کی روز افزوں ترقی پر اظہار تشویش کرتا ہے۔ افسوس کہ ارکان حکومت اس گناہ عظیم کی سرپرستی کرتے ہیں اور خود ارکان حکومت ان منکرات کے مرتکب ہیں۔ یہ اجلاس حکومت اور ارباب بسط و کشادت اپیل کرتا ہے۔ ان منکرات کا جلد از انسداد کیا جائے تاکہ ایسا نہ ہو کہ ہمارے ملک پر عذاب الہیٰ نازل ہو۔

یہ اجلاس تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ملک کے اندر علماء اسلام کی رہنمائی قبول کریں۔ اور علما کی امداد کریں۔ کیونکہ علماء دین اسلامی تعلیمات اور اسلامی شعائر کے علمبردار ہیں۔ اگر علماء مضبوط ہوں تو علماء کا مشن جو اسلامی تعلیمات و احکام و شعائر ہے زندہ ہوگا۔ اور مسلمان خدا کی رحمت کے مستحق ہونگے۔

یہ اجلاس حکومت پاکستان کے اس اقدام کی مذمت کرتا ہے جس کے تحت پرنس علی خاں کو یو۔ این۔ او میں مستقل مندوب مقرر کیا ہے۔ پرنس علی خاں نہ پاکستانی شہری ہے اور نہ اپنی عیاشانہ زندگی کے لحاظ سے اس کا اہل ہے۔ اس کو اپنے والد آغاخاں نے اپنی جانشینی کے نااہل قرار دیا تھا۔

یہ اجلاس حکومت کی اس سست رفتارِ عمل کی مذمت کرتا ہے۔ جو ملک کے اندر اسلامی آئین کے نفاذ کے سلسلے میں اختیار کر رکھی ہے۔ قانونی کمیشن میں پرویز جیسے منکرین حدیث کو لینا اس کی شہادت ہے کہ حکومت قطعاً اسلامی آئین کے نفاذ کے لئے تیار نہیں۔ مسلمان قطعاً اس وقت تک مطمئن نہیں ہو سکتے جب تک کہ ملک میں مکمل آئینِ اسلام کا نفاذ نہ ہو۔

یہ اجلاس اس حقیقت کا اظہار کرتا ہے۔ کہ ملک میں عوام کو مخلوط اور جداگانہ انتخاب کے دھندوں میں ڈال کر پریشانی میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ حالانکہ مخلوط اور جداگانہ دونوں غیر اسلامی ہیں۔

ایک اسلامی ریاست میں غیر مسلم قطعاً اسمبلی کا ممبر نہیں بن سکتا۔ اس لئے مسلمانوں کو جمعیۃ علماء کا نظریہ قبول کرنا چاہئے۔ تاکہ انتخابات کا طریق اسلامی ہو غیر مسلم نہ ووٹر ہو سکتا ہے اور نہ ممبر اسمبلی بن سکتا ہے۔

یہ اجلاس حکومت کے اس رویّہ کی مذمت کرتا ہے کہ تقریباً تین سال سے مفتی سرحد مولانا عبد القیوم صاحب کی تنخواہ خطابت کو روک رکھا ہے۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حضرت مفتی صاحب کو تنخواہ جلد از جلد ادا کرے۔ تاکہ ارکان جمعیۃ علماء اور تمام مسلمان مطمئن ہوں۔

یہ اجلاس مسلمانان الجزائر پر فرانس کے ظلم و تشدد کی مذمت کرتا ہے۔ فرانس نے ہزارہا مسلمانان الجزائر شہید کئے۔ ظالم فرانس کی پشت پر یورپ کی عیسائی حکومتیں کھڑی ہیں۔

یہ اجلاس تمام مسلم حکومتوں اور خصوصی طور پر حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ فرانس سے مکمل قطع تعلق کریں۔ اور الجزائر کے مسلمانوں کی عملی امداد کریں۔

یہ اجلاس مفتی سرحد مولانا عبد القیوم صاحب پر قاتلانہ حملے کی مذمت کرتا ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ جلد از جلد واقعہ کی صحیح تحقیق کرکے ایسے اقدامات کریں کہ آئندہ کے لئے ایسے واقعات کا انسداد ہو۔

یہ اجلاس مرکزی حکومت اور مغربی پاکستان حکومت کے بجٹ کو نظر تحسین سے نہیں دیکھتا کہ جس میں ٹیکسوں کی بھرمار سے عوام کی مشکلات میں اضافہ کر دیا ہے اور عوام میں بے چینی پیدا کر دی ہے۔

یہ جلسہ کشمیر کے مسئلہ پر حکومت ہند کے نا منصفانہ عمل کی مذمت کرتا ہے۔ اور وزیر اعظم ہند اور وزیر دفاع ہند کے اس اعلان کو امن دشمن قرار دیتا ہے کہ کشمیر ہندوستان کا حصّہ ہے

یہ اجلاس واضح کرنا چاہتا ہے کہ کشمیر کا فیصلہ اہل کشمیر کریں گے۔ پاکستانی عوام قطعاً اس کو تسلیم نہیں کرتے کہ کشمیر ہندوستان کا حصّہ ہے۔ یہ اجلاس اس حقیقت کا بھی اظہار کرتا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ ہندوستان کی اس ناانصافی کی پشت پر ہے۔ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور

حمد اللہ جان

جمعیۃ علماء اسلام ضلعی کانفرنس کمیٹی کا اجتماع

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کی ضلعی کانفرنس کمیٹی کا اجلاس زیر صدارت مولانا لطف الرحمن صاحب امیر ضلع بمقام دفتر جمعیۃ علماء اسلام منعقد ہوا۔ جس میں مولانا پیر مبارک شاہ صاحب مولانا عبد الواحد صاحب۔ مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر صوبہ۔ جناب مولانا عبد الحنان صاحب۔ مولانا عبد القیوم صاحب۔ مولانا فیض گل صاحب۔ مولانا عبد الستار صاحب رستم۔ محمد شیرین صاحب۔ حکیم نقی الدین صاحب مولانا لطف الرحمان صاحب امیر ضلع . . . . مولانا الحاج ملک علی اکبر خاں۔ مولانا عبد القدوس صاحب ناظم اعلیٰ ضلع مولانا فخر الدین صاحب۔ مولانا عبد الہادی صاحب اور حافظ محمد ایوب صاحب نے شرکت کی۔ حسب ایجنڈا ضلع کانفرنس کے انعقاد کا مسئلہ بعد تلاوت کلام پاک پیش ہوا۔ مندرجہ ذیل فیصلے باتفاق رائے منظور ہوئے۔

۱۔ مجلس استقبالیہ کی تشکیل کی گئی۔ صدر استقبالیہ الحاج حکیم مولوی محمد نقی الدین صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولانا حافظ محمد ایوب صاحب ناظم الحاج عبد الغفار خان صاحب جہانگیرہ۔ مولانا پیر مبارک شاہ صاحب۔ مولانا عبد الواحد۔ مولانا عبد العزیز صاحب۔ مولانا عبد القیوم صاحب۔ محمد شریف خاں مردان و دیگر جملہ ارکان ضلعی کانفرنس کمیٹی۔

۲۔ فیصلہ کیا گیا۔ کہ تعدادی ۲۵۰۰ رسید است فی رسید ایک روپیہ تبلیغی کانفرنس جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان

کا امدادی چندہ بذریعہ حکیم محمد تقی الدین صاحب صدر استقبالیہ طبع کرایا جائے۔ ۳۔ فیصلہ کیا گیا کہ مجلس استقبالیہ کی طرف سے ایک انتظامیہ سب کمیٹی جس کا نگران اعلیٰ صدر استقبالیہ اور ممبران مولانا لطف الرحمٰن۔ مولوی عبدالقدوس مولوی پیر مبارک شاہ حافظ محمد ایوب و مولانا عبدالعزیز صاحب۔ فیصلہ کیا گیا کہ مرکز سے تقریباً ۲۰ نفر رضاکاران انصار الاسلام باوردی اجتماع سے دو روز قبل مردان بلا لیا جائے۔ ۴۔ فیصلہ کیا گیا کہ کانفرنس دو روزہ ہوگی جس میں ایک نشست مشاعرہ کے لئے مخصوص کی گئی جس کی صدارت مولانا عبدالحنان صاحب جہانگیرہ فرمائیں گے۔ نیز صوبائی ناظم اعلیٰ صاحبزادہ عبدالباری صاحب کو اختیار دیا گیا کہ وہ اس مشاعرہ کے لئے شعرائے کرام کے ساتھ رابطہ قائم کریں۔ ۵۔ فیصلہ کیا گیا کہ دفتر استقبالیہ ضلع دفتر میں ہوگا۔ ۶۔ فیصلہ کیا گیا۔ کہ کانفرنس کی ہر ایک نشست کے لئے علیحدہ صدارت ہو۔ ۷۔ اکابرین مرکزیہ کے لئے امیر صوبہ کو اختیار دیا گیا کہ وہ اکابرین مرکز کے ساتھ ربط قائم کرے۔ ۸۔ مولانا پیر مبارک شاہ صاحب کو ہدایت کی گئی کہ موصوف پشاور جا کر رسید بک برائے ضلعی تبلیغی کانفرنس طبع کرانے کا انتظام کرے۔

حافظ محمد ایوب جان ناظم دفتر

سندھ بمقام مرحوم حاجی نہال خان باجکانی

حلقہ کندھ کوٹ جمعیۃ علماء اسلام زیر اہتمام میر جمال خان باجکانی۔ مولانا عمر دین صاحب نائب امیر جیکب آباد کے ارشاد پر ایک شاندار تبلیغی جلسہ منعقد ہوا صدارت کے فرائض عبدالرحمٰن خان رئیس اعظم نے سرانجام دیئے۔ مولانا محمد مراد صاحب صدر مدرس مدرسہ ارشاد العلوم قریہ عبدالرحیم خان ڈو نے ایک جامع تقریر فرمائی۔ جس میں جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون اور ہمدردی کی تلقین فرمائی۔ جناب مولانا مولوی عمر الدین صاحب نائب امیر ضلع جیکب آباد نے جمعیت کے اغراض و مقاصد سے لوگوں کو آگاہ فرمایا جمعیۃ کے قیام کا احساس دلایا۔ حکومت کی بدعنوانیاں بیان کیں۔ اور فرمایا کہ پاکستان سے پہلے انگریز کی دور میں اتنی بے دینی اور بے حیائی نہ تھی جتنی آج کل پاکستان میں ہے۔ اس کی ذمہ داری ارباب اقتدار پر عائد ہوتی ہے جس مقصد کے لئے پاکستان حاصل کیا گیا تھا اُس کے خلاف قدم اُٹھایا جا رہا ہے۔ امریکی گندم، دودھ اور گھی میں عیسائیت کے جراثیم پڑے ہیں مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے ملک و ملت کی حمیت کی خاطر امریکہ کے دست نگر بننے کی پالیسی کو ترک کریں۔ قرآن مجید اور سنت نبوی کو مضبوط پکڑیں اتحاد تنظیم کی بیحد ضرورت ہے۔ سب مسلمان آپس میں مل کر جمعیت علماء اسلام کی تنظیم میں شامل ہو کر اپنے ملک و ملت کے استحکام کے لئے کوشش کریں۔ الیکشن ایک جہاد ہے۔ آئندہ انتخاب میں جمعیۃ علماء اسلام کے امیدواروں کو کامیاب بنائیں۔ مولانا موصوف نے ووٹ کی اہمیت کو خوب بیان فرمایا۔ چنانچہ حاضرین نے خلوص دل سے پختہ وعدہ کیا اور ہاتھ اٹھا کر عہد کیا کہ آئندہ ہم ... علماء اسلام کے نمائندوں کو دیکھ کر کامیاب بنائیں گے جمعیۃ کے مالی استحکام کے لئے حاضرین سے چندہ کی اپیل کی گئی چنانچہ ایک صد روپیہ چندہ وصول ہوا۔ صدر جلسہ، حاضرین میر جمال خان باجکانی کا خصوصی شکریہ ادا کیا گیا کہ موصوف نے ہر لحاظ سے اچھا انتظام فرمایا۔ جناب میر صاحب نے پختہ عہد فرمایا کہ ہم جمعیۃ علماء اسلام کے ہمدرد ہیں ہم الیکشن میں جمعیۃ علماء اسلام کی کامیابی کے لئے خوب جہاد کریں گے۔

مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق آراء منظور ہوئیں۔

(۱) یہ جلسہ حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان میں جلد از جلد قانون قرآن نافذ کیا جائے۔

(۲) یہ جلسہ مطالبہ کرتا ہے کہ غلام احمد پرویز منکر حدیث کو لاء کمیشن سے ہٹا کر اُس کی جگہ کسی عالم ربانی کو مقرر کیا جائے۔

(۳) یہ جلسہ مطالبہ کرتا ہے کہ علماء ربانی پر سے پابندیاں اُٹھائی جائیں۔

(۴) یہ جلسہ مطالبہ کرتا ہے کہ نوٹوں پر سے مسٹر محمد علی جناح کی تصویر کو ختم کیا جائے۔ کیونکہ تصویر اسلامی اصول کے خلاف ہے۔

تشکیل ابتدائی جمعیۃ قریہ مرحوم حاجی نہال خان باجکانی حلقہ کندھ کوٹ ضلع جیکب آباد (سندھ)

۱۔ امیر نصراللہ خاں باجکانی

۲۔ نائب امیر و خازن میاں جی احمد دین، باجکانی

۳۔ ناظم اعلیٰ و ناظم دفتر مولانا الحاج مولوی نور الدین صاحب مسرور

۴۔ نائب ناظم مولوی محمد حسن صاحب باجکانی

مولوی نور محمد ناظم اعلیٰ ابتدائی جمعیۃ قصبہ حاجی مرید خان و مہ حلقہ کندھ کوٹ

تنظیمی سب کمیٹی تبلیغی کانفرنس جمعیۃ ضلع مردان حلقہ باٹزئی مشرقی

کھوئی برمول۔ وفد مشتمل بر مولانا پیر مبارک شاہ صاحب و مولانا عبدالعزیز صاحب وحافظ محمد ایوب صاحب حسب برمول پہنچا۔ اجلاس زیر صدارت مولانا امین گل صاحب امیر حلقہ باٹزئی منعقد ہوا جس میں مولانا عبدالحکیم صاحب مولانا حکیم نور الحق صاحب مولانا فضل غنی صاحب مولانا عبدالوہاب مولانا فضل اللہ صاحب چڑچڑ۔ مولانا محمد صاحب۔ حکیم فقیر محمد صاحب، مولوی عبدالسبحان صاحب۔ مولوی حکیم عبدالرحمٰن صاحب۔ حاجی عبدالوہاب صاحب، مولانا شیر محمد صاحب و دیگر رفقاء نے شرکت کی۔ مولانا عبدالعزیز صاحب نے مجلس استقبالیہ کے منعقدہ کے اجلاس کی کارروائی سے رفقاء کو روشناس کیا۔ اور حلقہ باٹزئی شرقی پر عائد شدہ امدادی چندہ کے لئے رسیدات امیر حلقہ باٹزئی کے حوالے کیا گیا۔ اجلاس میں فیصلہ ہوا۔ کہ ۲۹ اپریل کو بمقام چرچوڑ حلقہ باٹزئی کے جمعیۃ کا اجلاس بلایا جائے۔ چنانچہ امیر حلقہ باٹزئی نے تمام رفقاء کے خلاف اطلاعات روانہ کر دیں۔ اس اجلاس میں تمام رفقاء کو تبلیغی کانفرنس جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کو کامیاب بنانے کے لئے مناسب ہدایات دی جائیں گی۔ (فضل غنی ناظم جمعیۃ علماء اسلام حلقہ باٹزئی)

تشکیل جمعیۃ علماء اسلام پاکستان رانیوالہ ...

مولانا محمد یوسف صاحب مبلغ جمعیۃ ... کے مسائل کے بعد آنے والے الیکشن کے متعلق ... کیا اور صحیح نمائندگی کے مفہوم سے روشناس کرایا ... دان صحیح مولانا نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد کی ... فرمائی چنانچہ جمعیۃ قائم ہوئی اور مندرجہ ذیل عہدید... عمل میں آیا۔

امیر:۔ مولانا ولی محمد صاحب فاضل دیوبند ...

نائب امیر:۔ جناب مولانا محمود الحسن صاحب خطیب ...

نائب امیر:۔ الحاج میاں علی محمد کھرل رئیس ...

ناظم اعلیٰ:۔ حکیم صوفی نظام الدین کھرل رانیوالہ

نائب ناظم:۔ میاں محمد سلیمان صاحب وٹو ...

ناظم نشر و اشاعت:۔ غلام محمد عرف گومے خان ...

نائب ناظم نشر و اشاعت:۔ ماسٹر محمد علی صاحب ...

خزانچی:۔ مولوی اللہ دتہ صاحب ارائیں رانیوالہ

حضرت مولانا احمد علی صاحب ...

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان ...

نے شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ کی دوبارہ گرفتاری ... کرتے ہوئے فرمایا کہ شیخ محمد عبداللہ کی دوبارہ ... جمہوریت کی تضحیک اور ہندوستانی کھوکھلا ... کی ایک واضح دلیل ہے۔ مولانا نے فرمایا کشمیر ... حق خود ارادیت سے محروم نہیں کیا جا سکتا کشمیر ... کو اپنے حوصلے بلند رکھنے چاہئیں۔ اور یقین ... کہ انجام کار حق کی فتح اور ظلم و تشدد کا خاتمہ ہو ...

دار العلوم اسلامیہ عربیہ ... ٹل ضلع کو ...

کا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۵، ۱۶ مئی ۵۸ء مطا ... شوال ۷۷ھ بروز جمعرات و جمعہ منعقد ہونا قرار پایا ... میں شمولیت کے لئے جید علمائے کرام کی خدم ... دعوت نامے بھیجے گئے ہیں۔

دریوں کا مرکز
ریشمی دری جانماز صفیں ...
پلنگ پوش وسٹ وغیرہ
آگرہ دری ہاؤس
چنیوٹ بازار لائل پور

سانحہ حسو بلیل اور حکومت کا غلط رویہ

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب صدر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی بعد جمعہ کی تقریر

حسو بلیل میں ۱۴ر اکتوبر ۱۹۵۷ء کو یہ واقعہ ہوا کہ خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضؓ کی شبیہ کا پتلا بنا کر نہایت توہین آمیز طریق سے بازاروں میں پھرایا گیا۔ اور پتلے کو مخدوم نذیر حسین قریشی رئیس حسو بلیل کے ڈیرے پر اُسے جلایا گیا۔ حکومت نے ۱۴ر اکتوبر سے لے کر ۱۲ر فروری تک مقدمہ چلانے کی اجازت ہی نہ دی۔ ملک گیر احتجاج کے بعد چار اشخاص کے خلاف مقدمہ چلانے کی اجازت دی گئی۔ مگر مسلمہ طور پر جس شخص کے ڈیرہ پر یہ شرارت کی گئی اس کے خلاف عدالتی کارروائی بھی کئے جانے کی اجازت نہیں۔ حالانکہ یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ جملہ کارروائی مخدوم نذیر حسین شاہ کے ایماء اور انگیخت پر کی گئی۔ اور ڈی۔ ایس۔ پی کی رپورٹ اور استغاثہ متذکرہ منجانب صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس میں مذکور ہے۔ کہ یہ پتلا نذیر حسین شاہ کے ڈیرہ پر جلایا گیا۔ اور وہ خود موجود تھا۔

مجلس تحفظ ناموس صحابہ رضؓ کرام جھنگ مگھیانہ کا ایک وفد ۱۶ر نومبر ۱۹۵۷ء کو ڈی سی اور ایس۔ پی صاحبان ضلع سے ملاقاتی ہوا تھا۔ تو انہوں نے تحقیق کے لئے ڈی۔ ایس۔ پی صاحب کو حکم دیا۔ چنانچہ واقعہ کے ۲۸ افراد عینی شاہد پیش ہوئے۔ کہ ہم اس بات پر حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مخدوم نذیر حسین کو عدالت میں حاضر کر کے اس کے خلاف مقدمہ چلایا جائے۔

میں حکومت کو کہتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ تمہیں عقل عطا فرمائے۔ ہم تمہیں کوئی غلط قدم اٹھانے کا مشورہ نہیں دیتے۔

میں مولانا غلام مرشد اور مولانا داؤد غزنوی کے بیان کی تائید کرتا ہوں جسمیں انہوں نے فرقہ وارانہ کشیدگی کی ذمہ داری حکومت پر ڈالی ہے۔

دار الاسلام میں مشرک اور کافر بحیثیت ذمی کے چین سے رہ سکتے ہیں۔ ان کو زبردستی اسلام میں لایا نہیں جا سکتا۔ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی، علاوہ اس کے اسلامی حکومت پر ان کی جان مال عزت کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ مثلاً افغانستان میں بڑے بڑے ہندو سیٹھ تجارت کرتے ہیں۔ ان پر کسی قسم کا ظلم و تشدد نہیں کیا جاتا۔ لیکن اگر خدانخواستہ افغانستان پر دشمن حملہ کر دے تو وہاں کی غیر مسلم رعایا ملک کی حفاظت نہیں کرے گی۔ مقابلہ کریں گے تو وہاں کے مسلمان ہی۔

آپ نے اسلام کے نام پر پاکستان بنایا ہے۔ انگریز کے زمانہ میں اتنی شیعہ سنی کشیدگی موجود نہ تھی جتنی اب ہے کیونکہ حکومت چاہتی ہے کہ مذہبی فرقے آپس میں ٹکرا جائیں۔ کیونکہ حکومت کو خدشہ ہے کہ اگر یہ متحد ہو گئے تو پھر ہماری حکومت خطرہ میں پڑ جائیگی۔ مذہبی فرقوں کے اتحاد کی زندہ مثال، تحریک ختم نبوت ہے۔ کہ علماء کرام کے کہنے پر مسلمانوں نے چوک وزیر خاں میں کسطرح چھاتیاں تان کر گولیاں کھائیں۔

انگریز کے وقت میں قانون تھا کہ اگر کوئی شخص کسی مخالف فرقہ کے خلاف اشتعال دلائے یا ان کے بزرگوں کی توہین کرتا تھا تو اس کی فوراً زبان بندی کر دی جاتی تھی۔ پاکستان میں بھی ایسا قانون موجود ہے۔ لیکن اس پر عمل درآمد کیوں نہیں کیا جاتا۔

لوگوں کا خیال یہی ہے کہ چونکہ سکندر مرزا گورنر مغربی پاکستان اور وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان، چیف سکرٹری، چیف جسٹس مغربی پاکستان شیعہ ہیں۔ اسی لئے شیعوں کو کھلی چھٹی ملی ہوئی ہے۔ چونکہ سب شیعہ اکٹھے ہو گئے ہیں اور وہ سنیوں کے جذبات سے کھیل رہے ہیں۔ شیعہ سنی اتحاد کی ایک کمیٹی بنائی گئی تھی۔ وہاں پر ہماری ایک نہیں سنی جاتی تھی۔ اسی بنا پر میں نے اس کمیٹی سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ

۱۔ کسی فرقہ کے بزرگوں کی توہین نہ کیجائے۔

۲۔ شاہراہوں پر تبرا کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔

۳۔ لاؤڈ سپیکر کی آواز امام باڑوں سے باہر نہ آنے پائے تاکہ دوسرے فرقہ والے مشتعل نہ ہوں۔

اگر شیعوں کا مذہب گالی دینا ہی ہے۔ تو بڑی خوشی سے اس پر کاربند رہیں۔ لیکن کسی فرقہ کے بزرگوں کی علی الاعلان توہین کر کے ان کی دلآزاری نہ کریں۔

انگریز کی حکومت ختم ہو گئی۔ اس نے اسلام کو مٹانے کی کوشش کی۔ لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔ خود مٹ گیا۔ نہ معلوم تمہاری حکومت کب تک رہے۔ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ۔ آج تم حکومت کر رہے ہو۔ کل کو کیا معلوم تمہاری حکومت ہو گی بھی یا نہیں۔ اس لئے قوم کو لڑا کر ملک کا بیڑا غرق کرنے کی کوشش نہ کرو۔ خدا کا شکر کیجئے کہ شیعہ کی فتنہ انگیزی کا بم پھٹا نہیں۔ نہیں تو قوم کی قوم تباہ ہو جاتی۔

کیا ہمارے مطالبات انصاف پر مبنی نہیں ہیں؟ ہم ملک کو تباہ نہیں کرنا چاہتے۔ تم ملک کی کشتی کو ڈبو رہے ہو۔ ہم تمہارے خلاف ایجی ٹیشن نہیں کریں گے۔ یہ ہماری پالیسی ہے۔ یہ تم پر احسان نہیں پاکستان پر احسان ہے کہ خانہ جنگی سے کہیں ملک تباہ نہ ہو جائے۔ صحیح بات کہتا ہوں غلط کہوں تو تردید کر دیجئے۔ کہ آیا یہ ہمارا مطالبہ انصاف پر مبنی ہے کہ نہیں کہ حکومت کو حسو بلیل کے معاملہ میں انصاف کرنا چاہیئے۔ اور مخدوم نذیر حسین کو عدالت میں پیش کیا جائے۔ (سب نے ہاتھ اٹھائے)

خدا کے لیئے ایسی حرکتیں کر کے ملک کو تباہ نہ کرو۔ اور ایسے کام کرو جس سے خدا راضی ہو جائے۔ اگر خدا کو راضی کر لیا تو پھر پاکستان قیامت تک زندہ رہے گا کیونکہ اگر خدا نے حفاظت کا ذمہ لے لیا تو پھر کون اُسے مٹا سکتا ہے۔

ایڈیٹر کی ڈاک

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع منٹگمری کو وارننگ

ڈپٹی کمشنر منٹگمری کا تنبیہی نوٹس

منٹگمری عید مبارک کی تقریب سعید پر ڈپٹی کمشنر منٹگمری کی طرف سے فاضل حبیب اللہ رشیدی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع منٹگمری ورکن عاملہ مرکزیہ جمعیۃ کو تحریری نوٹس کی تعمیل کرائی گئی کہ ۲۸/۲/۵۸ کا خطبہ جمعہ سخت تھا، و اشتعال و منافرت انگیز تھا۔ گو زیادہ قابل اعتراض بھی نہ تھا۔ تاہم آپ کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ آپ آئندہ اپنے خطبات و تقاریر میں محتاط رہیں" وغیرہ وغیرہ۔

(ایسا ہی نوٹس مولانا یار محمد صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام چیچہ وطنی کے نام بھی تھا) اور واقعہ یہ ہے کہ جب سے جمعیۃ علماء اسلام نے تعمیری، تنظیمی و اصلاحی نیز انتخابی کام شروع کیا ہے۔ "ہمارے مہربان لوگ" گھبرا کر سٹپٹا گئے اور بوکھلا کر رہ گئے حالانکہ جمعیۃ کے پروگرام میں منافرت اور اشتعال انگیزی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع منٹگمری رکن مرکزیہ عاملہ ہیں اور خطیب بلدیہ ہیں۔ اور ذمہ دار ہیں۔ اسکے باوجود "ہمارے مہربان" برداشت نہیں کرتے۔ حالانکہ منافرت اور اشتعال انگیزی والے لوگ برابر فرقہ وارانہ تقریریں کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں۔ مگر "ہمارے مہربان" ان کا کوئی نوٹس نہیں لیتے۔ ایسی مثالیں ضلع منٹگمری میں عارفوالہ اور اوکاڑہ کی پیش کی جا سکتی ہیں ؎

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

؎ رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا کر کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

جامعہ عربیہ چنیوٹ کا داخلہ

شائقین علوم دینیہ و علوم حاضرہ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ جامعہ کا نیا داخلہ شروع ہے۔ جامعہ میں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصر حاضر کے تقاضا کو پورا کرتے ہوئے علوم حاضرہ (انگلش) کی تعلیم کا میٹرک تک انتظام کیا گیا ہے۔ پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات علوم شرقیہ مولوی، مولوی عالم، مولوی فاضل دلائے جاتے ہیں۔ خورد و نوش کتب اور رہائش وغیرہ کا انتظام جامعہ کیطرف سے مفت کیا جاتا ہے۔ داخلہ چونکہ محدود ہے۔ لہٰذا جو طلبہ داخل ہونا چاہتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں معہ تعلیمی کوائف ناظم جامعہ جلد ارسال کریں۔ داخلہ پچیس ۲۵ شوال تک جاری رہے گا۔

المعلن :- ناظم جامعہ عربیہ چنیوٹ

سالانہ سیرۃ النبی کانفرنس سیالکوٹ

دار العلوم الشہابیہ سیالکوٹ کی سالانہ سیرۃ النبی کانفرنس کے لیئے مورخہ ۳۰ر ۳۱ر مئی و یکم جون ۵۸ء بروز جمعہ ہفتہ اور اتوار مقرر کیا گیا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ (محمد شریف قاسمی)

متفرق خبریں

کرفیو کی خلاف ورزی کے الزام میں ایک ہزار کشمیری گرفتار

سری نگر (کشمیر) کشمیر کے قائد اور ریاست کے معزول شدہ وزیرِ اعظم شیخ محمد عبداللہ کی آدھی رات کو احتیاطی نظربندی کے قانون کے تحت دوبارہ گرفتار کر لیے گئے۔ اور ایک کار میں بٹھا دیا گیا اور کٹرہ جیل پہنچا دیے گئے۔ جہاں وہ پہلے بھی نظربند رہے ہیں۔ ان کی گرفتاری کے فوراً بعد مقبوضہ کشمیر میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا۔ اور دارالحکومت سری نگر میں چوبیس گھنٹے کا کرفیو نافذ کر دیا گیا۔ سری نگر کی خبروں سے پتہ چلا ہے کہ ایک ہزار کشمیری کرفیو کی خلاف ورزی کے الزام میں گرفتار کیے جا چکے ہیں۔

مقبوضہ کشمیر کی حکومت کے وزیرِ اعظم بخشی غلام محمد نے ہندوستان کی حکومت کو ایک فوری پیغام بھیجا ہے جس میں درخواست کی ہے کہ ریاست میں امکانی بغاوت کو کچلنے کے لیے مزید مسلح فوجیں بھیجی جائیں۔ دریں اثنا ہندوستان کی ریزرو پولیس اور نام نہاد امن برگیڈ کو اختیار دیا گیا کہ اگر کوئی شخص مسلح یا سڑک پر دیکھا گیا تو اسے گولی سے اڑا دیا جائے۔

مقبوضہ کشمیر کے مختلف حصوں میں وسیع پیمانے پر اندھا دھند گرفتاریوں کے ساتھ ساتھ ہندوستانی پولیس نے حق خود ارادیت کی حامی جماعتوں کے قائدین اور ان کے دفاتر پر چھاپے مارنے شروع کر دیے ہیں ان دفتروں کا سامان کاغذات اور لٹریچر ضبط کر لیے گئے۔ شیخ محمد عبداللہ کو گرفتار کرنے سے پہلے زبردست فوجی انتظامات کیے گئے تھے۔ اور کڑا فوجی پہرہ بٹھا دیا گیا تھا مگر اس کے باوجود شیخ محمد عبداللہ کی گرفتاری کی اطلاع پاتے ہی محب وطن جماعتوں محاذ رائے شماری۔ کشمیر پولیٹیکل کانفرنس ڈیموکریٹک یونین اور کسان مزدور کانفرنس کے کارکنوں نے مظاہرے کیے اور شیخ محمد عبداللہ کی گرفتاری کو انسانیت سوز اور غیر جمہوری قرار دیتے ہوئے فوری کارروائی کا مطالبہ کیا۔

ادھر بخشی حکومت کے ایک ترجمان نے بتایا کہ شیخ محمد عبداللہ کو امن و سلامتی کے خلاف سرگرمیوں کی بنا پر دوبارہ گرفتار کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے دعوے کیا کہ وہ آئندہ چند دنوں میں بدامنی پھیلانے کا ایک تخریبی منصوبہ بنا رہے تھے۔ شیخ محمد عبداللہ کو جو اپنے وطن میں شیرِ کشمیر کہلاتے ہیں۔ ساڑھے چار سال کی طویل نظربندی کے بعد گذشتہ جنوری کو رہا کیا گیا تھا۔ انہیں ریاست کے موجودہ وزیرِ اعظم بخشی غلام محمد نے ہندوستان کے اشارے پر ۱۹۵۳ء میں وزارتِ عظمیٰ سے معزول کر کے گرفتار کیا تھا مگر ان پر کوئی باقاعدہ الزام لگایا گیا تھا اور نہ ہی گرفتاری کے بعد ان پر مقدمہ چلایا گیا پچھلے دنوں رہائی کے فوراً بعد شیخ محمد عبداللہ نے اعلان کیا تھا کہ وہ کشمیر کے آئینی اور جمہوری مستقبل کے بارے میں اپنا موقف تبدیل کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا تھا کہ پورا مسئلہ عوام پر چھوڑ دیا جائے۔ ہندوستان کو امید تھی کہ قید و بند کی صعوبتوں کے بعد شیخ محمد عبداللہ ان کے سامنے ہتھیار ڈال کر ان کی اطاعت قبول کر لیں گے توقعات پوری نہ ہوئیں۔ ویسے شیخ محمد عبداللہ کی نظربندی کے عرصے میں اس امر کی ہر ممکن کوشش کی گئی کہ کشمیر رائے عامہ کو ہندوستان کے حق میں ہموار کیا جائے۔ اور اس مقصد کے لیے تمام حربے استعمال کیے گئے۔ اور کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ اور جب شیخ عبداللہ جیل سے باہر آگئے تو تحریکِ آزادی میں نئی جان پڑ گئی اور ہندوستانی حکام کے لیے اسے روکنا مشکل ہو گیا۔

لاہور ـــــ مختلف کشمیری جماعتوں نے صوبے کے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ جلسے اور مظاہرے کر کے یوم احتجاج منائیں۔ لاہور میں ہندوستانی ڈپٹی ہائی کمشنر کے دفاتر کے سامنے بھی مظاہرہ کیا گیا۔

مقبوضہ کشمیر میں اقوام متحدہ فوراً مداخلت کرے

راولپنڈی: جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کی مرکزی مجلس عاملہ نے سلامتی کونسل سے مطالبہ کیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کے لوگوں کو قتل عام سے بچانے کے لیے وہاں فوراً بین الاقوامی فوج بھیجی جائے۔ اس علاقے میں ویسے ہی قتل عام کا خطرہ ہے جیسا کہ ۱۹۴۷ء میں ہوا تھا۔ مجلس عاملہ نے ایک قرارداد میں شیخ عبداللہ کی دوبارہ گرفتاری کو ہندوستان کی طرف سے اقوام متحدہ کے اقتدار کی شرمناک خلاف ورزی قرار دیا ہے۔

لاہور میں غنڈہ گردی

سکولوں کالجوں کے آوارہ مزاج طلبا اور سرکاری اہلکار

لاہور:- لاہور میں غنڈہ گردی اور خواتین سے چھیڑ چھاڑ کی وارداتوں میں پھر سے اضافہ ہونا شروع ہو گیا ہے۔ پولیس کی کم نفری چھیڑ چھاڑ کے "ماڈرن طریقوں" سے کما حقہٗ آگاہ نہ ہونے کی وجہ سے وارداتوں کا تدارک کرنے سے قاصر ہے۔ غنڈہ عنصر جن میں سکولوں کالجوں کے آوارہ مزاج طلبا اور بعض سرکاری محکموں کے اہلکار بھی شامل ہیں۔ مختلف طریقوں سے خواتین کو تنگ کرنے میں مصروف ہیں۔ ان طریقوں میں ٹیلیفونوں پر شریف گھرانوں کی خواتین کو تنگ کرنے کی وبا اس حد تک بڑھ چکی ہے کہ بعض حالتوں میں متعلقہ محکموں کے بعض ملازمین ان شرارتوں میں شریک ہوتے ہیں۔ ان حالات میں خواتین سخت پریشان ہیں۔

کفرستان میں طوائفوں کا مظاہرہ

نئی دہلی:- یہاں ۷۵ سے زیادہ طوائفوں کا ایک گروہ پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے دھرنا مار کر بیٹھا ہے۔ یہ طوائفیں، حکومت کے اس فیصلہ کے خلاف احتجاج کر رہی ہیں جس میں عصمت فروشی پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ بھارتی حکومت کا یہ فیصلہ یکم مئی سے نافذ العمل ہو گا۔ ان طوائفوں نے کہا ہے کہ وہ نئی دہلی کی ایک

ہزار عصمت فروش عورتوں کی نمائندگی کرتی ہیں عصمت فروش عورتوں کی ان نمائندہ طوائفوں نے یہ اعلان بھی کیا ہے جب تک انہیں ذاتی طور پر وزیرِ اعظم نہرو یا وزیر داخلہ پنڈت پنت سے اپیل کرنے کی اجازت نہیں دی جائیگی وہ بطور احتجاج پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے بیٹھی رہیں گی۔

سری نگر میں مارشل لاء

سیالکوٹ:- مقبوضہ کشمیر سے آمدہ اطلاع کے مطابق شیخ محمد عبداللہ کی دوبارہ گرفتاری کے بعد تمام وادی کی صورت حال انتہائی خراب ہو گئی ہے۔ پوری ریاست میں بدامنی پھیل گئی جگہ جگہ مظاہرے ہو رہے ہیں اور بعض مقامات پر پولیس نے فائرنگ بھی کی ہے۔ جس سے متعدد لوگ ہلاک ہو گئے ہیں۔ مقبوضہ کشمیر میں عام بغاوت جیسے حالات پیدا ہو چکے ہیں۔ صورت حال کو سنبھالنے کے لیے سری نگر میں آج شام سے مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے اور اس وقت سری نگر کا پورا شہر بھارتی فوجوں کی تحویل میں ہے۔ وادی کشمیر میں خون کی ہولی کھیلی جا رہی ہے۔ بربریت اور ظلم کا دور دورہ ہے اور رائے شماری کے حامی لیڈروں کو چن چن کر گرفتار کیا جا رہا ہے۔

سرکاری ملازمین پر پابندی

لاہور:- حکومت مغربی پاکستان نے سرکاری ملازمین کو ہدایت کی ہے کہ وہ ان نجی فرموں میں اپنے بیٹوں اور زیر دست نگر افراد کے لیے ملازمتیں حاصل نہ کریں جن سے انہیں سرکاری طور پر کام پڑتا ہے یا جنہیں سرکاری سرپرستی حاصل ہے۔

چوہدری محمد علی کا نعرہ جہاد

اور پالیسی جمعیۃ علماء اسلام کی تائید

لاہور:- نئی جماعت نظام اسلام کے کنوینر اور سابق وزیرِ اعظم پاکستان چوہدری محمد علی نے موچی دروازہ کے باہر ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر کے حصول کے لیے بالآخر پاکستان کو اپنی فوجیں کشمیر میں بھیجنی ہی پڑیں گی۔ کیونکہ مجلس اقوام متحدہ کشمیر کا مسئلہ حل کرنے میں ناکام رہی ہے۔

نظام اسلام کی سہ روزہ کنونشن کے اختتام پر ایک جلسہ عام منعقد کیا گیا۔ اس میں چوہدری محمد علی نے اپنی جماعت کے بنیادی مقاصد بیان کرتے ہوئے مسلم لیگ اور ری پبلکن پارٹی پر شدید نکتہ چینی کی اور کہا کہ یہ بڑے زمینداروں کے دو دھڑے ہیں جو کسی نہ کسی صورت میں ملک میں اقتدار پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں اور ان کی آپس میں لڑائی کسی اصول کی لڑائی نہیں بلکہ اقتدار کی لڑائی ہے۔

چوہدری محمد علی نے کشمیر کے مسئلہ پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر گراہم کی موجودہ رپورٹ نے ایک بات بالکل ثابت کر دی ہے کہ مجلس اقوام متحدہ کشمیر کا مسئلہ حل کرنے میں بالکل ناکام رہی ہے۔ اس لیے جب مجلس اقوام متحدہ کشمیر میں فوجیں نہیں بھیج سکتی تو پاکستان کو بالآخر کشمیر میں فوجیں بھیج دینی چاہئیں۔ چوہدری صاحب نے کہا کہ میرے اس خیال کی صاحب اقتدار طبقے نے مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ تو ہندوستان سے جنگ کا موجب ہو گا۔ لیکن یہ لوگ اتنی سی بات نہیں سمجھتے کہ ہم ہندوستان پر چڑھائی نہیں کر رہے بلکہ ہم کشمیر پر چڑھائی کر رہے ہیں اور کشمیر کو ہم نے کبھی بھی ہندوستان کا حصہ تسلیم نہیں کیا اور تو اور خود مجلس اقوام متحدہ بھی کشمیر کو ہندوستان کا حصہ تسلیم نہیں کرتی۔ چوہدری صاحب نے کہا کہ پاکستان کو ایک نہ ایک دن ہندوستان سے متصادم ہونا پڑیگا۔ اس لیے کیا یہ بہتر نہیں کہ ہم آج یہ قدم اٹھائیں کیونکہ کل جب وہ نہری پانی بند کر دیگا اور لاہور کو کربلا میں تبدیل کر دیا جائیگا تو اس وقت لڑنا بہتر ہو گا۔ اب جبکہ ہمارے پاس سہولتیں ہیں اور جب نہری پانی بند ہو گیا تو ہم خسارے میں ہوں گے۔

باقی صفحہ ۴ پر

ترجمان اسلام

ہفت روزہ — لاہور پاکستان

مطالبات

مشرقی و مغربی پاکستان کے نمایندوں پر مشتمل کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے اجلاس منعقدہ لاہور ۲ مئی سنہ ۱۹۶۸ء نے متفقہ طور پر اپنی مندرجہ ذیل پالیسی، پروگرام اور مطالبات کا اعلان کیا:—

(۱) اسلام، اہل اسلام اور مملکت پاکستان کے بقا و استحکام کے لئے یہ ضروری ہے کہ ملک کے ہر دو حصوں میں مکمل اتفاق و اتحاد اور یک جہتی کے لئے قومی اتحاد کی بنیاد اسلامی اقدار پر قائم کی جائے۔

(۲) (الف) ملک کے دونوں حصوں میں پچانوے فیصد رعایا کے مذہبی جذبات، عقائد و خیالات کا احترام کیا جائے (ب) اقلیتوں کو مسلمانوں پر مسلط نہ کیا جائے (ج) انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرام اور بزرگانِ دین کے ناموس کا قانونی تحفظ ہو (د) ملکی آئین و قوانین اسلامی ہوں (ھ) بجائے چنگ و رباب گانے بجانے، رقص و سرود، فحاشی و عریانی کے ساری قوم کو مجاہد بنانے کے وسائل اختیار کئے جائیں۔

(۳) ملکی انتخابات براہ راست عوامی رائے سے ہوں اور اگر بی ڈی سسٹم کو باقی رکھنا ضروری ہو، تو مقامی تعمیر و ترقی تک محدود کر دیا جائے۔

(۴) ملک کے دونوں حصوں کی نمائندگی آبادی کے لحاظ سے مقرر کی جائے۔

(۵) تقسیم اختیارات میں ہر دو حصوں کو مطمئن کیا جائے۔

(۶) ملک کے دونوں حصوں میں عدم مساوات کو ختم کر دیا جائے اور قومی خزانہ کے مد ارد میں پسماندہ علاقوں کا خاص خیال رکھا جائے۔

(۷) ملک کی خارجہ پالیسی بالکل آزاد اور صرف اسلام و پاکستان کے مفادات پر مبنی ہو اور غیر ملکی اڈوں اور جاسوسی عناصر کو فوراً ختم کر دیا جائے۔

(۸) ملک کی معیشت پر ایک طبقہ کی اجارہ داری کو ختم کر کے امیر و غریب کے اتنے خطرناک امتیاز کو ختم کر دیا جائے، جس کا لازمی نتیجہ طبقاتی جنگ اور الحاد آفریں اشتراکیت ہو سکتا ہے۔

(۹) اسلامی اور خاص کر عرب ممالک کے ساتھ عملی ہمدردی کی جائے اور ان کوششوں پر کڑی نگرانی رکھی جائے، جو سامراجی طاقتوں کی ایماء پر عربوں کو بدنام کرنے کے لئے اور نقصان پہنچانے کے لئے کی جاتی ہیں۔

(۱۰) ہنگامی حالات کو فی الفور ختم کر دیا جائے اور اسلامی و انسانی بنیادی حقوق بحال کئے جائیں۔

جمعہ ۱۱ صفر المظفر سنہ ۱۳۸۸ھ مطابق ۱۰ مئی سنہ ۱۹۶۸ء قیمت ۳۰ پیسے، شمارہ ۱۷

کانفرنس کے شب و روز

تحریر: احمد حسین [illegible]

"کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس" سے متعلق سرگرمیوں کا آغاز تو اسی دن سے ہو گیا تھا جس دن اس کانفرنس کے انعقاد کی تاریخوں کا اعلان کیا گیا ....

اعلان پڑھتے ہی مغربی پاکستان کے طول و عرض میں پشاور سے کراچی تک مسلمان عوام کے اندر جوش و جذبہ کی ایک برقی لہر دوڑ گئی۔

اور جب لاہور میں مجلس استقبالیہ کی تشکیل کا بھی اعلان کر دیا گیا تو کانفرنس کے لئے دوڑ دھوپ کا ایک نیا دور چل پڑا۔

لاہور کے دینی طبقوں اور مسلمان عوام کی دلچسپیاں سمٹ کر کانفرنس کی طرف مبذول ہونے لگیں۔

اور مغربی پاکستان کے ہر ضلع و حصہ سے کانفرنس میں شمولیت کا ارادہ رکھنے والے بے شمار افراد اور علماء دین کی اطلاعات جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی دفتر لاہور پہنچنے لگیں۔

ہر جگہ کے کارکنان جمعیۃ نے گھوم پھر کر دور دراز گوشوں تک کانفرنس کے انعقاد اور جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد کا پیغام گھر گھر پہنچانا شروع کر دیا۔ اور دین و ملت کا درد رکھنے والے مسلمانوں نے جمعیۃ و کانفرنس سے ہمدردی و تعاون کے اظہار میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑا۔

الحمدللہ کہ پندرہ بیس دن کے قلیل ترین عرصہ میں کانفرنس کا غلغلہ مغربی اور مشرقی پاکستان کے کونہ کونہ تک بلند ہو گیا۔ اور جب ۳۰۔ اپریل ۱۹۶۸ء کو مشرقی پاکستان کے علماء کرام کا وفد کانفرنس میں شمولیت کے لئے بذریعہ طیارہ دن کے ۴ بجے لاہور پہنچا تو دینی مدارس و شہری حلقے کے بے شمار افراد استقبال کے لئے ہوائی اڈے پر موجود تھے۔

مشرقی پاکستان کے محترم مہمانوں کو جلوس کی شکل میں ہوائی اڈے سے قیامگاہ شیرانوالہ تک لایا گیا۔ راستہ میں لاکھوں افراد نے جلوس کو گذرتے دیکھ کر اپنی بے پایاں مسرت و شادمانیت کا اظہار کیا۔

اس موقعہ پر ملت اسلامیہ پاکستان کے دونوں بازوؤں کے ملی اتحاد کا پرجوش روح پرور نظارہ دیکھنے میں آیا۔ وہ اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ اتحاد کا حقیقی رشتہ صرف اسلام کا دینی اشتراک ہے۔ جو علماء دین کی سربراہی میں پروان چڑھ کر مستحکم و ناقابل شکست بن جاتا ہے۔

مشرقی پاکستان کے نمایندگان جمعیۃ کی تشریف آوری سے کانفرنس اپنے انعقاد کے قریبی مرحلے میں داخل ہو گئی۔

شیرانوالہ میں ملک کے دونوں بازوؤں کے نمایندگان جمعیۃ کی آمد کا سلسلہ رات گئے اور صبح تک جاری رہا۔

ادھر بیرون موچی دروازہ باغ سے دہلی دروازہ تک کانفرنس کے اجلاسوں کے انعقاد اور کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے مغربی پاکستان کے اضلاع سے آنے والے ہزارہا شرکاء کے قیام کے واسطے خیموں اور قناتوں کی تنصیب و جلسہ گاہ کی تعمیر کا کام بھی زور شور سے جاری ہو گیا۔

اس سلسلے میں صدر مجلس استقبالیہ مولانا محمد اکرم صاحب، ناظم مجلس استقبالیہ مولانا محمد اجمل صاحب خازن مجلس استقبالیہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور ان کے رفقاء مجلس استقبالیہ کی شبانہ روز کی دوڑ دھوپ کا ذکر بھی نہایت ضروری ہے کہ ان حضرات کی مساعی ہی نے لاہور میں کانفرنس کے کامیاب انعقاد کے امکانات روشن کئے۔ قاری نور الحق صاحب قریشی ایڈووکیٹ بھی مجلس استقبالیہ کے کاموں میں ہاتھ بٹانے کے لئے ۲۸۔ اپریل کو ملتان سے لاہور پہنچ گئے۔

یکم مئی ۱۹۶۸ء سے جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس عمومی (جنرل کونسل) کے اجلاس شروع ہوئے جن میں سب سے پہلے جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں آیا۔ بعد ازاں اہم مطالبات و نکات منظور کئے گئے۔ جو آیندہ کے لئے جمعیۃ کی پالیسی پروگرام کا سنگ بنیاد ہیں۔

۲ مئی کو بھی مرکزی جمعیۃ کے اجلاس ہوتے رہے اور متعدد قراردادیں پاس کی گئیں۔

۲ مئی ۱۹۶۸ء کی شب تک ایک ہزار کے قریب مندوبین کراچی، سندھ، پشاور، راولپنڈی وغیرہ سے لاہور پہنچ چکے تھے۔

۳ مئی ۱۹۶۸ء کو دوپہر تک ریل سے، بسوں اور کاروں سے ہزارہا افراد لاہور پہنچ گئے۔ وسیع ترین پنڈال کھچا کھچ بھر گیا۔ ہر ضلع کی جمعیۃ کا خیمہ علیحدہ ایستادہ تھا کارکنان اور رضاکاروں کی دوڑ دھوپ جاری تھی۔

یکم اور ۲ مئی ۱۹۶۸ء کے مرکزی اجلاسوں کے بعد ۳ مئی کی صبح سے باغ بیرون موچی دروازہ لاہور میں کانفرنس کے اجلاس شروع ہو گئے۔

۳ مئی ۱۹۶۸ء کی صبح تک ہزارہا افراد و مندوبین اضلاع پشاور، ڈیرہ اسمٰعیل خاں، بنوں، کوہاٹ، ہزارہ، راولپنڈی، جہلم، گجرات، گوجرانوالہ، سرگودھا، میانوالی، جھنگ، شیخوپورہ، ساہیوال، ملتان، میانوالی، ڈیرہ غازی خاں، مظفر گڑھ، بہاولپور، بہاولنگر، رحیم یار خاں، سکھر، جیکب آباد، لاڑکانہ، سبی، بلوچستان، خیرپور، نواب شاہ، سانگھڑ، حیدرآباد، ٹھٹھہ، کراچی، میرپور خاص، ڈٹیپور، آزاد کشمیر وغیرہ سے پہنچ چکے تھے۔ ادھر اپنی مقررہ قیام گاہوں میں فروکش ہوتے گئے کارکنان مجلس استقبالیہ نے اپنے امکان بھر قیام و طعام کی سہولتیں بہم پہنچائیں۔

جمعیۃ کے رضاکاران ہمہ تن انتظامات میں لگ پڑے۔

۳ مئی کا دن جمعۃ المبارک کا بھی دن تھا۔ چنانچہ کانفرنس کے وسیع پنڈال میں ہزارہا بیرونی و مقامی حضرات نے حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کی۔

حضرت مدظلہ کے خطبہ جمعہ و ارشادات تقویٰ نے حاضرین کے دلوں میں تعلق مع اللہ کی چنگاری از سر نو روشن کر دی اور برسہا برس کے بعد لاہور کے اس تاریخی مقام پر نماز جمعہ کے اجتماع نے ایسا ایمان افروز و روح پرور اور دل نواز نظارہ پیش کیا کہ فضائے آسمانی کلمۂ حق سے معمور ہو گئی۔

نماز جمعہ کے متصل ہی خوشگوار ہواؤں کے جھونکوں اور ہلکی سی بوندا باندی نے جس کے ساتھ تیز ہوا کے جھکڑ بھی وقفہ وقفہ سے چلنے لگے تھے۔ گرمی کی شدت کو کم کر دیا اور حاضرین و سامعین نہایت دل جمعی کے ساتھ ہجوم در ہجوم وسیع پنڈال سے لے کر باہر سڑک تک موجود رہے۔ کانفرنس کی کارروائی کا آغاز حسب پروگرام تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔

اس کے بعد صدر استقبالیہ مولانا محمد اکرم صاحب (ہلال انجینئرنگ) نے خطبہ استقبالیہ پڑھا۔ جس میں ملک و ملت کے موجودہ حالات اور علماء حق کی دینی خدمات کے تذکرہ کے ساتھ ایک بار پھر اس ضرورت کی طرف توجہ دلائی گئی کہ اس نازک وقت پر علماء حق ہی ملت کی صحیح

(باقی صفحہ آخری پر)

ترجمان ۱۰ مئی ۱۹۶۸

کل پاکستان مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کا سہ سالہ انتخاب جدید

امیر: حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی

نائب امیر (مشرقی پاکستان) حضرت مولانا محمد بشیر صاحب مدظلہ (دیا گھا سلہٹ)

نائب امیر (مغربی پاکستان) حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب جانشین شیخ التفسیر لاہوری رح

ناظم عمومی۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب شیخ الحدیث (ملتان)

نائب ناظم (مشرقی پاکستان) مولانا عارف ربانی صاحب

نائب ناظم (مغربی پاکستان) حضرت مولانا عبدالواحد صاحب (گوجرانوالہ)

خزانچی۔ مولانا حافظ نصراللہ خاں صاحب خاکوانی (بہاولنگر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

۱۱ صفر المظفر ۱۳۸۸ھ

مطابق

۱۰ مئی ۱۹۶۸ء

بروز جمعہ

جلد ۱۱

شمارہ ۱۷

جاری کردہ

حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ

سرپرست

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

نگران

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

ایڈیٹر انچارج

احمد حسین کمال

از مطبوعات

مرکزی جمعیتہ علماء اسلام

چوک رنگ محل لاہور

آج کا اداریہ ان قراردادوں کے لئے وقف ہے جنہیں کل پاکستان جمعیتہ علماء اسلام کانفرنس کے کھلے اجلاس ۴ مئی ۱۹۶۸ء میں تقریباً ایک لاکھ حاضرین نے متفقہ طور پر منظور کیا۔ (کمال)

۱- اپیل

یہ اجلاس قرآن و حدیث کی تصریحات اور اسلاف کے صحیح تاریخی واقعات کی روشنی میں اپنے اس یقین کا اعلان کرتا ہے کہ اہل اسلام نے جب بھی کتاب و سنت کا اتباع کرتے ہوئے پیغمبرانہ ہدایات کو اپنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے روحانی ترقیات کے ساتھ ساتھ ان کو دنیوی اعزازات، خلافت و تمکن فی الارض اور امن و امان کے انعامات سے بھی نوازا ہے۔ اور جب بھی وہ اللہ تعالیٰ کی بخشی ہوئی نعمتوں کی قدر ناشناسی کرتے ہوئے احکام الٰہیہ سے روگردانی کر کے نفسانی خواہشوں میں گم ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے نعمت سلب فرما کر ان کو قعر ذلت و ادبار میں گرا ڈالا ہے۔

یہ اجلاس حکومت پاکستان کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ تمام طرح کے مادی ذرائع کی تیاری کے ساتھ ساتھ اسلامی اقدار کی بے حرمتی اور دین سے بے اعتنائی کے طرز عمل سے باز آکر عامتہ المسلمین کو اسلامی اخلاق سے مزین اور دینی تعلیمات سے آراستہ کر کے اس ملک کی ترقی و سالمیت اور فتح و نصرت کے حقیقی سامان بہم پہنچائے۔ ورنہ ملک و ملت کے تمام نقصانات کی ذمہ داری سے وہ کسی طرح عہدہ برآ نہیں ہو سکتی۔

نیز یہ اجلاس ملک کی تمام سیاسی متحارب جماعتوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ملک و ملت پر رحم فرماتے ہوئے صرف اور صرف اسلام کے نام پر اسلام ہی کی خاطر اسلامی طرز حکومت اور اسلامی معاشرہ پر متفق ہو کر نامساعد حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے ملک کو اس کے شایان شان مقام دلانے کے لئے اپنی مساعی وقف کر دیں۔

۲- تنبیہہ

کل پاکستان جمعیتہ علماء اسلام کانفرنس کا یہ عظیم الشان اجلاس اس امر پر انتہائی تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ پاکستانی ارباب اختیار و اقتدار نے تاسیس پاکستان کے تمام مواعید کو پس پشت ڈال کر ملک کو الحاد و بے دینی کے حوالہ کر دیا ہے۔ خاص کر ۱۹۵۸ء کے مارشل لاء کے بعد جس سرعت سے مغربی تہذیب کو فروغ، اسلامی قدروں کی تنقیص اور قرآنی احکام کی تحریف ہوئی ہے۔ اس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔

یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عائلی قوانین۔ خاندانی منصوبہ بندی۔ سود، رشوت، عریانی، فحاشی اور ثقافت کے نام سے رقص و سرود وغیرہ کے ملاہی و مشاغل میں الجھائے رکھنے اور الحاد و بے دینی کی سرپرستی کرنے کے بجائے ملک میں جلد از جلد شرعی قوانین نافذ اور معاشرہ کی اصلاح کرے۔

نیز یہ اجلاس حکومت پر واضح کرتا ہے کہ علماء اسلام اور عامتہ المسلمین حالات کو بحق اسلام بدلنے کے لئے کسی قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہیں کرینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

۳- احتجاج

یہ اجلاس حکومت کی اس تازہ پالیسی کے خلاف احتجاج کرتا ہے۔ جس کے بارہ میں انتہائی حساس ہو کر اس پر معمولی سی تنقید برداشت کرنے سے بھی قاصر ہو گئی ہے۔

چنانچہ بیسیوں علماء دین پر بیسیوں اضلاع میں داخلہ کی پابندیاں لگا کر تمام سابقہ ریکارڈ کو توڑ دیا ہے۔ اور اسی پالیسی کے تحت اس نے اخبار چٹان کے صرف ایک جملے پر غصہ ہو کر اس کا پریس اور اخبار کا ڈیکلریشن ضبط کر لیا ہے۔

علماء مدیر چٹان سے اختلاف رکھنے کے باوجود حکومت کے اس اقدام کو تحریر و تقریر کی آزادی اور بنیادی حقوق کے خلاف تصور کرتے اور حکومت پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ یہی الفاظ ہر مسلمان اور ہر عالم دہرانے کے لئے تیار ہے۔

یہ اجلاس حکومت کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ مسلمانوں کے نازک جذبات کو ٹھیس لگا کر عوامی تحریک کی دعوت نہ دے جس طرح اس کی غیر مآل اندیشی نے ۱۹۵۳ء میں کرایا۔

۴- مطالبہ

کل پاکستان جمعیتہ علماء اسلام کا یہ عظیم اجتماع پاکستان میں فتنۂ ارتداد، ہر قسم کے "مسیحیوں" کے مشنوں کی سرگرمیوں کو ملک و ملت کے لئے نہایت تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ ایسے جملہ مسیحی مشن اور ان کی مشنریوں کی تعلیمی اور تبلیغی دسیسہ کاریاں، پاکستان اور اسلامیان پاکستان کے لئے ایک عظیم خطرہ اور فتنہ ہیں۔

بنا بریں ملت اسلامیہ کی یہ عظیم الشان کانفرنس حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ ان کی سرگرمیوں کا جائزہ لیتے ہوئے اس کا سدباب کرے۔ اور مسلمانوں کے دین و ایمان کا تحفظ کرے۔

اسلامیان پاکستان سے اپیل ہے کہ وہ ان تمام ارتدادی فتنوں کا مقابلہ کریں اور آئندہ نسل کے دین و ایمان کو بچائیں۔

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

کانفرنس کے بقیہ حالات، تقاریر کے خلاصے، خطبات اور دیگر کارروائیوں کی تفصیلات انشاء اللہ آئندہ شمارہ میں شائع ہوں گی۔ (کمال)

شذرات

(احمد حسین کمال)

"الفتح" کے ساتھ مصری بٹالین بھی لڑ رہی ہے
اسرائیلی ترجمان کا دعویٰ

مندرجہ بالا سرخی کے ساتھ ایک خبر روزنامہ "جنگ" کراچی کی یکم مئی ۱۹۶۸ء کی اشاعت میں صفحہ ۷ پر شائع ہوئی ہے۔ پوری خبر اس طرح درج ہے :-

"تل ابیب ۲۹ اپریل (اے پی۔ اے ایف پی) ایک اسرائیلی ترجمان نے آج دعویٰ کیا ہے کہ گذشتہ سال جنگ جون کے دوران مصری جو ۱۴۱ بٹالین اردن منتقل کر دی گئی تھی وہ "الفتح" کے دستوں کے ساتھ گوریلا سرگرمیوں میں مصروف ہے۔ ترجمان نے مزید دعوے کیا کہ اس کا انکشاف ان دستاویزوں سے ہوا ہے جو اسرائیلی فوج کے ہاتھ لگی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مصری بٹالین کے کئی فوجی اردن کے راستہ مقبوضہ علاقہ میں داخل ہو کر گوریلا سرگرمیوں میں حصہ لے چکے ہیں۔"

(روزنامہ جنگ کراچی یکم مئی ۶۸ء ص۷)

یہ مختصر سی خبر جو مذکورہ روزنامہ میں نہایت معمولی طور پر شائع ہوئی ہے۔ اس اعتبار سے نہایت اہم ہے کہ اس سے گذشتہ اسرائیل عرب جنگ کے وقت سے اب تک کے حالات کے اس خاص پہلو پر روشنی پڑ رہی ہے جس کا تعلق گذشتہ جون ۶۷ء کی جنگ اور اسرائیل کے خلاف محاذ میں مصر کے بنیادی کردار کے ساتھ ہے۔

اس خبر میں پہلی بار یہ اعتراف کیا گیا ہے کہ گذشتہ جون ۶۷ء کی عرب اسرائیل جنگ کے موقعہ پر مصری فوجوں نے اردن کے محاذ پر اسرائیل کے حملہ کے خلاف جنگ لڑی۔ حتیٰ کہ مصری فوجوں کی اہم ۱ نمبر پوری بٹالین کی موجودگی کا اعتراف کیا گیا ہے۔

اس خبر سے یہ بھی اندازہ ہوا کہ اردن کی خفیہ تنظیم "الفتح" کی تشکیل اور سرگرمیوں میں بھی مصر کی مذکورہ بالا فوجی بٹالین کا ہی ہاتھ کارفرما ہے۔

ساتھ ہی اس خبر سے یہ عقدہ بھی کھلا کہ اردن کی سرحدات پر اسرائیل کے بار بار حملوں کی وجہ اردنی سرحدات پر اور "الفتح" تنظیم کے اندر مصری افواج کی موجودگی ہے

اس خبر نے ایک بار پھر اس حقیقت کو واشگاف کر دیا ہے کہ اسرائیل اور اس کے حامیوں کے نزدیک اصل مجرم صرف مصر ہے، اور وہ اپنے عزائم کی تکمیل کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ مصر کو ہی سمجھتے ہیں۔ کیونکہ اردن کے محاذ سے لے کر نہر سویز اور بحر روم کے کنارے تک اسرائیل اور سامراجیوں کو مصر کا ہی خطرہ کھٹک رہا ہے۔

نئے وزیر خارجہ کا تقرر

حال ہی میں حکومت پاکستان نے وزارت خارجہ کے منصب پر میاں ارشد حسین کا تقرر کیا ہے، اور پیرزادہ صاحب نے اس منصب سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ اس نئے تقرر پر لائل پور کے ایک موقر اخبار نے جو تبصرہ کیا ہے۔ ذیل میں اُسے ملاحظہ فرمائیے۔ یہ تبصرہ اس لئے اہمیت رکھتا ہے کہ یہ ایک "مسلم لیگی" اخبار کا تحریر کردہ ہے۔

"میاں ارشد حسین کی نجی تربیت کا پس منظر کوئی بہت زیادہ حوصلہ افزا نہیں، ان کے والد مکرم میاں افضل حسین بہت بڑے ماہر تعلیم ضرور ہیں۔ لیکن ان کی علمی ہمدردیوں سے پاکستان استفادہ نہیں کر سکا۔ اسی طرح میاں سر فضل حسین کا رجحان طبع اور انداز فکر قائد اعظم کے انداز فکر سے ٹکرانے کے لئے پر تولتا رہا۔ یہ الگ بات ہے کہ میاں سر فضل حسین مرحوم کی وفات نے اس کھلے معرکے کا موقعہ نہ آنے دیا۔ تاہم سیاسی میدان میں وہ کمی پہلے کسی رنگ میں سر سکندر مرحوم نے اور آخر میں سر خضر حیات خاں ٹوانہ نے پوری کی۔ میاں ارشد حسین کے بطور وزیر خارجہ تقرر سے ایک بار پھر یہ حقائق سامنے آ گئے ہیں اور جب تک میاں ارشد حسین کو خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت سے یہ موقعہ نہیں مل جاتا کہ وہ پاکستان کے لئے کسی غیر معمولی شوق و محبت کا اظہار کریں اور صدر پاکستان کے صحیح معنوں میں عمدہ لیفٹیننٹ ثابت ہوں۔ عوام یہ سمجھنے پر مجبور ہیں، کہ پاکستان کی وزارت خارجہ کا دور کم و بیش وہی آ گیا ہے۔ جو چودھری ظفر اللہ خاں کے وقت تھا۔ ہم یہاں واضح کر دیتے ہیں کہ ہمارا مقصد کسی طرح بھی یہ نہیں کہ میاں ارشد حسین کے عقائد کا کوئی تعلق چودھری سر ظفر اللہ خاں سے ہے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ مخصوص عقائد کے باعث چودھری سر ظفر اللہ خاں اپنی جماعت کے لئے بے حد متعصب تھے اور ہیں۔ اور اس عصبیت میں وہ اسلام کو اپنے فرقے کے مقابلے میں غالباً دوسرا اور پاکستان کو کہیں اس کے بعد کا درجہ دیتے ہیں۔ ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ بیس سال کے بعد پاکستان کی وزارت خارجہ پر میاں ارشد حسین فائز ہوئے ہیں اور میاں ارشد حسین کا ذہنی تار و پود پاکستان کی تحریک سے منظم و استوار نہیں ہوا۔ اور جہاں تک میاں ارشد حسین کے فاضل والد مکرم میاں افضل حسین اور مکرم بزرگ میاں سر فضل حسین مرحوم کا تعلق ہے؟ وہ ذہناً سفید دنیا کے قریب ہیں۔ اور میاں سر فضل حسین تو چودھری سر ظفر اللہ خاں کو سیاست کے اعلیٰ مناصب پر لانے والوں میں ہیں۔ اس لئے قدرتی طور پر ان کے میلان طبعی کی نشان دہی ہو سکتی ہے۔

"عوام" لائلپور ۲۵ اپریل ۶۸ء

مشرق وسطیٰ

مصر کے عوام نے صدر ناصر کے سیاسی پروگرام کی حمایت میں ۹۹ فیصدی ووٹ ڈالے اور اس طرح ایک بار پھر دنیا پر یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ مصری عوام اپنے صدر کے ساتھ براہ راست رابطہ رکھتے ہیں اور پوری طرح ان کے منصوبوں اور پروگراموں سے متفق ہیں۔

ادھر صدر ناصر نے بار بار ہر جگہ اپنے عوام اور اپنی افواج سے یہ بات برملا کہہ دی ہے۔ اسرائیل سے جنگ ناگزیر ہے، جو شاید نہایت طویل، سخت اور فیصلہ کن ہو گی۔

شام کے صدر نے بھی یہ بات کہنے میں کسی تامل سے کام نہیں لیا ہے۔ الغرض عرب دنیا اسرائیل سے آخری اور فیصلہ کن ٹکر لینے کے لئے مسلسل تیاری میں لگی ہوئی ہے۔ اور اسرائیل کی مسلسل اشتعال انگیز کارروائیوں نیز سلامتی کونسل کے فیصلوں سے پیہم انحراف کے عمل نے دنیا کی رائے عامہ کو بھی اسرائیل کی اصل حقیقت سے آگاہ کر دیا ہے۔

اسرائیل کا موجودہ دم خم اب تمام تر امریکی سامراج کے بل بوتے پر ہے اور وہ اس زعم میں ہے کہ گذشتہ جنگ جون کی طرح آئندہ بھی جنگ اس کے حق میں جائے گی حالانکہ صورت حال اب اس کے برعکس ہے۔

مصر، شام و عرب ملکوں کی جدید جنگی تیاریوں کے علاوہ امریکہ، مشرق بعید میں اپنے وقار کی جنگ ہار چکا ہے اور جنوب ایشیا سے اس کے پیر اکھڑتے جا رہے ہیں۔

۱۰ مئی سے پیرس میں وہ شمالی ویٹ نام کے نمائندوں کے ساتھ مذاکرات امن کا آغاز کر رہا ہے۔

بحر روم سے خلیج فارس تک برطانوی اقتدار کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ روس کی پوزیشن بحر روم میں مضبوط ہو گئی ہے اور بحر ہند تک اس کا دخل بڑھ رہا ہے۔

گذشتہ جنگ جون کے موقعہ پر جو سیاسی و فوجی صورت حال مشرق وسطیٰ سے مشرق بعید تک امریکہ کے حق میں موجود تھی وہ اب باقی نہیں رہی۔

خود امریکہ کے اندر گوروں اور کالوں کے درمیان نزاع سنگین بن چکا ہے اور امریکہ کا داخلی امن و امان کسی وقت بھی درہم برہم ہو سکتا ہے۔ سوائے مغربی جرمنی کے یورپ میں کوئی ملک امریکہ کی پالیسیوں کا حامی نہیں رہا مگر مغربی جرمنی میں دھیرے دھیرے نازی ازم پھر سے فروغ پکڑنے لگا ہے۔

فرانس امریکہ اور برطانیہ دونوں کو عالمی سربراہی پر فائز نہیں دیکھنا چاہتا۔

امریکی سامراج نے اپنی حمایت کے ...... جو جال ایشیا و افریقہ کے نو آزاد ملکوں میں پھیلائے اور جن نیم سیاسی اور نیم مذہبی تحریکوں و تنظیموں کو اشتراکیت کی مخالفت کا محاذ دے کر اپنا بالواسطہ معاون مقرر کیا

باقی صفحہ ۸ پر

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھپوا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ گیٹ سے شائع کیا۔

بقیہ - کانفرنس کے شب و روز ——— (صفحہ آخر سے)

نماز ظہر کے بعد برکت علی ہال میں ایک خصوصی اجلاس مشاورت ہوا جس میں ۵۰۰ سے زیادہ خاص نمایندگان نے شرکت کی۔

عصر کے بعد پھر ایک خاص اجلاس برکت علی ہال میں منعقد ہوا جس میں بعض اہم ملکی امور زیر بحث آئے

رات جلسہ عام تھا۔ حاضرین و سامعین کے ٹھٹ کے ٹھٹ پنڈال سے سڑک تک لگے ہوئے تھے۔ صدارت حضرت مولانا بشیر احمد صاحب (سلہٹ) مشرقی پاکستان) نائب امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام نے فرمائی۔

مولانا قاری اظہار احمد صاحب تھانوی (لاہور) کی تلاوت کے بعد مولانا سعید علی ضیاء صاحب (ملتان) نے ایک مختصر سی نظم سے حاضرین کو بہرہ ور فرمایا۔ بعد ازاں سید محمد امین صاحب گیلانی نے حاضرین کو اپنی ولولہ خیز نظم سے محظوظ کیا۔

مولانا عبد المنان صاحب کی عربی نظم عرب اسرائیل کو بھی سامعین نے نہایت دلچسپی کے ساتھ سنا۔

اس جلسہ سے خطاب کرنے کے لئے سردار عبد القیوم صاحب سابق صدر آزاد کشمیر بھی تشریف لائے تھے۔ آپ نے نصف گھنٹہ سے زیادہ کی اپنی تقریر میں موجودہ حالات پر تبصرہ فرماتے ہوئے اس بات کا برملا اعتراف کیا کہ جمعیۃ علماء اسلام کی اس کانفرنس کے کامیاب منظر نے مجھے نہایت متاثر کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ملت کی حقیقی آواز یہ ہے اور علماء دین ہی پاکستانی مسلمانوں کے حقیقی نمایندے ہیں۔ ملک میں اصل ضرورت دینی انقلاب کی ہے۔

سردار صاحب موصوف کی تقریر کے بعد مشرقی پاکستان میمن شاہی کے مولانا محمد عارف صاحب ربانی نے اپنے زریں خیالات سے حاضرین جلسہ کو محظوظ فرمایا۔ اور مولانا محمد شفیق الرحمٰن اختر صاحب مہتمم مظاہر العلوم گاسباڑی سلہٹ (مشرقی پاکستان) نے سامعین کو اپنے ارشادات سے نوازا۔

آخر میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ نے جلسہ عام کو خطاب کیا۔ کم و بیش ایک لاکھ کے قریب حاضرین جلسہ نے حضرت مولانا ہزاروی کی یہ معرکۃ الآرا تقریر سنی۔

آپ نے چٹان اخبار اور پریس کی حالیہ ضبطی سے متعلق ایک قرارداد پیش فرماتے ہوئے

نصف شب تک جلسہ جاری رہا۔ باوجود بوندا باندی کے سامعین کی حاضری آخر تک بدستور قائم رہی۔

اتوار کا دن کانفرنس کا آخری دن تھا۔ مطبوعہ پروگرام کے مطابق دو اجلاس مقرر تھے۔

پہلا اجلاس دن کو ۹ بجے سے ½۱۲ بجے تک

دوسرا اجلاس رات کو بعد نماز عشاء۔

صبح سے ہی جلسہ گاہ میں عوام کی آمد شروع ہوگئی تھی آنے والے، کیمپ کے انتظام اور نظم وضبط کو خوشی و حیرانی کے ساتھ دیکھ رہے تھے۔ تین ہزار سے زیادہ باہر کے آئے ہوئے حضرات کیمپ میں مقیم تھے اور دو ہزار کے قریب بیرون کیمپ مختلف مقامات پر ٹھہرے ہوئے تھے۔

کارکنان و رضاکاران کی مستعدی اور ہمہ تن مشغولیت نیز ہمدردانہ و رفیقانہ باہمی تعاون نے ایسا سماں باندھ رکھا تھا کہ ہر دیکھنے والا عش عش کرنے پر مجبور تھا۔

کیمپ کی فضا میں پنج وقتہ نماز کی ادائیگی و اذان کی گونج نے ہر شخص کے جذبۂ دین کو تیز تر کر دیا تھا۔

۹ بجے جلسۂ عام شروع ہوا۔ صدارت جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب نائب امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام نے کی ــــ تلاوت قرآن اور نظم خوانی کے بعد تقریریں شروع ہوئیں۔

حضرت مولانا شمس الدین صاحب ناظم صوبائی جمعیۃ مشرقی پاکستان (ڈھاکہ) حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب فاضل ساہیوال، حضرت مولانا عبد الحکیم صاحب ناظم جمعیۃ راولپنڈی ڈویژن) و مہتمم مدرسہ فرقانیہ، پیر طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ حضرت مدنی حضرات نے دن کے اس اجلاس کو خطاب کیا۔

جلوس

ظہر کی نماز کے بعد کانفرنس کی طرف سے ایک عظیم جلوس نے شہر کی اہم شاہراہوں پر گشت کیا

مشرقی پاکستان سے آئے ہوئے نمایندگان جمعیۃ اور مغربی پاکستان کے ہر ہر ضلع اور ہر شہر سے تشریف لانے والے جمعیۃ کے رضاکاروں، مندوبوں و عہدہ داروں نیز لاہور کے دیندار باشندگان و علماء کرام پر مشتمل یہ جلوس جو تین سے چار میل تک لمبا تھا نہایت نظم و ضبط اور وقار و عظمت کے ساتھ جلسہ گاہ بیرون موچی دروازہ سے روانہ ہوا، اور میکلوڈ روڈ، مال روڈ، انارکلی وغیرہ سے گذرتا ہوا سرکلر روڈ پر آگیا اور شاہ عالمی بازار کے قریب سے ہوتا ہوا جلسہ گاہ موچی دروازہ پر ہی جاکر ختم ہوگیا۔

جلوس جن راستوں سے گذرا۔ ان راستوں کے دونوں طرف اہالیان شہر دو رویہ صفوں میں جلوس کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ فضا بار بار نعرہ ہائے تکبیر سے گونج رہی تھی۔ اسلام زندہ باد، تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد۔ جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد، اسلامی قانون جلد از جلد نافذ کرو، کے نعرے فضائے آسمانی تک بلند ہو رہے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ لاہور کے کوچہ و بازار اور در و بام عرصہ کی گراں خوابی کے بعد دفعتاً بیدار ہو اٹھے ہیں۔

جگہ جگہ جلوس پر پھولوں کی بارشیں کی گئیں۔ قائدین جلوس کے گلوں میں ہار ڈالے گئے اور جلوس کے احترام میں ہر راہ رو اور دکاندار گذرگاہ بسر و چشم ایستادہ ہوگئے۔ سب کے چہرے فرط مسرت و جوش سے دمک اٹھے۔ اور فرزندان توحید نئے حوصلوں اور امنگوں سے سرشار ہو رہے تھے۔

رات عشاء کی نماز کے بعد، کانفرنس کا آخری عام اجلاس تھا۔ اس رات بھی حاضری گذشتہ رات کے برابر تھی۔ پنڈال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اور پنڈال سے باہر سڑک تک لوگوں کے ٹھٹ کے ٹھٹ لگے ہوئے تھے۔

تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی سے جلسے کا آغاز ہوا صدارت مولانا حافظ نصر اللہ خاں صاحب خاکوانی رئیس بہاولنگر و خزانچی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام نے فرمائی۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے اس آخری اجلاس میں متعدد تجاویز پیش کیں۔ جنہیں اجلاس نے نہایت جوش و خروش اور کامل اتفاق سے منظور کیا۔

تین تجاویز مشرقی پاکستان کے مندوب مولانا محی الدین خاں صاحب نے پیش فرمائیں۔ اور ان پر وضاحتی تقریر فرماکر سامعین کو مسلمانان مشرقی پاکستان کے دینی جذبات و خیالات سے آگاہ کیا۔

مولانا غلام حیدر صاحب لورالائی۔ ڈاکٹر فدا حسین صاحب پشاور مولانا فخر الاسلام صاحب ہنگو نے اپنی سادہ مگر حقائق بیانی سے حاضرین جلسہ کو نہایت متاثر کیا۔

آغا شورش کاشمیری

بعد ازاں جناب آغا شورش صاحب کاشمیری اسٹیج پر تشریف لائے۔

آپ نے اپنی زبردست خطیبانہ تقریر میں بعض عجیب و غریب حالات پر روشنی ڈالی۔ آپ نے علماء حق اور علماء دیوبند کے ساتھ اپنی غیر متزلزل عقیدت مندی کا بار بار اظہار فرمایا۔

آپ نے حضرت مولانا درخواستی صاحب امیر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی قائد جمعیۃ علماء اسلام پر اپنے مکمل اعتماد کا اظہار کیا اور کہا کہ یہی وہ علماء حق ہیں۔ جن کے دم سے شاہ ولی اللہ کا مشن زندہ ہے اور جو اکابر اسلاف کا نمونہ ہیں۔

آپ نے اپنے مخلصانہ جذبات کا اظہار، علماء حق زندہ باد، جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد ..... کے نعروں کے ساتھ بار بار کیا۔

شورش صاحب کی تقریر کے بعد مولانا سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن۔ علامہ دوست محمد صاحب قریشی (تنظیم اہلسنت) مولانا عبد الرحمٰن صاحب میانوی (تحفظ ختم نبوت) نے اپنے اپنے ارشادات سے سامعین کو نوازا

آخر میں حضرت مولانا محمد اجمل صاحب (لاہور) ناظم استقبالیہ نے شرکاء اجلاس حاضرین و مندوبین کا شکریہ ادا کیا اور حضرت امیر مرکزیہ مولانا عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ کے دعائیہ کلمات پر اجلاس برخاست ہوا ـــ اس طرح یہ عظیم الشان تاریخی کانفرنس جو پاکستان کی دینی و سیاسی تاریخ میں سنگ میل کا درجہ رکھتی ہے ہوتے رات ختم ہوئی (کمال)

تازہ خواہی داشتن گر داغ ہا

علماءِ حق

"۲۳ ر ۲۴ ر ۲۵ ر مئی ۱۹۶۸ء کو لاہور میں منعقدہ کل پاک
ہے۔ مشرقی اور مغربی پاکستان کے علماء کرام کا یہ ا
پرجوش مظاہرہ نے ایک بار پھر اس امر واقعہ کو واشگا
بلند و بالا دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور ان کے نزدیک وہی ا
اجمعین اور اسلاف عظام رحمہم اللہ سے منتقل ہوتا ہوا
اس اسلام کے سوا وہ کسی دوسرے خود ساختہ اسلا
قابل قبول نہیں سمجھتے۔

کانفرنس کے انعقاد کے اس اہم موقعہ پر یہ بھی
ہوگا۔ جن کی مساعی کی بدولت یہ برصغیر پاک و ہند
ذیل میں مختصراً تاریخ پاک و ہند کے اس روشن

انگلستان کی ایسٹ انڈیا کمپنی کے نمائندوں نے ۱۸۰۳ء میں بادشاہ دہلی سے ملکی انتظام کا پروانہ جبراً لکھوا کر اعلان کر دیا کہ:-

"خلق خدا کی، ملک بادشاہ سلامت کا اور حکم کمپنی بہادر کا"۔

اس طرح انگریز نے نظام سلطنت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے کر پورے ملک کو اپنے آہنی پنجۂ استبداد میں جکڑ لیا۔ بڑے بڑے امراء، وزراء سپہ سالار اور والیان ریاست دم بخود رہ گئے۔ لیکن اس موقعہ پر انگریز کے خلاف جس مرد مجاہد نے جہاد کا اعلان کیا، سر پر کفن باندھ کر میدان عمل میں کود پڑا، اور ہندوستان کے دار الحرب بن جانے کا فتویٰ صادر کر کے علم بغاوت بلند کر دیا۔ وہ مرد جری حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

چنانچہ بیس برس تک علماء ملت اور مجاہدین امت جہاد بالسیف کے لئے تیاری کرتے رہے۔ اور آخر سید احمد شہیدؒ اور سید اسمٰعیل شہید کی سرکردگی میں حصول آزادی اور نظام اسلامی کے قیام کے لئے مسلح جدوجہد ہوئی۔ چھ سال مسلسل جنگ جاری رہی۔ کئی علاقے انگریز کے اقتدار سے نکل کر مجاہدین کے قبضے میں آ گئے۔ قریب تھا کہ انگریز ہندوستان سے بھاگ جاتے۔ مگر بدبختوں نے غداری کر کے انگریزوں کی امداد کی۔ اور ۱۸۳۱ء میں اپنوں کے ہاتھوں ..... مع سینکڑوں مجاہدین کے یہ رہنما شہید ہو گئے۔ اس کے بعد علماء اور ان کی جماعت ایک اور حملہ کی تیاریوں میں مصروف ہوئے چنانچہ تیس سال کی تیاری کے بعد ۱۸۵۷ء میں پھر وہ سر بکف میدان جنگ میں کود پڑے اور جہاد کے شرائط پورے کرنے کے لئے تھانہ بھون میں باقاعدہ آزاد اسلامی خلافت قائم کر دی۔ جس کی تشکیل یوں ہوئی۔

امام خلافت - مولانا حاجی امداد اللہ صاحبؒ
سپہ سالار افواج - حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ
قاضی عدالت - حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ
افسر میمنہ - حضرت مولانا محمد منیر صاحبؒ
افسر میسرہ - حضرت مولانا حافظ محمد ضامن صاحبؒ

اور ان کے ہزاروں شاگرد، مرید اور معتقدین جہاد میں شامل ہوئے۔ چنانچہ ۲۲ مارچ ۱۸۵۷ء کو ایک بار پھر انقلاب برپا ہوا۔ ہر شہر اور ہر قصبہ جنگ آزادی کا مورچہ بن گیا۔ یہاں تک کہ عام لوگوں کے علاوہ انگریزی فوج کے ہندوستانی سپاہیوں نے بھی بغاوت کر دی۔ ایک طرف جدید آلات حرب و ضرب، توپ و تفنگ اور دوسری طرف پرانی قسم کے ہتھیار، توڑے دار بندوق، نیزے تلوار اور برچھے تھے لیکن انگریزی فوج اور پولیس کی طاقت مغلوب ہو گئی۔ اور آخری فتح و نصرت کا نقارہ بجنے ہی والا تھا کہ دہلی پر انگریزوں کے قبضہ کی خبر پہنچی۔ بہادر شاہ ظفر کے وزیر اعظم مرزا الٰہی بخش اور ننگ وطن مرزا مغل غداری کر کے انگریزوں سے مل گئے اور اپنی مکاری و دغا بازی سے آخری مغل تاجدار کو انگریزوں کے حوالے کر دیا۔ اس طرح دوسری جنگ آزادی بھی ناکام ہو گئی۔

انقلاب ۱۸۵۷ء میں حصہ لینے والے جن علماء نے جام شہادت نوش کیا۔ پھانسی پر لٹکائے گئے اور عمر قید کی سزا پائی۔ جن کی بے مثال جدوجہد آزادی تاریخ کے صفحات پر روشن ہے۔ ان میں سے چند ایک کے اسمائے گرامی یہ ہیں:- مولانا احمد اللہ شاہ صاحب۔ مولانا فضل حق صاحب خیر آبادی۔ مفتی صدر الدین صاحب آزردہ، مولانا عبد القادر صاحب، قاضی فیض اللہ صاحب۔ مولانا فیض احمد صاحب بدایونی۔ ڈاکٹر مولوی وزیر خاں صاحب - سید مبارک شاہ صاحب رامپوری۔ مولوی پیر علی صاحب پٹنہ مولانا محمد جعفر صاحب تھانیسری - مولانا امام بخش صاحب صہبائی۔ مفتی عنایت احمد صاحب کاکوری۔ مولوی تبارک علی صاحب۔ مفتی مظہر کریم دریا آبادی۔ مولانا یحییٰ علی صاحب مولانا فضل رسول صاحب بدایونی۔ مفتی انعام اللہ صاحب مفتی لطف اللہ صاحب علی گڑھی۔ مولانا فضل امام صاحب خیر آبادی۔ مولانا ابوسعید صاحب۔ مولانا رضی الدین صاحب، مولانا لیاقت علی صاحب الہ آبادی۔ مولانا حاجی امداد اللہ صاحب تھانویؒ۔ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ۔ مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی (بانی دار العلوم دیوبند) حافظ محمد ضامن صاحب، مولانا محمد منیر صاحب وغیرہ رحمہم اللہ اجمعین۔ چونکہ علماء حق کے جوشِ خطابت اور فتویٰ جہاد سے یہ آگ بھڑک اٹھی تھی۔ اور یہی حضرات پوری تحریک کے روح رواں تھے۔ اس لئے ناکامی کے بعد یہی سب سے زیادہ تختۂ ظلم و ستم بنے۔

ہزاروں شہید کئے گئے۔ توپوں سے اڑا دیئے گئے۔ عمر قید بہ عبور دریائے شور کی سزائیں، جسمانی اذیتیں وغیرہ انسانیت سوز مظالم کے شکار ہوئے۔ شاہراہ عام پر پھانسی گھر بنائے گئے۔ زندہ مسلمان علماء کو سور کی کھال میں سلوا کر ابلتے تیل کی کڑھاؤں میں ڈالا گیا۔ سکھ رجمنٹ سے علی رؤس الاشہاد بد اخلاقی کا ارتکاب کرایا گیا۔ مسجد فتحپوری سے لال قلعہ کے دروازے تک درختوں کی شاخوں پر مسلمان علماء کی لاشیں لٹکائی گئیں۔ مؤلف تبصرۃ التاریخ لکھتا ہے کہ صرف سات دن میں ستائیس ہزار مسلمان قتل کئے گئے۔ جن میں ستائیس نفر شاہی خاندان کے افراد تھے۔

انقلاب ۱۸۵۷ء کی ناکامی نے جہاد بالسیف کے تمام امکانات ختم کر دیئے۔ حریت پسندوں کو فنا کرنے کے لئے انگریز نے اپنی پوری قوت صرف کر دی۔ اب انگریز مطمئن ہوا کہ ہم نے آزادی کی شمع ہمیشہ ہمیشہ کے لئے گل کر دی ہے، اور اس نے مسلمان کو اسلام سے برگشتہ کرنے کے لئے پورے ملک میں ایک طرف مشن سکول مشن کالج اور مشن ہسپتال کھول دیئے۔ دوسری طرف عیسائی پادری عیسائیت کی تبلیغ کر کے نکل کھڑے ہوئے اور مسلمانوں کے علوم و معارف اور تہذیب و تمدن خطرے میں پڑ گئے جب علماء کرام نے دیکھا کہ آزادی سلب ہو گئی ہے۔ جہاد بالسیف کے ذرائع منقطع ہو چکے ہیں تو انہوں نے کفرستان ہند میں اسلام کی تحفظ و بقاء کے لئے دوسری تدابیر شروع کر دیں۔ ۳۰ مئی ۱۸۶۷ء میں دیوبند کی مسجد چھتہ میں حضرت مولانا نانوتویؒ کی سرپرستی میں ایک دار العلوم کی بنیاد رکھی گئی۔ یہی دار العلوم ایک طرف علوم اسلامیہ عربیہ کی سب سے بڑی درسگاہ بنی۔ اور دوسری طرف تحریک آزادی کا سب سے بڑا مرکز بنا۔ چنانچہ ۱۸۸۰ء میں جب شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ دار العلوم دیوبند کے صدر مدرس مقرر ہوئے تو ان کے حلقۂ درس میں نہ صرف ہندوستان کے طلبہ بلکہ حجاز شریف، موصل، بصرہ، بلخ و بخارا، قندھار و کابل اور ترکستان و چین و برما اور افریقہ تک کے طلبہ شامل رہے آپ درس و تدریس کے ساتھ ساتھ اپنے متوسلین کے دلوں میں انگریزوں کی مخالفت کا بیج بوتے رہے۔ اور حکومت برطانیہ جیسی عظیم طاقت سے ٹکر لینے کی تیاری کرتے رہے۔ جب یہ تیاری مکمل ہوئی تو حضرت شیخ الہند نے ثمرۃ التربیت کے نام سے ایک خفیہ جماعت بنائی ا جو ہندوستان کی تمام انقلابی اور سیاسی جماعتوں میں سب سے پہلے عالم وجود میں آئی۔ آپ کے جانباز شاگرد اور سرفروش معتقدین ہزاروں کی تعداد میں اس جماعت میں شامل ہو گئے۔ جن میں سرگرم کارکن مولانا عبید اللہ سندھی مولانا عزیر گل کاکاخیل۔ مولانا محمد میاں۔ مولانا احمد اللہ پانی پتی مولانا ظہور محمد صاحب سہارنپوری۔ مولانا محمد صادق صاحب کراچوی۔ مولانا فضل ربی و مولانا فضل محمود پشاوری۔ مولانا فضل اکبر باغستانی، مولانا محمد احمد چکوال۔ مولانا جمیل صاحب کیرانوی وغیرہ تھے۔

حضرت شیخ الہند نے جن دیگر مشاہیر کو ہمنوا بنایا ان میں مولانا فضل واحد حاجی صاحب ترنگزئی۔ مولانا ارشاد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جھنڈا پیر شیخ عبد الرحیم صاحب سندھی جو اچاریہ کرپلانی کے بڑے بھائی تھے مشرف با سلام ہو کر تحریک میں شامل ہو گئے - مولانا ابو الحسن تاج محمود سجادہ نشین امروٹ شریف۔ مولانا ابو سراج غلام محمد سجادہ نشین دین پور شریف۔ مولانا سیف الرحمٰن قندھاری۔ ڈاکٹر انصاری۔ حضرت شاہ عبد الرحیم رائے پوری۔ خان عبد الغفار خان۔ مولانا محمد مبین

کہ بازخواں ایں قصۂ پارینہ را

امتِ مسلمہ

کانفرنس تاریخ پاکستان میں سنگ میل کا درجہ رکھتی
ملک بھر کے دیندار مسلمانوں کی بے پایاں دلچسپی کے
کے مسلمان اپنے اس وطن عزیز میں صرف اسلام کو
النبیین صلی اللہ علیہ وسلم، صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم
کے نمائندے عہد حاضر کے علماء حق تھے اور ہیں، اور
ت، گروہ یا فرد کی طرف سے پیش کیا جا رہا ہو،

کی مسلسل جدوجہد و قربانیوں کا ذکر غیر مناسب نہیں
ایک علیحدہ مملکت پاکستان کے نام سے وجود میں آئی

خطیب دیوبند اور محمد ابراہیم راندھیری خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

تحریک کا مرکز دیوبند اور برانچیں پیر گوٹھ جھنڈا، دین پور شریف، امروٹ شریف، کراچی کھڈہ، دہلی، چکوال، یاغستان علاقہ مہمند وغیرہ میں کھول دی گئیں

حضرت شیخ الہند نہایت مخفیہ طور پر بیعت جہاد لینے لگے۔ چونکہ ہندوستان کے اندر علم جہاد بلند کرنا ناممکن تھا اس لئے آپ نے شاگردوں اور رفقاء کی وساطت سے اپنی تمام تر سرگرمیوں کا مرکز یاغستان بنایا اور دوسری طرف نہایت مخفیہ رازداری کے ساتھ غیر ممالک میں انگریزوں کے خلاف تحریک شروع کی

چنانچہ مولانا برکت اللہ صاحب بھوپال کی سرکردگی میں ایک انقلابی پارٹی ہندوستان سے نکلنے میں کامیاب ہوگئی جس میں چند غیر مسلم بھی شامل تھے۔ یہ پارٹی امریکہ، فلپائن ملایا، جرمنی، ہانگ کانگ، مصر، ترکی، جاپان، روس افغانستان اور چین میں پھیل گئی۔ ہردیال نے امریکہ سے "غدر" کے نام سے ایک اخبار نکالا۔ قسطنطنیہ سے "جہان اسلام" نامی اخبار ابوسعید نے نکالا۔ اور ٹوکیو سے مولانا برکت اللہ نے "اسلامک فریٹرنٹی" جاری کیا۔ اس پارٹی نے سنہ ۱۹۰۶ء میں انقلاب ہند کے نام سے ایک انجمن بنائی۔ جس میں بعض ترک، جرمن اور مصر کے باشندوں کو بھی شریک کیا یہ لوگ ممالک غیر میں انگریزوں کے خلاف پروپیگنڈا میں مصروف ہو گئے۔ ان سب کا رشتہ شیخ الہند سے ملتا تھا۔ ہندوستان کی تازہ سیاسی صورت حال کے تقاضا پر ثمرۃ التربیت کو منظم تر کرنے اور ہندوستان گیر جماعت بنانے کی اشد ضرورت محسوس ہوئی۔ لہٰذا دارالعلوم دیوبند کے سالانہ اجلاس دستار بندی منعقدہ سنہ ۱۹۱۰ء میں ثمرۃ التربیت کو "جمعیۃ الانصار" کے نام سے منظر عام پر لایا گیا۔ جمعیۃ الانصار کے اعلان پر فوراً ڈاکٹر مختار احمد انصاری۔ مولانا ابوالکلام آزاد، حکیم اجمل خاں، مولانا محمد علی جوہر اور نواب وقار الملک جیسے اکابر جمعیۃ میں باقاعدہ شامل ہو گئے۔ مولانا عبیداللہ سندھی جمعیۃ کے پہلے سیکرٹری منتخب ہوئے۔ جمعیۃ کا پہلا ہنگامہ خیز اجلاس ۱۵ تا ۱۷ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء شہر مراد آباد میں منعقد ہوا جس میں ایک منصوبہ بنایا گیا۔ جس کے اہم نکات حسب ذیل ہیں:-

(۱) غیر ممالک میں انگریزوں کے خلاف شدید پروپیگنڈا کے لئے اقوام عالم کی حمایت کی جائے۔

(۲) ترکی، روس، جرمنی، جاپان، اور افغانستان وغیرہ حکومتوں کو آمادہ کیا جائے۔ کہ وہ ہندوستان کو آزاد کرانے میں ہماری امداد کریں۔

(۳) سرحدات پر انگریزوں کے مقابلہ کے لئے علم جہاد بلند کیا جائے اور مسلح جنگ لڑی جائے۔

(۴) اندرون ملک ایسی سرفروش اور جانباز جماعت تیار کی جائے۔ جو حکم ملنے پر بیک وقت انگریزوں کو ملک سے نکالنے کا کام شروع کر دے

اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے مولانا محمد علی جوہر نے اپنے انگریزی اخبار "کامریڈ" اور مولانا ابوالکلام آزاد نے "الہلال" کے ذریعہ مسلمانوں میں زبردست بیداری پیدا کر دی۔ جس سے عام مسلمانوں کے علاوہ مغرب زدہ اور انگریز پرست طبقہ بھی متاثر ہوا۔ یہاں تک کہ علی گڑھ والوں نے اپنے نام کے ساتھ علیگ لکھنا ترک کر دیا۔ جو انگریزوں سے نفرت کا اظہار تھا۔

اسی سال اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء میں جنگ بلقان شروع ہوئی۔ برطانیہ نے ترکوں کے خلاف بلقانی ریاستوں کو امداد دی۔ جس سے مزید حالات خراب ہوئے۔ اُدھر حاجی صاحب ترنگ زئی کو اس بات پر راضی کیا گیا کہ وہ انگریزوں کی عملداری سے نکل کر یاغستان میں مرکز جہاد قائم کریں۔ مولانا عزیر گل اور مولانا عبیداللہ سندھی کی معرفت امداد اور اسلحہ یاغستان پہنچایا جاتا رہا۔ رفتہ رفتہ تمام ہندوستان سے ہر قسم کی مالی امداد اور گولہ بارود لوگ یاغستان پہنچانے لگے۔ چنانچہ بقول ڈاکٹر ہنٹر کہ "دو ہزار میل سے ان کا رسد اور ان کے آدمی جہاد کے لئے سرحد پر جاتے تھے اور بنگالی مثل افغانیوں کے بہادری سے لڑتے تھے"۔

چنانچہ حاجی صاحب ترنگ زئی رح نے علاقہ مہمند میں انگریزوں کے خلاف مورچہ مضبوط کر دیا۔ اسی اثنا میں جنگ عظیم چھڑ گئی۔ انگریزوں نے عدن اور بصرہ میں فوجیں اتار دیں اور ترکی و حجاز پر ایک ساتھ حملہ کیا۔ ترکی نے بھی اعلان جنگ کر دیا۔ جس سے ہندوستان میں ہلچل پیدا ہو گئی، اور انگریزوں سے عام نفرت و بیزاری پھیل گئی۔ حضرت شیخ الہند رح نے مولانا عزیر گل صاحب کو حاجی صاحب ترنگزئی کے پاس مخفیہ ہدایات دے کر بھیجدیا کہ یہ موقع ہے کہ آزاد قبائل سے انگریز کے خلاف محاذ کھولا جائے۔ چنانچہ بیشمار مجاہدین حاجی صاحب رح کے پاس جمع ہو گئے۔ شاہ اسماعیل شہید رح کی جماعت مجاہدین سمر قند بھی ان کے ساتھ آ کر مل گئی۔ اِدھر یورپ میں انگریزی فوج متعدد محاذوں پر مصروف پیکار تھی۔ ادھر سرحدی لڑائی نے ان کے اوسان خطا کر دیئے۔ پہاڑی جنگ میں ماہر پٹھان مجاہدین نے ایسی داد شجاعت دی کہ انگریز فوج کے چھکے چھوٹ گئے۔ چند ماہ میں کروڑوں روپے کا مالی اور ہزاروں کا جانی نقصان ہوا۔ ڈاکٹر ہنٹر اپنی کتاب "ہندوستانی مسلمان" کے صفحہ ۸۴۷ پر لکھتا ہے کہ:-

"سرحد کی لڑائی میں ہم نے کافی نقصان اٹھانے کے بعد یہ سبق حاصل کیا تھا کہ مجاہدین کے خلاف مہم روانہ کرنا دنیا کے ۵۲ ہزار جنگجو اور بہادر انسانوں کی مجموعی طاقت کے ساتھ جنگ کرنا ہے"۔

اندرون ملک عظیم بے چینی اور انگریزوں سے عام نفرت بڑھتی گئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

انگریز جنگ عظیم میں شامل تھے۔ سرحدی علاقہ مہمند میں جہاد جاری تھا اور انقلابی پارٹی تمام دنیا میں انگریزوں کے خلاف سرگرم عمل تھی۔ ان حالات و اسباب کے پیش نظر حضرت شیخ الہند نے سوچا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ان تمام منتشر قوتوں کو ایک مرکز پر جمع کر کے فیصلہ کن وار کر دیا جائے۔ چنانچہ مولانا عبیداللہ سندھی کو کابل روانہ کر دیا گیا۔ جو پیدل پہاڑی راستوں سے بغیر پاسپورٹ کے حدود افغانستان میں داخل ہوئے۔ انقلابی نوجوان روس، ترکی، جرمنی، جاپان اور دیگر ممالک سے وہاں پہنچ گئے۔ باہمی مشاورت اور حکومتِ افغانستان کی حمایت سے کابل میں آزاد ہند حکومت قائم کر دی۔ جس کے صدر راجہ مہندر پرتاپ وزیر اعظم مولانا برکت اللہ، وزیر خارجہ مولانا عبیداللہ سندھی منتخب ہوئے۔ جنود اللہ کے نام سے آزاد ہند فوج قائم ہوئی۔ جس کے کمانڈر انچیف خود شیخ الہند رح قرار پائے۔ مدینہ منورہ ہیڈ کوارٹر تجویز ہوا۔ جس کے ماتحت قسطنطنیہ، کابل اور مختلف مقامات میں ذیلی ہیڈ کوارٹر مقرر ہوتے تھے۔ جنود اللہ میں بارہ فیلڈ مارشل اور لاہور سے خفیہ نکلے ہوئے طلباء میں سے ایک میجر جنرل ایک کرنل اور چھ لیفٹیننٹ نامزد ہوئے آزاد ہند حکومت نے قائم ہوتے ہی مختلف ممالک میں اپنے وفود روانہ کر دیئے۔ جس کے نتیجہ میں جرمنی اور ترکی نے ہر قسم کی امداد کا وعدہ کیا۔ حکومت افغانستان نے آزاد ہند حکومت کے ساتھ ہندوستان پر قبضہ دلانے میں پوری پوری امداد کا عہد و پیمان کر لیا۔

اِدھر یاغستان میں جذبۂ جہاد تیز سے تیز تر ہونے لگا۔ اِدھر جنگ کے شعلوں نے برطانیہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اندرون ملک مخفیہ جانباز جماعت حکم کی منتظر کھڑی تھی۔ اب شیخ الہند رح نے مولانا محمد میاں المعروف مولانا منصور انصاری کو بھی کابل روانہ کر دیا۔ فروری سنہ ۱۹۱۵ء کی ایک تاریخ مقرر کر دی۔ اور طے پایا کہ اس روز ہندوستان میں مقیم انگریزوں کو بیک وقت گرفتار کر کے گرفتار اور مزاحمت کی صورت میں قتل کر دیا جائے سرحد سے باقاعدہ ہندوستان پر مسلح حملہ ہو۔ اندرون ہند عام بغاوت کر دی جائے، اور آزاد ہند حکومت فوراً کابل سے ہندوستان منتقل ہو کر ملک پر قبضہ کر لے۔

مولانا منصور انصاری کابل پہنچ گئے۔ عنقریب انگریزی اقتدار کا خاتمہ ہونے والا تھا، اور یہ سکیم انتہائی رازداری سے پایۂ تکمیل کو پہنچنے والی تھی۔ کہ "آزاد حکومت" کی جو گفتگو امیر افغانستان حبیب اللہ خاں سے ہو رہی تھی وہ حرف بہ حرف برٹش گورنمنٹ کے ذریعے وائسرائے ہند کو پہنچ گئی۔

انگریز قبل از وقت پوری اسکیم سے خبردار ہو گیا۔ اور اس نے سازش کا حربہ استعمال کر کے افغانستان سے مجاہدین کو اسلحہ کی سپلائی رکوادی۔

دوسری طرف ہندوستان میں سی آئی ڈی کی پوری مشینری اور برطانوی حکومت کی کل طاقت حرکت میں آگئی فوراً جمعیۃ الانصار کے راہنما مولانا ابو الکلام آزاد، مولانا محمد علی، مولانا شوکت علی، مولانا حسرت موہانی وغیرہ رحمہم اللہ کو گرفتار کر کے نظر بند کر دیا۔ اس کے علاوہ ہزارہا گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ جو حجاز پہنچ چکے تھے۔ ترکی حکومت سے امداد لینے کی غرض سے حجاز سے نکل کر جدہ پہنچے کہ غدار شریف مکہ نے حضرت کو گرفتار کر کے انگریزوں کے حوالے کر دیا۔ استنبول مشن کو انگریزوں نے ایران میں گرفتار کیا۔ ڈاکٹر متھرا سنگھ کو لاہور میں پھانسی دے دی گئی۔ شیخ محمد ابراہیم کو انگریزی کارندوں نے سرحد افغانستان پر شہید کر دیا۔ مولانا منصور انصاری اور مولانا سیف الرحمن کو جلال آباد میں نظر بند کر دیا گیا۔ مولانا عبید اللہ سندھی مع مجلس رفقاء کے کابل کے ایک تنگ و تاریک مکان میں قید کر دیئے گئے راجہ مہندر پرتاپ مزار شریف میں پناہ گزین ہو گئے۔ اس طرح بعض غداریوں نے حضرت شیخ الہند اور ان کے جانباز حریت پسندوں کی یہ عظیم سکیم ناکام بنا دی گئی ؎

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ بامن ہرچہ کرد آں آشنا کرد

جنگ عظیم اول ختم ہوئی۔ اب انگریز کی شہنشاہیت کے وسیع رقبہ میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا۔ ہندوستان مکمل طور پر غلامی کی زنجیروں میں جکڑا گیا۔ اور کسی کو مجال لب کشائی نہیں رہی۔ انگریز نے مطمئن ہو کر سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا چنانچہ رہائی کے بعد رہنمایان قوم نے سوچا کہ اب کوئی ایسی صورت پیدا ہو کہ تحریک آزادی زندہ ہو سکے۔ کیونکہ مسلح انقلاب کے تمام امکانات ختم ہو گئے تھے۔ لہٰذا مولانا ابو الکلام آزاد، مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی نے خلافت کمیٹی قائم کر دی۔ ادھر ڈاکٹر انصاری، مولانا عبد الباری فرنگی محلی، مولانا آزاد سبحانی۔ مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی مفتی کفایت اللہ صاحب۔ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری مولانا احمد سعید صاحب اور مولانا عبد اللطیف صاحب دہلوی وغیرہم خلافت کمیٹی میں شامل ہو گئے۔ مسلم لیگ اور کانگرس دونوں خلافت کمیٹی کی پشت پناہ بن گئیں۔

علماء ملت نے تحفظ ملت اور مسلمانوں کی مذہبی رہنمائی کے لئے ایک جداگانہ سیاسی جماعت جمعیۃ علماء ہند کے نام سے قائم کی۔ جس کی خشتِ اول شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے پر مبنی تھی۔ جمعیۃ کا پہلا اجلاس بمقام امرتسر ۲۸ ردسمبر ۱۹۱۹ء کو مولانا عبد الباری فرنگی محلی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اسی سال امرتسر ہی میں خلافت کمیٹی کا جلسہ مولانا شوکت علی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اسی سال امرتسر ہی میں مسلم لیگ کا اجلاس حکیم اجمل خاں کی صدارت میں اور کانگرس کا پنڈت موتی لال آنجہانی کی صدارت میں ہوا مگر ہندوستان کی تمام سیاسی جماعتوں میں سب سے پہلے جمعیۃ علماء ہند نے مکمل آزادی کا ریزولیوشن اس اجلاس میں پاس کر دیا۔ کانگرس نے دس سال بعد ۳۱ ردسمبر ۱۹۲۹ء کو پنڈت جواہر لال نہرو کی صدارت میں بمقام لاہور سالانہ اجلاس میں مکمل آزادی کا مطالبہ کیا۔ اور مسلم لیگ نے ۱۸ سال بعد ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو بمقام لکھنؤ قائد اعظم محمد علی جناح کی صدارت میں مکمل آزادی کا ریزولیوشن پاس کیا یہ ایک عظیم غلط فہمی تاریخ سے عدم واقفیت اور جمعیۃ علماء بلکہ مسلمانان ہند سے بے انصافی ہے کہ لوگ کانگرس کو آزادی کی پہلی داعی جماعت سمجھتی ہے۔ بلکہ حقیقت میں جمعیۃ علماء مکمل آزادی کی پہلی داعی جماعت ہے۔ جس نے ۱۹۱۹ء کے اپنے پہلے اجلاس میں مکمل آزادی کے مطالبہ کی قرارداد پاس کی۔

جمعیۃ علماء کے پلیٹ فارم سے شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی۔ مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاری۔ مولانا احمد سعید صاحب، مفتی کفایت اللہ صاحب، امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری۔ امام الہند مولانا ابو الکلام آزاد۔ مولانا عبد الرحیم صاحب پوپلزئی، حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی۔ مولانا سید سلیمان ندوی۔ مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی رحمہم اللہ وغیرہ علماء نے آئینی و عوامی جنگ کا آغاز کیا اور قیام پاکستان کی تحریک میں حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا حسرت موہانی وغیرہ علماء حضرات میدان عمل میں نکل آئے اور پورے ملک میں پاکستان کے حق میں شرعی فتوے صادر کر دیئے۔

الغرض وہ تحریک جو ۱۸۰۳ء میں شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے سے جاری ہوئی۔ ۱۴ ر اگست ۱۹۴۷ء کو اپنی آخری منزل پر پہنچی۔ ہندوستان بھی آزاد ہوا۔ اور برصغیر کے ایک حصہ میں ایک اسلامی سلطنت بھی کرۂ ارض پر جلوہ گر ہو گئی۔ اور پاکستان قائم ہوا۔ مولانا شبیر احمد عثمانی نے پاکستان کی پہلی پارلیمنٹ سے قرارداد مقاصد پاس کرائی۔

اس طرح علماء حق نے اپنی ڈیڑھ سو سالہ جانگسل مساعی سے اس خطۂ ارض کو پھر اس قابل بنا دیا، کہ مسلمان آزادانہ اپنے دین پر عمل پیرا ہو سکیں اور اپنی تعمیر نو کا کام جاری رکھ سکیں۔

لیکن افسوس کہ مسلمانان پاک و ہند کے خواب کی یہ تعبیر ابھی تک پوری نہیں ہو سکی۔

ابھی تک نہ صرف یہ کہ اسلامی نظام حکومت یہاں قائم نہیں ہو سکا۔

بلکہ اس مملکت خداداد کو بعض نوخیز طبقوں اور غیر اسلامی عناصر نے اپنی خود غرضانہ جولانیوں کا میدان بنا ڈالا ہے۔ اس نازک موقعہ پر قوم و ملک کو ایک بار پھر علماء حق کی رہنمایانہ مساعی کی ضرورت لاحق ہو گئی ہے تاکہ اللہ کا دین اس سرزمین پر غالب آسکے مسلمان عوام آزادی و خوشحالی کی زندگی بسر کرنے کے قابل ہو سکیں۔ اور دنیا پھر ایک بار دین حق کی برکات کا مشاہدہ کر سکے

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان اسی مقصد و منشاء کی تکمیل کے لئے سرگرم و کوشاں ہے۔ آیئے آپ بھی اس قافلۂ حق کے رفیق بن کر اپنے اسلاف کے تاریخی سلسلہ کی ایک کڑی بن جایئے جس کی امامت و قیادت کا پہلا سرا حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہے۔ جس کی پیشوائی صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے فرمائی جسے ہر عہد کے علماء حق مستحکم و مضبوط بناتے رہے۔

بقیہ شذرات

وہ اب اپنا بھرم کھو چکی ہیں۔ ایشیا و افریقہ کے عوام ان کی اصل حقیقت سے واقف ہو چکے ہیں۔ مسلمان ملکوں کے عوام بھی ان چہروں کو اچھی طرح پہچان گئے ہیں جو اسلام کا نام لے کر اور اشتراکیت کا ہوا دکھا کر مسلمانوں کو بالواسطہ امریکی سامراج کے اغراض کا آلہ کار بنانے کی مہم چلاتے رہے ہیں

اور بظاہر اب ایسے آثار بھی نظر نہیں آتے کہ امریکی سامراج ایشیائی افریقی عوام اور مسلمانان عالم کے اندر اپنا اعتماد قائم کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ نہ اب کسی اقتدار یا تنظیم میں یہ حوصلہ رہا ہے۔ کہ وہ امریکی سامراج کی علانیہ حمایت کر سکے۔

حالات کے اس پیش منظر میں آئندہ عرب اسرائیل جنگ گذشتہ جنگ جون کے قطعی برعکس نتائج کی حامل ہو گی۔

مسلمانان مشرقی پاکستان کے مطالبات

(بسلسلہ ص ۳)

(۱) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مشرقی پاکستان کو دفاعی لحاظ سے خود کفیل کیا جائے۔

(۲) مشرقی پاکستان کی سب سے بڑی تجارت پٹ سن کی صنعت کو قومیایا جائے۔

(۳) مشرقی اور مغربی پاکستان کے تعلقات کو بہتر اور مضبوط کرنے کے لئے ناچنے گانے والیوں فاحشہ عورتوں اور اسلام دشمن عناصر کو یہاں وہاں بھیجا جاتا ہے۔ یہ اجلاس اس طریق کار کو ارباب اقتدار و حکام کے ذاتی غیر اسلامی رجحانات کا نتیجہ اور نہایت افسوسناک تصور کرتا اور اس کی شدید مذمت کرتا ہے۔

محرک — مولانا محمد اجمل صاحب لاہور
موید — مولانا محی الدین صاحب ڈھاکہ مشرقی پاکستان

امن کے قیام کا مطالبہ یہ اجلاس حبیب آباد ضلع کے مختلف قبائل کے درمیان قتل و غارت پر اظہار افسوس کرتا ہے اور ان سے درخواست کرتا ہے کہ خدا را اس کو ختم کر دیں۔ نیز یہ اجلاس صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہاں جلد از جلد امن قائم کر کے اپنے بارہ میں بدگمانیوں کو رفع اور ضلع بھر میں پھیلی ہوئی دہشت کو دور کرے۔

مفتی محمد یوسف صاحب کی خدمت میں

(از حضرت مولانا زاہد گکھڑوی ضلع گوجرانوالہ)

جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک کے بانی سابق حضرت اعلیٰ حاجی صاحب قادری اکوڑہ خٹک رحمۃ اللہ علیہ تھے، ان کے مدرسہ میں ایک مودودیے کی موجودگی افسوسناک ہی نہیں حیرت انگیز ہے۔ پھر اس مدرسہ میں ایک ایسی ذات شریف بھی ہے جو جعلی مفسر مودودی کی تفہیم القرآن کا پشتو ترجمہ کر رہی ہے۔

مودودی صاحب نے صحابہ کرامؓ اور انبیاء عظام علیہم السلام کی شان میں جو بیہودگیاں کی ہیں اور جس طرح سبائیت اور رفض کا راستہ صاف کرنے کی ناپاک و ناکام کوشش کی ہے اہل اسلام اس کی وجہ سے جامعہ کے اندر مفتی یوسف کی موجودگی کے علل غامضہ پر سوچ رہے ہیں۔ یہ یوسف بے کارواں انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صفائی میں مودودی کو ملامت نہیں کرتا، اُلٹے مودودی کی باتوں کو حق ثابت کرنے پر ادھار کھائے بیٹھا ہے۔ یہ عجیب ذات ہے۔ پہلے اس کو سوات کے محکمہ قضاۃ سے نکالا گیا۔ پھر دار العلوم حقانیہ سے نکالا گیا۔ پھر توبہ کر کے دار العلوم حقانیہ میں گیا، مگر پھر وہاں سے نکالا گیا۔ اب یہ جامعہ میں جا گھسا ہے۔

ہماری سمجھ میں یہ آتا ہی نہیں ہے کہ مودودی جیسے مشتبہ آدمی کے ساتھ کوئی شخص بغیر لالچ کے اس طرح چمٹا رہ سکتا ہے۔ بہرحال عام اہل اسلام کے سمجھنے کے لئے یہ کافی ہے کہ دار العلوم دیوبند، مظاہر علوم سہارنپور، علماء دہلی مفتی اعظم مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب، حضرت شیخ الحدیث نصیر الدین صاحب غور غشتی، ندوۃ العلماء لکھنؤ، حضرت شیخ الاسلام مدنی رح، حضرت شاہ رائے پوری رح، حضرت لاہوری رح اور عام علماء اہلسنۃ جمعیۃ علماء اسلام، تحفظ ختم نبوت، تنظیم اہلسنت، علماء بریلی، علماء اہلحدیث کے متفقہ فیصلہ اور تحقیق کے مقابلہ میں مودودی کو حق پر سمجھنا سب سے بڑی گمراہی ہے۔ ذیل میں ہم حضرت مولانا محمد زاہد صاحب گکھڑوی کا ایک مختصر سا مضمون درج کرتے ہیں۔ جس میں انہوں نے مفتی یوسف کو خطاب کیا ہے۔ (مدیر)

جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک کے جناب مفتی محمد یوسف صاحب نے کچھ عرصہ سے دورِ حاضر کے "مجدد سبائیت" جناب سید ابو الاعلیٰ مودودی کے خودساختہ نظریات کو "مشرف باسلام" کرنے کے لئے اکابر اسلام اور علماء اہلسنۃ والجماعۃ کی عبارات میں قطع و برید کر کے تاویلات و توجیہات کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے اور "مولانا مودودی پر اعتراضات کا علمی جائزہ" کے نام سے دو جلدوں میں ایک کتاب بھی انہوں نے لکھی ہے۔ جس میں انہوں نے دفاع اور جائزہ کا ایک بالکل نرالا دستور اپنایا ہے۔ پہلے تو یہ قاعدہ تھا کہ کوئی شخص اپنے "ممدوح" کی کے نظریات کو بعینہ اپناتے ہوئے اکابر اسلام اور ائمہ عقائد کی عبارات میں تاویل و توجیہہ اور اس سے بھی آگے بڑھ کر قطع و برید کر کے انہیں "ممدوح" کے نظریات "پر فٹ" کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو بہرحال مفتی صاحب کا ایک عظیم "مفتیانہ اور اجتہادی" کارنامہ ہے۔

ان کے اس "اجتہادی کارنامہ" پر مخدوم العلماء حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب، دامت فیوضہم آج کل خوب روشنی ڈال رہے ہیں اور علمی انداز میں مفتی محمد یوسف صاحب کی "بے راہ روی" کو بے نقاب کر رہے ہیں۔ اگر کسی وقت ضرورت پڑی تو انشاء اللہ العزیز "علمی جائزہ" میں "ائمہ اہلسنۃ والجماعۃ" کے قطع و برید کر کے پیش کئے گئے حوالوں کی

عبارات پر کئے گئے اعتراضات کا جواب دینا تو درکنار انہوں نے ممدوح کی عبارات

ص میں تاویل و توجیہہ کر کے انہیں ائمہ اسلام کے ارشادات کے مطابق ثابت کرنے کی کوشش کرنا۔ لیکن قبلہ مفتی صاحب نے اپنے ممدوح *

فہرست قارئین ترجمان اسلام کی خدمت میں پیش کی جائیگی سر دست ہم جناب مفتی صاحب کی خدمت میں ان کے "ممدوح" کے چند مزید تجدیدی کارنامے طبع آزمائی کے لئے پیش کر رہے ہیں۔ دیکھئے کیا ارشاد ہوتا ہے؟

(۱) قرآن میں نسخ احکام ابدی نہیں

سوال۔ قرآن میں نسخ کے بارے میں آپ کی کیا تحقیق ہے؟ کیا کوئی آیت مصحف میں ایسی بھی ہے۔ جس کی تلاوت تو کی جاتی ہو۔ مگر اس کا حکم منسوخ ہو۔

جواب۔ قرآن میں نسخ دراصل تدریج فی الاحکام کی بنیاد پر ہے۔ یہ نسخ ابدی نہیں ہے۔ متعدد احکام منسوخہ ایسے ہیں کہ اگر معاشرہ میں کبھی ہم کو پھر ان حالات سے سابقہ پیش آجائے۔ جن میں وہ احکام دیئے گئے تھے، تو انہی احکام پر عمل ہوگا۔ وہ منسوخ صرف اسی صورت میں ہوتے ہیں جبکہ معاشرہ ان حالات سے گذر جائے، اور بعد والے احکام کو نافذ کرنے کے حالات پیدا ہو جائیں۔

(رسائل و مسائل صفحہ ۱۰۱ ج ۲)

مفتی محمد یوسف صاحب سے گذارش ہے کہ از راہِ کرم ارشاد فرمائیں کہ کیا ان کے نزدیک بھی قرآن میں احکام کا نسخ ابدی نہیں ہے۔ اور ناسخ و منسوخ احکام کی چپقلش میں "ماحول" کی حاکمیت کا تصور ان کے ہاں بھی اسی طرح مقبول ہے۔ جس طرح ان کے ممدوح کی اس عبارت سے واضح ہو رہا ہے؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو از راہِ کرم ان متعدد احکام کی نشاندہی فرما دیں جو منسوخ بھی ہو چکے ہیں اور زمانہ اور ماحول کی رعایت سے دوبارہ نافذ بھی ہو سکتے ہیں۔

(۲) آیت رجم قرآن کی آیت نہیں

سوال:۔ کیا قرآن کی کوئی ایسی آیت بھی ہے۔ جو منسوخ التلاوۃ ہو۔ مگر اس کا حکم باقی ہو؟ محدثین و فقہا نے آیت رجم کو بطور مثال پیش کیا ہے۔

جواب:۔ میرے نزدیک قرآن میں ایسی کوئی آیت نہیں جو منسوخ التلاوۃ ہو اور بس اس کا حکم باقی ہو۔ آیت رجم جس کا ذکر بعض روایات میں آیا ہے دراصل ایک دوسری کتاب اللہ یعنی توراۃ کی آیت تھی نہ کہ قرآن کی۔ اس آیت کے نسخ سے مراد یہ ہے کہ جس کتاب میں یہ آیت تھی اس کتاب کو تو منسوخ کر دیا گیا مگر اس کے رجم کے حکم کو باقی رکھا گیا۔

(رسائل و مسائل صفحہ $\frac{۱۰۷}{ج ۲}$)

جناب مفتی صاحب سے استدعا ہے کہ وہ اس بات کی وضاحت فرمائیں کہ کیا وہ اپنے ممدوح کے اس نظریہ کو ان تمام تفصیلات کے ساتھ جو رسائل و مسائل صفحہ ۴۴ تا ۵۱ ج ۳) میں کی گئی ہیں اور بڑے دھڑلے سے "منسوخ التلاوۃ باقی الحکم" آیت کو قرآن کی آیت ماننے سے نہ صرف انکار کیا گیا ہے بلکہ اس مسلک کو قرآن کی تنقیص کا باعث اور اہلسنۃ والجماعۃ کے عقائد کے خلاف قرار دیا گیا ہے درست مانتے ہیں؟

زکوٰۃ کا نصاب اور شمسی سال کا حساب

سوال ۱۶:۔ کیا خلفائے راشدین کے زمانے میں نقدی سکوں، مویشیوں، سامان تجارت، زرعی پیداوار پر زکوٰۃ کی شرح میں کوئی تبدیلی کی گئی ہے؟ اگر ایسا ہے تو سند کے ساتھ تفصیلی وجوہ بیان کیجئے۔

سوال ۱۸:۔ کیا موجودہ حالات کے پیش نظر نصاب (وہ کم از کم سرمایہ جس پر زکوٰۃ واجب ہے) اور زکوٰۃ کی شرح میں کوئی تبدیلی ہو سکتی ہے؟ اس مسئلہ پر اپنے خیالات دلائل کے ساتھ پیش کیجئے۔

سوال ۲۱:۔ زکوٰۃ قمری سال کے حساب سے واجب ہونی چاہیئے یا شمسی سال کے حساب سے؟ کیا زکوٰۃ کی تشخیص اور وصولی کے لئے کوئی مہینہ مقرر ہونا چاہیئے

جواب ۱۶:۔ خلفائے راشدین کے زمانے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کئے ہوئے نصاب، اور شرحِ زکوٰۃ میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی نہ اب اس کی کوئی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اور ہمارا خیال یہ ہے، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی آپؐ کی مقرر کردہ مقادیر میں ترمیم کرنے کا مجاز نہیں۔

جواب ۱۸:۔ اس کا جواب ۱۶ میں گذر چکا ہے البتہ سونے کے نصاب میں تبدیلی ممکن ہے۔ کیونکہ اس

کا نصاب ۲۰ مثقال جس روایت میں آیا ہے۔ اس کی سند بہت ضعیف ہے۔

جواب ۲۱۔ چونکہ آج کل تمام مالی معاملات اور حساب کتاب شمسی سال کے لحاظ سے ہو رہے ہیں۔ اس لئے زکوٰۃ کے معاملہ میں بھی شمسی سال ہی استعمال کیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (رسائل و مسائل ص ۱۳۵ ج ۲)

جناب مفتی محمد یوسف سے التماس ہے کہ وہ اپنے "ممدوح" کے ان ارشادات پر روشنی ڈالیں اور ارشاد فرمائیں کہ ان کا "مفتیانہ منصب" سونے کے نصاب میں تبدیلی کی گنجائش اور زکوٰۃ میں شمسی سال کے استعمال کے جواز کے سلسلہ میں ان کے "ممدوح" کے اس "تجدیدی کارنامے" کا کہاں تک ساتھ دیتا ہے؟

(۴) سنیما جائز ہے

(۱) میں اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ یہ خیال ظاہر کر چکا ہوں کہ سنیما بجائے خود جائز ہے۔ البتہ اس کا ناجائز استعمال اس کو ناجائز کر دیتا ہے۔ سنیما کے پردے پر جو تصویر نظر آتی ہے۔ وہ دراصل "تصویر" نہیں بلکہ پرچھائیں ہے۔ جس طرح آئینے میں نظر آیا کرتی ہے۔ اس لئے وہ حرام نہیں رہا وہ عکس جو فلم کے اندر ہوتا ہے۔ تو وہ جب تک کاغذ یا کسی دوسری چیز پر چھاپ نہ لیا جائے نہ اس پر تصویر کا اطلاق ہوتا ہے اور نہ وہ ان کاموں میں سے کسی کام کے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جن سے باز نہ رہنے ہی کی خاطر شریعت میں تصویر کو حرام کیا گیا ہے۔ ان وجوہ سے میرے نزدیک سنیما بجائے خود مباح ہے۔

(رسائل و مسائل ص ۲۶۳ ج ۲)

(ب) (لندن سے ایک طویل خط کے جواب میں)

جس سنیما میں علمی یا واقعاتی فلم دکھائے گئے ہوں، اس کے دیکھنے میں مضائقہ نہیں۔ ہمارے ملک میں تو سنیما ہاؤس جانا بجائے خود ایک موضع تہمت ہے۔ اس لئے علمی اور واقعاتی فلم دیکھنے کے لئے بھی اس خرابات میں قدم نہیں رکھا جا سکتا۔ انگلستان میں چاہیں تو آپ اس طرح کے فلم دیکھ لیں۔ (رسائل و مسائل ص ۱۳۳ ج ۲)

کیا فرماتے ہیں حضرت مفتی صاحب اپنے ممدوح کے اس "علمی سنیما" کے بارے میں؟ کیا وہ بھی اپنے ممدوح کے اس نظریہ سے متفق ہیں۔ ذرا تفصیل سے ارشاد فرمائیں۔

یہ چند حوالہ جات اپنی حقیر سی گذارشات کے ساتھ حضرت مفتی محمد یوسف صاحب کی خدمت میں بطور "مشتے نمونہ از خروارے" پیش کر رہا ہوں اور امید رکھتا ہوں۔ کہ موصوف ان عبارات پر روشنی ڈال کر اپنے ممدوح کی پوزیشن کو واضح کریں گے۔ کیونکہ جب وہ دفاع کے اس میدان میں آ ہی چکے ہیں تو ان علمی "نوادرات" کا "علمی جائزہ" لینا اور اپنے آقایان ولی نعمت کی پوزیشن صاف کرنا بھی ان کا فرض منصبی ہے۔

عائلی قوانین اور مولانا غلام مرشد

(زاہد گکھڑوی)

پاکستان کے تمام مکاتب فکر دیوبندی، اہلحدیث بریلوی اور شیعہ طبقوں کے ذمہ دار علماء کرام نے متفقہ طور پر عائلی قوانین کو قرآن و سنت کے خلاف قرار دیا ہے۔ چنانچہ دیوبندی مکتب فکر سے مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی۔ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی۔ مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی۔ مولانا محمد یوسف صاحب بنوری۔ مولانا مفتی محمد یوسف صاحب بنوری۔ مولانا مفتی محمود صاحب مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مولانا غلام اللہ خاں صاحب۔ بریلوی مکتب فکر سے مولانا عبدالحامد بدایونی۔ مولانا ابوالبرکات صاحب، مولانا سید محمود شاہ صاحب گجراتی اور مولانا سلطان احمد صاحب فاروقی اہلحدیث مکتب فکر سے مولانا محمد اسماعیل صاحب مرحوم اور مولانا عبدالقادر صاحب روپڑی اور شیعہ فرقہ کے مجتہد العصر مفتی جعفر حسین صاحب اس امر کا اعلان کر چکے ہیں۔ اور غالباً دو سال قبل قاہرہ میں جامعۃ الازہر کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی علماء کرام کی بین الاقوامی کانفرنس نے بھی عائلی قوانین میں شامل بیشتر مسائل کو خلافِ قرآن و سنت قرار دیا تھا۔

علماء کرام کے علاوہ مغربی پاکستان کی سابق اسمبلی نے ایک قرارداد کے ذریعہ عائلی قوانین کو قرآن و سنت کے منافی قرار دے کر مرکزی حکومت سے ان کی تنسیخ کی سفارش کی تھی اور قومی اسمبلی میں قائد ایوان خان عبدالصبور خاں نے متعدد بار اس امر کا اعتراف کر کے عائلی قوانین میں ترامیم کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

گذشتہ دنوں راولپنڈی میں بین الاقوامی اسلامی کانفرنس کی قائم کردہ ایک خاص کمیٹی نے ان قوانین پر غور کیا تھا۔ جس کے ممبران میں سے مولانا محمد یوسف صاحب بنوری، مولانا مفتی محمود صاحب، مولانا عبدالحامد صاحب بدایونی اور مفتی جعفر حسین صاحب نے انہیں خلاف اسلام قرار دیا اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب مسٹر جعفر شاہ صاحب پھلواری اور مسٹر محمد مسعود صاحب ان قوانین کو اسلام کے مطابق قرار دینے پر مصر رہے اور اس کمیٹی کے ایک ممبر مولانا غلام مرشد صاحب نے ان الفاظ سے بظاہر علماء کرام کی تائید کی کہ:

"جو علماء ان مسائل کو سمجھتے ہیں میں ان کی اکثریت کے ساتھ متفق ہوں"۔

لیکن ماہنامہ فکر و نظر کے اپریل ۶۹ء کے شمارہ میں مولانا غلام مرشد کا ایک خط شائع ہوا ہے۔ جس میں وہ فرماتے ہیں کہ:

"مگر میری بدقسمتی ہے کہ میری اس وقت بھی ناقص رائے یہ ہے کہ فیملی لاز آرڈیننس کی کوئی دفعہ نص قرآنی اور شہنشاہ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صریح فیصلہ کے خلاف نہیں"۔

(ماہنامہ فکر و نظر شمارہ ۱۰- اپریل ۶۹ء ص ۸۰۶ ج ۵)

ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ موصوف پہلے بھی عائلی قوانین کو قرآن و سنت کے مطابق سمجھتے تھے اور اب بھی ان کے نزدیک اس کی تمام دفعات اسلام کے مطابق ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر شروع سے ہی موصوف کی رائے یہی تھی تو انہوں نے اس امر کا برملا اظہار کیوں نہیں کیا؟ اور اب پانچ چھ سال گذر جانے کے بعد ان کو اس انداز میں اظہار رائے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اور اگر وہ اس سلسلہ میں علماء کرام کی تنقید اور ان کے مطالبہ کو دیانتاً غلط سمجھتے تھے۔ تو کیا ان کا یہ فرض نہ تھا کہ اس غلطی کے ازالہ کے لئے میدانِ عمل میں آتے؟ اتنی دیر خاموش رہنے کے بعد اب یکایک ان کی رگِ حق پرستی کیوں پھڑک اٹھی؟ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔

اور اگر وہ عائلی قوانین کو اسلام کے مطابق سمجھتے تھے اور اب بھی سمجھتے ہیں۔ اور اگر ان کے ضمیر میں زندگی کی کچھ رمق باقی ہے (بشرطیکہ ضمیر کہیں ہو بھی) تو انہوں نے گذشتہ دنوں راولپنڈی میں خاص کمیٹی کے اجلاس میں ایک مبہم سی رائے ظاہر کر کے جس کا مفاد علماء کرام کے حق میں جاتا ہے۔ علماء کرام اور دین پسند حلقوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کیوں کی؟ اب جبکہ وہ کھل کر علماء کرام کے مخالف کیمپ میں شامل ہو گئے ہیں۔ تو دینی حلقوں کو ان سے یہ سوال کرنے کا حق پہنچتا ہے کہ انہوں نے اب تک گومگو کی پالیسی کیوں اختیار کئے رکھی؟ اور راولپنڈی میں انہوں نے علماء کرام کو دھوکہ کیوں دیا؟ اور صاف صاف یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ میری رائے وہی ہے، جو مسٹر محمد مسعود، ڈاکٹر فضل الرحمٰن اور مسٹر جعفر شاہ پھلواری کی ہے؟

کیا مولانا موصوف دینی حلقوں کے اس جائز سوال کا سامنا کریں گے؟ بینوا و توجروا

بدلِ اشتراک

سالانہ	۱۵/-
ششماہی	۸/-
سہ ماہی	۴/-

انبیاءِ کرام کے بارے میں ضروری اعتقادات

از محدثِ کبیر امامِ وقت مولانا محمد ہاشم صاحب قدس سرہٗ
مترجم:- ابو محی الدین عبدالوہاب گھوٹکی

تعارف از مترجم

مخدوم حضرت مولانا محمد ہاشم صاحب باب الاسلام سرزمین سندھ کی مایہ ناز ہستیوں میں سے ہیں۔ آپ ایک ہی وقت میں مفسر، محدث، متکلم، فقیہ، قاضی، واعظ اور مصنف جیسے بہترین القاب کے ساتھ متصف تھے۔ آپ کی اکثر تصانیف عجیب و غریب تحقیقات سے لبریز ہیں۔ وہ اس فن میں علامہ سیوطی اور فاضل ابن حجر عسقلانی سے کم نہ تھے۔ لیکن صد افسوس! کہ ایسے محقق کی اکثر تصانیف ابھی تک مختلف کتب خانوں میں غیر مطبوع پڑی ہیں۔ جن سے محدودے چند افراد ہی استفادہ کر سکتے ہیں۔

صاحب موصوف کی ایک تصنیف "فرائض اسلام" بہترین شاہکار ہے۔ جس میں معاملات محضہ کے سوا جتنے بھی فرائض اسلامی ہیں۔ ان سب کو ایک ایک کرکے ذکر فرمایا ہے۔ جن کی تعداد ایک ہزار دو سو باسٹھ تک پہنچتی ہے۔ آج کی محفل میں کتاب مذکور کے ایک حصہ کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ جبکہ اصل کتاب عربی میں ہے۔

انبیاء علیہم السلام کے متعلق ضروری اعتقادات

(۱) انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے مطیع اور مکرم بندے ہیں۔
(۲) وہ اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں۔
(۳) وہ اپنی خبروں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اوامر، منہیات وعدے، وعید اور تمام احکام کی تبلیغ میں سچے ہیں۔
(۴) وہ وحی اور تبلیغ رسالت میں اللہ کے امین ہیں۔
(۵) اللہ تعالیٰ نے انہیں تابع فرمان لوگوں کے لئے بشیر اور نافرمانوں کے لئے نذیر بنا کر بھیجا ہے۔
(۶) ان کے بھیجنے میں عالم کے رحمت اور مطیعوں کے لئے بڑی کامیابی ہے۔
(۷) وہ سب انسان تھے۔
(۸) وہ تمام مردوں میں سے مبعوث کئے گئے۔ نبی کسی عورت کو اللہ نے بنا کر نہیں بھیجا۔ ہاں ایک روایت ضعیفہ ہے۔ لیکن اس کو بھی وما ارسلنا من قبلک الا رجالاً نوحی الیھم الخ الایۃ رد کرتی ہے۔
(۹) وہ تمام نوع بشر میں سے افضل افراد ہیں۔
(۱۰) ان کے درجہ کا کوئی انسان نہیں۔ اگرچہ وہ اولیاء، علماء اور صلحاء میں سے ہو۔
(۱۱) اللہ تعالیٰ نے ان میں کے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔
(۱۲) وہ اللہ کے محبوب ہیں۔
(۱۳) اللہ تعالیٰ انہیں محبوب ہے۔
(۱۴) وہ خلق کے خیر خواہ ہیں کہ انہیں راہ حق بتلاتے ہیں۔
(۱۵) وہ خلق کو جنت اور رضائے الٰہی کی طرف لاتے ہیں۔
(۱۶) ان میں سے رسول بھی ہیں اور انبیاء بھی۔ احادیث میں ہے کہ ان میں رسول تین سو تیرہ اور باقی نبی ہیں۔ انبیاء کرام کی تعداد میں روایات مختلف ہیں۔ سوا لاکھ بھی ہیں اور یوں بھی آیا ہے کہ سوا دو لاکھ ہیں۔ اس اختلاف کی وجہ سے علماء نے فرمایا ہے کہ ایمان کے لئے یہ کافی ہے کہ کہا جائے۔ اٰمنت بجمیع الانبیاء الکرام علیہم السلام۔ ایمان لایا میں اللہ کے سب نبیوں پر۔
(۱۷) جن میں سب سے پہلے حضرت آدم ہیں۔ اور سب سے آخر حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
(۱۸) وہ کم عقلی اور غفلت سے معصوم ہیں۔
(۱۹) وہ ایسی امراض سے پاک ہیں۔ جن کو عرف عام میں عیب سمجھا جاتا ہے۔ جیسے جنون، کوڑھ پن، برص بینائی کا چلا جانا۔ ہاتھ پاؤں سے معذوری وغیرہ
(۲۰) وہ کفر، جھوٹ، خیانت اور وعدہ خلافی جیسے گناہوں سے بالکل معصوم ہیں۔ قبل از نبوت یا بعد از نبوت بلوغت سے پہلے یا بعد، اس پر تمام علماء کا اجماع ہے۔ اس کے علاوہ باقی گناہوں کے متعلق کچھ اختلاف ہے۔ لیکن اصح قول یہی ہے کہ وہ تمام گناہوں سے پاک اور معصوم ہیں۔ چاہے صغائر ہوں یا کبائر ہوں، عمداً ہوں یا سہواً۔ قبل از نبوت بھی اور بعد از نبوت بھی صحت و بیماری میں بھی اور خوشی اور غم میں بھی
(۲۱) امور تبلیغیہ میں سہو، نسیان اور غلطی سے معصوم ہیں اسی طرح وحی کے سننے یا پہچاننے میں۔
(۲۲) اللہ تعالیٰ نے جو کچھ ان کی طرف وحی کیا ہے۔ ملائکہ کے واسطہ سے یا الہام سے یا نیند میں، سب حق و صدق ہے۔
(۲۳) وہ اپنے خیال سے نہیں بولتے بلکہ وہ (ان کا ہر قول) وحی ہوتا ہے۔
(۲۴) ان کو اللہ تعالیٰ نے صداقتِ نبوت کے لئے معجزات عطا فرمائے۔
(۲۵) وہ سب احتلام سے پاک ہیں۔ کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور وہ شیطان سے مامون ہیں
(۲۶) انبیاء علیہم السلام کا خواب وحی ہوتا ہے۔
(۲۷) ان کے قلوب مبارک نیند میں بھی بیدار رہتے ہیں صرف آنکھیں سوتی ہیں۔ دل جاگتے ہیں۔ اسی لئے علماء نے فرمایا کہ نیند سے انبیاء کرام علیہم السلام کا وضو نہیں ٹوٹتا۔
(۲۸) ان کا بھیجنا اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اس پر واجب نہیں تھا۔
(۲۹) ان میں سے بعض اولو العزم ہیں، تفصیل بڑی کتابوں میں ہے۔
(۳۰) نبی اس جہاں میں بھی نبی اور وفات کے بعد بھی نبوت سے متصف ہوتے ہیں۔ نبوت کوئی ایسی چیز نہیں کہ جو زائل ہو جائے۔
(۳۱) وہ برے خاتمے سے مامون ہیں۔
(۳۲) وہ رسالت کا بوجھ اٹھانے پر قادر ہوتے ہیں۔
(۳۳) تمام انبیاء میں افضل ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
(۳۴) آپ انس و جن اور قیامت تک کے لئے نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ علماء نے فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، ملائکۃ اللہ، جنت کے حور و غلمان، انبیاء سابقین، ارواح اور حیوانات سب کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ زمین و آسمان شجر و حجر، جبل و دریا۔ سب ہی کی طرف آپ نبی ہیں۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ نافرمان جنوں اور انسانوں کے علاوہ دنیا کی ہر چیز جانتی ہے۔ کہ میں اللہ کا آخری نبی ہوں، بخلاف باقی انبیاء کے کہ وہ مخصوص گروہ اور مخصوص علاقہ کے لئے مبعوث ہوتے ہیں۔
(۳۵) آپ کی شریعت دائمی ہے، کبھی منسوخ نہیں ہوگی۔
(۳۶) سابقہ شرائع کے لئے ناسخ ہے۔
(۳۷) آپ رحمۃ للعلمین ہیں۔
(۳۸) آپ کے معجزات سب نبیوں سے زیادہ ہیں۔
(۳۹) سب سے بڑا معجزہ قرآن ہے۔
(۴۰) آپ کے زمان میں کوئی دوسرا نبی نہیں ہو سکتا جبکہ پہلے ایک ہی وقت میں ایک سے زیادہ نبی ہو گذرے ہیں علیہم السلام جیسے ابراہیم، اسماعیل علیہما السلام اور جیسے موسیٰ، ہارون اور شعیب علیہما السلام۔
(۴۱) کچھ آگے چل کر لکھتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں پس تحقیق حیات ان کی دنیوی حیات کی طرح حسی ہے مگر عالم شہادت سے عالم غیب کی طرف منتقل ہو جانے کی وجہ سے ہماری آنکھوں سے پوشیدہ ہیں ہاں حیات شہداء معنوی ہے حسی نہیں۔ چنانچہ شرح صراط مستقیم میں مرقوم ہے۔
(۴۲) انبیاء کو خواب میں دیکھنا حق ہے۔ کیونکہ شیطان نبیوں، فرشتوں، آسمانی کتابوں اور کعبہ کی صورت نہیں اختیار کر سکتا۔

اعتذار
کانفرنس کی زبردست مصروفیتوں کی وجہ سے زیر نظر شمارہ مقررہ صفحات سے کم پر شائع ہو رہا ہے۔ امید ہے ناظرین ہمارے اس مجبوری کو نگاہ میں رکھیں گے۔ کانفرنس کی بقیہ روداد اور تقاریر کے خلاصے وغیرہ آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیے۔

তরজুমানে ইসলাম TARJUMANEISLAM
লাহোর LAHORE price 25 paisa
مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے ۴۲ پیسے
جلد ۱۱ شمارہ ۱۷

بقیہ کانفرنس کے شب و روز

رہنمائی کا فریضہ انجام دے سکتے ہیں۔

خطبہ استقبالیہ کے بعد حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ تحریک صدارت کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے اپنے تمہیدی کلمات میں اس تاریخی حقیقت کی طرف روشنی ڈالی کہ مسلمان ملت حقیقی اسلام کے سوا کسی دوسری بات یا ترمیم کردہ دین کو قبول کرنے کے لئے ماضی کے کسی دور میں بھی جبر و تشدد اور پروپیگنڈے وغیرہ کے کسی حربے سے بھی آمادہ نہیں کی جا سکی ہے۔ اس سلسلے میں آپ نے ترکی کے مسلمانوں کی مثال پیش کی اور کہا کہ پاکستان میں بھی ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ مسلمانان پاکستان علماء حق کی قیادت و رفاقت میں حقیقی اسلام کی منزل کی طرف گامزن رہیں گے

آپ نے کانفرنس کی صدارت کیلئے کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے نومنتخب امیر حافظ الحدیث والقرآن حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی کا نام نامی پیش کیا۔

جس کی تائید حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے فرمائی۔ اور حضرت مولانا شیخ عبدالکریم صاحب (مشرقی پاکستان) کی طرف سے مولانا محمد اجمل صاحب نے تائید مزید کی۔

چنانچہ حضرت درخواستی صاحب مدظلہ سے استدعا کی گئی۔ کہ وہ کرسئ صدارت کو رونق بخشیں۔

حضرت درخواستی صاحب مدظلہ کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہوتے اور فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔

بعدازاں شاعر احرار جناب مرزا غلام نبی صاحب جانباز نے ایک نہایت ہی ولولہ انگیز نظم سے سامعین کو محظوظ فرمایا۔

اس کے بعد صدر محترم ابتدائی کلمات ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے حاضرین کے روح و قلب کو تذکرۂ صحابہ رسول سے سرشار فرماتے ہوئے حاضرین نے بار بار عہد لیا کہ وہ

اسلام کی خاطر، تحفظ ختم نبوت کی خاطر اسلام کش فتنوں کا قلع قمع کرنے کی خاطر ناموس صحابہ کی حفاظت کی خاطر اور دین حق کو غالب لانے کی خاطر اپنی بہترین کوششیں صرف کریں گے اور جمعیۃ علماء اسلام کے پروگراموں کو کامیاب بنانے کے لئے ہر طرح کا تعاون کرتے رہیں گے۔

آپ نے بیماری اور کمزوری کی وجہ سے خطبہ صدارت پڑھنے سے معذوری ظاہر فرمائی اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو حکم فرمایا کہ وہ خطبہ صدارت سامعین کو سنا دیں۔

حضرت مفتی محمود صاحب نے ایک گھنٹہ سے زیادہ تک وہ معرکتہ الآرا خطبہ صدارت پڑھا۔ جس کے مندرجات میں ماضی قریب کی اسلامی تاریخ، جہاد حریت، علماء حق کی خدمات، پاکستان کے موجودہ حالات ۔ وقت کے غیر اسلامی اقدامات، جمعیۃ علماء اسلام کی گذشتہ کارگذاریاں اور اس طرح کے تمام تر اقدامات ملکی اور غیر ملکی سیاسی حالات اور جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد و عزائم کا ذکر شامل تھا۔

قرارداد

ہرگاہ کہ ملک میں نئے حالات کے پیش نظر مختلف پارٹیوں کے افراد نے کارکنان جمعیۃ سے سیاسی تبادلہ خیالات کرنے اور تعاون پر سوچنے کی دعوت دی ہے اور اس طرح کی ضرورت ہر وقت پیش آسکتی ہے، لہذا کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس فیصلہ کرتا ہے کہ اس قسم کی گفتگو جو بھی کرنا چاہیں۔ وہ مرکزی جمعیۃ کے امیر حضرت درخواستی مدظلہ اور ناظم اعلیٰ مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ سے کریں۔

خطبۂ صدارت کے ختم ہوتے ہی نماز عصر کا وقت آگیا۔ اجتماع برخاست ہوا اور وسیع پنڈال میں ہزارہا افراد نے نماز عصر ادا کی۔ عصر سے عشاء تک وقفہ رہا۔

اس دوران کیمپ میں مقامی حضرات کی آمد و رفت باہر سے آئے ہوئے مندوبین میں اپنے دوستوں سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ موچی دروازہ سے دہلی دروازہ تک خیموں کے سلسلے، لوگوں کے ہجوم اور کتب فروشوں کے اسٹالوں سے ایک نیا شہر آباد نظر آرہا تھا۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ لاہور کے عین قلب میں ایک نئی بستی آباد ہو گئی ہے جہاں افراد کی خوشگوار ہما ہمی، روحانی رونقوں کے امتزاج سے ایک نئی دنیا کا نظارہ پیش کر رہی ہے۔

ہزارہا انسانوں کے رہائش و طعام کا نظم و ضبط جبکہ اچھی خاصی بارش بھی ہونے لگی، دیکھنے والوں کے لئے حیران کن مسرت کا باعث تھا۔ ایک فرد بھی تو پریشان نہیں تھا، پہاڑ کی طرح ہر شخص اپنی جگہ جما ہوا تھا۔ آخرکار سخت ہوا اور بارش ایک نہایت ہی خوشگوار فضا میں تبدیل ہو گئے اور پورا لاہور گرمی کی شدت سے نکل کر خنک فضاؤں میں آگیا۔

عشاء کے بعد اجلاس کا آغاز

سندھ کے مشہور سلسلۂ مشائخ، گوٹھ پیر جھنڈا (حیدرآباد) کی گرامی القدر شخصیت محترم پیر صلاح الدین کی زیر صدارت ہوا۔

تلاوت قرآن مجید حضرت مولانا قاری محمد شریف صاحب نے فرمائی۔ بعدازاں شاعر ملت سید محمد امین گیلانی نے اپنی روح پرور نظم سے سامعین کو مستفید کیا

اس کے بعد مشرقی پاکستان ضلع مومن شاہی کے حضرت مولانا معتصم باللہ نے نہایت مبصرانہ تقریر فرمائی۔ جس نے لوگوں کے دل و دماغ کو انتہائی متاثر کیا۔

دوسری تقریر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کی تھی۔ یہ تقریر اتنی حقیقت افروز، اتنی ولولہ انگیز اور اتنی جامع و مانع تھی کہ وقت کا کوئی مسئلہ ایسا نہیں رہا جس پر حضرت مفتی صاحب نے روشنی نہ ڈالی ہو اور جمعیۃ کی طرف سے دینی رہنمائی کی نشاندہی نہ کر دی ہو۔

نصف شب کے قریب یہ اجلاس عام برخاست ہوا۔ لاہور کے ہزارہا شہری سامعین اور بیرون جات سے آئے ہوئے ہزاروں حاضرین جلسہ گاہ سے دینی فکر کا زبردست احساس لیکر رخصت ہوئے۔

۵ رمضان کا دن ملک بھر سے آئے ہوئے جمعیۃ کے کارکنان و مندوبین سے تربیتی خطابات کے لئے مخصوص رہا۔

۹ بجے دن سے یہ تربیتی خطابات شروع ہوئے۔ ملک بھر کے کارکنان جمعیۃ و عہدہ داران نے پوری توجہ کے ساتھ اپنے فرائض کا پروگرام معلوم کیا۔ اکابر علماء جمعیۃ نے انہیں حالات حاضرہ کی روشنی میں دینی خدمات کے طریقوں سے آگاہ فرمایا۔

وقت کی مخالف دین رکاوٹوں اور مشکلات میں دین حق کی سربلندی کا فریضہ کس طرح انجام دیا جا سکتا ہے۔ اس پر مفصل روشنی ڈالی گئی۔ دوپہر تک یہ سلسلہ چلتا رہا۔

(بقیہ اندر کے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)

سرپرست حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ

روزنامہ

ترجمان اسلام

ہفت روزہ ایڈیشن

لاہور

مدیر مسئول غلام غوث ہزاروی

فی پرچہ ....

جلد ۱ { ۳،۲،۷ ذیقعدہ ۱۳۷۷ھ ۲۲،۲۶ مئی ۱۹۵۸ء ۹،۱۳ جیٹھ ۲۰۱۵ ب } شمارہ ۹۶-۹۷

شذرات

شہداءِ ختم نبوت کی یادگار؟

مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ جناب مظفر علی قزلباش نے ۱۹۴۷ء کے گمنام شہدائے پاکستان کی یادگار قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ آپ نے کہا ہے کہ یہ یادگار مال روڈ پر صوبائی اسمبلی کی عمارت کے بالمقابل ملکہ کے بت کے چبوترے کو مسمار کر کے تعمیر کی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے افسوس ظاہر کیا کہ پاکستان قائم ہوتے دس سال گزر جانے کے بعد ان گمنام شہداء وطن کی یادگار قائم نہیں ہوئی حالانکہ یہ ملک انہی شہداء ملک کی بے مثال قربانیوں کی وجہ سے قائم ہوا ہے۔

جناب قزلباش صاحب نے اگر یہ نعرہ خلوصِ نیت کے ساتھ بلند کیا ہے تو ہر شخص اس کا خیر مقدم کرتے ہوئے انہیں اپنے ہر ممکن تعاون کا یقین دلائے گا۔ لیکن اگر یہ نعرہ ان پرانے مواعید کا حصہ ہے جو ارباب اقتدار قائداعظم کے مزار اور ایک مثالی دار العلوم قائم کرنے کی صورت میں کر چکے ہیں تو ہم اسے بھی ارباب اقتدار کے ان روایتی نعروں میں شمار کریں گے۔ جو وہ قیام پاکستان کے بعد مسلسل دس برس سے بلند کرتے آ رہے ہیں۔

ہمیں قیام یادگار کے سلسلہ میں اہالیانِ مغربی پاکستان کی خدمت میں چند بنیادی باتیں عرض کرنا ہیں!

۱۔ پاکستان کے مشرقی حصہ میں وہاں کے بیدار مغز عوام و خواص کی بدولت اجتماعی طور پر نہ سہی تو جزوی طور پر جان نثارانِ قوم اور وطن کی یادگاریں قائم کی جا چکی ہیں۔ مثلاً وہاں کے شہداء زبان کو خراج عقیدت پیش کرنے اور ان کی یادگار قائم کرنے کے سلسلہ میں وہاں کے اربابِ اقتدار نے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی اس کے بالمقابل جہاں تک مغربی پاکستان کا تعلق ہے اس میں جزوی طور پر بھی قطعاً کوئی یادگار قائم نہیں کی گئی ہے۔

شہداء وطن کی یادگار قائم کرنا بہر حال ایک قومی اور ملکی وقار کا مسئلہ ہے زندہ قومیں ——— ایسی ہی یادگاروں سے پہچانی جاتی ہیں۔ اور مورخ انہی یادگاروں سے اندازہ لگایا کرتا ہے کہ شہداء وطن کے اعزاز و اکرام میں اس قوم نے واقعی اپنی زندگی کا ثبوت دیا ہے

لیکن شہداء ختمِ نبوت کا درجہ قومی اور ملکی شہداء سے کہیں بلند و بالا ہے۔ مغربی پاکستان کے چار شہروں (لاہور، ملتان، لائل پور اور سیالکوٹ) میں ان شہداء ختمِ نبوّت کی یادگاریں قائم کرنا ازبس ضروری ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ موجودہ حکمران طبقہ ہی اپنے دورِ اقتدار میں یہ سعادت حاصل کر لے۔ اور وہ شہداء ختمِ نبوت اور شہداء وطن کی عظیم الشان یادگاریں قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ لیکن ——— اگر وہ اس سعادت سے محروم رہے اور انہوں نے اپنے روایتی تغافل کا ثبوت دیا تو جمعیۃ علماء اسلام اس امر کا عہد کرتی ہے کہ آئندہ عام انتخابات میں اس کے نمائندوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں منتخب کیا جائے۔ تاکہ وہ اسمبلیوں میں جگہ اس قسم کی ملی قومی اور وطنی یادگاریں قائم کر کے ملک اور قوم کے وقار کو دوبالا کر سکیں۔

جرائم کی تربیت گاہیں

لاہور کی ایک خبر ہے کہ یہاں کے ایک چودہ سالہ طالب علم لڑکے محمد سلیم کو لنڈا بازار کی ایک شادی شدہ عورت کو چھری دکھا کر لوٹ لینے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے طالب علم بڑی دلیری کے ساتھ مکان کی چھت پھاند کر برآمدے میں پہنچ گیا۔ برآمدہ میں ۲۴ سالہ خاتون زیب النسا اکیلی سو رہی تھی۔ اور اس کے گھر میں موجود دوسرے لوگ چھت پر سو رہے تھے! سلیم منہ پر کپڑا باندھے اور صرف ایک نکر پہنے ہوئے تھا۔

سلیم نے خوابیدہ عورت کے گلے سے چاندی کی زنجیر اتار لی اتنے میں خاتون بیدار ہو گئی۔ سلیم نے عورت کو چھرا دکھا کر خاموش رہنے کو کہا اور دھمکی دی کہ اگر اس نے شور مچایا تو اسے جان سے مار دیا جائے گا۔ عورت نے ۱۴ سالہ لڑکے کی نکر سے پکڑ لیا اور گھر کے دوسرے افراد کو پکارا۔ انہوں نے لڑکے کو پکڑ کے پولیس کے حوالہ کر دیا۔

ٹیگور پارک کے سلیم نے پولیس کے روبرو اقبالِ جرم کرتے ہوئے کہا کہ اس نے اس طرح ڈکیتی کا طریقہ بعض انگریزی اور اردو فلمیں دیکھ کر سیکھا ہے لیکن پہلی دفعہ ہی ناکام ہو گیا۔

معاشرے کے روز افزوں بگاڑ اور اس کی ترقی یافتہ قباحتوں کو دیکھا جائے تو ایک ۱۴ سالہ طالب علم کے افسوسناک کردار کو ایک معمولی خبر ہی کا (باقی صفحہ ۷ پر)

لمعات

(ابو الوقت ناسوتی)

خواجہ سگ پرست

چہار درویش کے قصّے میں خواجہ سگ پرست کی کہانی اکثر لوگوں نے پڑھی ہوگی۔ پڑھی نہیں تو بڑے بوڑھوں سے سُنی ضرور ہوگی۔ کہتے ہیں تاریخ اپنے آپ کو دہراتی رہتی ہے۔ اس دور میں ٹوانوں اور نونوں کے ضلع شاہ پور (سرگودھا) میں بڑے بڑے خواجگانِ سگ پرست موجود ہیں۔ جن میں سے بعض بڑے بڑے عہدوں پر بھی فائز ہیں۔ ان میں سے ایک خواجہ اپنے سگ سمیت سرگودھا اسٹیشن پر تشریف لائے۔ تو اپنے کتّے کو وزن بتانے والی مشین پر لے گئے۔ اب مشین نے محض وزن ہی نہیں بتلایا بلکہ کتّے کی قسمت بھی ساتھ ہی بتلا دی۔

اور وزن والے کارڈ پر یہ لکھا ہوا نکلا۔

”تمہاری قسمت نہایت اچھی ہے تم انشاءاللہ
کسی روز پاکستان میں اعلیٰ عہدہ پر فائز ہوگے“۔

اب تک تو خواجگانِ سگ پرست کا دور تھا۔ اور اب خود حضراتِ سگاں کا دور آنے والا ہے۔ قوم کو ابھی سے اس دور کے لئے اپنے آپ کو تیار کر لینا چاہیئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ پھر دستِ حسرت ملنے پڑیں۔ اس وقت بھی بقولِ سعدی ”سنگہا را بستہ وسگاں را کشادہ اند“ والا معاملہ ہے اور جب خود ”دورِ سگاں“ آئے گا اس وقت تو مرہم اور پٹی بھی میسّر نہیں آئے گی۔ نئے الیکشن کے لئے جہاں اور ہزاروں قسم کی تیاریاں شروع ہیں وہاں مرہموں اور پٹیوں کا انتظام بھی ساتھ ساتھ کیجئے۔ تاکہ یہ بروقت انتظام سند رہے اور بوقتِ ضرورت کام آئے۔ حافظ کا وہ شعر تو آپ نے سُنا ہوگا ؎

در پسِ آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند
آنچہ استادِ ازل گفت ہماں مے گویم

اور گراموفونوں پر کتّے کی تصویر بھی آپ نے دیکھی ہوگی جو گراموفون کے بھونپو کے ساتھ منہ لگائے بیٹھا ہے۔ پرانے زمانے کے ”استاذانِ ازل“ طوطی پالا کرتے تھے اور نئے زمانہ کے استاذانِ مغرب کتّے پالتے ہیں اور گراموفونوں میں سے ان کے ذریعہ سے دوسروں تک احکام پہنچاتے ہیں

باقی صفحہ ۲ پر

غازی خدا بخش پرنٹر پبلشر نے پنجاب پریس لاہور میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

مورخہ ۲۲،۲۶ مئی ۱۹۵۸ء ترجمان اسلام لاہور

اہل حق کے لئے لمحۂ فکریہ!

زیادہ سے زیادہ متحد ہو جانے کی اپیل

قارئین حضرات ملک کے اکثر اخبارات میں یہ خبر پڑھ چکے ہوں گے کہ نظام اسلام پارٹی کے کنوینر چوہدری محمد علی صاحب کی خاص دعوت پر جماعت اسلامی، نظام پارٹی، اور خلافت ربانی پارٹی نے آئندہ انتخابات میں کامیاب ہونے کے لئے اپنا متحدہ محاذ قائم کرلیا ہے یہ جماعتیں اپنی انفرادیت برقرار رکھنے کے باوجود مختلف حلقوں میں ایک دوسرے کی حمایت کرکے امیدواران اسمبلی کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں گی!۔

ان جماعتوں کو متحد کرنے کے لئے چوہدری محمد علی صاحب نے جس بات کا سہارا لیا ہے اور جس مقدس مقصد کا واسطہ دیا ہے وہ "اسلام" کا مقدس نام ہے! کہ اسلام کی بھلائی کے لئے تمام دیندار اور اسلام پسند طاقتوں کو ایک جگہ ہو جانا چاہیئے!

چوہدری صاحب نے ایک مقدس نام کا واسطہ دیکر جن لوگوں کو قریب لانے کی کوشش کی ہے۔ ان میں سے خلافت ربانی کو تو ہم موضوع بحث نہیں بناتے لیکن جہاں تک دوسری دو جماعتوں کا تعلق ہے ان کے متعلق چند بنیادی باتیں ضرور قابل ذکر ہیں۔

ان جماعتوں میں سے نظام اسلام پارٹی کی اسلام پسندی کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے صرف مولانا عبدالستار خاں صاحب نیازی کی مثال کافی ہے۔ مولانا نیازی صاحب نے جب چوہدری محمد علی صاحب سے مرزائیوں کی پوزیشن دریافت کی تو انہوں نے برملا کہا کہ ہماری جماعت کے دروازے ہر مسلمان پر کھلے ہیں۔ ہماری جماعت میں ایسی کوئی پابندی نہیں ہے کہ مرزائی حضرات نظام اسلام پارٹی کے رکن نہیں بن سکتے — !

چوہدری محمد علی صاحب کا یہ جواب سن کر مولانا عبدالستار خاں نیازی تو اس وقت اس جماعت سے علیحدہ ہو گئے — !

اس ایک مثال کے بعد نظام اسلام پارٹی کے متعلق کسی کے لئے شک وشبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی ہے کہ وہ پاکستان میں کسی قسم کے "نظام اسلام" کے دعویدار ہیں۔ باقی رہ جاتی ہے جماعت اسلامی تو اس کا "حسن کردار" گذشتہ تحریک تحفظ ختم نبوت کے دوران واضح ہو چکا ہے! جو لوگ اسلام کے اساسی معتقدات کا انکار کردیں اور ایک ہمہ گیر مقدس تحریک کو ناکام کرانے کا شرمناک کردار پیش کریں وہی اگر اسلام کا نام لے کر قوم کے سامنے آتے ہیں تو اس سے بڑی منافقت کردار اور کیا ہو سکتی ہے۔ یہ لوگ جس اسلام کے دعویدار ہیں کم از کم وہ خداوند قدوس اور حضور خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسلام نہیں ہو سکتا۔

جماعت اسلامی اور نظام اسلام پارٹی کے متحدہ محاذ سے ملک میں کوئی اثرات پیدا ہوں یا نہ — ان کے پُرفریب نعروں سے قوم کے اکثر افراد کے متعلق گمراہ ہو جانے کا شدید خطرہ لاحق ہے۔ یہ صورت حالات اس بات کی متقاضی ہے کہ اسلام کے صحیح نظریات کے تحفظ وبقا کے لئے "اہل حق" ان باطل طاقتوں کے مدمقابل اپنا متحدہ محاذ قائم کریں۔ اور وہ اپنی انفرادیت برقرار رکھنے کے باوجود ان تمام نام نہاد اسلامی جماعتوں پر یہ بات واضح کردیں کہ اسلام کے مقدس نام پر قوم کو دھوکہ دینے کی ہر کوشش بُری طرح ناکام بنا دی جائیگی! اس مقدس مقصد کے لئے اگر بڑی سے بڑی شخصیتوں کو اپنا جھوٹا وقار بھی قربان کرنا پڑے تو ہماری نگاہ میں یہ سودا مہنگا نہیں!

نوٹ:۔ بعض دوسری جماعتوں کے متحدہ محاذ کے متعلق ترجمان اسلام کے آئندہ شمارہ میں ایک اہم مقالہ ملاحظہ فرمائیے۔

(بقیہ لمعات صفحہ ۱ سے آگے)

اب وہ حقیقی دور آنے والا ہے۔ جب استاذان مغرب اپنے گراموفون خواجگان سگ پرست کے مونہوں سے ہٹا کر خود حضرات سگاں کے مُنہ سے لگا دینگے۔ اور ہمیں تو بہرحال گراموفون کے احکام کی تعمیل کرنی ہے خواہ اس میں سے بولنے والے سگ پرست ہوں یا خود سگ۔ ملک کے انتظامی معاملات میں تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ البتہ مرہم اور پٹی کا انتظام ضروری ہے۔ کیونکہ بقول پطرس کیا پتہ کہ یہ سگ حضرات کب بھونکنا بند کردیں۔ اور کاٹنا شروع کردیں۔

مرزائیوں کے مائی باپ

سردار حسین شاہ ایک صاحب ہیں۔ جو ربوہ میں سیکرٹری تعمیرات کے عہدہ پر فائز تھے۔ انہوں نے خلیفہ ربوہ کے مال کو اپنے ابّا کا مال سمجھ کر مرزائی دیانت کا وہ ثبوت بہم پہنچایا کہ خود خلیفہ ربوہ کو بھی اس پر تاؤ آگیا۔ اور انہوں نے بلاتحقیق اس پر چھ ہزار روپے کے غبن کا الزام لگا دیا۔ معاصر تسنیم کی جو شامت آئی تو اس نے معاملہ کو طشت از بام کر دیا۔ سردار حسین شاہ نے اس قصّہ کو اپنے گناہ بخشوانے کا ذریعہ بنا کر معاصر کو

ملاحیاں [illegible] ہیں۔ سردار حسین شاہ کے [illegible]
معاصر الفضل کی زبانی آپ بھی سن لیں۔

حضور کے اعلان کا اگر کوئی صدمہ ہونا چا[illegible]
تھا تو مجھے ہوتا لیکن میں تو حضور کے اع[illegible]
کو باپ کی بیٹے کو سرزنش سمجھتا ہوں او[illegible]
اپنی شامت اعمال کا نتیجہ خیال کرتا ہو[illegible]
تسنیم کو کیا حق ہے کہ اس معاملہ میں دخل
معقولات کا طریق اختیار کر کے اس [illegible]
مصداق بنے۔ ماں سے زیادہ چاہے پھپھ[illegible]
کہلائے۔

سبحان اللہ کیا خوش کلامی ہے اور یہی خو[illegible]
تو مرزائی لٹریچر کی جان ہے۔ خیر ہمیں اس سے کی[illegible]
تسنیم جانے اور سردار حسین شاہ، جب وہ مر[illegible]
چھیڑینگے تو گالیاں بہرحال کھائیں گے۔ ہمار[illegible]
قابل غور بات یہ ہے کہ سردار حسین شاہ نے ا[illegible]
سطر کی عبارت میں پہلے تو خلیفہ صاحب کو با[illegible]
پھر انہیں ماں بنا دیا۔ کہیں خلیفہ صاحب بھی [illegible]
محترم مرزا غلام احمد والے سارے مدارج تو [illegible]
فرما رہے؟ کہ خود ہی عیسےٰ خود ہی مریم؟ کبھی مر[illegible]
اور کبھی خالص خولص حیض والی عورت اور پھر [illegible]
شتر مرغ ؏

نراالّذی ہیں نراالّذی ہیں

افسوس تو یہ ہے کہ یہ مرزائیوں کا [illegible]
معاملہ ہے۔ ہمیں یہ حق نہیں پہنچتا کہ ہم اس [illegible]
کچھ کسی سے پوچھ گچھ کریں۔ اگر کریں بھی تو معا[illegible]
کی طرح گالیاں کھانی پڑیں گی البتہ حقیقت پسن[illegible]
سے ہم درخواست کرینگے کہ وہ خلیفہ صاحب [illegible]
"مدارج عالیہ" پر بھی روشنی ڈالیں، کیونکہ وہ لو[illegible]
کے نائی" کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان سے تو کوئی
چھپی نہ ہوگی۔ امید ہے سردار حسین شاہ تو ہا[illegible]
خلیفہ صاحب سے یہ کہہ چکے ہوں گے۔ حضور [illegible]
مائی باپ ہیں۔ حضور کے دشمنوں کو بھی میں نے جی [illegible]
گالیاں دے دی ہیں۔ اب تو میرا قصور معاف فرمای[illegible]
اور اس دشنام دہی کے صدقے میں ان کی "روزی" بح[illegible]
گئی ہوگی۔

ایک سو پچیس گولوں کی منت

سرگودھا سے یہ خبر آئی ہے کہ وہاں کی [illegible]
میں یہ منت مانی گئی تھی کہ لڑکے کی شادی پر پور[illegible]
ایک سو پچیس گولے چھوڑے جائیں گے۔ اور آ[illegible]
اس کے علاوہ ہوگی۔ چنانچہ جب منت ادا کرنی شر[illegible]
بارود کا ایک گولہ سڑک پر سوئی ہوئی ایک عورت
جس سے وہ بُری طرح جھلس گئی۔ اور اس کا بستر
راکھ ہو گیا! ایک بچہ بھی زخمی ہوا اور بھینسیں گا[illegible]
تڑا کر بھاگ گئیں۔ برات والوں کو اس منت کے [illegible]
کی خاطر صرف ایک فرلانگ کے فاصلے پر چار جگہ لڑا[illegible]
لینی پڑی تب کہیں جا کر برات منزل مقصود پر پہ[illegible]
جہلنے ہمارے عوام میں اچھے بُرے کام کی تمیز [illegible]

باقی صفحہ [illegible]

ارکان مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان

کوئٹہ سے: مولانا عبدالغفور صاحب، حکیم مولوی عبداللہ جان صاحب، حکیم مولوی نور محمد صاحب، ملا یار محمد صاحب، حاجی عبدالرحمٰن صاحب، حاجی عبدالواحد صاحب، مولانا منظور الحق صاحب، حاجی عبدالقیوم صاحب۔

سبی سے: مولانا محمد صدیق صاحب، حافظ محمد حیات صاحب

فورٹ سنڈیمن سے: حضرت مولانا میرک شاہ صاحب، مولانا محمد شاہ صاحب

ضلع چاغی سے: مولانا محمد افضل صاحب، مولانا عبدالحمید صاحب

چمن سے: مولانا محمد نور صاحب، حاجی محمد عظیم صاحب

پشین سے: جناب صاحبزادہ عبدالرحمان صاحب، حاجی غلام جان صاحب ملک یار

قلات سے: جناب سید عظیم شاہ صاحب، حاجی عبدالکریم صاحب

سراوان سے: جناب میر حاجی خان صاحب، مولانا محمد صدیق صاحب

مکران سے: مولانا قاضی سعداللہ صاحب، مولوی رحمت اللہ صاحب

خاران سے: مولانا عبدالرزاق صاحب، جناب احمد جان صاحب

جھلاوان سے: حاجی سیٹھ عبدالعزیز صاحب، مولوی محمد اعظم صاحب خضدار۔

کچھی سے: جناب ارباب جعفر خان صاحب ابڑو، مولوی عزیز اللہ صاحب بھاگ۔

لس بیلہ سے: مولوی نور محمد صاحب، مولوی حاجی محمد عمر صاحب۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخاں کی مقبولیت عامہ

دفتر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام سرحد میں مولانا عبداللطیف صاحب فاضل دیوبند ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے تمام ضلع میں جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام اور تنظیم کو ضلع کے ہر مقام پر باقاعدگی سے سرگرمی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ تین چار مہینے میں جمعیۃ علماء اسلام نے تمام ضلع میں رب العالمین کے فضل سے جو کام سرانجام دیا ہے دوسری جماعتیں لاکھوں روپے کے خرچ سے پورا نہیں کر سکتیں۔ ضلع جمعیۃ علماء کے امیر محترم مولانا عبدالحق صاحب فاضل دیوبند نے ضلع کے تمام تحصیلوں کا بار بار دورہ کیا۔ تحصیل ڈیرہ، تحصیل ٹانک، تحصیل کلاچی میں تین عظیم الشان ضلعی کانفرنسیں ہوئیں۔ جن میں مرکزی اکابر نے شرکت کی۔ تمام ضلع میں چالیس مقامات پر عظیم عام جلسے ہوئے۔ جن میں مرکزی اکابر حضرت مولانا احمد علی صاحب امیر اعلیٰ مرکزیہ، حضرت علامہ شمس الحق افغانی، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ مرکزیہ، حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر سرحد، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر شمالی پنجاب، علامہ خالد محمود ناظم اعلیٰ شمالی پنجاب، قاضی عبدالکریم نائب امیر سرحد نے تقریریں کیں۔

زعماء کا قتل ملک کی بربادی کا پیش خیمہ ہے

ناظم جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر امیر الزماں نے ایک بیان میں کہا کہ خان لیاقت علیخاں کے قتل ناحق کے بعد ایک ازلی،

بدبخت شقی القلب عطا محمد نامی شخص کے سبب سے زیادہ معمر تجربہ کار اہل مرتبت ڈاکٹر خانصاحب کو قتل کر کے ایک طرف اہل ملک کو ان کی خدمات سے محروم کر دیا۔ اور دوسری طرف بین الاقوامی دنیا میں پاکستان کے مقام کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ جب کسی قوم پر ادبار و نحوست کے دن آتے ہیں تو وہ قوم بنی اسرائیل کی طرح اپنے زعماء کو قتل کرنے لگتی ہے حکومت پاک کو چاہیئے کہ مجرم کو قرار واقعی سزا دے کر آنے والے فتنوں کا انسداد کرے۔ ڈاکٹر صاحب کیلئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے خدمات ملکی و قومی کے صلہ میں جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرما دے۔

جمعیۃ علماء اسلام داب ٹانوری کیطرف سے عظیم اجتماع
ایک مولوی صاحب کی مودودیت سے بیزاری

بمقام داب ٹانوری تحصیل سکھر ضلع سکھر مقامی جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے ایک عظیم اجتماع منعقد ہوا۔ اجتماع کی صدارت سکھ فرائض مولانا سید ابوالمنیر محمد شاہ امروٹی نے انجام دیئے اس اجتماع میں حضرت مولانا خلیفہ احمد الدین صاحب اور مولانا عبدالقادر صاحب وغیرہم نے شرکت کی۔ اجتماع میں اس گاؤں میں ایک عربی مدرسہ بنام مدرسہ عربیہ بدر العلوم قائم کیا گیا۔ اس مدرسہ میں تعلیم دینی کے فرائض کا ذمہ حضرت مولانا عبدالغفور صاحب کے سپرد کیا گیا۔ مدرسہ کے لئے حاجی عبدالکریم صاحب و حاجی جمال الدین کی طرف سے زرعی زمین اندازاً چار جریب مع کنوئیں کے لبطور مدرسہ دی گئی۔ تقاریر کا موضوع جمعیۃ کی اہمیت اور دینی مدارس کی اہمیت ووٹ کو صحیح مصرف میں استعمال کرنے کی ترغیب تھا۔ اس اجتماع میں مولوی عبدالقادر صاحب انصاری نے مودودیت سے بیزاری کا اعلان کیا۔ اور مندرجہ ذیل قرار دادیں بالاتفاق رائے پاس ہوئیں۔ ۱۔ حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ پاکستان میں فوراً قانونِ قرآنی نافذ کر کے عوام کی پریشانی دور کیا جائے۔ ۲۔ جن علاقوں میں جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے علماء اور مبلغین کی تقاریر پر بندشیں عائد کی گئی ہیں وہ فوراً اٹھالی جائیں۔ ۳۔ لاء کمیشن سے منکرین قرآن و حدیث کو ہٹا کر ان کی جگہ صالح علماء کرام کو متعین کیا جائے۔

سانگھڑ میں ناظم دفتر کا تقرر

محترم حافظ محمد اکبر صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سانگھڑ سندھ اطلاع دیتے ہیں کہ ضلعی دفتر کے لئے محترم حکیم بشیر احمد کو ناظم دفتر مقرر کر دیا گیا ہے۔

علماء کرام کی خدمت میں

حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب لدھیانوی مہتمم مدرسہ اشرف المدارس گورونانک پورہ گلی نمبر ۱۱ لائل پور سے اطلاع دیتے ہیں کہ مدرسہ اشرف المدارس گورونانک گلی نمبر ۱۱ لائل پور میں صرف نحو کی ابتدائی تعلیم کا خاص انتظام کیا گیا ہے۔ علماء کرام اپنے بچے اگر ہمارے سپرد کر دیں گے تو خاص طور سے ان کی

تعلیم کا انتظام کیا جائیگا۔ اور تمام جمعیت جمع ہو گی۔ جس کا نام کے لئے حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب جبار۔۔۔ کا۔۔۔ حاصل کر لی گئی ہے۔

محمد یحییٰ لدھیانوی، مہتمم مدرسہ اشرف المدارس گورونانک گلی نمبر ۱۱ لائل پور

مردان میں جمعیۃ طلباء اسلام کی تشکیل

دفتر جمعیۃ علماء اسلام مردان میں ایک جنرل اجلاس بصدارت جناب محمد اقبال جاوید منعقد ہوا جس میں جمعیۃ طلباء اسلام کی تشکیل کی گئی۔ مندرجہ ذیل حضرات کے نام منتخب کر دیے گئے۔

صدر جمعیۃ طلباء اسلام مردان	محمد اقبال جاوید
نائب صدر 〃 〃 〃 〃	محمد رفیق خان
سیکرٹری 〃 〃 〃 〃	سید عبدالرزاق حسرت
نائب سیکرٹری 〃 〃 〃	شمس الرحمٰن صاحب
سالار 〃 〃 〃	علی اکبر شاہ
نائب سالار 〃 〃 〃	محمد حبیب خان

بقیہ اجلاس میانوالی صفحہ ۶ سے آگے

مطالبہ کرتا ہے کہ وہ دفعہ ۱۴۴ کے تحت درس قرآن مجید کے سلسلہ میں لاؤڈ سپیکر سے پابندی فوراً ختم کر دیں۔ درس قرآن مجید اشاعت اسلام ہے نہ کہ کسی فرقہ کیخلاف منافرت کا ذریعہ خاص مقصد کی پابندی تبلیغی آزادی کے منافی ہے۔ اگر کسی عنصر سے نقص امن کا خطرہ ہو تو اس کے خلاف عدالتی کاروائی عمل میں لائی جائے۔

بقیہ شذرات صفحہ ۱ سے آگے

ذبح دیا جائے لیکن اگر اتنی معمولی خبر کے عواقب و نتائج پر ذرا گہری نگاہ ڈالی جائے تو اس بات کا سراغ لگانا کوئی مشکل بات نہیں ہے کہ بگاڑ اور خرابی کا اصل منبع کہاں ہے۔ تہذیب جدید کے دلدادہ اور مغربیت کے پجاری فلم اور موسیقی کے محاسن اور فضائل بیان کرتے نہیں تھکتے اس قسم کی خبروں کے بعد بھی اگر وہ اپنے موجودہ طرز عمل اور اندازِ فکر کو نہ بدلیں تو سوائے اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ خداوند قدوس نے ان کے دلوں، دماغوں اور آنکھوں پر پردے ڈال دیئے ہیں۔ ان لوگوں میں اب حق و صداقت کو پہچاننے کی تمیز باقی نہیں رہی ہے!

لیکن —— اگر وہ لوگ بسیار خرابی کے بعد بھی اس بات پر آمادہ ہو جائیں۔ کہ تہذیبِ مغرب کے موجودہ طور طریقے یکسر تبدیل کر کے اس کی جگہ اسلامی معاشرے کو جنم دینے کی کوششیں بروئے کار لائیں۔ تو ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا ملک بہت جلد ایک مثالی ملک بن جائے گا۔ اور یہاں کی قوم کا اخلاق و کردار ساری دنیا کے لئے مشعل راہ بن جائے گا۔

آئیے —— ہم سب مل کر تہذیب مغرب کے موجودہ طور طریقے تبدیل کرنے کی طرف ایک موثر قدم اٹھائیں۔ جمعیۃ علماء اسلام —— ملک کو تہذیب مغرب کی تمام برائیوں اور قباحتوں سے پاک کر کے خالص اسلامی معاشرہ قائم کرنے کے لئے جدوجہد کر رہی ہے کیا —— آپ اس مقدس اور نیک مقصد میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں گے —— ؟

مختصر — اور اہم خبریں

عرب دنیا کے تحفظ کا عزم: شاہ حسین والی اردن نے اردن کی حدود سے سعودی عرب کی فوجوں کی واپسی پر شاہ سعود کو جو پیغام بھیجا تھا۔ شاہ سعود نے اس کے جواب میں کہا ہے کہ سعودی عرب کی مسلح افواج عرب دنیا کے لئے وقف ہیں۔ ہم عرب دنیا کی حفاظت کریں گے اور ہماری مسلح افواج نہ صرف اردن کی حفاظت کریں گی بلکہ فلسطین میں اردن کے غصب شدہ حقوق کی واپسی میں بھی امداد کرینگی۔

انتخابی کمیشن کی ہدایت: انتخابی کمیشن نے عوام سے کہا ہے کہ ووٹ دہندگان کی فہرستیں دیکھیں اور اگر ان میں ان کا نام موجود نہ ہو تو نظر ثانی کرنے والے افسروں کو اطلاع دیں۔ مغربی پاکستان میں انتخابی فہرستوں کی جانچ پڑتال کی آخری تاریخ ۱۵ جون اور چاٹگام کے پہاڑی علاقوں کی ۱۸ جون ہے۔

ایف اے انگریزی "ب" کا پرچہ منسوخ کر دیا گیا

لاہور ۲۲ مئی۔ ثانوی تعلیم بورڈ نے ایف اے کے امتحانات میں ۲۱ مئی ۵۸ء بدھ کے روز ہونے والے انگریزی پرچہ "ب" کو منسوخ کر دیا ہے۔ یہ پرچہ وقت مقررہ سے پہلے اوٹ ہو گیا تھا۔ اعلان آج یہاں سرکاری طور پر کیا گیا۔ یہ فیصلہ اس مزید معلومات کے بعد کیا گیا جو بورڈ نے آج حاصل کی ہیں۔ پرچہ اوٹ ہونے کے متعلق پولیس میں رسمی طور پر رپٹ درج کر دی گئی ہے۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ایف اے کے تمام امیدواران کو اب ۳۱ مئی کو ہفتے کے روز انگریزی کا پرچہ دوبارہ دینا ہوگا یہ پرچہ اس تاریخ کو مقررہ مرکزوں میں ساڑھے تین بجے بعد دوپہر سے ساڑھے چھ بجے شام تک ہوگا جغرافیہ سی کا پرچہ جو پروگرام کے مطابق ۳۱ مئی کو ہونے والا تھا اب ۲ جون کو ۷ بجے صبح سے دس بجے تک ہوگا۔

ری پبلکن پارٹی کی تنظیمی کمیٹی کا اجلاس: اس ماہ کی ۳۰ تاریخ کو لاہور میں ری پبلکن پارٹی کی تنظیمی کمیٹی کا اجلاس ہو رہا ہے۔ اس اجلاس کے ایجنڈے میں پارٹی کے نئے لیڈر کی تقرر کا سوال، ملک کی موجودہ سیاسی صورت حال اور انتخابی پروگرام پر غور و خوض شامل ہے۔

۱۶ حریت پسند شہید کر دیئے گئے: فرانسیسی فوجی ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ گذشتہ روز چار مختلف مقامات پر حریت پسندوں کے ساتھ تصادم میں فرانسیسی فوجوں نے ۱۶ حریت پسند شہید اور ۶ کو گرفتار کر لیا۔

جنرل نوری السعید کا عزم عمان: عراق و اردن کی عرب یونین کے وزیراعظم جنرل نوری السعید آج بذریعہ طیارہ عمان روانہ ہو گئے۔ عرب یونین کے سربراہ شاہ فیصل اور ولی عہد شہزادہ امیر عبداللہ رونی فوج کی سالانہ تقریبات میں شرکت کرنے کے لئے ہفتہ کو عمان جائیں گے۔

ایٹمی تجربات بند کرنے کی حمایت: سعودی عرب کے ولی عہد شہزادہ فیصل نے جو ملک کے وزیراعظم بھی ہیں۔ وزیراعظم روس کو ایک مکتوب میں لکھا ہے کہ سعودی عرب ایٹمی تجربات بند کرنے کی روسی تجاویز کی حمایت کرے گا۔ کیونکہ یہ تجربات انسانی صحت کے لئے انتہائی مضر ہیں۔ روس کی خبر ہے کہ شہزادہ فیصل کا یہ پیغام مسٹر خروشیف کے چار اپریل کے مکتوب کے جواب میں موصول ہوا جس میں مسٹر خروشیف نے ایٹمی تجربات بند کرنے کے لئے روسی تجاویز سے سعودی عرب کو مطلع کیا تھا

نون کی درخواست کی سماعت ۳ جون کو ہوگی

پاکستان سپریم کورٹ ۳ جون کو لاہور میں ملک فیروز خاں نون کی اس درخواست کی سماعت کرے گی جس میں انہوں نے مسٹر جسٹس شبیر احمد کے فیصلے کا پیرا نمبر ۳ ۸ اور ۸ ۸ منسوخ کرنے کی استدعا کی ہے۔ ملک فیروز خان نون کے وکیل مسٹر منظور قادر نے یہ درخواست گزشتہ سوموار کو مسٹر جسٹس محمد منیر چیف جسٹس سپریم کورٹ کے سامنے پیش کی تھی۔ سپریم کورٹ کی طرف سے مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے نام ہدایات جاری کی گئیں تھیں کہ مسٹر جسٹس شبیر احمد کے اس فیصلے کی تصدیق شدہ نقول جس میں ملک فیروز خاں نون کے متعلق ریمارکس موجود ہیں قرار یا اخبارات کو نہ دی جائیں۔ مسٹر منظور قادر نے ۳ جون کو بحث کا آغاز کرنے کے لئے تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔

لبنان سلامتی کونسل میں شکایت کریگا: لبنان کی کابینہ نے لبنان کے داخلی امور میں متحدہ عرب جمہوریہ کی مداخلت کے خلاف شکایت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ڈاکٹر عثمانی کابل روانہ ہو گئے: مغربی پاکستان کے محکمہ صنعت کے ڈائریکٹر ڈاکٹر عثمانی کابل کے مختصر دورہ پر آج کابل روانہ ہو گئے۔

انڈونیشی حکومت نے باغیوں کی پیشکش مسترد کر دی

انڈونیشیا کی مرکزی حکومت نے شمالی میلبز کے باغیوں کی بات چیت کی پیشکش مسترد کر دی ہے۔ آج انڈونیشی وزیر اطلاعات نے جاکرتہ میں اعلان کیا کہ باغیوں سے مفاہمت کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ اس سے پہلے باغیوں کی طرف سے اعلان کیا گیا تھا کہ انہوں نے معقول تصفیہ کے لئے بات چیت کی پیشکش کی ہے۔ اس پیشکش کو مسترد کرتے ہوئے وزیر اطلاعات نے کہا کہ میری حکومت کو کچلنے کیلئے موجودہ کارروائی کی اس وقت تک جاری رکھے گی۔ جب تک میلبز کا علاقہ باغیوں سے خالی نہیں ہوتا۔

ہندو عورت ستی ہو گی: فیروز پور (مشرقی پنجاب) کے قریب ایک دیہاتی ہندو عورت اپنے دو بچوں سمیت خاوند کی چتا میں جل کر ستی ہو گئی۔

کراچی میں پانی کی شدید قلت کا خطرہ

خشک سالی کے باعث کراچی کے شہریوں کو پانی کی شدید قلت کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ پانی کی سپلائی پر متعین انجینئروں کو خدشہ ہے کہ اگر بارشیں جلد شروع نہ ہوئیں تو کراچی شہر میں پانی کی سپلائی جو پہلے ہی کم ہو گئی ہے خطرناک حد تک کم ہو جائے گی۔ کراچی واٹر بورڈ کے ذمہ دار حکام نے بیان کیا ہے کہ پانی کی سپلائی بحال کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آئندہ چند روز کے اندر کم از کم سات انچ بارش ہو جائے۔

علامہ خالد محمود پر پابندی

جمعیتہ علماء اسلام کے مشہور رہنما علامہ خالد محمود [پر] گزشتہ ہفتہ ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ نے سیفٹی ایکٹ [کی] دفعہ ۵ کے تحت ضلع کی حدود میں تین ماہ کے [لئے] داخلہ بند کر دیا ہے۔ حکم میں مزید لکھا ہے کہ آپ نہ تقریر کر سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی بیان دے سکتے ہیں۔

بقیہ لمعات صفحہ ۳ سے آگے

ہو گی۔ اور کب وہ ایسی منتوں سے نجات پائیں پہلے شب برات کی آتشبازیوں کی تخریب کاری کیا کم [تھی] کہ اب شادی بیاہ کے مواقع پر بھی منت مان کر یہ کام ضروری طور پر کرنے کی قسمیں کھائی جاتی ہیں۔ حکومت کے کان تو بہرے ہیں وہاں تک تو ان نقصانات کا آوازہ نہیں پہنچ سکتا۔ ہمارے علماء و قائدین ہی کو [اس] طرف توجہ کرنی چاہیئے تاکہ معاشرے سے ایسے [فضول رسوم] تو ختم کئے جا سکیں۔ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۔

مکتبہ محمدیہ لاہور

شائقین علوم و طریقت و معرفت کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ لاہور بیرون دہلی دروازہ بالمقابل شاہ محمد غوثؒ دفتر ترجمان اسلام میں مکتبہ مجددیہ کا افتتاح ہو گیا ہے جہاں معارف مجددیہ کی نایاب کتابیں ہر وقت موجود ہیں۔ جن کو نہایت صفائی اور محنت شاقہ سے حضرت حکیم عبدالمجید احمد صاحب سیفی نقشبندی مجددی نے شائع فرما کر ہزاروں تشنگان معرفت کے لئے آب حیات مہیا کیا ہے۔ فی الحال مکتبہ میں مندرجہ ذیل کتابیں برائے فروخت موجود ہیں

معارف لدنیہ:۔ مصنفہ امام ربانی مجدد الف ثانی سرہندی قیمت ۲ روپے
مبدا و معاد:۔ قیمت ۲ روپے
کنز الہدایات:۔ مصنفہ حضرت مولانا محمد باقر لاہوری قیمت ۲ ½
مکاتیب شریفہ:۔ حضرت شاہ غلام علی دہلویؒ قیمت ۴ روپے
الضیاح الطریقہ مع فوائد ضروریہ " " " ۵ "
ارشاد الطالبین:۔ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی " ۲ ½ روپے
اسلامی جہاد خطبہ صدارت:۔ حضرت استاد العلماء مولانا شمس الحق صاحب
آنکھوں کی ٹھنڈک:۔ (مولانا سرفراز خان صفدر) قیمت ۲ ½
راہ سنت:۔ " " " تین روپے ۱۲ آنے
گلدستہ توحید " " " " ایک روپیہ
دل کا سرور (مختار کل) " " " " ۱ ½ روپے
صرف ایک اسلام " " " " ۱ ½ "
بریلوی مذہب:۔ محمد عبدالقادر قاسمی قیمت ۴ آنے

مودودی جماعت کے عقائد و نظریات پر ایک تنقیدی نظر از مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیتہ چکوال ضلع جہلم جس میں بالتفصیل مودودی عقائد و نظریات پر بحث کی گئی ہے اس کتاب کو دیکھنے کے بعد ان کے عقائد و نظریات کے متعلق اور کسی کتاب کی ضرورت نہیں نیز اس میں جناب عبدالرحیم صاحب اشرف جناب عتیق الرحمن صاحب سنبھلی مولانا منظور صاحب نعمانی اور اصلاحی صاحب دیگر حضرات کے اس جماعت کو چھوڑنے کے بیانات در[ج ہیں]

جمعیتہ علماء اسلام مغربی پاکستان کا ترجمان

ترجمان اسلام

سہ روزہ

ہفت روزہ ایڈیشن

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲۷

سرپرست
حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ

ادارہ
غلام غوث ہزاروی
یوسف انہر

مینجنگ ایڈیٹر :- غازی خدا بخش

بدل اشتراک
سالانہ ... ... چھ روپے
ششماہی ... ... ساڑھے تین روپے
فی پرچہ
دو آنے (۲/)

جلد (۱۱) | ۲۶ -- ۳۰ جون ۱۹۵۸ء مطابق ۸ -- ۱۲ - ذوالحجہ ۱۳۷۷ھ | شمارہ ۱۰۶-۱۰۷

فلسفۂ عید قربان

اثر خامہ جناب شیخ التفسیر حضرت مولینا احمد علی صاحب مدظلہ
صدر مرکزی جمعیتہ علماء اسلام مغربی پاکستان لاہور

لن ینال اللہ لحومها ولا دماءها ولکن ینالہ التقوی منکم (الآیہ) ترجمہ :- اللہ تعالیٰ کے ہاں قربانیوں کے گوشت اور خون نہیں پہنچتے۔ اس کے ہاں تمہارے دل کی پرہیزگاری مقبول ہے۔

ہر حکم الٰہی میں حکمت

حضرات! دنیا میں ہر عقلمند کا یہ قاعدہ ہے کہ اپنے ذہن میں ہر کام کے نفع و نقصان کا موازنہ پہلے کرتا ہے۔ جو چیز اس کے حق میں انفع ہو۔ یعنی جس کا نفع نقصان سے زیادہ ہو اُسے پسند کرتا ہے۔ جب یہ ایک ایسی ہستی کا معمول ہے جس کی عقل محدود، فہم نارسا انکشاف حالات مستقبلہ سے عاجز و بیکس ہے جس کے سارے فیصلے محض ظن و تخمین پر ہیں تو کیا اس عالم الغیب والشہادۃ قادر مطلق، فعال لمایرید کا یہ دستور العمل نہیں ہونا چاہیئے؟ وہ تو حکیم علی الاطلاق ہے۔ اس کا کوئی کام اور کوئی حکم حکمت سے خالی نہیں ہو سکتا۔

حکم قربانی

اصل سابق کے مطابق حکم قربانی بھی حکمت سے خالی نہیں رہے یہ علیحدہ بات ہے کہ بعض افراد اس حکمت کو نہ سمجھیں اور بے سوچے سمجھے تعمیل حکم کر دیں۔

قربانی کی ابتداء

قرآن حکیم سے معلوم ہوتا ہے کہ نسل انسانی کا بیج جب سے سطح دنیا پر بویا گیا ہے۔ اسی وقت سے یہ رسم قائم ہوئی ہے۔ واتل علیہم نبا ابنی ادم بالحق اذ قربا قربانا فتقبل من احدهما ولم یتقبل من الاخر۔ الآیہ (ترجمہ) ان لوگوں کو آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں کا واقعی قصہ سنا دے۔ ان دونوں نے قربانی کی۔ پھر ایک کی قبول ہوئی اور دوسرے کی قبول نہیں ہوئی

ابراہیمی قربانی

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے بیٹے (حضرت اسماعیل ؑ) کو ذبح کر رہا ہوں۔ انبیاء علیہم السلام کے خواب الہام الٰہی ہوتے ہیں۔ اس لئے اس خواب کو حکم الٰہی سمجھ کر بیٹے سے استصواب فرمایا بیٹے نے عرض کی۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کیجئے مجھے خدا تعالیٰ کے فضل سے صابر پائیں گے اس گفتگو کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام صاحبزادے کو ذبح کرنے کی غرض سے لے گئے۔ جب ذبح کرنے کے لئے بیٹے کو لٹایا اس وقت اللہ تعالیٰ سے آواز آئی۔ اے ابراہیم (علیہ السلام) تو نے اپنے خواب کو سچا کر دکھایا۔ اور اللہ تعالیٰ نے بیٹے کے عوض ایک مینڈھا عطا فرمایا۔ جسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کیا۔

ابراہیمی قربانی کے نتائج

۱- جب حصول رضاء الٰہی کے [illegible] تیار ہو گئے تو اپنی جان قربان کرنے میں انہیں بطریق اولیٰ کوئی دریغ نہ تھا

۲- جب جان اور اولاد قربان کرنے کے لئے تیار تھے تو مال قربان کرکے خدا تعالیٰ کو راضی کرنے میں کیا عذر ہوگا۔

۳- جب ان کے ہاں جان، اولاد اور مال رضاء الٰہی کے مقابلے میں کوئی چیز نہ تھا تو وہاں حبّ وطن محبت الٰہی کا کب مقابلہ کر سکتی تھی

۴- جب اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے میں جان اولاد کی پروا نہیں کرتے تو اعزہ و اقربا کے تعلقات انہیں دروازہ الٰہی سے کب ہٹا سکتے ہیں۔

۵- جب ان کی جان، اولاد اور اعزہ و اقربا اس دیتیم (رضاء الٰہی) پر قربان ہو چکے ہیں تو حبّ بقیہ احباب دنیا انہیں کب یاد الٰہی سے غافل کر سکتی ہے۔

۶- جب رضاء الٰہی انہیں جان اور اولاد سے زیادہ عزیز ہے۔ تو کوئی تجارت، زراعت یا صنعت و حرفت ان کا دل کب لبھا سکتی ہے؟

تجدید ملت ابراہیمی

سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام دراصل ملت ابراہیمی کے مجدد ہیں وجاهدوا فی اللہ حق جهادہ هو اجتبٰکم وما جعل علیکم فی الدین من حرج ملة ابیکم ابراهیم هو سمٰکم المسلمین (سورہ حج رکوع ۱۰ پارہ ۱۷)

ترجمہ :- اور اللہ کے کام میں خوب کوشش کیا کرو جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے۔ اس نے تم کو (اور امتوں سے) ممتاز فرمایا اور اس نے تم پر دین کے احکام میں کسی قسم کی تنگی نہیں کی۔ تم اپنے باپ ابراہیم کی (اس) ملت پر (ہمیشہ) قائم رہو اس (اللہ) نے تمہارا لقب مسلمان رکھا ہے۔

ابراہیمی قربانی کی تازہ یاد

چونکہ شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین بنیاد ابراہیمی پر قصر شریعت محمدی تعمیر کرنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ اس لئے آپ نے بھی اپنی اُمت کو حصول رضاء الٰہی کی خاطر قربانی کی یاد تازہ کرائی۔ تاکہ امت محمدیہ کے ہر فرد سے ابراہیمی خوشبو آئے اور ہر کلمہ گو کا نور ایمان ابراہیمی نور سے مشابہ ہو جائے۔

تنبیہ :- مسلمانوں کا فرض ہے کہ قربانی کرتے وقت جذبات ابراہیمی کا خیال رکھیں۔ دل کے انہی پاکیزہ جذبات کا نام تقویٰ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب و مقبول ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔ لن ینال اللہ لحومها ولا دماءها ولکن ینالہ التقوی منکم۔

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ کے ہاں قربانیوں کے گوشت اور خون نہیں پہنچتے۔ اس کے ہاں (اس) تقویٰ کی قدر و قیمت ہے (جو قربانی کرنے والے کے دل میں حاصل ہوتا ہے۔

یک کرشمہ دو کار

بفضلہ تعالیٰ امت محمدیہ دعوے سے کہہ سکتی ہے۔ کہ شریعت محمدیہ کے ہر حکم میں دین و دنیا، دنیا اور آخرت کی کامیابی کا راز مضمر ہے۔ ادھر خدا تعالیٰ راضی ہو جاتا ہے تو ادھر دنیا سنور جاتی ہے۔ ادھر آخرت کی نجات کا سرٹیفکیٹ مل جاتا ہے۔ تو ادھر دنیا کی ذلتوں سے انسان رہائی پا جاتا ہے۔

فلسفہ عید قربان پیغام فتح اسلام

اگر مسلمان عید قربان کو جذبات ابراہیمی کی تازہ یاد قرار دیں اور ہر سال شمع رضاء الٰہی پر پروانہ وار قربان ہونے کے لئے دل و جان (ظاہر و باطن) سے تیار رہیں تو مالک الملک ذوالجلال والاکرام عز اسمہ و جل مجدہ ان کی پشت پناہ ہوگا۔ پھر ایسے سرفروش فدائیان اسلام کی جماعت جس میدان میں قدم رکھے گی۔ خدا تعالیٰ ان کی حمایت کے لئے زمین و آسمان کے

غازی خدا بخش پرنٹر و پبلشر نے پنجاب پریس لاہور میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع ہوا۔

سکر بھی ہو گی۔ پھر یہ دنیا میں چالیس کروڑ نہیں۔ چالیس سو بھی ہوں گے۔ تو ہر میدان میں فتح و نصرت کا سہرا انہیں کے سر ہو گا دنیا میں کوئی قوم ان کے مقابلہ کی تاب نہیں لا سکے گی۔ جو قوم مقابلہ میں آئے گی منہ کی کھا کر جائے گی۔

راز فتح

اگر اصول مذہب سے قطع نظر کر لی جائے تو بھی عقلا دنیا کے ہاں یہ قاعدہ مسلم ہے کہ وحدت میں قوت اور انتشار میں ضعف لازمی ہے۔ مثلاً کچے سوت کی تاریں علیحدہ علیحدہ ہوں تو دو برس کا بچہ ایک ایک کو لیکر ٹکڑے کر سکتا ہے۔ لیکن انہیں میں وحدت پیدا ہو جائے تو ایک طاقتور جوان بھی کپڑے کے ایک گز کو کھینچ کر دو ٹکڑے نہیں کر سکتا۔ یا مثلاً اینٹیں بکھری ہوئی ہیں۔ تو ان میں کوئی طاقت نہیں۔ اگر آپس میں مل کر کھڑی ہو جائیں تو مضبوط قلعہ بن جاتا ہے۔ بعینہٖ اسلام اپنے متبعین کو ایک رشتہ وحدت میں پرو دیتا ہے اور وہ رشتہ کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ہے۔ ساری دنیا کے مسلمان چینی ہوں یا روسی۔ ہندوستانی ہوں یا جاپانی۔ امریکی ہوں یا افریقی۔ ترکی ہوں یا عربی۔ پاکستانی ہوں یا ایرانی۔ ان سب کا

(۱) خدا ایک ہے۔ رحمٰن عز اسمہٗ و جل مجدہ
(۲) رسول ایک ہے۔ محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم)
(۳) مذہب ایک ہے۔ اسلام
(۴) دستور العمل ایک ہے۔ قرآن کریم
(۵) مرکز (سنٹر) ایک ہے۔ بیت اللہ الحرام

الحاصل

حاصل یہ ہے کہ اسلام نے رنگ و روپ۔ نسل و قوم، وطن و ملت کے تمام امتیازات مٹا دیے ہیں۔ کالے اور گورے یہودی۔ نصرانی اور مجوسی سب کو انما المومنون اخوۃ (مومن آپس میں سب بھائی ہیں) اور ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم (ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ معزز تم میں سے سب سے زیادہ (اللہ سے) ڈرنے والا ہے کا سبق پڑھا دیا ہے۔

یہی وہ راز تھا۔ جس نے مٹھی بھر مسلمانوں کو دنیا کا سرتاج بنایا۔ اعداء (دشمنان) اسلام کو گرویدہ اسلام کر دکھایا۔ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم وما علینا الا البلاغ۔

کفار کی ناکامی کا سبب

اعداء اسلام میں اصولاً بجائے وحدت کے انتشار ہے جس کا لازمی نتیجہ ناکامی و نامرادی ہونا چاہیے۔ ان کے ہاں برہمن اور شودر کبھی مذہباً مل ہی نہیں سکتے۔ عیسائیوں میں اینگلو انڈین اور یورپین کا مرتبہ ایک نہیں ہو سکتا۔ ہندوستان کے ہندو آزادی کی صدا کرتے وقت مادر وطن کو نصب العین بناتے ہیں۔ تو جرمنی فقط جرمن کی آزادی کا خواہاں نظر آتا ہے اور انگریز انگلینڈ کا دلدادہ دکھائی دیتا ہے۔ تحسبھم جمیعا وقلوبھم شتیٰ ذالک بانھم قوم لا یعقلون سورہ حشر پارہ ۲۸

(ترجمہ) تو ان (کافروں) کو آپس میں متحد خیال کرتا ہے حالانکہ ان کے دل ایک دوسرے سے مختلف ہیں ان میں اختلاف اس لئے ہے کہ یہ بیوقوف ہیں۔

اظہار افسوس

ہائے افسوس، صد افسوس۔ آج دنیا میں الٹا نقشہ نظر آ رہا ہے۔ جن کی گھٹی میں وحدت تھی، وہ انتشار میں سرشار ہیں۔ اور جن کی ناکامی و نامرادی کا اعلان لوح محفوظ سے آ چکا تھا وان اللہ موھن کید الکفرین (سورہ انفال پارہ ۹ رکوع ۲) ترجمہ:۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کو کافروں کی تدبیر کا کمزور کرنا تھا وہ آج سر بر آرائے وحدت نظر آتے ہیں۔

سچ تو یہ ہے

کہ نام سے کام نہیں چلتا۔ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے۔ ان اللہ لا ینظر الی صورکم ولا الی الوانکم ولکن ینظر الی قلوبکم و اعمالکم۔

ترجمہ:۔ بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور رنگوں کو نہیں دیکھتا۔ بلکہ تمہارے دلوں اور کاموں کو دیکھتا ہے۔ انتہیٰ

جب عموماً مسلمانوں نے رشتہ وحدت کو عملاً چھوڑا اشاعت توحید اور اتباع سنت سے منہ موڑا۔ تب اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کا ہاتھ ان کے سروں سے اٹھا لیا۔ عزت و رفعت برباد گئی ذلت و نکبت چھا گئی وما ظلمھم اللہ ولٰکن کانوا انفسھم یظلمون (سورہ آل عمران رکوع ۱۲ پارہ ۴)

ترجمہ:۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا۔ لیکن وہ خود ہی اپنے آپ کو ضرر پہنچا رہے ہیں۔

آخری عرضداشت

اگر آج [illegible] بھولے ہوئے سبق وحدت کو پھر یاد کر لیں حصول [illegible] حکومت [illegible] نی کے لئے آمادہ ہو جائیں، تو مالک الملک ذو الجلال [illegible] دام ان کی پشت پناہی کے لئے ہر میدان میں اترنے پر تیار [illegible]۔ ان کی ذلت کو عزت پستی کو سرفرازی سے بدلنے کے لئے حاضر ہے۔ ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم و آمنتم وکان اللہ شاکرا علیما (سورہ نساء رکوع ۲۱ پارہ پانچواں)

ترجمہ:۔ اگر تم شکر گذار بن جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کو مان جاؤ۔ تو اسے تمہارے عذاب دینے کی کیا ضرورت ہے اللہ تعالیٰ قدر دان جاننے والا ہے۔ انتہیٰ

اعلان بیزاری

بذریعہ اعلان ہذا ہر خاص و عام کو بالعموم اور باشندگان ضلع جیکب آباد کو بالخصوص اطلاع دی جاتی ہے کہ عبدالرحمن ولد عیسو ذات ساوند جو کہ میرا عزیز ہے۔ مگر اس کی بدچلنی کی وجہ سے میں نے سارے تعلقات اس سے ختم کر دیے ہیں اور اس سے کلی بیزاری اختیار کر لی ہے۔ لہٰذا کوئی صاحب میری وجہ سے اس کے ساتھ اپنی ہمدردی کا اظہار نہ کرے۔ ورنہ مجھ پر کسی قسم کی ذمہ داری عائد نہ ہو گی۔

مولوی نظر محمد مدرس مدرسہ مفتاح العلوم
و امیر جمعیۃ علماء اسلام سردار آباد
تعلقہ کندکوٹ
ضلع جیکب آباد

تشکیل جماعت

مندرجہ ذیل مقامات پر جمعیۃ علمائے اسلام [illegible] جماعتی تشکیل کر کے حسب دستور عہدہ داران کا انتخ[illegible]

گاڑو تاجک میں جمعیۃ کا قیام

گاڑو تاجک تپہ بادر زئی ضلع پشاور میں زیر [illegible] مولانا میاں محمد جان صاحب جلاس ہوا جس میں مندر[illegible] جمعیۃ علماء اسلام عمل میں آئی:۔

امیر — مولوی جان صاحب
نائب امیر ۱ — مولوی نور الحق صاحب
نائب امیر ۲ — زکریا خاں صاحب
ناظم اعلیٰ — میاں محمود شاہ صاحب
نائب ناظم ۱ — رستم خاں ۲ امیر عالم خا[ں]
خازن — حاجی خان محمد صاحب

اجلاس میں حکومت کی عائد کردہ پابندیوں کے خلاف [illegible]

ڈھیری۔ ضلع پشاور

امیر — مولانا محمد صدیق صاحب
نائب امیر ۱ — مولانا غلام اسحاق صاحب
نائب امیر ۲ — حاجی فرید خاں صاحب
ناظم اعلیٰ — مولوی عبدالوہاب صاحب
نائب ناظم — محمد اکبر صاحب
خازن و ناظم نشریات — نور حسن صاحب

نوشہرہ صدر

نوشہرہ صدر میں جمعیۃ طلباء کا قیام عمل میں آچکا [illegible] میں فی الحال بیس ۲۰ ارکان شمولیت کر چکے ہیں۔ عہدیداران ذیل ہیں:۔

امیر — جناب عبدالرحمن صاحب مقتبس
نائب امیر — خادم حسین صاحب خادم
ناظم اعلیٰ — عبدالرحمن صدیقی
ناظم — رفیع الدین بے باک

احمد پور شرقیہ

نوجوانان اسلام احمد پور شرقیہ کا اجلاس منعقد ہوا [illegible] جمعیۃ العلماء اسلام کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اور حسب ذیل [illegible] کا عارضی انتخاب کیا گیا۔

امیر — حضرت مولانا سلیم اختر صاحب
ناظم — حافظ سراج احمد قاسمی

علاقہ دودلے میں جمعیۃ کا قیام

گذشتہ ہفتہ حضرت مولانا عوض محمد صاحب نے مع چند [illegible] مستونگ کا دورہ کیا۔ علاقہ دودلے تحصیل مستونگ۔ قلات [illegible] علماء اسلام کی تشکیل کی گئی اور مندرجہ ذیل حضرات عہدہ[illegible]

امیر — مولانا عبدالواحد صاحب۔
نائب امیر — مولانا عبدالستار صاحب
ناظم اعلیٰ — مولانا محمد یوسف صاحب
نائب ناظم — مولوی حضور بخش صاحب
خازن — حاجی خدا بخش صاحب

جماعتی سرگرمیاں

مرکزی رہنمایان جمعیۃ کا انتخابی دورہ

مرکزی رہنمایان جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا ایک وفد بسلسلہ انتخابی مہم دورہ بہاول پور سندھ پر روانہ ہو رہا ہے۔ جو ملکی حالات پر تبصرہ، مقاصد جمعیۃ کی اشاعت اور انتخابی منشور جمعیۃ کی وضاحت فرمائیں گے۔ علاقہ بھر کے مسلمانوں اور متعلقہ ماتحت جمعیتوں کے ذمہ داران حضرات اس دورہ کو کامیاب بنانے میں پوری سرگرمی دکھائیں، اس وفد میں شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ صدر مرکزیہ، استاذ العلماء حضرت مولانا شمس الحق افغانی، مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم مرکزیہ، علامہ خالد محمود صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ شمالی پنجاب اور حضرت مولانا محمد عبد الرشید صاحب قاسمی ناظم مرکزیہ شامل ہوں گے۔

نوٹ، حضرت صدر مرکزیہ صرف خان پور، سکھر، جیکب آباد اور حیدر آباد کے اجتماعات میں شمولیت فرمائیں گے۔

۴ - ۵ - ۶ جولائی - خان پور ضلع رحیم یار خاں سہ روزہ کانفرنس۔

۷ - ۸ - ۹ - ۱۰ جولائی - ضلع رحیم یار خاں و ضلع سکھر کے چند مقامات حسب ارشاد مولانا درخواستی صاحب

۱۱ - ۱۲ - جولائی - سکھر - دو روزہ کانفرنس

۱۳ جولائی - جیکب آباد

۱۴ - ۱۵ جولائی - حیدر آباد

۱۷ جولائی - ڈگری ضلع میرپور خاص

۱۹ جولائی - نواب شاہ

۲۰ جولائی - نیرا پیرس

۲۱ جولائی - کنڈ کوٹ

کرنل ناصر کو مبارکباد

مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام دفتر مجلس ختم نبوت میں ہوڈکین روڈ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک عظیم اجلاس منعقد ہوا جس میں مولانا عبد الرحیم صاحب اشعر اور مولانا محمد اسحاق سلیمی نے جماعتی کارکردگی اور جمال عبد الناصر کے اس اقدام پر کہ اس نے مرزائیوں کو خلاف قانون قرار دیا ہے، اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ عظیم اجتماع ختم نبوت کے باغی قادیانیوں کو مرتد اور خلاف قانون جماعت قرار دینے پر کرنل جمال عبد الناصر صدر جمہوریہ مصر و شام کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے کیونکہ ان کا یہ کارنامہ ایک عظیم دینی خدمت اور سعادت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے ۵۸ سال کے عرصہ میں صرف انہی کے نصیب کی ہے۔

نیز یہ اجتماع عظیم حکومت جمہوریہ اسلامیہ پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ بھی مرزائیوں کو مرتد اور خلاف قانون جماعت قرار دے کر اسلام اور پاکستان کی حفاظت کا بند و بست کرے۔

پاکستان مصر کی تقلید کرے

جمعیۃ علماء اسلام اوکاڑہ کا ایک اجلاس زیر صدارت حضرت شاہ میں ہوا جس کی صدارت حافظ محمد شریف صاحب نے فرمائی۔ حضرت مولانا محمد لطیف صاحب سرگودھوی اور حضرت مولانا حبیب احمد صاحب مدظلہ نے تقاریر فرمائیں۔ دونوں حضرات نے موجودہ آئین میں صحیح نمائندے چن کر اسمبلی میں بھیجنے کی تلقین کی۔ حاضری اجلاس کافی تھی۔ ذیل کی قرارداد جو حکیم حاجی حبیب احمد صاحب قریشی صدیقی کی طرف سے پیش کی گئی بالاتفاق رائے منظور ہوئی۔

جمعیۃ علماء اسلام اوکاڑہ تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں کرنل جمال عبد الناصر صاحب عرب ممالک کا از حد شکریہ ادا کرتا ہے اور نہایت مسرت سے مبارکباد پیش کرتا ہے کہ مرزائی فرقہ کو غیر مسلم قرار دے کر عالم اسلام پر زبردست احسان کیا ہے کہ آئندہ یہ مسلم ممالک میں تبلیغ نہیں کر سکیں گے۔

اور یہ اجلاس اپنی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ بھی اسلامی سلطنت ہوتے ہوئے عرب ممالک کی تقلید کرے۔

امیر جماعت حضرت مولانا محمد سعید صاحب کی دعا پر اختتام ہوا۔

حاجی نقیر اخان مرحوم کو ایصال ثواب

دار العلوم عالمی کنڈ خیل ضلع پشاور [illegible] الحدیث کی صدارت میں تعزیتی جلسہ ہوا۔ اور ختم پاک [illegible] گیا۔ حکومت سے علماء پر پابندیاں ہٹانے کے لئے مطالبہ بھی کیا گیا۔

کلور کوٹ میں تحفظ ختم نبوت کا جلسہ

کلور کوٹ ضلع میانوالی میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا اجلاس زیر صدارت مولانا قاری سراج الدین صاحب منعقد ہوا۔ حکیم حافظ محمد ادریس صاحب، صوفی غلام محمد صاحب کپتان، حکیم محمد عبید اللہ صاحب، حضرت مولانا محمد رمضان صاحب اور مولانا غلام مصطفےٰ صاحب مبلغ نے تقریریں کیں۔ اجلاس میں صدر جمہوریہ عرب جمال عبد الناصر کو مبارکباد دی گئی کہ انہوں نے مرزائیوں کو خلاف قانون جماعت قرار دے کر بہترین نمونہ عمل پیش کیا۔

گوٹھ کندھر میں جمعیۃ کا قیام

گوٹھ کندھر تعلقہ گڑھی یاسین ضلع سکھر میں جلسہ منعقد ہوا۔ طعام قیام لاؤڈ سپیکر وغیرہ کے انتظامات جناب محمد عمر صاحب و محمد یعقوب خاں کی طرف سے [illegible] گئے تھے۔ جلسہ میں جناب سید ابو المنیر امروٹی و مولانا محمد عبد المجید صاحب جتوئی و مولانا محمد اسمٰعیل صاحب و مولانا محمد عظیم صاحب نے شرکت کی جلسہ کے حاضرین کو جناب سید ابو المنیر امروٹی ناظم اعلیٰ صوبہ سندھ جمعیۃ علماء اسلام نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے واقف کیا۔ جس کا حاضرین پر گہرا اثر ہوا۔ مزید علماء حضرات نے تائید فرمائی اور یہاں جمعیۃ علماء اسلام کی ابتدائی برانچ قائم کی گئی۔ جناب مولانا قاضی درویش محمد صاحب امیر، محمد عمر صاحب ناظم، اور عبد الواحد صاحب خازن منتخب ہوئے۔

گوٹھ ڈوٹھے میں جمعیۃ کا قیام

گوٹھ ڈوٹھے تعلقہ گڑھی یاسین ضلع سکھر میں [illegible] جلسہ منعقد ہوا۔ طعام قیام وغیرہ [illegible] کے انتظامات جناب [illegible] صاحب کی طرف سے تھے۔ جلسہ میں جناب سید ابو المنیر امروٹی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام [illegible] مولانا محمد عبد المجید صاحب جتوئی و مولانا [illegible] محمد صاحب نے شرکت کی۔ جناب ناظم اعلیٰ نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے حاضرین کو واقف کیا اور دیگر علماء کرام نے تقاریر کیں [illegible] جمعیۃ کا قیام ہوا۔ اور جناب حاجی غلام حسین صاحب امیر، محمد اعظم ناظم اعلیٰ [illegible] منتخب ہوئے۔

جمعیۃ علماء اسلام مستونگ قلات بلوچستان

آکابر ملت کا دورہ ——— حضرت مولانا محمد عبد اللہ درخواستی صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام مستونگ، حضرت مولانا محمد [illegible] صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مستونگ، حضرت پیر طریقت ولایت حضرت مولانا [illegible] صاحب و دیگر اراکین جمعیۃ علماء اسلام مستونگ علماء و دیگر کے جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ جلسہ کے اہتمام حضرت مولانا سید محمد یعقوب صاحب نے آس پاس کے دیہاتوں کے علماء و قدیم کا انتظام فرمایا تھا۔ معزز حضرات نے تقریریں فرمائیں۔ سارا مجمع کے عوام جمعیۃ علماء اسلام میں شریک ہو گئے۔

دو دن کے جلسہ پر یہ معزز وفد کرگینہ سے پچاس میل دور نوشکی پہنچا اور جمعیۃ علماء اسلام نوشکی کی مندرجہ ذیل تشکیل ہوئی۔

امیر ——— حضرت مولانا محمد افضل صاحب فاضل دیوبند مہتمم نوشکی، نائب امیر ——— (۱) حضرت مولانا حاجی صالح محمد صاحب (۲) حضرت مولانا سید تیمور شاہ صاحب

ناظم اعلیٰ ——— حضرت مولانا عبد المجید صاحب خطیب جامع مسجد سردار دوست محمد خاں نوشکی۔ نائب ناظم ——— (۱) حضرت مولانا محمد بہادر خاں صاحب (۲) حضرت مولانا محمد اکبر صاحب

خازن ——— جناب سید تاج محمد صاحب

بڑی تعداد میں امراء و عوام نے جمعیۃ میں شرکت فرمائی۔

ضلعی مبلغ کا تقرر

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا نے مولانا مطیع الرحمان صاحب فاضل سراج العلوم و مولوی فاضل کو ضلعی مبلغ مقرر کر دیا ہے۔ ضلعی حضرات و دیگر حضرات دفتر کے پتہ پر مولانا صاحب کے پروگرام طے فرمایا کریں۔ (محمد صادق دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا)

مبلغین کی پیشکش

حسب فیصلہ مرکزی مجلس عاملہ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان جن حضرات نے مدارس عربیہ یا انفرادی طور سے جمعیۃ علماء اسلام کی امداد کے سلسلہ میں اپنے خرچ پر مبلغین کی پیشکش فرمائی ہے ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:-

(۱) مدرسہ مخزن العلوم خان پور ضلع رحیم یار خاں — مولانا عبد الشکور صاحب اور مولانا سراج احمد صاحب از طرف حضرت مولانا درخواستی مدظلہ

(۲) مدرسہ سراج العلوم سرگودھا — مولانا قاری عبدالرحمان صاحب مولانا قاری عبدالسمیع صاحب از طرف مفتی محمد شفیع صاحب

(۳) مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم — مولانا عبدالرشید صاحب

(۴) جامعہ رشیدیہ منٹگمری — مولانا حبیب اللہ صاحب فاضل رشیدی

(۵) دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور — منجانب مہتمم صاحب

(۶) مدرسہ انوار العلوم سکھر — مولوی محمد انور صاحب ابن مولانا شیر محمد صاحب مہتمم مدرسہ

(۷) مدرسہ نجم المدارس کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخاں — منجانب مولانا عبدالکریم صاحب مہتمم مدرسہ

(۸) مدرسہ صادقیہ منچن آباد ضلع بہاولنگر — مولانا شیر محمد صاحب بزاروی منجانب مہتمم مدرسہ ہٰذا۔

انصار الاسلام رضاکاران جمعیۃ صوبہ سندھ متوجہ ہوں

مورخہ ۱۱-۱۲ جولائی ۱۹۵۸ء زیر صدارت شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب صدر مرکزیہ سکھر میں دو روزہ صوبائی جمعیۃ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں صدر محترم کے علاوہ دیگر اکابر جمعیۃ اور نمائندگان مجلس شوریٰ صوبائی جمعیۃ شمولیت فرما رہے ہیں۔ لہٰذا اضلاع سکھر، جیکب آباد، لاڑکانہ، دادو، حیدرآباد میرپور خاص، نواب شاہ، سانگھڑ اور خیرپور میرس میں سے ہر ضلعی جمعیۃ اپنے خرچ پر کم از کم دس رضاکار با وردی (خاکی پاجامہ، خاکی قمیص اور سنگرفی ٹوپی) بتاریخ ۱۰ جولائی تک سکھر بھیج دے۔ ہر دستہ کے ہمراہ جمعیۃ کا مخطط جھنڈا بھی ہو۔ تاکہ صوبائی نظم رضاکاران کے ساتھ ساتھ مشاق رضاکاروں کی موجودگی سے دیگر حضرات کیلئے ترغیب و تحریص کا موجب ہو۔

(نوٹ) مورخہ ۱۲ جولائی بوقت ۸ بجے صبح ارکان مجلس شوریٰ جمعیۃ صوبہ سندھ کی میٹنگ ہوگی۔ صوبائی دفتر سکھر سے دعوت نامے جاری کر دیئے گئے ہیں۔ لہٰذا تمام ارکان حضرات ضرور بالضرور شامل اجتماع ہوں۔

(محمد عبدالقادر خاسمی غفرلہٗ ناظم مرکزیہ)

جمعیۃ علماء اسلام کا پروگرام وسیع کیا جائے

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان سرگودھا کا ہفتہ وار اجلاس جامعہ عربیہ سراج العلوم کے کمرہ دار الحدیث میں منعقد ہوا جس میں مجلس شوریٰ کے ممبران کے علاوہ معززین شہر و رئیس اعظم سرگودھا جناب میاں خان محمد صاحب کاپارہ نے شرکت فرمائی

جناب قبلہ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ امیر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا، کہ اب تیزی سے کام کرنے کا وقت آگیا۔ ہر شخص جمعیۃ علماء اسلام کا ہر جگہ چرچا کرے۔ اور کارکنوں سے فرمایا کہ ہر ذمہ دار شخص اپنی اپنی برادریوں سے بات کر کے دو ہفتے کے اندر رپورٹ پیش کرے۔ تاکہ ضلعی انتخابی بورڈ بنایا جاسکے۔ کارکنوں نے اس بات کا مفتی صاحب سے وعدہ کیا کہ ہم انشاء اللہ اس کام کو سرانجام دینے کے لئے اپنی جان و مال پیش کریں گے۔ اور ہر طرح سے تعاون کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں اور ۲۶ جون کو ہونے والے جلسہ عام کی تیاری شروع کر دی۔ مفتی صاحب کی اپیل پر ڈیڑھ سو روپیہ جلسہ کیلئے ہنگامی چندہ ہوا۔

انصار الاسلام رضاکاران جمعیۃ حلقہ جنوبی پنجاب متوجہ ہوں

مورخہ ۴-۵-۶ جولائی ۱۹۵۸ء زیر صدارت شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب صدر مرکزیہ سہ روزہ صوبائی جمعیۃ کانفرنس بمقام خانپور ضلع رحیم یارخاں منعقد ہو رہی ہے جس میں جناب صدر محترم کے علاوہ دیگر مرکزی رہنما اور نمائندگان مجلس شوریٰ جمعیۃ صوبہ جنوبی پنجاب بھی شمولیت فرما رہے ہیں۔ لہٰذا اضلاع ملتان مظفرگڑھ، بہاولنگر، رحیم یارخاں اور شہر منٹگمری، لائلپور، جھنگ بہاولپور، اور حاصل پور منڈی میں سے ہر ضلعی اور شہری جمعیۃ اپنے خرچ پر کم از کم دس رضاکار با وردی (خاکی پاجامہ، خاکی قمیص اور سنگرفی ٹوپی) بتاریخ ۳ جولائی تک خانپور بھیج دے۔ ہر دستہ کے ہمراہ جمعیۃ کا مخطط جھنڈا بھی ہو۔ تاکہ صوبائی نظام انصار الاسلام کی تشکیل ہو سکے۔ اور مشاق رضاکاروں کی موجودگی دیگر حضرات کے لئے ترغیب و تحریص کا موجب ثابت ہو۔ اس صوبائی کانفرنس کا اہتمام حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ جنوبی پنجاب فرما رہے ہیں۔

(نوٹ) ۶ جولائی بوقت ۸ بجے صبح عیدگاہ خانپور میں ارکان مجلس شوریٰ صوبہ جنوبی پنجاب کی میٹنگ ہوگی۔ صوبائی دفتر ملتان سے دعوت نامے جاری کر دیئے گئے ہیں۔ لہٰذا سب ارکان حضرات ضرور بالضرور شامل ہوں۔

(محمد عبدالقادر قاسمی غفرلہٗ ناظم مرکزیہ)

طاغوتی طاقتوں کے مقابلہ کیلئے متحد ہو جائیے

میلسی [illegible] میں جمعیۃ العلماء اسلام اجتماعی صورت کا ایک عظیم [illegible] حافظ غلام مرتضےٰ صاحب ہوا جس میں حضرت [illegible] الواحد عابد میلسی نے خطبہ مسنونہ کے بعد حاضرین کو جماعت کا نظم و نسق بتایا اور کہا کہ آج وقت ایسا آگیا ہے کہ ہم تمام مرد و [illegible] ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں اور ان طاغوتی طاقتوں کا مقابلہ کریں جو اسلامی قانون کے مخالف ہوں اگر آج ہم نے کروٹ نہ لی، پہلو نہ بدلا، بیدار نہ ہوئے تو ہمیشہ کے لئے کچلے جائیں گے۔ آؤ ان علماء کرام کا ساتھ دے کر آرام سے زندگی بسر کریں۔ بعد میں حضرت مولانا عبدالحی صاحب ملتان والے نے جماعت کا پروگرام بتایا۔ اور عوام کی موجودہ سیاست کی طرف توجہ دلائی۔

مولانا کے بعد قاری محمد شفیع صاحب سرگودھوی نے فرمایا ہمارے ارباب اقتدار ہوائی گھوڑوں پر سوار رہنے والے عوام کا خیال کب رکھ سکتے ہیں۔ ان کو اپنے عیش و عشرت سے فرصت نہیں ملتی یہ کل جو قاتل تھے۔ آج مخبر اور منصف ہیں۔ فرمایا آپ نے تمام وزارتیں دیکھیں، مسلم لیگ، عوامی لیگ، ری پبلکن پارٹی، نے جو وعدے کئے۔ وہ ایک بھی پورے نہیں کئے۔ اب تم علماء کرام کا ساتھ دو۔ تاکہ قرآن کا آئین چل سکے۔

قاری صاحب کے بعد جناب صوفی محمد عظیم صاحب میلسی نے تائید فرمائی کہ ان علماء کرام کی قربانیوں کے صدقے سے ہم کو پاکستان حاصل ہوا۔ یہ علماء کرام ہیں کہ ہر آنے والے خطرات سے ہم کو آگاہ کرتے ہیں۔ اس لئے علماء کا ساتھ دینا ضروری ہے۔ جلسہ نعرہ ہائے سے بخیریت ختم ہوا۔

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان سرگودھا کا ہفتہ وار [illegible]

جامعہ عربیہ سراج العلوم کے کمرہ دار الحدیث میں جمعیۃ [illegible] سرگودھا کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مجلس شوریٰ کے ممبران [illegible] معززین شہر و رئیس اعظم سرگودھا جناب میاں خان محمد صاحب [illegible] نے شرکت فرمائی۔

جناب قبلہ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ امیر [illegible] اسلام شمالی پنجاب نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا [illegible] سے کام کرنے کا وقت آگیا ہے۔ ہر شخص جمعیۃ علماء اسلام [illegible] جگہ چرچا کرے۔ اور کارکنوں سے فرمایا کہ ہر ذمہ دار شخص [illegible] برادریوں سے بات کر کے دو ہفتے کے اندر رپورٹ پیش [illegible] ضلعی انتخابی بورڈ بنایا جاسکے۔

کارکنوں نے اس بات کا مفتی صاحب سے وعدہ [illegible] انشاء اللہ تعالیٰ اس کام کو سرانجام دینے کے لئے اپنی [illegible] کو پیش کریں گے اور ہر طرح سے تعاون کے لئے ہر وقت [illegible] ہیں۔ اور مورخہ ۲۶ جون ۱۹۵۸ء کو ہونے والے جلسہ [illegible] شروع کر دی۔ اس وقت مفتی صاحب کی اپیل پر ڈیڑھ [illegible] جلسہ کے لئے ہنگامی چندہ ہوا۔

جمعیۃ علماء اسلام رستم کی طرف سے زبردست جلسہ [illegible]

جمعیۃ علماء اسلام رستم تعلقہ شکارپور ضلع سکھر [illegible] مورخہ ۸ جون ۱۹۵۸ء اتوار کی رات زبردست جلسہ منعقد [illegible] حضرت مولانا محمد عبدالکریم صاحب چشتی امیر جمعیۃ ضلع [illegible] ابوالمنیر محمد شاہ امروٹی ناظم اعلیٰ صوبہ سندھ جمعیۃ علماء [illegible] عبدالمجید صاحب، مولانا عبدالغفور صاحب و مولانا [illegible] وغیرہم نے شرکت کی جلسہ کی صدارت کے فرائض ناظم [illegible] سندھ نے فرمائی۔ جلسہ کو جناب چشتی صاحب نے خطاب [illegible] جناب صدر جلسہ نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے [illegible] ہوئے عوام کو جمعیۃ کی طرف دعوت دی۔ بعدہٗ مولانا [illegible] صاحب و مولانا محمد انور صاحب، مولانا حافظ عبدالمجید [illegible] نے تقاریر فرمائیں اور اہم قرارداد پاس ہوئے۔

ناظم جنوبی پنجاب کا دورہ ضلع ملتان

شیخ محمد یعقوب ناظم جنوبی پنجاب جمعیۃ علماء [illegible] انتخابی حلقہ نمبر ۱ ضلع ملتان میں جمعیۃ علماء اسلام [illegible] پوزیشن کا جائزہ لینے کے لئے دورہ کیا۔ کھروڑ پکہ کے [illegible] و دیگر حضرات سے مشورہ کیا گیا

جمعیۃ علماء اسلام کھروڑ پکہ نے انتخابی مہم شروع [illegible] اور حلقہ میں کام شروع کیا جا رہا ہے۔ حضرت مولانا محمد [illegible] خطیب شاہی مسجد و امیر جمعیۃ علماء اسلام کھروڑ پکہ [illegible] کی سرپرستی فرما رہے ہیں۔

ضلع ملتان میں جمعیۃ علماء اسلام نے صوبائی اور [illegible] سے الیکشن میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ عنقریب ضلع [illegible] بورڈ کا اعلان کیا جا رہا ہے۔

ادارہ ترجمان اسلام کی طرف سے تمام قار[illegible] کرام کی خدمت میں عید الاضحیٰ ہدیہ مبارک[illegible]

ایل نمبر ۱۳۲۷

زیر نگرانی مفسر قرآن حضرت مولانا احمد علی مدظلہٗ

روزنامہ ترجمان اسلام لاہور

قیمت ۲ر

مدیر اعلیٰ:- غلام غوث ہزاروی

جلد ۲ | ۹-۱۱- دسمبر ۱۹۵۸ء مطابق ——— ۲۴-۲۹ جمادی الاوّل ۱۳۷۸ھ | شمارہ ۴۷ پ۴۸

شذرات

...انہ جنگی کی لعنت کا خاتمہ

فوجی انقلاب کے اثرات سے ممکن ہے بعض آدمیوں کو تکلیف
...ہو۔ یا بعض غلط اطلاعات پر مقامی افسروں سے غلطیاں ہوئی
...ں۔ لیکن بحیثیت مجموعی ملک میں سمگلنگ، رشوت، اغوا،
...ٹ اور بناوٹ کے خلاف جہاد کیا گیا ہے۔ سماج دشمن
...یوں کو کچلنے کی کوشش کی گئی ہے۔

ہمارے خیال میں قومی یکجہتی کے پیش نظر ان سب سے
... جو کارآمد بات ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ مشرقی اور مغربی
...تان کل کا کل دو حصوں میں بٹ چکا تھا۔ اور سیاسی
...روں نے عوام کو اُلّو بنانے اور اپنی صداقت جتانے کے
...جداگانہ اور مخلوط انتخاب
...روں پر قوم کی قوم کو
...دست و گریبان کر رکھا
...ئی ہندو مسلمانوں کے
...قوم بن جانے کا خطرہ
...داگانہ جداگانہ کا درد
...رکھے ہوئے تھا۔ اور
...سلمانوں کو زیادہ سیٹیں
...ہونے کے سبز باغ
...لوط مخلوط کی رٹ
...جا رہا تھا۔ اور بعض
...یہ تصور سوہان روح
...نے آزادی حاصل
...ہمسایہ قوم سے
...ے ان کے حقوق دینے اور مشترکہ حکومت بنانے
...ر کر رکھے تھے۔ ان کو بڑی کوفت تھی کہ بیچارے
...ری اور وزارتوں سے محروم ہو گئے تو معاہدات
...دوزی کا ارتکاب ہو جائے گا۔

...انہ جنگی کے اس طوفان میں صرف علماء کی ایک
...تھی کہ معاشرہ کی اصلاح کرو۔ یہ خطۂ ملک
...کے حصہ کے طور پر مسلمانوں کو ملا ہے۔ اس پر

مسلمانوں ہی کو حکمرانی کا حق ہے۔ اور صرف یہی خطہ ہے جس میں قرآنی قانون اور اسلامی احکام کے نفاذ کے لئے قدرت نے موقعہ عطا فرمایا ہے۔ قرآن پاک کے خلاف معاہدات کوئی چیز نہیں ہیں۔ مخلوط و جداگانہ کے نعروں سے بلند ہو کر صحیح مسلمانوں کو اقتدار تفویض کرو۔ اللہ تعالےٰ تمام باتیں درست فرما دے گا۔

اب فوجی انقلاب آیا۔ انقلاب کیا تھا، ایک سیلاب تھا جو چوروں، سمگلروں، رشوت خوروں اور ڈاکوؤں کے خس و خاشاک کو یک لخت بہا لے گیا۔ یا ایک بجلی تھی جس نے ہزاروں فراعنہ و نمارده کے خرمن عیش و عشرت کو جلا کر راکھ کر ڈالا۔ وہ سیاسی شاطر جو نعرہ بازی کے فن میں یدطولیٰ رکھتے تھے، دُم دبا کر غائب ہو گئے۔ نہ اب جداگانہ کے نعرے ہیں نہ مخلوط کے۔

سیدھے سادھے لوگوں کے ہاتھوں میں زمام اقتدار ہے خدا خدا کر کے عوام کو مرزا اسکندر اور اس کے پیدا کردہ گروہوں لڑائیوں، اور چالبازیوں سے نجات ملی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ موجودہ حکمرانوں کو زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ پاکستان کو ایک مثالی اسلامی ملک بنانے کی کوششوں میں مصروف رہیں۔

ذمہ دار علماء کرام اور ایجنٹ حضرات

محترم المقام دوستو! آپ کے اخبار ترجمان اسلام کی بہت بڑی رقم ایجنٹ حضرات کے ذمہ باقی ہے جس سے اخبار جاری رکھنے اور دفتری نظم و نسق کو چلانے میں دقتیں پیش آ رہی ہیں۔ ایجنٹ دوست توجہ فرما کر اپنا حساب صاف کریں۔ اور ہر ہر جگہ کے ذمہ دار علماء کرام جو اخبار اور طبقہ علماء کے سرپرست ہیں از راہ کرم اپنا ذاتی رسوخ استعمال فرما کر ایجنٹ حضرات سے معاملہ ختم کرانے کی سعی فرمائیں بصورت دیگر مولانا غازی خدا بخش صاحب آپ کی خدمت میں پہنچیں گے، پھر آپ کو اخلاقاً ان کی آمد و رفت کا کرایہ اور سفر خرچ بھی دینا پڑے گا۔ اور ممکن ہے بعض حضرات کا مقدمہ ہمیں حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ کی خدمت میں پیش کرنا پڑے۔

غلام غوث ہزاروی

گشتی عدالتوں کے سلسلہ میں مشورہ

حکومت نے گشتی عدالتوں کا رواج جاری کرنے کے لئے جو قدم اٹھایا ہے یہ بڑا ضروری اور نہایت مفید ہے۔ مگر ہم اس سلسلہ میں اپنی حکومت کو دو مشورے دینے ضروری سمجھتے ہیں۔

(۱) ایک یہ کہ ایسی گشتی عدالتیں ہر ہر ضلع کے لئے ہوں چاہے وہ ایک یا دو افسروں پر ہی مشتمل ہوں۔

(۲) دوسرے یہ کہ ہر ہر ضلع میں بعض فوجیوں کو ضلع بھر میں خفیہ طور پر گشت کرنے کے لئے مقرر کر دیا جائے تاکہ موجودہ عطا کردہ اختیارات کو وہ لوگ غلط استعمال نہ کر سکیں۔ جن کا سابقہ ریکارڈ قابل اعتراض ہے۔

مانا کہ حکومت نے سختی سے اصلاح کی سعی کی ہے۔ مگر برسوں کے عادی لوگوں کے دل یک دم نہیں پھر سکتے۔ اس لئے سول محکمہ جات کی اصلاح اور اخلاقی برتری پیدا کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ کچھ عرصہ تک ان کی نگرانی کی جائے۔

جیل میں کشمیری رہنما کی وفات

نئی دہلی ۸ دسمبر۔ نام نہاد حضرت بل کے مقدمہ قتل کے ایک ملزم غلام محمد شیخ کی سرینگر کی سنٹرل جیل میں وفات پا گئے بیان کیا جاتا ہے کہ مرحوم غلام محمد شیخ ان ۸ ملزمان میں سے ایک تھے جو پولیس اور عدالتی حوالات میں بیمار چلے آ رہے ہیں اور جنہوں نے ضمانت پر رہائی کے لئے درخواست دے رکھی ہے۔ لیکن جن میں سے اب تک کسی کو رہا نہیں کیا گیا۔ سرینگر پولیس کے ڈپٹی انسپکٹر پولیس نے کہا ہے کہ مسٹر شیخ کی وفات حرکت قلب کے بند ہونے سے واقع ہوئی ہے۔

غازی خدا بخش ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر نے پنجاب پریس لاہور میں چھپوا کر دفتر روزنامہ ترجمان اسلام لاہور بیرون دہلی دروازہ سرکلر روڈ لاہور سے شائع کیا

تقدیر

قسط (۲)

(غلام غوث ہزاروی)

ہمارا مقصد یہاں تقدیر کے مسئلہ پر علمی پہلو سے کچھ لکھنا نہ تھا۔ مگر جب بات چھڑ گئی تو کچھ نہ کچھ لکھنا پڑا۔ اب اس بحث میں تھوڑا سا اضافہ کر کے تقدیر کو مشاہداتی پہلو سے سمجھانے کی کوشش کی جائے گی۔

حضرت علامہ محمد انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات سے مسئلہ تقدیر میں ان کے رجحان و میلان کے بارہ میں کچھ نہ کچھ جبر کا گمان ہونے لگتا تھا۔ اس انداز میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد عرفت ربی بفسخ العزائم (میں نے اپنے رب کو اپنے قطعی ارادوں کے فسخ ہونے سے پہچانا) بھی قابل لحاظ ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو سوال حضرت آدم علیہ السلام سے عالم ارواح میں یا عالم مثال میں فرمایا کہ آپ نے غلطی کر کے خود بھی جنت سے نکلے اور ہم کو بھی نکالا۔ اس کے جواب میں حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ میری پیدائش سے اتنا عرصہ پہلے یہ بات اللہ تعالیٰ نے لکھ دی تھی۔ فحج آدم موسیٰ (تو حضرت آدم نے موسیٰ علیہما السلام پر حجت پوری کر دی) حضرت آدم علیہ السلام کے جواب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خاموشی بھی پر معنی ہے یہ وہی حضرت آدم علیہ السلام ہیں جنہوں نے غلطی کرنے کے بعد عالم اسباب میں ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین (اے ہمارے مالک ہم نے اپنے پر ہی ظلم کیا۔ اور اگر آپ معاف نہ کریں گے مہربانی نہ فرمائیں گے۔ ہمارا گھاٹا یقینی ہے) کے سوا اور کسی طرح لب کشائی نہیں فرمائی۔ روتے اور معافی ہی مانگتے رہے۔ وہ عالم اسباب میں اسی کے مکلف تھے اور قدرت کاملہ نے اس موجودہ یا موہومہ اختیار میں اتنی طاقت رکھی ہے کہ اس کی موجودگی میں کوئی عقلمند انسان اپنے افعال کی جواب دہی سے اپنے کو بری الذمہ تصور نہیں کرتا۔

انہی حضرت آدم علیہ السلام کی جب عالم اسباب سے باہر ہو کر فاعل حقیقی اور مؤثر بالذات کے افعال و صفات پر نگاہ پڑتی ہے۔ وہاں تقدیر کو پیش فرماتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کب چپ کرنے والے تھے۔ انہوں نے عالم اسباب کے لحاظ سے حیات دنیویہ کے پیش نظر سوال تو کر دیا لیکن وہاں حقیقت کے سامنے خاموش رہ کر ایک طرح انہوں نے بھی تقدیر کے غلبہ کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا۔

یہ مبحث چونکہ عام فہم نہیں ہے اس لئے ایک بار سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کو اس میں بحث کرتے دیکھ کر اظہار ناپسندیدگی فرمایا۔ مگر پھر ایک موقعہ پر دو لفظوں میں اس عقدہ لاینحل کو حل کر کے رکھ دیا۔

جب آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوق جنت کے لئے پیدا فرمائی ہے اور کچھ دوزخ کے لئے (او کما قال) تو صحابہ کرام رضی نے عرض کیا ففیما العمل یا رسول اللہ یا رسول اللہ تو عمل کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اعملوا فکل میسر لما خلق له (عمل کئے جاؤ۔ اس لئے کہ جو شخص جس کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس کو انہی کاموں کی توفیق دی جائے گی) یعنی جو جنت کے لئے پیدا کیا گیا ہے وہ کام ہی ایسے کرے گا۔ جن سے وہ جنت میں جانے کا حقدار ہو جائے اور دوزخ والا کام ہی دوزخیوں کے کرے گا۔ بات صاف ہے پوچھنے والے کے سوال کا مآل یہ تھا کہ جنت کے لئے اگر میں بنا ہوں تو پھر مجھے اعمال کی تکلیف اٹھانے کی کیا ضرورت ہے کا ہے کو جاڑے میں سرد پانی سے وضو کر کے نماز پڑھوں یا لڑکے مہینے میں روزے رکھوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مآل یہ ہے۔ کہ تم کون ہو جو نمازیں نہ پڑھو یا روزے نہ رکھو اگر تم کو جنت میں لے جانا ہے تو تمہارے لئے ان تمام کاموں کو آسان کر دیا جائے گا۔ یہی کام تم کرتے رہو گے۔

مکتبہ مجددیہ

شائقین علوم طریقت و معرفت کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ لاہور بیرون دہلی دروازہ بالمقابل شاہ محمد غوث رح دفتر سہ روزہ ترجمان اسلام میں مکتبہ مجددیہ کا افتتاح ہو گیا ہے جہاں معارف مجددیہ کی نایاب کتابیں ہر وقت موجود رہتی ہیں جن کو نہایت صفائی اور محنت شاقہ سے حضرت حکیم عبدالمجید سیفی نقشبندی مجددی نے شائع فرما کر ہزاروں تشنگان معرفت کے لئے آبحیات مہیا کیا ہے۔ فی الحال مندرجہ ذیل کتابیں برائے فروخت موجود ہیں:-

معارف لدنیہ } مصنفہ امام ربانی مجدد الف ثانی سرہندی رح قیمت دو روپے۔

مبداء و معاد قیمت دو روپے۔

کنز الہدایات } مصنفہ حضرت مولانا محمد باقر صاحب لاہور قیمت ساڑھے تین روپے۔

مکتوبات شریفہ } مصنفہ حضرت شاہ غلام علی صاحب دہلوی۔ قیمت چار روپے

ایضاح الطریقہ مع فوائد ضروریہ } قیمت پانچ روپیہ

ارشاد الطالبین } مصنفہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی قیمت اڑھائی روپے۔

مکتبہ مجددیہ بیرون دہلی دروازہ سرکلر روڈ لاہور

اور بصورت دیگر تم اپنی قوت سے معصیت سے نہیں بچ ...
اس عالم اسباب میں اسباب ہی ایسے جمع ہوں گے ...
اختیار سے جہنمی کام کرنے لگو گے۔ اسی وجہ سے آپ نے ...
حول ولا قوۃ الا باللہ کی فضیلت بیان فرمائی اور ...
دعا کی تعلیم ارشاد فرمائی۔ اللہم لا مانع لما اعطیت
ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک
الجد (اے اللہ جو تو دینا چاہے کون روک سکے اور جو
روک دے وہ کون دے) گویا آپ صحابہ رضی سے ارشاد ...
ہیں کہ عمل کئے جاؤ یہ اچھے برے عمل دوزخی اور جنتی ...
نشانیاں ہیں۔ جو نشانی چاہو اپنے اندر پیدا کرو۔

ہماری اس تحریر سے یہ مراد ہرگز نہیں کہ بندہ ...
میں مجبور محض ہے۔ لیکن جیسے بدء خلق (ابتدائے آفرینش) ...
مسئلہ فلسفیوں کے لئے سوہان روح ہے۔ بعینہ اسی ...
تقدیر اور جبر و اختیار کا مسئلہ بھی ہے۔ اور باوجود اس ...
جیسے زانی کو زانی کہنا انصاف کے خلاف نہیں۔ اسی ...
زانی کو قیامت کی زبان میں جہنمی کہنا بھی انصاف ہی ...
وہاں زنا کی شکل آتش دوزخ کی طرح ہو گی۔ بلکہ وہ آتش ...
کی انجامی صورت ہو گی۔ جیسے بندہ اپنی بری صفات ...
متصف ہے۔ اسی طرح یہ صفتیں وہاں بھی ہماری ...
کی روشنی میں جن علمائے کرام نے تقدیر کو علم محیط ...
ہے اگرچہ وہ متبادر و مسلم نہیں ہو رہا۔ لیکن اگر گہری ...
دیکھا جائے تو اتنا مستبعد بھی نہیں۔

صفات باری تعالیٰ کو علماء متکلمین نے لا عین ...
لا غیر لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفتیں نہ عین ذات ...
غیر ذات۔ اور اکثر صوفیائے کرام صفات کو عین ذات ...
دیتے ہیں۔ پچھلی صورت میں اللہ تعالیٰ کی ذات اس ...
قدرت اور صفت علم میں کوئی فرق نہیں رہتا تو تقدیر ...
علم محیط باری تعالیٰ کہا جائے یا خدائے جبار و قہار ...
قدرت کا فیصلہ متقارب المعانی ہے۔ علماء متکلمین ...
کے مطابق بھی جب صفت علم غیر ذات بھی نہیں۔ اسی ...
صفت جبر و قدرت تو پھر بھی علم محیط باری تعالیٰ ...
ہماری طرح جاننے کا نام نہ ہوا بلکہ تعلق علم کے ساتھ ...
ارادہ ذات کا بھی تعلق ہو گا۔ اور اسی طرح قدرت ...
اگر ہماری قوت خیال خواب یا غیر خواب میں خیالی ...
پیدا کرتی رہتی ہے۔ تو باری تعالیٰ کے علم قدیم کو ...
میں کیوں تاثیر نہ ہو۔ بہرحال علم محیط کہنے والوں کو ...
ہی آنا پڑتا ہے۔ جمہور محدثین رحمہم اللہ گئے ہیں ...

ایک سو پچیس سال کی عمر

لاہور ۸ دسمبر۔ مشہور قومی کارکن سید اشتیاق ...
بلغار جالندھری کی نانی صاحبہ ایک سو پچیس کی عمر ...
پا گئیں۔ مرحومہ نہایت ہی نیک اور صوم و صلوٰۃ ...
تھیں۔ سکھوں کا دور اقتدار انہوں نے اپنی ...
میں دیکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے اور ...
جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ (آمین)

سہ روزہ ترجمان اسلام لاہور
۱۱ر دسمبر ۱۹۵۸ء

ایک مستری کا ایمان!

اسلام کے ان گنت معجزات اور دلائل حقیت و صداقت میں سے ایک بڑا معجزہ یہ ہے کہ ہر زمانہ اور ہر ملک میں داعی اسلام، پیغمبر خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مسلمانوں کو والہانہ محبت رہی ہے۔ حتیٰ کہ بعض افراد کو آپ کے عشق صادق کا وہ مقام حاصل رہا ہے جس کی مثال اگلوں اور پچھلوں میں میں کہیں نہیں مل سکتی، آپ کے ہزاروں عشاق نے دولت پہ لات مار دی، ہزاروں دیوانوں نے گھربار، راحت و آرام قربان کر دیا، اور ہزاروں پروانے آتش عشق میں جل کر راکھ ہو گئے۔ اور قیامت تک جتنے طالبان حق جادہ معرفت پر گامزن ہو گئے سب خمخانہ عشق محمدی سے سرشار ہو گئے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (آپ کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو تم کو میرے پیچھے چلنا ہوگا۔ تب تم سے اللہ تعالےٰ محبت کریں گے) جب خود مالک ارض و سما نے اپنی محبت و معرفت کے سارے طریقے اور وہاں تک پہنچنے کے سارے رستے بند فرماکر حصول مطلوب اور وصول حق کو آپ کی پیروی میں منحصر فرما دیا۔ پھر مبدأ فیاض سے فطرۃ صحیحہ پانے والے کعبہ مقصود تک پہنچنے کے لئے کس طرح آپ کے عشق و توسل سے بے نیاز ہو سکتے ہیں۔

اور ایسے حضرات کا ہر زمانہ میں پایا جانا اسلام کی صداقت کی کھلی دلیل ہے۔ ہم بھی ایک تازہ واقعہ بیان کرنا چاہتے ہیں۔ چند دن کی بات ہے جب کہ مارشل لاء کے حکام نے دودھ میں پانی ملانے کی سزا کا اعلان کیا چند لوگوں کو قرار واقعی سزا ملنے کا یہ نتیجہ ہوا۔ بلکہ اکثر جگہ سزا سے پہلے سزا کے تصور کا ہی اثر ہوا کہ دودھ میں پانی ڈالنا تقریباً موقوف ہو گیا۔ اسی طرح سینکڑوں مفاسد کا انسداد ہوا جس سے ہر مسلمان خوشی محسوس کرتا ہے۔ لیکن اگر مسلمان ان احکام خداوندی پر پہلے سے عمل کرتے۔ مارشل لاء کے خوف سے نہیں بلکہ خدا اور اس کے رسولؐ کے احکام کی تعمیل میں ایسا ہوتا تو ان کو اجر بھی ملتا اور معاشرہ کی یقینی اور دائمی اصلاح ہو جاتی۔ اور اب بھی اگر اصلاحی مساعی عرصہ دراز تک جاری رہیں اخلاق ذمیمہ کی اصلاح میں نرمی نہ برتی گئی تو عوام کی عادات انشاءاللہ تعالےٰ بدل جائیں گی۔ پھر رفتہ رفتہ عادت عبادت میں تبدیل ہو جائے گی۔ مگر حساس طبائع جو نیک فطرت ہیں وہ یہ دیکھ کر کہ مارشل لاء کے ڈر سے تعمیل ہوتی ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر لبیک نہیں کہا جاتا۔ سوز دروں سے بے تاب ہو جاتی ہیں۔ اگر یہ بات صرف عقل و دلیل والوں کی ہوتی تو ہم یہ کہہ کر ان کا صدمہ کم کر سکتے تھے کہ حکام و وزراء اور ہمارے صدر محترم ہی اگر خوف خدا کے پیش نظر یہ کر رہے ہیں تو اس کے نتائج بھی اسی طرح فائدہ بخش ہوں گے، لیکن از خود رفتہ عاشق رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی اس سے کیسے ہو سکتی ہے۔

اس سلسلہ میں راولپنڈی میں ایک عبرتناک واقعہ ہوا۔ ایک مستری (ڈرھئی) کو کسی کام پر لگایا گیا تھا۔ وہ کوئی اہل جذب تھا۔ وہ کام بھی کرتا جاتا اور قرآن کریم کی سورۂ یٰسین بھی پڑھتا جاتا۔ پھر دوسری سورتیں بھی زور سے پڑھنے لگا۔ بہت سے آدمی جمع ہو گئے۔ پھر وہ ذکر کرنے لگا۔ حاضرین سے کہنے لگا کہ دودھ میں پانی ملانا مارشل لاء کے حکم سے بند کیا پیغمبرؐ کے حکم سے کیوں بند نہ کرتے تھے۔ اسی پر زور دیتا رہا۔ پھر سب کو زور سے کلمہ پڑھوایا اور خود بھی پورا کلمہ زور سے پڑھ کر لیٹ گیا۔ جب اس کو دیکھا تو روح پرواز کر گئی تھی۔ ڈاکٹر کو دکھایا۔ اس نے کہا یہ ختم ہو چکا ہے۔ سچ پوچھئے تو واقعی یہ صدمے کی بات ہے کہ آج ہم اپنے اعمال کا محاسبہ نہیں کر رہے۔ اور دلوں میں اتنا بھی خوف خدا نہیں رہا جو ایک تھانہ دار کا ہوتا ہے۔ حالانکہ معاشرہ کی حقیقی اصلاح تبھی ہوگی۔ کہ ہم اپنے دلوں میں خوف خدا پیدا کریں۔

غلام غوث ہزاروی

پوتے کی میراث

یہ امر مسلمہ ہے کہ دین نقل سے ثابت ہے عقل سے نہیں اگرچہ یہ مسلمہ امر ہے کہ نقل صحیح کبھی عقل سلیم کے خلاف اور عقل سلیم کبھی نقل صحیح کے متضاد نہیں ہو سکتی: لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ لاکھوں عقلاء اور فلاسفروں کی عقلیں آپس میں مختلف ہیں ان کے نظریات ٹکراتے ہیں اور آئے دن ہمیشہ ان میں تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے، ایسے حالات میں ایک شخص اٹھ کر اپنی ناقص عقل کی کسوٹی پر دینی مسائل کو پرکھنا چاہے۔ پھر اپنے اس فیصلہ کو آخری اور قطعی شکل قرار دے۔ چاہے اس کا یہ فیصلہ سلف صالحین اور صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اجماعی فیصلہ کے خلاف ہو۔ ایسے شخص کے بارہ میں سوائے اسکے اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ اس میں بوجود غلط ہونے کی صفت پوری شدت و کمال سے جلوہ گر ہے۔ ایسے ہی ایک بزرگ نے ۸- دسمبر ۱۹۵۸ء کے "نوائے وقت" میں پوتے کو وراثت دلانے کی ناکام کوشش کی ہے۔ حالانکہ بیٹے کی موجودگی میں پوتے کی محرومی پر امت کا اتفاق ہے۔ لیکن اب اس بزرگ کو کون سمجھائے کہ آپ نے خواہ مخواہ اپنا وقت اور اخبار کا کالم ضائع کیا۔ نہ آپ کے مضمون سے شریعت بدل سکتی ہے، نہ آپ کی دماغ سوزی سے متاثر ہو کر کوئی اپنا حق چھوڑ سکتا ہے، ہم ان کے رکیک دلائل کے جواب میں آئندہ مضمون لکھیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ ---!

ترجمان اسلام اور علمائے کرام

ترجمان اسلام علماء دین کا اخبار ہے، اس کو بہت سے دوروں سے گذرنا پڑا ہے، کاغذ کا کوٹہ اب تک اس کا منظور نہیں ہوا نہ اس میں غلط اشتہارات چھپتے ہیں، نہ کسی سرمایہ دار پارٹی یا شخصیت کی سرپرستی اس کو حاصل ہے۔ ظاہر ہے کہ ان حالات میں اخبار زیادہ خرچ کا بوجھ کیسے اٹھا سکتا ہے، بہت سے دوستوں کو شکایت ہے کہ خبریں تازہ نہیں ہوتیں بھلا سہ روزہ اخبار میں تازہ خبریں کیسے آئیں اور وہ روزناموں سے آگے کیسے نکل جائے، بعض دوستوں کو کچھ انتظامی شکایات تھیں، مختلف وجوہ کی بنا پر فی الحال اخبار کے دو ایڈیشنوں کو اکٹھا بدھ کے دن شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ باقی معاملات کا احباب انتظار کریں۔ بزرگوں سے امید ہے کہ وہ اپنے اس اخبار کی سرپرستی کا خاص خیال رکھیں گے

(غلام غوث ہزاروی)

انسان اور اس کا مقصد تخلیق

از مولانا گل محمد چھوروی خطیب جامع مسجد ماڈل کالونی جہلم

یہ مضمون اگرچہ سادہ زبان میں بہت ہی مختصر ہے۔ مگر صاحب مضمون کے اخلاص اور منشاء افادہ کی خاطر اسکو شائع کیا جاتا ہے (ادارہ)

انسان کی تخلیق کی جو نوعیت قرآن مجید میں فرمائی گئی ہے وہ موجودہ دور کے بعض فلاسفہ کے نظریات کے بالکل خلاف ہے ان نقال فلاسفروں کے نزدیک انسان غیر انسانی اور نیم انسانی حالت کے مختلف مدارج طے کرتا ہوا مرتبہ انسانیت کو پہنچا ہے ان کے برعکس قرآن کی تصریح یہ ہے کہ انسان کی ابتدا خالص انسانیت سے ہوئی ہے۔ اور اس تاریخ میں غیر انسانی حالت کا کوئی تعلق نہیں۔ انسان کی تخلیق کے متعلق جو تفصیل قرآن میں ملتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اسے ایک خمیر اٹھی ہوئی مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔ اور جب اس کا ڈھانچہ مکمل ہو گیا تو اللہ تعالےٰ نے اس کے اندر روح پھونک کر زندگی کی لہر دوڑا دی۔

دنیا میں اس کی حیثیت

اور اللہ تعالےٰ نے اسے کان آنکھ، ناک، دماغ وغیرہ عطا فرمائے اور اسے دونوں طریقہائے زندگی (غلط اور صحیح) کی تمیز کرنے کی صلاحیت بھی عطا کی اور ان کے انجام سے بھی اسے آگاہ کر دیا اور یہ بات خوب اس کے ذہن نشین کرائی کہ دنیا میں اگر تو نے صحیح طریق زندگی اختیار کیا تو تو میرے ہاں انعام واکرام کا مستحق ہوگا۔ اور اگر اس کے بخلاف تو نے دوسرا غلط طریق زندگی اختیار کیا تو میرے ہاں تیرے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ یہ باتیں ذہن نشین کرانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اسے تصرف کے اختیارات اور انتخاب و ارادہ کی آزادی عطا کر کے زمین میں اپنا خلیفہ مقرر فرمایا۔ اور اسے متنبہ فرما دیا کہ دنیا میں تجھے ہمیشہ رہنے اور عیش وآرام کی زندگی بسر کرنے کے لئے نہیں بھیجا جا رہا۔ بلکہ تجھے وہاں بھیجنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ دیکھئے کہ اپنے منصب خلافت کو کس طرح سرانجام دیتا ہے۔ اور وہ چیزیں جو تیرے اختیار میں دی گئی ہیں۔ انھیں بحیثیت ایک مالک کے خرچ کرتا ہے یا بہ حیثیت ایک نائب کے۔ اور یہ بات بھی اسے ذہن نشین کرا دی گئی کہ دنیا میں تجھے یوں ہی آزاد نہیں چھوڑ دیا جائے گا بلکہ تیری تمام کارکردگی میری خفیہ پولیس (کراماً کاتبین) جو چوبیا گھنٹے تیرے ساتھ رہے گی قلمبند کرتی رہے گی۔ اور یہ مدت امتحان ختم ہونے کے بعد تمہاری تمام کارروائی کی جانچ پڑتال ہوگی۔ اور دیکھا جائے گا کہ دنیا میں کون کون سے لوگ ہمارے عطا کردہ اختیارات و وسائل کو اپنی ذاتی ملکیت سمجھ کر ہمارے منشاء کے بالکل خلاف ان کو استعمال کرتے رہے ہیں۔ اور کن لوگوں نے بحیثیت ایک خلیفہ کے اصلی مالک کے احکام کے مطابق اس کی دی ہوئی اشیاء میں تصرف کیا ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے انسان کے حفظ وبقا کے لئے اپنی دوسری مخلوق کو مقرر فرمایا چنانچہ آج سورج انسان کو روشنی اور حرارت بہم پہنچا رہا ہے۔ چاند رات کے اندھیرے میں گیس کی مانند ہے۔ اسی طرح دوسری مخلوق اپنی اپنی ڈیوٹی ادا کر رہی ہے۔

اس میں بگاڑ کب اور کس طرح پیدا ہوا

اوپر کی عبارت سے یہ بات واضح ہو کر سامنے آگئی ہے کہ انسان کی پیدائش محض اس لئے ہوئی ہے کہ یہ اللہ کی عطا کردہ قوتوں کو مال و دولت، غرض سب چیزوں کو اللہ کی مرضی کے مطابق استعمال کرے۔ لیکن رفتہ رفتہ انسان اپنے اصل مقصد زندگی کو بھول گیا اور اس نے اپنے لئے مختلف قسم کے ادیان گھڑ لئے حتےٰ کہ یہ انسان اس حد تک گر گیا کہ خدا کی وہ صفات جو اس کے لئے مخصوص ہیں اس نے ان صفات میں اوروں کو شریک کر ڈالا اور اپنے ایک ایک کام کے لئے الگ الگ خدا بنا لئے۔ کسی کو فریادرس بنایا، کسی کو حاجت روا اور مشکلکشا بنالیا، اور کسی کو دعائیں سننے اور بیٹے دینے والا بنا لیا وغیرہ وغیرہ۔ بعض ایسے بھی آئے جو خود خدا بن بیٹھے۔ اللہ کی حلال وحرام کی مقرر کردہ حدود کو چھوڑ کر لوگوں کے لئے خود ہی حرام وحلال کی حدیں مقرر کر دیں۔ بعضوں نے سورج کی بعض نے درختوں اور جانوروں کی، بعض نے پیغمبروں کو خدا کا بیٹا بنایا۔ بعض نے بادشاہوں کو خدا کا اوتار قرار دے اس کے ہر حکم کو خدا کا حکم قرار دیا۔ حتیٰ کہ بعضوں نے جانوروں بلکہ انسانوں کو کسی بادشاہ یا دیوی یا دیوتا یا کسی اور مخلوق کی بھینٹ چڑھایا۔ جن کو اللہ تعالےٰ نے محض اپنی راہ میں قربان کر دینے کے لئے پیدا فرمایا تھا۔

الغرض وہ نظریہ زندگی جو رب العزت نے انسان کو دیا تھا اس کو چھوڑ کر انسان گھٹا ٹوپ اندھیرے میں بھٹکنے لگا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسے مختلف قسم کے حوادث نے آگھیرا۔ مالک مزارع کی جنگ، کارخانہ دار اور مزدور کی جھڑپ، جانوروں کی طرح ایک دوسرے کو پھاڑ کھانے کے لئے خونریز لڑائیاں غرضیکہ بر و بحر میں فساد کا ظہور سب اسی بے راہ روی کا نتیجہ ہے۔

اس کی اصلاح

اس بھولے بھٹکے انسان کو مصائب اور تکالیف سے نکالنے اور اسے بھولا ہوا سبق یاد دلانے کے لئے اللہ تعالےٰ نے مختلف اوقات میں اپنے پیغمبر بھیجے۔ جنہوں نے انسان کو یہ بتایا کہ چونکہ انسان کا خالق اللہ ہے۔ لہٰذا اس دنیا میں زندگی بسر کرنے کا جو طریقہ اس نے تجویز کیا ہے۔ وہی انسان کے لئے امن وچین کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ اور ہر وہ طریق زندگی جو اس کے برعکس ہوگا وہ انسان کے لئے باعث مصیبت اور تکلیف ہوگا۔ خواہ وہ بہ نظر ظاہر کتنا ہی دلفریب ہو لیکن

جب بھی کسی پیغمبر نے اس دنیا سے عقبےٰ کے لئے رخت سفر باندھا تو اس کے کچھ عرصہ بعد انسان پھر اسی بیماری میں مبتلا ہو گیا۔ اور مختلف قسم کی پریشانیوں سے دوچار ہوا۔ پھر اللہ تعالےٰ نے اسے راہ راست پر لگانے کے لئے دوسرا پیغمبر بھیجا جس نے دوبارہ اس کو وہی سبق یاد دلایا جو یہ بھلا بیٹھا تھا۔ یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا حتےٰ کہ وہ دور آگیا جسے دور جاہلیت کہا جاتا ہے۔ اس زمانہ جاہلیت کے لوگوں کو وہی سبق یاد دلانے کے لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا پیغمبر بنا کر مبعوث فرمایا۔ اور آئندہ کے لئے یہ اعلان فرما دیا :۔

الیوم اکملت لکم دینکم

(آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے)

حضورؐ پر سلسلہ نبوت ختم کر دیا۔ اللہ تعالےٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ پیغام بھیجا کہ آئندہ جو لوگ اس دین کے مطابق زندگی بسر کریں گے جو حضورؐ کے ذریعہ پہنچایا گیا ہے تو وہ دنیا میں عیش وآرام کی زندگی بسر کریں گے اور آخرت میں بھی ان کے لئے انعامات ہوں گے۔ اور جو لوگ اس دین کو چھوڑ کر کوئی اور دین اختیار کریں گے ان کے لئے نہ دنیا میں چین ہوگا، اور نہ آخرت میں انہیں کوئی عزت کا مقام دیا جائے گا۔

غور وفکر کا مقام

اب ہمیں غور کرنا چاہیئے کہ ہم کس راستے پر جا رہے ہیں ہم نے وہ راستہ اختیار کیا ہے جو ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا۔ یا اس راستہ کو چھوڑ کر ہم نے کوئی اور راستہ اختیار کر لیا ہے۔ ہماری یہ ذلت اور رسوائی یہ تباہی ہے کہ یقیناً اس طریق زندگی کے مطابق نہیں گذار رہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا تھا۔ بلکہ ہماری زندگی میں قول وفعل کا تضاد پایا جاتا ہے۔ ہم دعوے تو اسی طریق کا کرتے ہیں، عملاً اور راستے اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اب وقت ہے کہ اس دورنگی اور تضاد کو چھوڑ کر ایک رنگی اختیار کریں۔ اور جس طریق زندگی کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ اسی پر عمل بھی کریں۔ اللہ تعالےٰ ہر مسلمان کو صحیح عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نصرۃ اعظم!

ابوالشفاء حکیم شیخ قمرالدین صاحب سابق پروفیسر صنعۃ الہٰیہ واقف اسرار کیمیادیہ، ماہر علوم فلسفہ طب جدید جنہوں نے نصرہ اعظم (جوہر) ایجاد کر کے دنیا میں تہلکہ ڈال دیا ہے۔ اور اب یہ دوا کمیاب ہو گئی ہے۔ کی خدمت میں یہ درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد بڑی تعداد میں نصرہ اعظم تیار کر کے ضرورتمندوں کی حاجت پوری کریں۔

علامہ خالد محمود صاحب کی تاریخ

حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحب پر جو مقدمہ ہے اس کی تاریخ پیشی سشن جج صاحب گوجرانوالہ کے ہاں مقرر ہے۔ تمام حضرات دعا فرمائیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ کے ایمان افروز حالات

(قسط ۱۸)

(از حضرت مولینا حبیب الرحمن صاحب مرحوم مہتمم دارالعلوم دیوبند)

(ج) صحابہ رضہ کے علوم نہایت عالی اور غامض تھے۔ حضرت عمر رضہ نے ان ہدایات میں تدابیر سلطنت وسیاست کو ختم کرنے کے ساتھ شریعت وحقیقت کی نہایت دقیق علوم کا بھی چند لفظوں میں دروازہ کھول دیا اور یہیں سے ہم کو یہ بات بھی معلوم ہو گئی کہ صحابہ رضو ہر ایک بات میں اعلیٰ و برتر دقائق ہیں۔ کوئی کسی درجہ تک پہنچ جائے۔ مگر شریعت وطریقت، حقیقت ومعرفت میں ان کی مساوات نہیں کر سکتا۔ حضرت عمر رضہ نے ارشاد فرمایا کہ حامد وذام حق کے معاملہ میں یکساں ہوں۔ کہنے اور سننے میں یہ دو لفظ ہیں مگر فی الواقع شریعت وطریقت کا حاصل یہی ہے کوئی شخص اس مقام تک نہیں پہنچ سکتا۔ جب تک کہ سوا رضاء مولیٰ اور طلب حق اس کے قلب میں کسی امر کی گنجائش نہ رہی ہو جب تک غیر خدا کا کچھ بھی لگاؤ رہے گا کبھی اس مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ اہل تصوف کا تمام ریاضات ومجاہدات سے یہی مطلب ہوتا ہے۔

ایک مرتبہ شیخ العرب والعجم قطب العالم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہ نے مکہ معظمہ سے اپنے خلیفہ خاص حجۃ اللہ فی الارض حضرت مولانا رشید احمد صاحب قدس سرہ کو تحریر فرمایا کہ عرصہ سے آپ نے اپنے حالات تحریر نہیں فرمائے۔ اس کے جواب میں حضرت مولانا نے بہت سی اظہار ندامت واعتراف تقصیر کے بعد نہایت مختصر لفظوں میں تحریر فرمایا کہ اپنے اندر چند باتیں پاتا ہوں۔ ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ مادح وذام یکساں ہیں۔ جس روز یہ جواب حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں پہنچا تو حاضرین مجلس کا بیان ہے کہ فرط مسرت سے حضرت پر وجد کی سی کیفیت طاری تھی۔ اور بار بار فرماتے تھے کہ یہ باتیں کس کو نصیب ہوتی ہیں۔ جن لوگوں کو حضرت مولانا کی کفش برداری کا موقعہ ملا ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ مولانا رح کا اصلی اور بے تکلف حال یہی تھا۔ جو تحریر فرمایا کسی کی مدح وذم سے ذرا بھی متغیر نہ ہوتے تھے۔ اور امر حق کے اظہار میں کسی کی پروا نہ کرتے تھے اور یہی اظہار حق اور تصلب فی الدین ہے جو علماء ربانیین کو صحابہ رضو سے ورثہ میں ملا ہے جس کا نام تعصب، تنگ خیالی رکھا گیا۔

(د) نام ونمود کی طلب نیک نامی ونام آوری کی خواہش وجاہت کی تحصیل، محبوب خلائق بن جانا مذموم اور غیر پسندیدہ یا خلاف شرع معلوم ہوتے ہیں اور بظاہر ہے بھی ایسا ہی کیونکہ کوئی شخص جب تک مداہنت خلق نہ کرے اور امور شریعت میں مداہن نہ بنے کبھی لوگوں میں مقبول اور عام خلائق کے نزدیک محبوب نہیں بن سکتا۔ لیکن حضرت عمر رضہ کے روشن اقوال نے اس کا قاعدہ کلیہ بھی بتلا دیا۔ آپ نے اول تو ارشاد فرمایا کہ حق گوئی میں حامد وذام برابر ہوں اور ظاہر ہے کہ اس حالت میں کوئی شخص محبوب نہیں ہو سکتا اور پھر آگے ارشاد فرماتے ہیں کہ تم محبوب خلائق بننے سے اعراض مت کرو اور اس کو خلاف دیانت نہ سمجھو۔ بظاہر تو یہ جملہ اول ارشاد کے معارض ومخالف ہے۔ مگر حقیقت میں کچھ اختلاف نہیں ہے۔ آپ نے اس کو بالکل صاف کر دیا۔ حاصل ارشاد یہ ہے کہ وجاہت ومقبولیت کے دو درجہ ہیں۔ ایک یہ کہ حق کو چھپا کر اور لوگوں کی رضا کو حق پر مقدم سمجھ کر حاصل کی جائے۔ یہ بالکل مذموم اور حرام ہے۔ اسی کی مذمت آئی ہے۔ یہ درجہ مقبولیت کا عوام الناس میں حاصل ہوتا ہے۔ خواص کے قلب میں ایسے شخص سے بجائے محبت کے نفرت ہوتی ہے۔ ایسی وجاہت کو انبیاء علیہم السلام اور خواص نے ہرگز طلب نہیں کیا۔ اور نہ اپنے لئے کسی درجہ میں گوارا کیا۔ دوسرا یہ کہ اعمال صالحہ اور اتباع شریعت کے ذریعہ سے خدا وند عالم کا محبوب ومقبول بن جائے اور اس ذریعہ سے محبوب خلائق بنے، کیونکہ حق تعالیٰ جس کو مقرب بناتا ہے اس کو محبوب ومقبول بنا دیتا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث شریف میں وارد ہے۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اذا احب عبدا دعا جبرئیل فقال انی احب فلانا فاحبہ قال فیحبہ جبرئیل ثم ینادی فی السماء فیقول ان اللہ یحب فلانا فاحبوہ فیحبہ اھل السماء ثم یوضع لہ القبول فی الارض (رواہ مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو جبرئیل سے ارشاد فرماتا ہے کہ ہم فلاں بندہ کو محبوب سمجھتے ہیں۔ تم بھی اس سے محبت کرو۔ جبرئیل ع خود محبت کرنے لگتے ہیں اور آسمان میں منادی کر دیتے ہیں کہ فلاں شخص خدا کا محبوب ہے۔ تم بھی اس سے محبت کرو۔ اس پر آسمان والے محبت کرنے لگتے ہیں اور پھر وہ زمین میں مقبول بن جاتا ہے۔

اس سے معلوم ہو گیا کہ مقبولیت کا اصلی طریقہ کیا ہے ایسی مقبولیت خواص کی ہے اور یہی پسندیدہ اور محمود ہے۔

کان عند اللہ وجیھا اور واجعلہ رب رضیا

(ترجمہ) اللہ کے یہاں صاحب وجاہت ہیں، میں اسی درجہ کی مدح سرائی فرمائی ہے۔

ان دونوں درجوں کو پہچاننے کی علامت وہی ہے جو حضرت عمر نے ارشاد فرمائی کہ اگر اہل اللہ اور خواص میں محبت ومقبولیت ہے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ اللہ کے یہاں بھی محبوب ومقبول ہے اور یہی محبت عوام تک سرایت کر جائے تو بیشک قابل مدح وشکر ہے، ورنہ قابل مذمت۔ اکثر دنیا طلب علماء اور مشائخ کی مقبولیت قسم اول کی ہوتی ہے۔ اور علماء ربانیین کی مقبولیت قسم ثانی کی۔

نتیجہ سوم

ان تمام اوصاف وکمالات کے ساتھ جو حضرت عمر رضہ میں بدرجہ اتم موجود تھے۔ آپ کے اندر شان فراست خاص امتیاز لئے ہوئے تھے۔ جس کے بارے میں جو فراست ظاہر کی کبھی اس کے خلاف نہ نکلی۔

قبیلہ سکون من جملہ دیگر قبائل کے جوش اور اخلاص کے ساتھ معرکہ کارزار کی طرف قدم بڑھاتا ہوا چلا جاتا ہے۔ لیکن آپ کے سامنے گذرے تو بجائے خوش ہونے کے آپ منقبض ہو گئے اور اس انقباض کا اثر ہمیشہ قبیلہ سکون کے ذکر پر ظاہر ہوتا رہا اور یہ صرف اس وجہ سے کہ آپ نے اپنی شان فراست سے اس قبیلہ میں فتنہ پردازی کا مادہ احساس فرمایا۔ اور یہ آپ کی فراست بالکل صحیح اور سچی تھی۔ بڑے بڑے مفسدوں اور اسلام میں سخت رخنہ ڈالنے والوں کا معدن یہی قبیلہ تھا جیسا ہم مختصرا دیر اشارہ کر آئے ہیں۔ حضرت عمر رضہ کی اس خاص امتیازی شان کی طرف اس حدیث میں اشارہ ہے۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد کان فیما قبلکم من الامم محدثون فان یک فی امتی احد فانہ عمر متفق علیہ

ابوہریرہ رضہ روایت کرتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی امتوں میں صاحب الہام وفراست ہوتے تھے۔ میری امت میں ایسا کوئی ہے۔ تو عمر ہے۔

اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اس فضیلت خاصہ میں امتیاز واختصاص ضرور تھا۔ ف کوئی شخص الفاظ حدیث سے یہ نہ سمجھے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امت میں کسی صاحب فراست والہام کے ہونے میں تردد تھا۔ یہ بات وہ شخص کہہ سکتا ہے جو عربی اور اردو کے محاورہ سے بالکل ناواقف ہو۔ اس طرز ادا میں اظہار تردد نہیں ہوتا۔ بلکہ جس شخص کی نسبت اثبات حکم ہے اس کی نسبت تیقن اور تاکید کا اظہار منظور ہوتا ہے۔ مثلاً یوں کہا جائے کہ دنیا میں اگر کوئی سخی ہے تو حاتم ہے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ دنیا بھر میں سوائے حاتم کے اور کوئی سخی نہیں ہے۔ یا دنیا میں کسی سخی کے موجود ہونے میں تردد ہے۔ بلکہ حاتم کے بالیقین وصف سخاوت سے متصف ہونے کو ثابت کرنا ہے، واقعات وحالات تاریخی کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قدر وسیع اور طویل وعریض ملک میں جس کا انتظام آپ کے مبارک ہاتھوں میں تھا اور انتظام بھی صرف ایک قسم کا نہیں بلکہ ایک طرف معرکہ کارزار میں فوجیں بھیجنے اور افسروں کو نامزد کرنے اور مواقع جنگ متعین کرنے کا ہے تو دوسری جانب ملکی اور عدالتی یا رفاہ عام شہروں کو آباد کرنے، سڑکوں کے نکالنے

پلوں کے بنانے اور نہروں کے جاری کرنے کا وغیرہ وغیرہ

جس بارہ میں آپ نے جو فراست ظاہر فرمائی وہ بالکل ہو بہو صحیح نکلی - ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ اہل حمص کے بارگاہ خلافت میں اپنے والی سعید بن عامر کے خلاف شکایات پہنچائیں - آپ نے سُن کر فرمایا الٰہی میری فراست سعید بن عامر کے بارہ میں غلط نہ نکلے سعید بن عامر کو مدینہ میں طلب کر کے ان لوگوں سے فرمایا تم اپنی شکایات بیان کرو - عرض کیا - پہلی شکایت یہ ہے کہ ہر روز بہت دن چڑھے برآمد ہوتے ہیں - سعید بن عامر نے جواب دیا کہ بیشک صحیح ہے - میرے پاس کوئی خادم تو ہے نہیں - خود ہی آٹا گوندھ کر روٹی پکاتا ہوں - اور وضو کر کے باہر نکلتا ہوں - فرمایا اور کیا شکایت ہے؟ عرض کیا دوسری یہ کہ رات کو کسی کی بات نہیں سنتے - سعید بن عامر نے جواب دیا کہ میں اس بات کو ظاہر کرنا نہ چاہتا تھا - مگر اب مجبوراً عرض کرنا پڑا - میں نے دن تو ان لوگوں کے واسطے خاص کر دیا ہے - اور رات خالص اللہ کے واسطے رکھی ہے - فرمایا اور کیا شکایت ہے؟ عرض کیا تیسری یہ کہ مہینہ میں ایک دن بالکل برآمد نہیں ہوتے - سعید بن عامر نے عرض کیا صحیح ہے - خادم نہ ہونے کی وجہ سے مجھے خود ہی اپنے کپڑے دھونے پڑتے ہیں - مہینہ میں ایک روز اس کام کے واسطے مقرر کر لیا ہے - آپ نے فرمایا خدا کا شکر ہے میری فراست غلط نہ نکلی - اہل حمص سے فرمایا جاؤ اپنے والی کی قدر کرو -

نتیجہ چہارم

عراق کے اس عظیم الشان معرکہ میں تیس ہزار سے کچھ زیادہ اسلامی لشکر تھا - جن میں ہر ایک فرد تہذیب و شائستگی، اخلاص و ہمدردی دانشمندی و حسن تدبیری شجاعت و مردانگی کا مجسم نمونہ تھا - کسی ایک فرد سے بھی اس طویل معرکہ میں ابتداء سے انتہا تک کوئی ایک حرکت ایسی سرزد نہیں ہوئی - جس سے مسلمانوں پر بدنما دھبہ لگتا بلکہ ان کی ہر ادا سے اسلامی صداقت کا سکہ مخالفوں کے دلوں پہ بیٹھتا جاتا تھا - ہر ایک بات سے معلوم ہوتا ہے کہ جوبات منہ سے نکالتے ہیں پہلے سے سوچے ہوئے اور مشورہ کر کے طے ہوئی ہے - جو انداز اختیار کرتے ہیں اس سے مخالف پر رعب پڑتا اور اسلام کی برتری کا ثبوت ہوتا ہے - وہ ملک تسخیر کرتے تھے - تو مفتوح قوموں کی حالت ابتر سے بہتر ہو جاتی تھی -

کسریٰ اور رستم کے دربار میں ہر ایک سفیر نے اپنے اپنے نمبر پر جوبات کی مناسب وقت اور تدبیر و فراست سے لبریز کی جس سے درباری اور عام رعایا تو کیا خود کسریٰ اور رستم بھی مرعوب ہوگئے - ایک اگر اپنے گھوڑے کو قیمتی فرشوں پر سے گذارتے ہوئے یا بیش قیمت قالینوں کو اپنے نیزہ سے پھاڑتے ہوئے مسندوں سے آگے دوڑ باندھتے اور مکلف فرش کو اٹھا کر خود زمین پر بیٹھنے سے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ یہ ساز و سامان ہماری نظروں میں نہایت حقیر اور غیر قابل التفات ہیں اور ان نمائشی سامانوں سے ہم پر کچھ اثر نہیں پڑ سکتا تو دوسرے سفیر مغیرہؓ نہایت استقلال سے گذرتے ہوئے رستم کی برابر تخت پر جا بیٹھتے ہیں - اور اہل فارس ان کو کھینچ کر تخت سے نیچے اتارتے ہیں -

تخت پر بیٹھنے سے اپنے مساوات یا برتری کا ثبوت دینا مقصود نہ تھا - اور نہ اپنے لئے وہ اس کو باعث عزت سمجھتے تھے - بلکہ وہ جانتے تھے کہ مجھ کو تخت سے اتار دیا جائے گا - مگر اپنی فراست و روشن ضمیری، تدبیر و دانائی سے اول ہی سمجھ لیا تھا کہ اس طرح بے دھڑک جا بیٹھنے سے اس فوق العادت جرأت کو دیکھ کر وہ مرعوب ہو جائیں گے، اور جب وہ مجھ کو تخت سے اتاریں گے تو یہ ظاہر کرنے کا موقعہ ملے گا کہ اسلام نے اس تفاوت اور امتیاز کو جائز نہیں رکھا جو فارس میں مروج ہے کہ حکام و امراء رعیت بمنزلہ غلام کے سمجھتے اور خود خدا بن کر بیٹھے ہیں - چنانچہ ایسا ہی ہوا -

درباریوں پر تو رعب چھا گیا اور اہل فارس کے دلوں میں اسلام کی محبت کا بیج جم گیا - رعایا حریت و مساوات کی تحصیل کے لئے اسلام کے حلقہ اثر میں داخل ہونے کے واسطے بیتاب ہو گئی ادھر رستم بول اٹھا کہ اس گفتگو کو سننے کے بعد رعایا کبھی ہماری مطیع نہ رہے گی، امرار فارس گھبرا کر کہنے لگے خدا برا کرے ہمارے اسلاف کا جنھوں نے فارس میں اس تفوق و امتیاز کی بنیاد ڈالی جس کا خمیازہ آج ہم کو بھگتنا پڑتا ہے - دونوں سفیروں کی دونوں ادائیں گہری پالیسی اور اعلیٰ تدبیر و ہوشمندی کا نتیجہ تھیں -

پہلے دن کے طرز عمل نے اگر یہ اثر ڈالا کہ انسان کی برتری ان سامانوں سے نہیں ہے - بلکہ اس کا مدار اعلیٰ اخلاق اور شریفانہ معاملات اور سب سے بڑھ کر اپنے خالق و مالک کے ساتھ ربط و کامل انقیاد سے ہے دل اگر ان کمالات سے معمور ہے جو ایک انسان میں ہونے چاہئیں تو ان نمائشی سامانوں کی ضرورت نہیں - اور اگر بجائے انسانی کمالات کے وحشیانہ اخلاق بھرے ہوئے ہیں تو یہ سامان کچھ کار آمد نہیں ہیں تو دوسرے دن کے معاملہ نے اسلامی قوانین حریت و مساوات وغیرہ کا سکہ دلوں پر بٹھا دیا -

اہل فارس خود سمجھ گئے کہ ہم ابتری اور ذلت کی حالت میں زندگی کے مراحل طے کر رہے تھے - اگر انسانیت اور آزادی کا لطف ہے تو صرف مسلمانوں کی اطاعت اور ان کے زیر اثر آجانے میں رستم سفراء اسلام کو بار بار اس لئے بلاتا تھا کہ ان کی گفتگو سے امرا دربار متاثر ہو کر میرے ہم خیال بن جائیں مگر وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوا - مگر سفیر اپنا کام کر گئے - ان میں سے ہر ایک جوبات کہتا یا جو معاملہ کرتا تھا - اس سے نہ صرف رستم اور درباری مرعوب و متاثر ہوتے تھے - بلکہ عوام افراد میں اسلام اور مسلمانوں کی محبت کھنچی چلی جاتی تھی - ایک ایسی قوم سے جس کو وحشیانہ اور بدویانہ زندگی بسر کرتے ہوئے صدیاں گذر گئی ہوں جن کی تنگدستی اور فاقہ مستی ضرب المثل ہو جو ہمیشہ فارس و روم کے غلام بنے رہے ہوں - کسریٰ و رستم بھی بروقت گفتگو ان کی اس حالت کو یاد دلا کر شرمندہ کرنا اور طمع زر دے کر ٹال دینا چاہتے ہوں، یہ امر نہایت تعجب انگیز ہے کہ دشمن کے ملک میں فاتحانہ حیثیت سے داخل ہو کر بھی کسی پر چیرہ دستی نہ کریں - فقر و فاقہ کی تکلیف اٹھاتے ہوئے ایسے سرسبز ملک میں پہنچیں اور کوئی چیز خلاف قانون لینا گوارا نہ کریں بلکہ اپنی ہر ادا سے ثابت کریں کہ ان کو ان لبھانے والی چیزوں کی طرف ذرا رغبت نہیں ہے -

اسلام کی اشاعت کا اصلی راز انہیں اخلاق و معاملات میں مضمر تھا اور اب بھی مسلمان کسی قسم کی ترقی کر سکتے ہیں تو انہیں اخلاق و اوصاف سے متصف ہونے کے ساتھ وحشیانہ افعال یا حرکات، یا جابرانہ تہور و مردانگی، یا ملحدانہ تخیلات کبھی ایک قدم بھی آگے نہ بڑھنے دیں گے۔

نتیجہ پنجم

شام و روم و عراق و جزیرہ وغیرہ ممالک پر پیشقدمی سے مسلمانوں کو خونریزی کا بازار گرم کرنا یا باشندوں کو ملک بدر کر کے ان کے املاک و متاع پر قابض ہونا مقصود نہ تھا نہ ان کو ذلیل بنا کر خود آقا و مالک بننا ان کی اغراض میں داخل تھا - بلکہ اصلی غرض و غایت یہ تھی کہ مخلوق کو قوانین کی تیرہ و تار جہالت اور پیچیدہ عقبات سے نجات دلا کر امن و آسائش تہذیب و تمدن کی شاہراہ پر لا ڈالیں اور ان کو حریت و آزادی کے ذائقہ - انسانیت کی دولت و نعمت سے متمتع کریں اس اعلیٰ و ارفع مقصود کے لئے جو طریقے اختیار کئے گئے نہایت سہل تھے - یا اسلامی اوصاف و کمالات کی طرف راغب ہو کر برضا و رغبت مسلمان بن جائیں یا تھوڑا سا محصول (جزیہ) دے کر مسلمانوں سے مساوات کا درجہ حاصل کریں - میزان عدل میں مسلمانوں کی برابر تلیں - حقوق میں برابر کا حصہ لیں، آزادی و اطمینان کے ساتھ اپنے املاک پر بلکہ ملک پر قابض و حاکم رہیں - مسلمان خود ان کی حمایت و حفاظت کریں گے -

اسلامی سفراء اور نائبین کی گفتگو یزدجرد اور رستم سے بغور ملاحظہ کی جائے - اس کا حاصل اس کے سوا کچھ نہیں ہے اور یہی مطلب کلمۃ اللہ کے بلند و بالا کرنے سے تھا جس کے لئے مسلمان مامور تھے - نظیر دیکھنی ہے تو ہرمزان سے مصالحت کا معاملہ دیکھ لینا کافی ہے جس کا مفصل تذکرہ آئندہ ایک عنوان میں لکھا جائے گا وہ بشرط ادر محصول اپنے ملک پر قابض و متصرف رہا - اور مسلمانوں نے اس کی اور اس کے ملک کی حفاظت اپنے ذمہ لی -

نتیجہ ششم

مسلمانوں کا سرزمین عرب سے نکل کر قدیم اور زبردست سلطنتوں سے معرکہ آرا ہونا، لٹیروں اور غارت گروں کا سا ان یا چنگیز خانی فتوحات کا نمونہ نہ تھا بلکہ ابتداء سے انتہا تک ان کی تمام حرکات و سکنات، ارادے، منصوبے، عملی کام ایسے مرتب اور باقاعدہ تھے کہ اس زمانہ کے متمدن اور شائستہ قومیں بھی اس سے زیادہ تو کیا پوری پوری تقلید بھی نہیں کر سکتیں تاریخ عالم کی ورق گردانی اور واقعات سابق و حال کے تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ فاتح و اقبال مند قوموں کی کامیابی کا راز امور ذیل میں مضمر ہے -

فنون جنگ میں مہارت، اتفاق و اتحاد - ہمدردی ملکی و قومی - ایثار و جاں نثاری - جوش و استقلال، ہمت و مر… حفظ راز - اطاعت امیر و معدلت گستری و نصفت شعاری مساوات و حریت - تعدی و ظلم سے پرہیز، جوش انتقام … اعتدال پر قائم رہنا - دشمن کے ملک سے کما حقہ واقفیت حفظ ما تقدم، انتظام ذرائع خبر رسانی و فراہمی رسد وغیرہ یہ وہ باتیں ہیں کہ جس قوم میں پائی گئیں - فتح و نصر… ان کے ہمرکاب ہوئی۔ (باقی آئندہ)

ایجنٹ حضرات

تمام ایجنٹ حضرات ماہ نومبر کے بل … بقایاجات جلد از جلد ادا کر کے ممنون …

(مینیجر)

متفرق خبریں

[...]کشمیر پر غور ہوگا لیکن فیصلہ کوئی نہیں ہوگا

لاہور ۷ دسمبر - برطانوی فضائیہ کے مارشل سرجان سلیسز
[...]کرتے ہوئے بتایا کہ نیوزی لینڈ میں ہونے والی دولت مشترکہ
[...]سرکاری کانفرنس میں کشمیر اور نہری پانی کے مسئلہ پر
[...]جائے گا۔ مگر فیصلہ کوئی صادر نہ ہوگا - اپنی اپنی رائے
[...]ہوگا (یعنی جو ۱۰ سال تک کرتے رہے - وہی کریں گے
[...]نشستند و گفتند و برخاستند۔

[...]ی پاکستان میں پنچائتوں کا جال

[...]سابق صوبہ سندھ کے تمام کمشنروں کو اپنی اپنی ڈویژنوں
[...]تیں قائم کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ معلوم ہو کہ ماضی
[...]ب کے علاقہ میں ایک ہزار پنچائتیں کام کرتی رہی ہیں -
[...]قانون کو وسیع کر کے پنچائتوں کو اپنی ضرورت کے مطابق
[...]عائد کرنے کی بھی اجازت دی جائے گی - اس سے
[...]ر بہ سرحد اور بعض دیگر علاقے مستثنے ہوں گے -

فلموں میں بوسہ بازی

[...]جنوبی کوریا میں نمائشوں کے لئے پیش کی جانے والی درامی
[...] اب صرف دس سیکنڈ کے لئے بوسہ بازی کی اجازت ہوگی
[...]سیکنڈ تک اجازت تھی - یہ قدم وزارت تعلیم نے جذبات
[...]نے کے خلاف بطور اصلاح اٹھایا ہے -
[...] سبحان اللہ کیسی اصلاح ہے - ہم کو تو آج ہی معلوم
[...] میں یہ کار خیر بھی ہوتا رہتا ہے - خدا جانے پاکستان میں
[...]ت ہوتی ہے یا نہیں - ہم کو تو کبھی سینما دیکھنے کا شوق
[...]یا - ممکن ہے کوئی اور صاحب اس پر روشنی ڈال سکیں)
(مدیر)

[...]ت کو سوا چار کروڑ من گیہوں کا تحفہ

[...]رت کے نائب وزیر خوراک نے لوک سبھا میں بتایا کہ آسٹریلیا
[...]ے کولمبو منصوبے کے تحت بھارت کو چار کروڑ ۲۳
[...]ے کی مالیت کا گیہوں تحفے کے طور پر دیا ہے -

[...] روزانہ گیارہ سو ٹن گھی کی ضرورت ہے

[...]کنٹرولر سول سپلائز مسٹر شیر محمد سعد نے کہا ہے کہ شہر میں
[...] پانچ سو راشن کی دو دکانوں کے ذریعہ فروخت ہوگا
[...]ے سلسلہ میں انہوں نے کہا کہ کراچی کو روزانہ گیارہ سو
[...]نتا ہے (ٹن ۲۸ من کا ہوتا ہے)

پشاور میں خوف خدا

[...]وراسے پی پی کی اطلاع کے مطابق حلقہ پشاور سے
[...]۹ لاکھ ۹۸ ہزار ۹ سو ۹۷ روپے کے کلیم واپس

لئے گئے یا درست کئے گئے - گویا تقریباً ایک کروڑ روپے کے
دعادی سے مہاجرین دست بردار ہو گئے -

ایک ماہ میں چھ ہزار سے زائد مقدمے

کراچی کی ایک مقامی عدالت نے ایک ماہ میں ٹریفک
کے چھ ہزار سے زائد مقدمات فیصلہ کئے ہیں - اور پچاس ہزار
روپے جرمانہ وصول کیا ہے -

۷ کروڑ کا زرمبادلہ

معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان آئندہ چند مہینوں میں پچاس
ہزار ٹن بڑھیا چاول باہر بھیج کر ۷ کروڑ کا زرمبادلہ حاصل کرے گی
چاول بڑی مقدار میں کراچی پہنچنا شروع ہو چکا ہے -

مرزا اسکندر کی بے بسی

مرزا اسکندر ساکن لنڈن نے ایک بیان میں کہا ہے کہ میری
سرگرمیوں کے بارہ میں غلط رپورٹیں شائع ہو رہی ہیں - لیکن میں
ان کا کیا بگاڑ سکتا ہوں نعوذ باللہ من الحور بعد الکور

محکمہ جات کی اصلاح

کلرک کی قے

سشن جج مسٹر انوار الحق شیخ نے لینڈ کسٹمز آفس کے ایک سابق
کلرک تنویر الدین کو غبن کے الزام میں ۵ سال قید سخت اور بیس ہزار چار
سو ستائیس روپے جرمانہ کی سزا دی ہے - ملزم نے ساری ملازمت میں
اتنا ہی غبن کیا ہوگا جو اس کو قے کرنا پڑا

پولیس کے دو سپاہیوں کو ۵ سال قید کی سزا

لاہور ۸ دسمبر - لاہور میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے
ایک شخص کے گھر میں داخل ہو کر دھمکی دے کر وصولی کی کوشش میں دو
پولیس سپاہیوں کو ۵ سال قید سخت اور تیسرے کو ایک ہزار روپیہ
جرمانہ کی سزا دی ہے -

محکمہ ڈاک کے ملازمین کو سزا

کراچی (انجام کے سٹاف رپورٹر سے) پوسٹ ماسٹر جنرل کراچی
نے فرائض کی ادائیگی کی کوتاہی میں متعدد ملازمین کو معطل اور دو کو ملازمت
سے علیحدہ کر دیا ہے -

بلدیہ قصور کے ایگزیکٹو افسر کی گرفتاری

بلدیہ قصور کے ایگزیکٹو افسر نے سینیٹری انسپکٹر کی ترقی کی
سفارش کے لئے پچاس روپیہ رشوت لیا تھا - اب آپ قصور جیل
کی ہوا کھا رہے ہیں -

پولیس افسروں پر تنقید

ڈھاکہ محکمہ انسداد رشوت ستانی کے بورڈ نے گزشتہ پندرہ
دن کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے بتایا کہ ان دنوں ایک سو
اٹھتر مقدمات درج ہوئے ہیں - جن میں چونتیس سرکاری ملازمین
کے خلاف ہیں - ایک انسپکٹر پولیس ایک تھانہ دار اور ایک
کانسٹیبل کے خلاف رشوت اور غبن کے الزام میں مقدمہ درج
ہوا ہے -

اسسٹنٹ گرفتار

لاہور - ریلوے سی آئی اے نے محکمہ خوراک کے ایک
اسسٹنٹ نیاز احمد گل کو گندم کی بین الاضلاعی نقل و حمل کے بوگس
پرمٹ جاری کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے (امروز)

خان عبد الصمد خاں اچکزئی کو ۱۴ سال قید سخت

کوئٹہ ۸ دسمبر - آج تین ارکان پر مشتمل خاص فوجی عدالت
نے خان عبد الصمد خاں اچکزئی کو ۱۴ سال قید سخت کی سزا کا
حکم سنایا - کوئٹہ میں ان کی قیامگاہ کی تلاشی کے دوران میں جو قابل
اعتراض کتابیں برآمد ہوئی تھیں وہ سب کی سب ضبط کر لی گئیں
اور باقی کتابیں انہیں واپس کر دی گئیں - عدالت نے یہ بھی حکم دیا
کہ مذکورہ مکان سے جو ۴۰۰ فولادی خود برآمد ہوئے تھے - انھیں
ضبط کر لیا جائے -

عدالت کے فیصلے کی مارشل لاء زون اے کے ناظم میجر جنرل
ملک حق نواز نے توثیق کر دی ہے - عدالت کے صدر نے اعلان
کیا کہ سزا کی توثیق کرنے والے حاکم نے سزا کو مشروط طور پر گھٹا کر
تین سال قید سخت کر دیا ہے - ملزم کو تین سال قید بھگتنی ہوگی
یہ رعایت اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ اس قید کی میعاد
ختم ہونے پر ملزم کسی ملک دشمن کارروائی کا مرتکب نہیں ہوگا -
اس شرط کی خلاف ورزی کی صورت میں ملزم کو مزید گیارہ سال
قید بھگتنی ہوگی - عدالت کے صدر نے اعلان کیا کہ سزائے
قید میں کمی کا انحصار اس بات پر ہے کہ ملزم مذکورہ شرط کو تحریری
طور پر قبول کرے -

سابق نائب وزیر یوسف ہمند کو تین سال قید سخت

اور پچاس ہزار روپے جرمانہ

پشاور ۸ دسمبر - مارشل لاء کی ایک عدالت نے مغربی
پاکستان کے ایک سابق نائب وزیر مسٹر محمد یوسف ہمند کو تین
سال قید سخت کی سزا دی ہے اور پچاس ہزار روپے جرمانہ
کیا ہے - جرمانے کی عدم ادائیگی کی صورت میں انہیں مزید
دو سال قید سخت بھگتنی ہوگی -

کتب فروش حضرات توجہ فرمائیں!

نئے فکر کی کتابیں

از مولانا عبید اللہ سندھی

قرآنی دستور — ہدیہ اڑھائی روپیہ - جنگ انقلاب [illegible]
[illegible] ، اصول انقلاب (زیر طبع)
ملنے کا پتہ مکتبہ بیت الحکمت بیرون دہلی دروازہ سرکلر روڈ لاہور

عالم اسلام

افغانستان کے وزیر اعظم کی مخالفت

اخبار انجام کراچی ۶ دسمبر (یو۔ پی۔ آئی) کے ذریعہ سے رقمطراز ہے کہ افغانستان کے وزیر اعظم سردار محمد داؤد خاں صاحب نے امریکہ کے ساتھ پاکستان اور ایران کے مجوزہ دفاعی معاہدوں پر نکتہ چینی کی ہے اور کہا ہے کہ اس قسم کے دفاعی معاہدوں سے عالمی کشیدگی میں اضافہ ہوگا۔ سردار صاحب موصوف نے کہا کہ اگر پاکستان اور امریکہ کے درمیان نیا دفاعی معاہدہ ہوگیا تو اس سے نہ صرف پرانے مسائل الجھن میں پڑجائیں گے۔ بلکہ کئی نئے مسائل پیدا ہوجائیں گے۔

عراق میں ایٹمی اسلحہ

بیروت ۷ دسمبر۔ لبنان کے اخبار الحیات نے ترکی کے حوالہ سے یہ خبر شائع کی ہے کہ چیکو سلواکیہ کے ایک جہاز سے بصرہ کی بندرگاہ پر جمہوریہ عراق کے لئے کافی تعداد میں اسلحہ اتارا گیا ہے۔ جن میں بکتر بند گاڑیاں اور چیکو سلواکیہ کے بنے ہوئے ایٹمی اسلحہ بھی شامل ہیں۔ لندن کے ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ عراقی فوج روسی اسلحہ سے مسلح ہے۔

شام کی سرحد

قاہرہ ریڈیو کی اطلاع ہے کہ دو یہودی دستے شام کی سرحد میں گھس آئے تھے۔ طرفین میں ۴۵ منٹ گولیاں چلتی رہیں۔ آخر یہودیوں کو بھگا دیا گیا

مجاہدین الجزائر کے دم خم

الجزائری حکومت کے وزیر دفاع کریم بن قاسم نے سوئٹزرلینڈ کے اخبار ٹریبیون آف لاؤسان کے نمائندے سے کہا کہ ہم نے مصالحت کی گفتگو کا دروازہ اب بھی بند نہیں کیا بشرطیکہ فرانس ہمارے موقف کو صحیح تسلیم کرے۔ ہم نے آزادی حاصل کرنے کا تہیہ کیا ہوا ہے۔ ہم اس کو حاصل کریں گے۔ چاہے فرانس خوشی سے آزاد کرے یا ناخوشی سے ہم حاصل کریں۔ ہم جہاد جاری رکھیں گے۔ اگر فرانس نے ہمارے مطالبات مان لئے تو ہم تمام متعلقہ لوگوں کو ان کے حقوق دیں گے اور آزاد الجزائر اور فرانس کے درمیان بہتر مستقبل کے لئے بات چیت ہوسکے گی ورنہ صورت حال دوسری ہوگی۔

عرب مارکیٹ

مشترکہ مارکیٹ کانفرنس میں متحدہ عرب جمہوریہ کے وفد نے عربوں کی مشترکہ عرب مارکیٹ قائم کرنے کے لئے میمورنڈم پیش کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ مارکیٹ ۵ سال کے اندر اندر عربوں کی مکمل اقتصادی اتحاد اور یکجہتی کا ضامن ہوگا۔

وزیر اعظم سوڈان کا اسلامی جذبہ

نیل کے پانی کا تنازعہ دوستانہ طور پر طے کیا جائیگا

قاہرہ۔ سوڈان کے وزیر اعظم جنرل ابراہیم عبود نے کہا ہے کہ سوڈان اور متحدہ عرب جمہوریہ کے درمیان نیل کے پانی کا تنازعہ دوستی اور باہمی مفاہمت کے جذبہ سے حل کیا جائے گا آپ نے کہا۔ مجھے یقین ہے کہ سوڈان اور متحدہ عرب جمہوریہ کے باہمی تعلقات، فروغ و ترقی کے ایک نئے دور سے ہمکنار ہوجائیں گے۔ قاہرہ ریڈیو کی اطلاع کے مطابق ابراہیم عبود نے یہ باتیں خرطوم کے ایک اخبار "الزمانہ" کے نمائندہ سے انٹرویو کے دوران کہیں۔

رسالہ حضرت امیر حمزہ رضؓ

اس رسالہ میں سیدنا حضرت امیر حمزہ سید الشہدا اسد اللہ و رسولہ کا مفصل شجرہ نسب اور آپ کے بہن بھائیوں کا ذکر اور جہاد و شہادت کے حالات درج ہیں اور جو دائرۃ الاصلاح لاہور نے مسلمانوں میں مفت تقسیم کرنے کے لئے چھپوایا ہے۔ قارئین ترجمان اسلام پانچ پیسے کے ٹکٹ محصول ڈاک کیلئے پیر غلام دستگیر نامی محلہ چاہ میاں لاہور کو بھیج کر مفت طلب کریں۔

سلاجیت مصفےٰ

سلاجیت دراصل پتھر کا گوند ہے جو بفضلہ تعالیٰ انسانی جسم کو پتھر کی طرح مضبوط کر دیتا ہے۔ پیشاب کی کثرت، گر پڑنے اور ہڈی ٹوٹنے کا علاج ہے۔ مقوی بدن مغلظ ہونے کے سوا درد کمر اور نمونیہ وغیرہ کے لئے بھی مفید ہے۔ اکثر جاڑوں میں استعمال کی جاتی ہے۔ یہ گلگت وغیرہ دشوار گذار پہاڑوں سے آتی ہے۔ پھر مصفےٰ کی جاتی ہے۔ اگر آپ کو گلگت کی سلاجیت جو قابل اعتماد طریقہ سے مولانا غلام غوث ہزاروی کی نگرانی میں صاف کی جاتی ہے۔ مطلوب ہو تو مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کریں۔

مینجر دواخانہ فیض عام بفہ۔ ہزارہ سرحد

سلاجیت پلز کمپونڈ

اگر آپ سلاجیت کے فوائد حاصل کرنے سے اس لئے محروم ہیں کہ اس کا کھانا تلخی کی وجہ سے ناگوار ہے تو اس کی بنی ہوئی مرکب گولیاں سلاجیت پلز مندرجہ بالا پتہ سے منگا سکتے ہیں۔ یہ گولیاں معدہ۔ جگر، دماغ اور داغوں کو تقویت دیتی ہیں اور ان کا فعل درست کر دیتی ہیں۔ بچے، بوڑھے، جوان سبھی استعمال کر سکتے ہیں قیمت فی تولہ ایک روپیہ — فی پاؤ پندرہ روپے — فی سیر پچاس روپے فی سینکڑہ بارہ روپے۔

مژدہ

طالبان فن تجوید و قرأۃ کے لئے مژ...
ہے کہ زیر سرپرستی و نگرانی حضرت قاری عبد المالک صاحب ...
العالی جن کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں ایک ...
دار التجوید مسجد دھیان شاہ لٹن روڈ مزنگ ...
کیا گیا ہے۔ جس میں مکمل طور پر تجوید کلام الٰہی اور فن قرأت ...
سبعہ و عشرہ مع رسم الخط عثمانی تعلیم ...
عربی صرف نحو وغیرہ کا بھی انتظام ہے۔ جہاں حضرت ...
مع دیگر اساتذہ مشغول درس و تدریس ہیں۔

اوقات تعلیم

صبح ۸ بجے سے ——— بارہ بجے تک

دفتری حضرات کیلئے

ظہر کے بعد سے ——— عصر تک

(قاری محمد شاکر مدرس دار التجوید مسجد دھیان شاہ لٹن ...

مدرسہ عربیہ خیر المدارس ملتان شہر کا ...

سالانہ جلسہ

بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ شعبان المکرم ...
۲۷-۲۸ فروری۔ یکم مارچ ۱۹۵۹ء بروز جمعہ ...
مدرسہ عربیہ خیر المدارس ملتان شہر کا اٹھائیسواں سالانہ ...
قرار پایا ہے۔ اس میں حسب دستور سابق ملک و ملت ...
علماء کرام، مشائخ عظام اصلاحی و اخلاقی مضامین ...
فرمائیں گے۔ شائقین حضرات اور احباب کرام ...
فرمالیں۔ (خادم الطلبہ خیر محمد جالندھری ...
مہتمم مدرسہ عربیہ خیر المدارس ...

تبدیلی نام کا مستحسن اقدام

تمام دوست واحباب کو بذریعہ اعلان ہذا مطلع ...
ہے کہ میں نے اپنا نام بجائے عبد الرسول کے مطیع الرسول ...
لیا ہے۔ لہٰذا اب مجھے مطیع الرسول ہی پکارا جائے۔
مطیع الرسول طالب علم جامعہ عربیہ چنیوٹ۔
ضلع جھنگ

صاحبزادہ مولانا عبد الرحمٰن تھانوی کی تشریف ...

۹۔ نومبر کو دفتر ترجمان اسلام میں حضرت مولانا ...
عبد الرحمان صاحب تھانوی مہتمم جامعہ اشرفیہ لمبیت ...
مولانا علامہ خالد محمود صاحب تشریف لائے۔ دونوں ...
نے تقریباً دو گھنٹہ تک دفتر کو اپنے قیام سے مشرف ...

ترجمان اسلام کے ناظرین ...

سہ روزہ ترجمان اسلام لاہور کے اکثر خریدار ...
کی طرف سے رقم موصول نہیں ہوئی۔ جلدی چندہ ...
ورنہ پرچہ وی۔ پی روانہ کیا جائے گا جس کا وصول ...
کے لئے اخلاقی فرض ہوگا۔

(سرکولیشن مینجر ...

حکیم محمد عبداللہ صاحب

زیر نگرانی حضرت مولانا احمد علی مدظلہ

ڈال نمبر ۱۳۲۶

ترجمان اسلام لاہور

العلماء ورثۃ الانبیاء

سہ روزہ

قیمت ۲ر

جلد ۲ | ۲-۶ جمادی الثانی ۱۳۷۸ھ مطابق ۱۴-۱۸ دسمبر ۱۹۵۸ء | شمارہ ۴۹/۵۰

شذرات

...ت کو ضروری مشورہ

موجودہ حکومت نے بعض ایسے احکام نافذ کئے ہیں جو بظاہر ...علوم ہوتے ہیں۔ سزائیں بھی سخت ہیں۔ لیکن کیا اس کے بغیر ...اشرہ کی اصلاح ہو سکتی ہے جس کو انگریز کی صد سالہ غلامی نے ...کی ہو پھر ان کے ان جانشینوں نے جنھوں نے مسلسل دس ...ں خود غرضی کی جنگ جاری رکھی۔ قوم کی قوم کو اس مقام ...یا ہو جہاں حلال و حرام، جائز و ناجائز، بلکہ نیبا و ذات ...کی تمیز بھی باقی نہیں رہی تھی۔

اس بگاڑ کا اثر وزیر اعظم بلکہ صدر پاکستان سے لے کر ...چپڑاسی اور ایک کوڑ پتی تاجر سے لے کر چھابڑی فروش تک ...ں پہنچا۔ ہمارے مغربی پاکستان کے گورنر نے سول حکام کو تاکید ...مارشل لاء کے احکام کے نفاذ کے شوق میں عوام کو تنگ ...ے۔ اسی طرح ہمارے فوجی حکام اور ذمہ دار وزراء نے بھی ...افسروں کو احکام دیئے اور سانفہی اطلاعات کا انتظام ...لیکن ایک ضروری امر ہے جو ہر مسلمان کا فرض ہے ...ت اور حکام کو مطلع کرے، وہ یہ کہ تباہ شدہ معاشرہ کی ...ہمارے ذمہ دار افسروں بھی سرایت کی ہوئی تھیں، مفاد ...ریا داری کریں، اور صوبائی اعلیٰ حکام جب غلط کار ثابت ہوں ...کے چھوٹے افسروں کا کیا کہنا ہے ؎

...جو سلطاں ستم روا دارد کنند لشکریانش ہزار مرغ بہ سیخ

اور ان کے ماتحت پولیس کی شہادتوں پر رکھا جائے تو جہاں کہیں خدانخواستہ پرانے (سچے سقا) قسم کا کوئی غلط کار افسر ہوگا وہ نہ بے نقاب ہو سکے گا اور نہ ان عوام کی تکالیف مرتفع ہونے کا امکان ہوگا۔ بلکہ یہ امکان بھی ہے کہ ان کی غلط کاری سے عوام یا خواص کو ایسی مصائب کا سامنا ہو رہا ہو جن کا ان کو موجودہ حکومت میں وہم و گمان بھی نہ ہو۔ جس کے رفع ہونے کی ان کو موجودہ حکومت سے امید ہو۔ ہمارے خیال میں حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس ضمن میں خفیہ تحقیقات ہر ہر ضلع میں کرائے۔ اور اگر اس سے پہلے کوئی اس قسم کی زیادتیاں ہو چکی ہوں جو ہماری موجودہ حکومت کے بارہ میں غلط رائے قائم کرنے کا سبب بن سکتی ہیں اور وہ زیادتیاں بلا وجہ اور صرف دوسرے اغراض کے تحت ہوئی ہوں تو حکومت اپنی تحقیقات کی روشنی میں ان کی تلافی کرے۔ اور آئندہ کے لئے ایسی باتوں کو ناممکن کر کے رکھ دے۔

...حکومت کو معلوم۔ ...ی فیلڈ مارشل ...بازی) کی لعنت میں گرفتار ...طریقہ رشوت سفارش ...دوسری اخلاقی کمزوریو... ...تھا۔ ان حالات میں ...سخت احکام کا بے جا ...بہت ممکن ہے۔ جس ...ے اونچے حکام سے ...یا اور احتیاط کی تاکید ...لیکن اگر اطلاعات کا دارومدار ...ی افسروں کی رپورٹوں

ماسکو ۱۴ دسمبر۔ سوویٹ یونین نے کل پھر مطالبہ کیا ہے، کہ تصفیہ طلب مسائل پر غور و خوض کے لئے مشرقی اور مغربی ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس منعقد کی جائے۔ لیکن روس کے ساتھ ہی انتباہ بھی کیا ہے کہ اس کے پاس اتنی فوجی طاقت موجود ہے کہ وہ اپنے یا اپنے اتحادیوں کے خلاف مغربی جارحیت کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ یادداشت میں کہا گیا ہے کہ اگر مغربی جرمنی ڈنمارک اور دوسرے ممالک کی فوجی مہم پسندی ایسی جنگ پر منتج ہوئی۔ جس میں ایٹمی راکٹ استعمال ہوئے ... نو نتائج کی تمام تر ذمہ داری ان ممالک پر ہوگی۔ نیٹو کے ممالک کی جنگی تیاریوں پر پچھلے ۹ برس میں ۵ لاکھ ملین ڈالر کی جو رقم صرف ہوئی ہے اس سے اس تنظیم کی جارحانہ نوعیت صاف ظاہر ہوتی ہے۔

ذمہ دار علمائے کرام اور ایجنٹ حضرات

محترم المقام دوستو! آپ کے اخبار ترجمان اسلام کی بہت بڑی رقم ایجنٹ حضرات کے ذمہ باقی ہے جس سے اخبار جاری رکھنے اور دفتری نظم و نسق کو چلانے میں دقتیں پیش آ رہی ہیں۔ ایجنٹ دوست توجہ فرما کر اپنا حساب صاف کریں اور ہر ہر جگہ کے ذمہ دار علماء کرام جو اخبار اور طبقہ علماء کے سرپرست ہیں از راہ کرم اپنا ذاتی رسوخ استعمال فرما کر ایجنٹ حضرات سے معاملہ ختم کرانے کی سعی فرمائیں بصورت دیگر مولانا غازی خدا بخش صاحب آپ کی خدمت میں پہنچیں گے، پھر آپ کو اخلاقاً ان کی آمد و رفت کا کرایہ اور سفر خرچ بھی دینا پڑے گا اور ممکن ہے بعض حضرات کا مقدمہ ہمیں حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ کی خدمت میں پیش کرنا پڑے۔

غلام غوث ہزاروی

اکرا (گھانا)، ۱۴ دسمبر۔ کل افریقی عوامی کانفرنس چھ روزہ بحث و تمحیص کے بعد ختم ہو گئی۔ کانفرنس نے آخری اجلاس میں متعدد قرار دادیں منظور کیں جن میں سامراجیت اور استعمار کی ہر شکل کی مذمت کی گئی اور افریقی ممالک کی مکمل آزادی اور خود مختاری کا مطالبہ کیا گیا کانفرنس میں شرکت کرنے والے ۳ سو مندوبین نے اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا کہ وہ افریقہ سے نکل جائیں

مفید ترین کتابیں

تصانیف مولانا زکریا صاحب مدظلہ العالی

حکایات صحابہؓ	عہ/
فضائل ذکر	عہ/
فضائل قرآن مجید	۱۲/
فضائل نماز	۱۳/
فضائل رمضان	۹/
فضائل حج	عہ/
فضائل صدقات (حصہ دوم)	للعہ/
فضائل تبلیغ	۶/
سیرت خلفاء راشدین	عہ/
الرفیق فی سواء الطریق	۷/
ہزار حدیث مترجم	

تصانیف مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

حسن العزیز (الملفوظات) مجلد	۹/
تربیت السالک	۲۷
دعوات عبدیت (حصہ دوم)	۱۲/
تعلیم الدین مکمل	۸/
اصلاح الرسوم	عہ
شریعت اور طریقت	۶/
اسلام اور عقلیات (حصہ اول)	۶/
(حصہ دوم)	للعہ/
حیات المسلمین مع شرح بمقدمہ	عہ/
بوادر النوادر	۳/
اغلاط مسئلے	۳/

خرچ ڈاک و پیکنگ بذمہ خریدار

مہتمم ادارہ احیاء السنۃ متصل مسجد خواجگان اندرون پاک دروازہ ملتان شہر

غازی خدا بخش پبلشر پرنٹر ... میں چھپوا کر دفتر سہ روزہ ترجمان اسلام لاہور ... دہلی دروازہ سرکلر روڈ لاہور سے شائع کیا۔

تقدیر

(قسط ۳)

(غلام غوث ہزاروی)

علمی طور پر تقدیر کے مسئلہ پر اس سے زیادہ کچھ لکھنا یا کہنا بے ضرورت ہے۔ قرآن و حدیث کے مغز پر غور کرنے والے جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جیسے ہمارا خالق ہے۔ ہمارے افعال و اعمال کا بھی خالق ہے۔ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ (اس نے تم کو پیدا کیا اور تمہارے عملوں کو بھی) لیکن جیسے خود انسانی تخلیق میں قدرت کے باطنی ہاتھ کا حواس ظاہری سے ادراک نہیں ہوتا بلکہ بیوی خاوند کے تعلق اور ارحام امہات (شکم مادر) میں نو دس مہینے کی تدریجی تربیت و ارتقاء سے خود بخود انسان بنتا اور پیدا ہوتا نظر آتا ہے۔ اسی طرح انسان کے اعمال بھی خود انسان ہی کے فعل و اختیار سے صادر ہوتے نظر آتے ہیں اور تکلیف (احکام شرعیہ کے خطاب) کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ بس اتنے ہی اختیار و کسب سے ہمیں سزا و جزا کا مستحق ٹھہرایا گیا ہے، اور اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ یہ اہل عالم کا متفقہ مسئلہ ہے آئیے ایک تحقیقی بحث ہے کہ آیا نطفہ جو بے حس و حرکت اور جماد محض ہے۔ اس میں اس تربیت اور نہایت اعلیٰ و احسن طریقہ سے ارتقاء کی قابلیت کہاں سے آئی۔ اور یہ دل و دماغ، یہ اعضاء شریفہ، یہ آنکھ کے سات نازک ترین پردے، یہ ذوربین اور کانوں کے یہ دو ریڈیو سیٹ، خون بنانے، خون پہنچانے، فضلات الگ کرنے، عرق نچوڑنے، عنصر مائی الگ کرنے اور پھر جسم کے ایک ایک ذرے تک خوراک کو ایک مقررہ وقت کے اندر اندر پہنچانے کے لئے بیسیوں کارخانے، اوزار اور ہتھیار کس طرح ایک قطرۂ آب سے خود بخود بن گئے۔ پھر وہ سب کے سب کس طرح جماد اور بے حس و حرکت مادہ سے زندہ انسان کی شکل اختیار کر گئے۔

جب ایک سمجھدار انسان جو صرف جنگلی حیوان نہ ہو ان حقائق پر غور کرتا ہے تو اس کو ان کے پیچھے کسی زبردست طاقت اور بے انتہا علم و حکمت کے مالک کا ہاتھ دکھنے لگتا ہے۔ هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ (وہ اللہ مالک ہے جو بچہ دانیوں (ماں کے پیٹ) میں اپنی مرضی کے مطابق تمہاری تصویریں تیار فرماتا ہے) جب تک اس کی خاص حکمت کا تقاضا نہ ہو مجال کیا ہے کہ کسی کارخانہ (رحم) میں بچے کا دل دماغ یا جگر نہ بن سکے۔ اور مجال کیا ہے کہ چہرے کے دونوں طرف... نالک کے دونوں میں ذرا بھی کوئی فرق ہو جائے۔ مجال کیا ہے کہ کہیں ایک انت کا مسالہ کم آ جائے، یا ایک ناک زیادہ لگا جائے۔ پھر مجال کیا کہ عورت کے منہ پر بال آ جائیں، یا مرد کی چھاتی ابھر نے لگے۔

مولوی ایک مثال بیان کی جاتی ہے۔ ایک شخص قلم سے کاغذ پر لکھ رہا ہے، کاغذ پر ایک چیونٹی پھر رہی ہے، وہ سیاہ سیاہ لکیروں کو پڑتے دیکھ کر سمجھ رہی ہے کہ یہ سارا کام اس نیلوں سی نوب کا ہے۔ جو حرکت کر رہی ہے لیکن چیونٹی سے ذرا بڑے کیڑے کو قلم نظر آتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ یہ کام قلم کر رہا ہے اور جب انسان کا بچہ دیکھتا ہے تو وہ یقیناً اس کو ہاتھ کا کام بتاتا ہے اور سمجھدار حکیم سمجھتا ہے کہ ہاتھ کے پٹھوں اور رگوں کو دماغ نے حرکت دی ہے اور دماغ نے دل کے احکام کی تعمیل کی ہے یہاں آ کر بحث مشکل ہو جاتی ہے۔ دل کیا چیز ہے۔ اگر دل گوشت کے لوتھڑے کا نام ہے تو گوشت کا لوتھڑا قلم کے ذریعہ صفحۂ قرطاس پر علوم و حکم کے یہ بے بہا موتی کیسے بکھیر سکتا ہے۔ اب محقق انسان کا کام ہے کہ وہ سمجھے کہ دل کے لوتھڑے نے دماغ کو اعصاب ہونا رہلا کر لکھنے کا جو حکم بذریعہ ٹیلیفون دیا ہے۔ وہ دراصل اس کا اپنا حکم نہیں ہے۔ وہ تو ایک روح کا تخت ہے۔ روح اپنے اس عرش (دل) سے سارے جسم انسانی پر حکومت کرتی ہے۔ اور کاغذ پر یہ بلند پایہ مضامین اسی کے حکم اور اسی کے منشاء کے عین مطابق لکھے جا رہے ہیں۔ اور آپ حیران ہوں گے کہ ایک ایک نقطہ کے لئے تازہ حکم صادر ہوتا رہتا ہے۔ ورنہ بغیر اس حکم کے گوشت کا لوتھڑا یا ہاتھ کے پٹھے کیا حیثیت رکھتے ہیں۔ گویا قلم کی ایک ایک حرکت اس کے حکم کے تابع ہے۔ گو اب یہ کس کی عقل تسلیم کرے کہ اس سرعت سے پے بعد دیگرے احکام جاری کرنا کیسے ہو سکتا ہے۔ مگر چار و ناچار ماننا ہی پڑے گا۔ اسلئے کہ روح کے احکام نہ ہوں تو دل و دماغ میں ہم کو گوشت اور خون کے سوا کچھ نظر نہیں آتا، یہاں چار و ناچار روح کا وجود اس کا اختیار و اقتدار اور جسم انسانی کے اندر جو ایک قسم کی چھوٹی دنیا ہے ہر ہر ذرے میں اس کی حکومت ماننی پڑتی ہے۔ انسانی عقل و ادراک کے حدود یہاں آ کر ختم ہو جاتے ہیں۔ مگر سلیم الفطرت انسان کے جولانی طبع کے لئے ابھی بڑے بڑے میدان ہیں۔ روح کیا ہے اس کا مادہ کیا ہے۔ وہ ارادہ کس طرح کرتی ہے۔ اس کے اندر مادہ و اختیار کس نے پیدا کیا ہے، اور کن ذرائع سے جسم پر حکومت کرتی ہے۔ اس کا اور اس جسم کا باہمی تعلق کس قسم کا ہے۔

بحث طویل ہو گئی۔ آج دنیا ترقی کرتے کرتے اسلامی عقائد کی تصدیق پر مجبور ہوتی جا رہی ہے۔ خوش قسمت مسلمان تو پہلے سے ہی مانتے ہیں کہ جس طرح اس چھوٹی دنیا (جسم انسانی) کا کوئی کام روح کے حکم کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح اس عالم کبیر (ساری دنیا) میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکم کے بغیر کوئی ذرہ حرکت نہیں کر سکتا۔ حتے کہ ہم اپنی مشیت (چاہنے) میں بھی اس کی مشیت (چاہنے) کے تابع ہیں وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ (اور تم چاہتے بھی نہیں مگر جب اللہ تبارک و تعالیٰ چاہیں)

اللہ تبارک و تعالیٰ نے جیسے ایک ان پڑھ گنوار سے لے کر اعلیٰ ترقی یافتہ ایٹم بم کے موجد تک مختلف مراتب کے انسان پیدا فرمائے ہیں۔ ... اور پڑھے لکھے ... علوم کو سمجھ نہیں سکتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے روح اور روحانی جہان (عالم الطبیعی) کے مسائل کے لئے بھی مختلف ... بنائے اور ان مسائل کے سمجھنے کے لئے ان کو ظاہری ... کے علاوہ دوسرے حواس و وسائل عطا فرمائے ہیں ... بڑا مقام انبیاء علیہم السلام کو حاصل ہے اور ان ... کا شرف ہمارے آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ ... وسلم کو عطا فرمایا گیا ہے۔ پس جب آپ نے تقدیر ... بحث مسئلہ قرار دے کر اس پر ایمان لانے کا حکم دیا ... کے لئے اس کے سوائے کوئی چارہ نہیں کہ وہ جیسے ... کی ذات و صفات، ملائکہ اور پیغمبروں پر ایمان لا... طرح مسئلہ تقدیر پر بھی ایمان رکھے، نہ ہر دنیادار ... مسئلہ کو حل کر سکتا ہے، نہ ہر دنیادار تقدیر کے مسئلہ ... ہم نے تقدیر کے مسئلہ کو ایک مشکل مسئلہ کی حیثیت ... کر کے شرعی دلائل کی روشنی میں اس پر ایمان لانا ... اب ہم یہ بات دوسرے طریقے سے ذکر کرتے ...

تقدیر کا مسئلہ بدیہی ہے

اور وہ یہ کہ تقدیر کا مسئلہ اتنا صاف اور بدیہی ہے ... بحث کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے حضرت استاذ ... المحدثین استاذ العلماء سید انور شاہ صاحب رحمۃ ... (صدر مدرس دار العلوم دیوبند) فرمایا کرتے تھے ... مشرق سے مغرب تک تمام دنیا میں زبان زد خاص ... ایک حقیقت ہوتی ہے۔ گویا وہ ایک فطری مسئلہ ... انسانی فطرت نے تمام افراد انسان کو دل سے ماننے ... کر دیا ہے۔

مثلاً آپ دنیا کے کسی کونے میں چلے جائیں عالم ... آسمان کا نام لیں گے۔ اور آسمان کی حقیقت کو تسلیم کریں ... دلیل ہے کہ آسمانوں کا وجود ایک حقیقی وجود ہے۔ یہ ... نہیں ہے۔ جیسے کہ بعض مرعوب افراد نے لکھا ہے، اسی ... جگہ خدا کا نام لیا جاتا ہے، چاہے کسی زبان میں بھی ہو ... مایوسی کی آخری حالتوں میں اسی کی طرف توجہ کرکے اس ... ہے۔ یہ صانع عالم باری تعالیٰ کے وجود پر فطری د... ایک اور مثال سن لیجئے۔ ان انسانوں اور حیوانوں ... سوا جو سر کی آنکھ سے نظر آتے ہیں۔ ہر ہر جگہ کے باشندے ... نگاہ میں کوئی اور مخلوق تسلیم کرتے ہیں جو آنکھوں سے نظر ... کوئی جنات کہتا ہے، کوئی فرشتے مانتا ہے، کوئی ہمزاد ... موکل کا قائل ہے، کوئی بھوت، پریت اور کوئی دیوی دیوتا ... کہتے ہیں۔ جب تک اسکول اور کالج کی خارجی دنیا اپنا اثر ... ان باتوں سے ان کو منکر نہ کر ڈالے، اس وقت تک وہ ... نگاہ میں کسی اور مخلوق کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں۔ ہمارا ... کہ اس سلسلہ میں غیر مرئی دنیا اور روحانی جہان کے ... صرف وہی بات صحیح اور یقینی ہوتی ہے جو اس علم ... شہسوار اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی رہنمائی کے ... مبعوث ہوتے ہیں۔ جن کو ہم انبیاء کے نام سے تعبیر کرتے ... کلام یہ ہے کہ تقدیر کا مسئلہ بھی ان ہی فطری اور ... میں سے ایک مسئلہ ہے۔

(باقی آئندہ)

سہ روزہ ترجمان اسلام لاہور
۱۴—۱۸ دسمبر ۱۹۵۸ء

مرزا اسکندر — لا کمیشن — جسٹس شریف — محمد علی کا دستور

...رانی حکومت نے یا یوں کہیئے کہ چودھری محمد علی ...حکومت نے پاکستان کا آئین تیار کیا تھا کیا ...آئین اسلامی یا قابل مبارکباد تھا۔ اس کا ...علم صرف ان حضرات کو ہو سکتا ہے جنھوں ...حضرت مولانا مفتی محمود صاحب صدر مدرس ...قاسم العلوم ملتان اور استاذ العلماء حضرت ...شمس الحق صاحب افغانی سابق وزیر معارف ...کی ان تنقیدات کو پڑھا ہوگا جو اس ...پر کی گئی تھیں۔ اور جن سے پتہ لگ ...ہے کہ وساوس شیطنی کی شکار اور اسلام ...حقیقی مسائل اور اس کے تقاضوں سے تنگ ...ہوئی مخلوق کس طرح اپنی بے دینی کو دینی ...ات اور الفاظ کے ہیر پھیر میں چھپانے کی ...ش کرتی ہے۔ سنا جاتا ہے کہ مودودی صاحب ...چودھری صاحب کی پرانی آشنائی تھی اگر صرف ...بنا پر مودودی صاحب نے اس دستور کو قابل ...بول سمجھا تھا تو ہو سکتا ہے۔ مگر اس ...کی بیسیوں خطرناک اغلاط کا صرف ایک نمونہ ...ہے کہ اس کا اول یہ تھا کہ اقتدار اعلیٰ حضرت ...تعالےٰ کا ہے۔ اور آخر یہ تھا کہ آخری ...اسمبلی کی اکثریت کا ہے۔ اور اسمبلی کے فیصلہ ...کو کسی عدالت میں چیلنج کرنے کا حق ...تھا) اس دستور کے رو سے صدر پاکستان کو ...سال کے اندر ایک کمیشن مقرر کرنا تھا۔ جو ...کو کتاب و سنت کے مطابق کرنے کے ...۵ سال تک اپنی رپورٹ مرتب کرے جس پر ...کو پھر غور کرنا تھا۔

...سکندر

...انجہانی صدر مرزا سکندر اپنے اس یک سالہ ...ت اتنا فائدہ اٹھایا کہ اس کمیشن کا تقرر تب ...جب کہ سال ختم ہونے کو شاید منٹوں یا ...کا وقفہ باقی تھا۔ اور جب کمیشن کا ...کیا تو ایسے افراد اس میں لئے گئے جن ...اسلامیانِ پاکستان نے احتجاج کیا مگر مرزاجی ...جب کو ٹھکرا دیا۔ اور لاء کمیشن کے صدر ...خورشید کبھی بھی ان سے متفق ہی ہے ...شان کے قربان جایئے کہ خود اس ...کو اس نے اسی مرزا صاحب کے ہاتھ ...دفن کرا دیا۔ شاید مرزا صاحب تو سمجھتے ...دستور کا خاتمہ ان کی ڈکٹیٹر شپ کا ...ایاب زینہ ہے۔ جس کے بعد وہ بام

مطلق العنانی پر چڑھ کر جو چاہیں گے کر سکیں گے اس زمانہ میں ان کے مخصوص منظور نظر افراد بھی دماغی توازن کھو بیٹھے تھے۔

مگر اللہ تعالیٰ نے فوجی افسروں کو بصیرت عطا فرمائی اور انھوں نے رات کے اندھیرے میں اس کے اس معراج کا انتظام کر دیا جس کا وہ اہل تھا۔ آج وہ آسمان لنڈن میں اپنے آقاؤں اور دوستوں میں تشریف رکھتے اور محظوظ ہو رہے ہیں۔ لیکن ؎

بوقتِ تنگدستی آشنا بیگانہ مے گردد
صراحی چوں شود خالی جدا پیمانہ میگردد

چودھری افضل حق صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ انگریز پیل چوستا رہتا ہے، جب رس ختم ہوکر خالی گٹھلی رہ جاتی ہے، اسے تھوک دیتا ہے۔ جن بیگمات کا عروج بیگوں کے ذریعہ ہوتا ہے وہ بھی بیگوں کے گرنے پر گر پڑتی ہیں۔ آج بیچاری ناہید بھی اپنے ہاتھ سے خاوند کے لئے کھانا گرم کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے۔ یہ وہ جوڑا تھا جس کے کھانوں کے تناسب ترتیب اور باقاعدہ طور پر چننے کے لئے بھی جو ملازم تھے وہ ہمارے ملک کے معزز ترین افراد سے معزز اور اونچے تھے۔! ہم اپنے مہربان خدائے برتر کا شکر ادا نہیں کر سکتے جس نے ملک کو اس جوڑے سے نجات عطا فرمائی۔

جسٹس شریف

موجودہ گورنمنٹ قائم ہوئے دو ماہ سے اوپر ہوئے ہیں۔ حکومت نے بہت سے اچھے کام کئے ہیں۔ مثلاً اغوا کے خلاف سخت اقدام کیا۔ رشوۃ چور بازاری کے انسداد کی کافی کوشش کی۔ لیکن حکومت نے سابقہ سول نظام کو بالکل معطل نہیں کیا بلکہ بعض اچھی باتوں کو قائم رکھا ہے، اسی سلسلہ میں مرکزی طبی بورڈ کا وجود ہے، اور بہت سی باتیں ہیں۔ لاء کمیشن کے صدر نے جو سابق صدر پاکستان کے نامزد صدر تھے، حکومت سے اپنے لاء کمیشن کی پوزیشن کے بارہ میں استفسار کیا، وہاں سے جواب ملا کہ ؏ آں قدح بشکست و آں ساقی نماند۔ نہ مرزا صاحب رہے نہ ان کے جام و سبو۔ وہ خود اپنے ہاتھوں سے اپنے دستور کو دفن کرتے گئے۔ اور آج نہ مرزاجی پر کوئی رونے والا ہے نہ ان کی معشوقہ پر۔ واحسرتا۔ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ نہ زمین روتی ہے نہ آسمان!

ایک غلط فہمی کا ازالہ

ممکن ہے بعض مودودی قسم کے بزرگ یہ کہیں کہ دستور پورا نہ سہی کچھ تو تھا اور اسلام کا نام تو اس میں بار بار لیا گیا تھا۔ ان کی خدمت میں عرض ہے کہ ایک شخص اسلام کے خلاف کرتا ہے، لیکن اپنے اس کام کو اسلام نہیں کہتا۔ اور عام مسلمان بھی اس کو اور اس کے کام کو اسلام کے خلاف سمجھتے ہیں ایک دوسرا شخص ہے جو اسلام کے خلاف کرتا ہے اور اس کو اسلام کا نام دیتا اور اسلامی اصول کے لحاظ سے اپنے کام کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش بھی کرتا ہے، اور اس کے اقتدار کی وجہ سے ہزاروں خوشامدی یا بے دین اس کی ہاں میں ہاں ملاتے اور اس کی غلط بات کو صحیح، اس کے کفر کو اسلام یا اس کے حرام کو حلال ثابت کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں بڑا فرق ہے۔ پہلی صورت میں اگرچہ عمل اسلام کے خلاف ہے۔ لیکن اسلام کا مفہوم بدل جانے، الحاد و زندقہ پھیلنے۔ دین کے نام سے مسلمانوں کو دھوکا دینے کا خطرہ نہیں ہے۔ دوسری صورت میں قوم کے خطرناک فریب کا شکار بننے اور اسلام اور معانی قرآن میں تحریف کا خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ خاصکر جب کہ اس باطل کی پشت پر خوشامدی اخباروں کی حمایت بھی ہو۔

دوسری غلط فہمی کا ازالہ

اس سے کوئی اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو کہ ہم نئی حکومت کو غلط راستہ پر لگانے کی کوشش کرتے ہیں، ہم مسلمان ہیں ہمارا اخبار اسلام کا ترجمان اور ورثۃ الانبیاء (علماء کرام) کی سرپرستی میں ہے ہم موجودہ حکومت کے اچھے کارناموں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے اور دعا کرتے ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ اسلام و قرآن کے مطابق حکمرانی کی توفیق عطا فرمایئے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے یہ امید کرتے ہیں کہ یہ افراد پہلے لوگوں سے اچھے اور یہ اسلام کی سنہری تاریخ میں ایک اچھا باب اضافہ کرنے کے اہل ثابت ہوں گے، مسلمانوں کی کامیابی کا دار و مدار قرآنی قانون، اتباع شریعت، اخلاق برتری اور جذبہ جہاد پر ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ ان حقائق پر دوسروں سے زیادہ فوجی عناصر کو یقین و اعتقاد ہوتا ہے۔ ہمیں ان سے یہی امید رکھنی یہی درخواست کرنی اور اسی کی دعا کرتے رہنا اور ملک کے استحکام میں ہر طرح ان کا ہاتھ بٹاتے رہنا چاہیئے۔

(غلام غوث ہزاروی)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ کے ایمان افروز حالات

(قسط نمبر ۱۹)

(از مولانا حبیب الرحمان صاحب مرحوم ۔ مہتمم دار العلوم دیوبند۔)

مذکورہ بالا تفصیلات کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ان میں سے ہر ایک بات جو کمال مسلمانوں میں موجود تھی۔ مادی ترقیات کی وجہ سے یہ ممکن بلکہ واقعہ ہے کہ بعض خاص خاص امور میں متعلق قومیں اس وقت ترقی کر جائیں مگر اصولی باتوں پر نظر ڈالتے ہوئے صاف صاف تسلیم کرنا پڑے گا کہ ان اوصاف میں مسلمانوں سے بڑھ کر کوئی قوم نہ اس وقت تھی اور نہ اس کے بعد آج تک ہوئی۔ صدیاں تو بیت چکی ہیں بہت ہو رہے ہیں اور اسباب بھی ہیں مگر کوئی یہ تو بتلا دے کہ ان اصول پر مجموعی طور سے کہاں عمل کیا گیا ہے۔ مسلمانوں کا سا اتفاق و اتحاد جو اس وقت تھا کسی قوم میں نہیں ہوا۔ تقدم و تاخر کا سوال ہی کیا ہے۔ غیر تو کیا اپنوں کو تدابیر جنگ کے بعد بھی اور وقت معلوم نہ ہوتے تھے۔ بادشاہ کی یہ حالت تھی کہ حضرت سعد کے موقعہ پر ہر شخص یہی چاہتا تھا کہ میں آگے ہو جاؤں مگر نہ پہنچ سکے پیچھے رہ جانے کی اس سے کچھ شکایت نہیں۔ بلکہ مصنف کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ گفتگو بھی خلوص سے خالی نہ تھی۔ اس پر بھی یہ نہ ہوا کہ ایک شخص دوسرے پر بڑھ جانے کی غرض سے آتا۔ ہمت استقلال کا یہ حال تھا کہ تن تنہا بادشاہ وقت سے ایسی بے خوفی سے گفتگو کرتے تھے جس سے خود بادشاہ اور درباری مرعوب ہو جاتے تھے۔ ہر شخص یہ بھی اس سے خبر ہے کہ علیہ السلام کی تن تنہا ساتھ ذی جمعیت مہمات کے وقت گئے اور جہاں جواب دیا ہے وہ پسند کیا۔ دشمن کے ملک میں اس وقت تک قیام نہ کرتے تھے جب تک اس کی اندرونی حالت سے پوری واقفیت نہ ہو جاتی۔

اس زمانہ میں میدان جنگ اور دشمنوں کے ملک کے نقشے تیار ہوتے ہیں مگر اس وقت کبھی اس اصول پر عمل ہوتا تھا حضرت عمر نے بیشک حضرت سعد کو تحریر فرمایا۔

صف لی المدینۃ کانی انظر الیہا وصف لی ما حولہا

گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں۔

حضرت سعد نے ایسا ہی کیا۔ بالآخر جب نقشہ تیار ہو گیا تھا۔ اس نقشہ کو ملاحظہ فرما کر حملہ کے لئے منتخب کیا گیا۔ ایک قسم کی انجمن کی یہ دانش مندی کی علامت تھی جب تک ملک اسلام کے خوشحالی کا حال معلوم نہ ہو جاتا ہو اس پر عمل نہ کرتے۔ مقدم تو یہ بتانا تھا کہ جہاں تک ہو سکے تن تنہا بھی دار الخلافت سے مشورہ طلب کرتے تھے اور ان سے خط و کتابت رکھتے تھے۔ اگر ذرا سی کا کوئی امر پیش آتا تو اس کو پیش کیا جاتا۔ اس کے بعد اس پر عمل ہوتا تھا۔ سب کچھ بتایا گیا تھا۔ اس میں صداقت اور خلافت اور سچائی صداقت کی یہ وہی تعلیم تھی جس کا اسلام نے حکم دیا ہے کہ تم سچے مسلمان بنو اور آپ کے سامنے قانون ہو۔

تھا کہ جو حکم امیر کی طرف سے آیا اس کی تعمیل کی گئی۔ عالم اسباب میں یہ وہی تھے سادہ باتیں جو مساوات امیر کی اطاعت پر وہ جو حقیقی روح ہو کوئی شخص سرتابی نہ کر سکتا تھا۔ اس مسئلہ میں ان ہدایات پر جو دار الخلافت سے آتی تھیں نہایت پابندی کے ساتھ کاربند ہوتے تھے اور یہی حال سپہ سالار کا تھا۔ اپنے افسر کی اطاعت میں غلو کیا ایسے شائستہ اور باقاعدہ لشکر کو کوئی فاتح گروہ سے تشبیہ دے سکتا ہے۔ یہ ان فتوحات کو غارت گری کا نتیجہ بتلا سکتا ہے۔ اگر کسی شائستہ اور متمدن قوم نے اس سے آدھا بھی کر دکھایا ہو تو بتلا دے۔ لیکن مسلمانوں نے ان قوانین کی تعلیم کسی لاء کالج یا فوجی کالج میں نہیں پائی تھی۔ قانون بین الاقوام اس وقت مدون نہ ہوئے تھے۔ امن عام قائم رکھنے کے واسطے سیاست کی کانفرنسیں منعقد نہ ہوئی تھیں۔ وہ اپنی سادہ فطرت سب انتظام کرتے تھے۔

عرب کا جاہل اور ریگستانی، سادگی اور جفا کشی تو ایسی مشہور تھی کہ روم و شام و فارس وغیرہ میں جب کسی سفیر سے گفتگو ہوئی تو ان کو سابق حالات یاد دلائے گئے اور مسلمانوں نے بھی بے تکلف ان سب باتوں کو تسلیم کیا۔ بایں ہمہ یہ باتیں ان میں کہاں سے آئیں اور کیونکر سیکھیں صرف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار و اعتقاد کرنے اور ذات اقدس حبیب محبوب نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کی چند ساعت ہم نشینی سے۔

اس سے یہی بات تو معلوم ہوئی کہ اسلام نے تمام باتوں کی رہبری کے لئے کافی ہے۔ مگر یہ بھی بخوبی معلوم ہو گیا کہ نفس اسلام کا جو صدق دل سے اور کمال رسوخ و پختگی کے ساتھ ہو وہ تمام خوبیاں اور عمدہ اطوار و عادات جو ہدایات قرآنی و تعلیم پاک نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا نتیجہ ہیں، اور دین کے ساتھ متصف ہونے سے خود بخود دین و دنیا کی خوبیاں عقلی و دانش کے مراتب حاصل ہو جاتے ہیں۔ لازم و ملزوم ہیں مسلمان اور پکے مسلمان ہونا تمام اخلاقی اور دماغی کمالات و روشن ضمیری کی ضمانت ہیں۔

تنبیہ ضروری

رستم کو خود یہ علم تھا کہ مسلمان ضرور ملک فارس پر قابض ہو جائیں گے اور ہم پر غالب آئیں گے اور اس لئے وہ ہر حیلے سے لڑائی کو ٹالنا چاہتا تھا۔ اس نے بادشاہ سے باصرار عرض کیا کہ مجھے میدان جنگ میں جانے سے معاف کیا جائے۔ اس نے بار بار سفراء اسلام کی گفتگو امراء فارس کو سنا کر ان کو سمجھانا چاہا کہ ان لوگوں کی یہ گفتگو یہ امیدیں صداقت اور اعلیٰ درجہ خیالات و کمالات میں ان کے معاملات اپنے دشمنوں کے ساتھ دیکھے، وہ کس قدر سچے اور منصف اور ان کی تائید کیا ہے۔ خود ان کے قوانین کیسے عمدہ ہیں۔ اس سے موقع ہی کیا ہے جو خود ان کے مقابلہ میں تم اور وہ لشکر مرتب ہیں۔ مسلمان جہاں بھی ہیں اور اپنے ملک و حکومت کو رستم اپنے قبضہ میں رکھیں جس کا افراد وہ مسلمانوں سے لے چکا تھا۔ اگر مسلمان ہو گئے تو ملک ان کا ان کے قبضہ میں رہے گا۔ مسلمانوں کی روحانیت کا علم فقط رستم ہی تک محدود نہ تھا بلکہ خود سرداران فارس بھی جانتے تھے جس کو وہ عوام پر ظاہر کرنا نہ چاہتے تھے۔ چنانچہ رستم اور بابان کی گفتگو اس کی شاہد ہے۔ ممکن ہے کہ تمام خواص سرداروں کو رستم و بابان کے برابر یقین نہ ہو۔ مگر اس اثر سے خالی نہ تھے اور گو عوام کو اس سے کتنا ہی غافل رکھنا چاہا گیا۔

نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

جبکہ خواص میں باہم چرچا تھا، تذکرے تھے اور رستم نے سفیران اسلام سے گفتگو کی اور اپنے خیالات کا اظہار کیا ناممکن تھا کہ ان تک یہ خیال نہ پہنچتا اور وہ اس اثر سے بچ نہ سکتے۔ رستم کی کچھ پیش نہ چلی، ادھر بادشاہ نے مجبور کیا ادھر اس کے ماتحت افسروں نے اس بارہ میں اطاعت نہ کی تو مجبوراً جنگ کا پہلو اختیار کیا، اس نے اور اس کے ماتحت افسروں نے ملک کی حفاظت میں جان توڑ کر کوشش کی اور مسلمانوں کو ہلاک و تباہ کرنے کی سب تدبیریں عمل میں لائے۔ کوئی دقیقہ سرفروشی و جاں نثاری کا اٹھا نہ رکھا۔ رگ حمیت نے تھوڑی دیر کے لئے اس کے سب قلبی خیالات و اسباب اور متیقن باتوں کو مٹا دیا اور وہ نہایت قوت و شوکت کے ساز و سامان کے ساتھ دلیرانہ (غلظ اللہ قلوبہم فقاتلوا) کہتا ہوا میدان کو روانہ ہوا۔ اس جنگ نے اس کے ارادت میں کسی قسم کی کمی اور ہمت میں ضعف پیدا نہیں کیا بلکہ اس سے زیادہ تندی جو ناخلفی کی حالت میں دکھلاتا۔ اب اس نے اس عداوت کا اظہار کیا جو معاند اور جاحد حق کرتا ہے۔ یہ عداوت جہل کی عداوت سے کہیں زیادہ اور مضبوط ہوتی ہے جہل کا رفع تفہیم سے ہو سکتا ہے مگر عناد کا علاج نہیں ہے۔ مسلمانوں کے غلبہ و تسلط کو اہل فارس کے ضعف یا پستی ہمت و بزدلی پر محمول کرنا کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ اور جس طرح کفار عرب نے باوجودیکہ ان کے دلوں میں مذہب اسلام کی سچائی، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت و راست بازی گھر کر چکی تھی اور وہ تمام حالات و معجزات دیکھے تھے جن کو دیکھنے سننے سے سنگدل بھی نرم ہو جاتا آپ کی کوئی بات نہ نکلی جو پیشین گوئی فرمائی صحیح اتری جو حجت طلب کی دکھا دی، وہ لوگ سمجھ گئے کہ آپ کی حقانیت کے تذکرے کرتے مگر بایں ہمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا رسانی، آپ کی دشنام دہی اور انجام کار عداوت اور آپ کے مسلمانوں کو ستانے، اور تنگ کر کے مکہ چھوڑ کر حبشہ چلے جانے اور وہاں بھی ان کو ستانے اور ضعیف مسلمانوں کو طرح طرح کے عذاب دینے

ہو رہے تھے مل کر ہر ممکن کوشش کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انجام کار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معہ اپنی جماعت کے ہمیشہ کیلئے مکہ چھوڑ دینا پڑا۔ مگر ہجرت کر جانے کے بعد بھی ان کے صفحہ ہستی سے منہدم کر دینے کی کوششوں سے باز نہ آئے کبھی یہود سے سازشیں اور منافقوں کو آمادہ کرکے مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنے کی تدابیر میں مشغول ہوتا اور تمام عرب کے تمام قبائل کو متفق بنا کر غزوہ خندق کی صورت میں مدینہ کا محاصرہ کرنا کبھی ملک غسان وغیرہ کو مدینہ پر چڑھائی کرنے کے لئے آمادہ کرنا غرض خفیہ و علانیہ جس طرح بھی ممکن تھا اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے اور مسلمانوں کو جڑ سے اکھاڑ دینے میں ... جو ان کے ہم قوم ہم وطن رشتہ دار اور عزیز تھے وجن کی عزت ان کی عزت تھی، جن کی فلاح ان کی فلاح تھی وہ اگر غالب آکر سلطنت وحکومت کی مسند پر بیٹھتے۔ تو انہیں کی سلطنت وحکومت ہوتی (چنانچہ) ایسا ہی ہوا جب اسلام غالب ہوا اور مسلمانوں کا تسلط ممالک شام و روم وغیرہ پر ہوا یہی لوگ مسند آرائے حکومت ہوئے ابوسفیان (جو بعد ابوجہل کے تمام مکہ کے افسر اعلیٰ اور تمام معرکوں کے بانی مبانی تھے) وہ انہیں کی بیوی ہندہ بنت عتبہ نے جوش انتقام سے جنگ احد میں حضرت حمزہ کا جگر چبایا تھا، معرکہ یرموک میں اعلیٰ اور ذمہ داری کی خدمات خاص (منصب دیگر ...) پر مامور تھے جن کا کام یہ تھا کہ اپنی مؤثر تقریروں اور جادو بیانی سے مسلمانوں میں جوش کی روح پھونکتے رہیں ان کے دونوں بیٹے یزید و معاویہ گورنری شام پر ممتاز ہوئے۔ اسی طرح عکرمہ بن ابی جہل اور سب بڑے بڑے سرداران مکہ خود اس کی اور ذمہ داری کے اعلیٰ عہدوں پر ممتاز تھے مگر یہ مصلحت اور یہ تعلقات قومیت و قرابت ووطنیت ان کو کسی بات سے مانع نہ ہوئی۔ فتح مکہ اور بطریق سے مغلوب ہو جانے کے بعد بھی جب تک ان کے اندر کما حقہ اسلام راسخ نہ ہو گیا۔ دلوں میں خیال رہے کہ حنین کی لڑائی میں جب نو مسلموں اور ان کے ذیل میں چند قدیم اور ثابتہ مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے تو یہی ابوسفیان جو ابھی چند روز ہوئے فتح مکہ کے دن مسلمان ہو چکے تھے ایسے خوش ہوئے کہ اپنے دلی جذبات کو چھپا نہ سکے۔ ایک نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا جادو اب باطل ہو گیا۔ دوسرے نے کہا کہ بس اب مسلمانوں کے قدم نہ جمیں گے۔ دریا سے ورے کہیں بھی نہیں رک سکتے۔

مدینہ کے یہود خوب جانتے تھے کہ نبی آخر الزمان مبعوث ہوئے ہیں۔ آپ کے اندر وہ سب علامتیں دیکھتے تھے جو ان کے کتب میں موجود تھیں۔ مگر عناد و بغض حب جاہ و ریاست نے اجازت نہ دی کہ دولت اتباع سے مالا مال ہوتے۔ دغابازیاں کیں اللہ کے احکام چھپائے۔ مشرکین مکہ کا ساتھ دیا قتل و غارت کے درپے ہوئے۔ مگر جب ... سے باز نہ آئے جلی بنا منافقین سب کچھ جان کر اپنے بھائیوں کے حسد و بغض کی وجہ سے اس نعمت سے محروم رہے۔ یہی حال رستم اور اس کے ہمنوا ارکان سلطنت و علما کا تھا اور ان کو علم اور یقین ... ان وجوہ کا جو مشرکین عرب و یہود مدینہ و منافقین کو تھا اور ان کے سامنے علم و یقین کے وہ اسباب تھے جو ان لوگوں کے تھے۔ اس لئے وہ مسلمانوں کے ساتھ اپنی پوری قوت سے برسر پیکار ہوئے اور نہ فقط معرکہ قادسیہ تک ان کی یہ نہایت قائم رہی۔ بلکہ پایہ تخت نکل جانے کے بعد بھی اپنی ہٹ پر قائم رہے۔ خلافت کا سب سے آخری معرکہ اس کثرت تھا کہ باوجود فتوحات اسلامیہ کے اس قدر وسیع ہو جانے اور تقریباً کل ممالک فارس و شام زیرنگیں ہو جانے اور مجوسیت کے سامان جنگ میں سہولت و وسعت ہونے کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس قدر اہتمام کرنا پڑا کہ اس سے پہلے کسی معرکہ میں نہ کیا تھا اہل فارس نے بھی اتنا زور دکھایا کہ اس سے قبل نہیں دکھایا تھا رستم کے ہمراہ مرتب فیروزان کی کمان میں ڈیڑھ لاکھ نبرد آزما فوج جمع تھی اور امداد کا سلسلہ برابر جاری تھا، فرار سے محفوظ رہنے کے واسطے وہ مختلف صورتیں تجویز کیں جو تاریخ میں بھی نہ کی تھیں، اپنے پیچھے گہری خندق کھودی اور اپنے اور خندق کے درمیان لوہے کے گوکھرو اور کانٹے بچھا دیئے، اور سات سات سپاہیوں کو ایک ایک زنجیر میں باندھ دیا کہ بھاگ بھی نہ سکیں اور اگر بھاگیں تو کانٹوں میں پھنس کر رہ جائیں اور اس پر بھی کوئی بھاگ نکلے تو خندق میں گر کر ہلاک ہو جائے۔

غرض اپنی انتہائی کوشش اور بہادری کو خرچ کیا اور جبکہ یزدجرد کو ملک فارس میں کہیں قدم رکھنے کو جگہ نہ رہی تب بھی اپنی ضد سے باز نہ آیا۔ خراسان و ترکستان اور چین تک بھاگ کر مسلمانوں سے مقابلہ کرتا اور کراتا رہا۔ اس لئے یہ تو کوئی شخص ہرگز نہیں کہہ سکتا کہ اہل فارس میں فی الحقیقت ضعف تھا یا اپنے اس علم کی وجہ سے کما حقہ مقابلہ نہ کیا۔ اور مسلمانوں نے ایک ضعیف و مردہ قوم پر غلبہ حاصل کر لیا ہاں اس علم و یقین کا یہ اثر ضرور ہوا کہ جس جس ملک پر فتح حاصل کرکے مسلمان مسلط ہو جاتے اور وہاں اسلام کی برکات پھیلاتے جاتے تھے۔ وہاں کے باشندے جو پہلے سے علم کے درجہ پر اسلام کی صداقت دل میں لئے ہوئے تھے اور مسلمانوں کے معاملات سے اور ان کے اس قانون حریت و آزادی معدلت و نصفت سے واقف تھے جس کا برتاؤ وہ اپنے دشمنوں اور منہزم قوموں سے کرتے تھے جب ان کو بلاواسطہ مسلمانوں سے واسطہ پڑتا تھا۔ ان کی ہر ہر بات کو آنکھ سے دیکھتے تھے اور پھر اس ہمدردی اور شفقت اور مساوات کا مشاہدہ کرتے تھے جو ان کے ساتھ برتے جاتے تھے اور ان سب سے بڑھ کر ان کے ان عادات کو بھی دیکھتے تھے جس سے مسلمانوں کی دنیا سے بے تعلقی آخرت کی طرف رغبت اور ہر ایک بات میں رضائے الٰہی کا طالب ہونا معلوم ہوتا تھا تو اسلام کی محبت ایسے غیر محسوس طریقہ سے سرایت کر جاتی تھی کہ وہ بے اختیار زبان کے اقرار سے پہلے دل سے مسلمان اور نہ صرف مسلمان بلکہ اسلام کے شیدائی بن جاتے تھے اور یہی ایک سبب تھا جس کی وجہ سے بلا کسی کے جبر یا تدبیر و حیلہ کے ملک کے ملک اور قوم کی قوم تھوڑے ہی عرصہ میں مسلمان ہو جاتے تھے اور یہ ایسا مؤثر اور قوی سبب تھا کہ کوئی دوسرا سبب اس کے مقابلہ میں مؤثر نہیں ہو سکتا۔ اس کے خلاف جو شخص کوئی دوسرا سبب بیان کرے محض دعویٰ بے دلیل ہے، جس کو کبھی ثابت نہیں کر سکتا۔ یہ رستم کے اور امرائے فارس کے خیالات اور اس کے ذیل میں دوسرے حالات لکھے ہیں ہم نے کسی قدر طول دے کر کام لیا۔ لیکن جس مطلب کے ہم درپے ہیں اس کے اظہار کے واسطے واقعات مذکورہ کا تذکرہ نہایت ضروری تھا۔ ان واقعات سے چند نتائج اخذ کئے ہیں جن میں ہر ایک بجائے خود نہایت بالشان اور نہایت مفید ہے۔ لیکن اصلی مقصود ان مسلسل حالات کے ذکر کرنے سے یہی آخر نتیجہ ہے جس کا تعلق ہمارے اصلی دعوے سے ہے۔

ہم بیان کرنے میں کہ منصف مزاج معقول پسند اور ... اس واقعہ کو ... میں ... مگر قبل اس کے کہ ہم اس عنوان کو ختم کریں اس قدر لکھ دینے کی ضرورت باقی ہے کہ رستم یا ارکان سلطنت امرو نائک یا علماء ملایا کو اسلام کی صداقت اور سلف کے غلبہ کا یقین کس ذریعہ سے ہوا تھا۔ ... تو اہل کتاب میں سے تھا۔ علی ہذا یہود و مجوس بھی ان کو اگر آسمانی کتابوں کے ذریعہ سے علم ہو تو قرین قیاس ہے۔ مگر قوم مجوس جو کسی آسمانی مذہب کی پابند نہ تھی۔ نہ کتاب الٰہی ان کے پاس۔ ان کو علم ہوا تو کیونکر۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو یہ ممکن ہے کہ فارس اور روم کی سلطنتیں ہمسایہ تھیں کبھی ان میں باہمی جنگ ہوتی تھی اور کبھی صلح۔ غرض آپس میں ایسے تعلقات تھے جن کی وجہ سے یہ امر کچھ مستبعد نہیں ہے کہ جو خیالات یہود شام و روم اور علماء نصاریٰ میں راسخ تھے ان کے ذریعہ سے فارس تک بھی پہنچ گئے ہوں۔ یا یہ کہ عرب کے آخری حصہ پر فارس کی حکومت تھی اور عرب کے کاہنوں اور نجومیوں نے ولادت باسعادت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہی کھلبلی ڈال رکھی تھی، اور بعد ولادت حضور انور تو عرب بھر میں چرچا ہو گیا تھا۔ کچھ بھی مستبعد نہیں ہے کہ یہ خیالات عرب سے فارس تک پھیل گئے ہوں۔ لیکن اصلی وجہ اس کی یہ ہے کہ فارس میں خود ایسے واقعات پیش آئے جن کی وجہ سے ان کو بالذات یہ علم ہو گیا۔

(باقی آئندہ)

سندھ میں زمینوں کی تقسیم

لاہور — لینڈ یوٹیلائزیشن کمیشن نے حکومت کو ... میں فیصلہ کیا ہے کہ غلام محمد بیراج کے علاقے میں مجموعی طور پر ... ہزار ایکڑ زمین تقسیم کی جائے گی۔

اس رقبہ میں سے ۷۶ ہزار ایکڑ زمین ہاریوں کو، ... ایکڑ قبائلی لوگوں کو چار ہزار ایکڑ سابق فوجی ملازمین اور موجودہ فوجی ملازمین کو اور بیس ہزار ایکڑ مقامی مالکان دیہہ کو الاٹ کی جائے گی۔ اس کے علاوہ چار ہزار ایکڑ زمین دیہات بسانے کے لئے مخصوص کر دی گئی ہے۔ دس ہزار ایکڑ زمین پٹے پر دی جائے گی۔ جو اس ۱۴۲ ہزار ایکڑ زمین کے علاوہ ہے نیلام کیا جائے گا۔ کمیٹی کے اجلاس کی صدارت مسٹر ... نے کی اس کمیٹی میں طویل المیعاد پٹے دینے کے متعلق پالیسی وضع کی گئی ہے جس کی رو سے کسی پٹے دار کو پٹے پر دی گئی زمین پر مالکانہ حقوق نہیں دیئے جائیں گے۔

زراعتی مقابلہ

قصور کے ترقی دیہات پروجیکٹ نے حال ہی میں دیہات کے کاشتکاروں کے درمیان ایک زراعتی مقابلہ کروایا۔ کامیاب ہونے والوں کو ۱۴۰۰ روپے کے نقد انعامات دیئے گئے۔ آئندہ یہ مقابلہ اس ترقیاتی علاقہ کی فصلوں کے موسم میں ایک مستقل پروگرام کے طور پر کروایا جائے گا۔

دیندار مسلمانوں

کا فرض ہے کہ وہ علماء کرام کے اخبار ترجمان اسلام کی اشاعت کے لئے پوری توجہ فرمائیں جیسے کہ علماء کرام کی دینی حمیت کا تقاضا ہے

حکماء کا صفحہ

اطباء و حکماء سے درخواست

اخبار ترجمان اسلام کے عملہ نے فیصلہ کیا ہے کہ ایک صفحہ اطباء، حکماء اور فن طب کی خدمت کے لئے وقف کر دیا جائے۔ تاریخ شاہد ہے کہ اطبا نے اپنے فن کے ذریعہ اسلام کی بڑی خدمت کی ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ وہی افراد جو مسلمانوں کی دینی و روحانی تربیت کیا کرتے تھے۔ وہی معالجہ کے ذریعہ ان کی بدنی اور جسمانی خدمات بھی انجام دیتے تھے اور محترم مرحوم حکیم محمد اجمل خاں کے پیش نظر طبیہ کالج سے پہلے یہی بات تھی کہ علماء جو اسلامی مدارس سے فارغ ہوں۔ ان کو معیشت کے سلسلہ میں مستغنی کرنے کی کوشش کی جائے۔ بہرحال حکماء و اطباء کرام کی ترقی، عزت اور کارکردگی کی قابلیت سے اہل اسلام کو ہر طرح سے فوائد پہنچنے کا یقین ہے اس لئے ان کی خدمت نصیحۃ مسلمین میں داخل اور اسلام کی خدمت ہے۔ ان کالموں میں حکماء و اطباء کے مضامین، سوالات و جوابات، طبی مباحث، نسخہ جات اور تحفظ حقوق کی مساعی شائع ہوتی رہیں گی۔ ان تمام حضرات سے جو اس فن سے تعلق رکھتے ہیں درخواست ہے کہ وہ اس اخبار کو جو مغربی پاکستان کے تقریباً تمام اضلاع میں جاتا ہے اپنا اخبار سمجھیں اور اس سے مناسب خدمت لیں۔

پہلی خدمت:- ہم امت کے اس بہترین گروہ اور اس شریف پیشے کے اس خوش اخلاق حاملین سے بڑی دل سوزی سے یہ عرض کرتے ہیں کہ وہ جنگ اقتدار، غلط مسابقت اور رسوا کن پروپیگنڈوں کے شغل کو خدا تعالیٰ کے لئے ترک کر دیں۔ ایک بورڈ اب بن چکا ہے اسکو چلنے دیجئے، بلکہ باہمی تعاون سے اس کے ہاتھ مضبوط کیجئے، آئندہ چل کر آپ حضرات کے منشا کے مطابق آہستہ آہستہ تمام باتوں کی اصلاح انشاء اللہ تعالیٰ ہوتی رہے گی۔ آراء میں اختلاف ہو سکتا ہے، اور یہ معیوب نہیں ہے۔ لیکن اختلاف سے مخالفت پر اتر آنا، پھر اس کو مستقل طور پر ہمیشہ کے لئے قائم رکھنا نہ اسلام کے مطابق ہے اور نہ ہی اس فن شریف کے حق میں مفید ہے۔

یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ بعض بزرگ طبی بورڈ کی مخالفت اور اس سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کرتے ہیں اور بعض حضرات اس کے ساتھ ہی اسی بورڈ یا حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ رجسٹریشن کی فیس زیادہ ہے کم کی جائے۔ محترم بزرگان قوم! آپ اکٹھے بیٹھنا شروع کر دیں ماشاء اللہ تعالیٰ تمام باتیں آسان فرما دیں گے۔ ہماری یہ درخواست صدا بصحرا ثابت ہوگی۔ جب تک کوئی ایک بندہ خدا فداکار فن ہمت کر کے دونوں فریق کے بزرگوں کو اکٹھا کرنے اور باہمی مکالمہ کے ذریعہ شکر رنجی یا اختلاف ختم کرنے کے لئے میدان میں نہ نکل آئے۔ دیکھئے یہ سعادت کس کے حصہ میں آتی ہے (غلام غوث ہزاروی)

نسخے

تبرکاً پہلے نظر بد کا روحانی علاج درج کیا جاتا ہے۔ حدیث شریف سے بھی ثابت ہے:-

(۱) قرآن پاک کی آیہ کریمہ مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھ کر دم کیا کریں۔ یہی لکھ کر گلے میں باندھ دیں۔ لیکن پاک روئی اور پاک کپڑے میں۔ یہی زیادہ پڑھا کریں۔ اگر اس کو پڑھ کر کسی پر دم کر دیں بڑے بڑے خطرناک نظر والے کی نظر بد کا اثر انشاء اللہ تعالیٰ نہ ہوگا

(۲) قبض کشاء و دافع اوجاع۔

کچلہ مدبر۔ سونٹھ۔ مصبر مصفی ہموزن، گولیاں پانی سے نخود کے برابر۔ اصحاب فن نسخہ کی جامعیت اور افادے کا اندازہ خود لگا سکتے ہیں۔ ہر دو مجرب ہیں۔ غلام غوث

ہومیو پیتھک اطباء کی رجسٹریشن

کراچی — ۱۰ دسمبر۔ ہومیو پیتھک بورڈ نے آج یہاں ایک اعلان جاری کیا ہے جس میں پاکستان کے تمام اطباء سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنی رجسٹریشن درخواستیں رجسٹرار کے دفتر واقع ۵۹/۱/۱، بلاک ۳ کراچی کے نام ارسال کریں۔ عنقریب رجسٹریشن کا کام شروع ہو جائیگا بتایا گیا ہے کہ رجسٹریشن فیس کے پچاس روپے تب وصول کئے جائیں گے جب درخواستیں منظور ہو جائیں گی۔ جو اطباء رجسٹرڈ کئے جا سکتے ہیں ان میں مندرجہ ذیل خصوصیتیں ہونی چاہئیں۔

(۱) یا تو وہ ۱ لتواقعات میں دس سال سے زیادہ پریکٹس کرتے ہوں (۲) یا پورا وقت پریکٹس میں لگاتے ہوں تو پورے سات سال تک کی پریکٹس ہو (۳) یا حکومت کے منظور کردہ ادارے کی سند ہو۔

ہومیو پیتھک ڈاکٹروں کی رجسٹریشن

کراچی ۱۲ دسمبر۔ ڈاکٹر لیواسے پلٹن صدر ہومیو پیتھک بورڈ نے ایک بیان میں کہا کہ ہومیو پیتھک ڈاکٹروں کی رجسٹریشن جلد ہی شروع کر دی جائے گی۔ جن ہومیو پیتھک طریق علاج کے ڈاکٹروں کے نام رجسٹر کئے جائیں گے، دفعہ ۳۲ کے ماتحت بیماری اور صحت کا سرٹیفکیٹ جاری کرنے کا حق ہوگا، انہیں پیدائش کے سرٹیفکیٹ جاری کرنے کا بھی اختیار ہوگا، اور انہیں ہومیو پیتھک کی سرکاری ڈسپنسریوں میں ملازمت بھی مل سکے گی۔ جنہیں دفعہ ۲۱ کے ماتحت رجسٹر کیا جائے گا انہیں دفعہ ۳۴ کے ماتحت بورڈ کے انتخابات میں ووٹ دینے کا بھی حق ہوگا۔ اور وہ علاج کی فیس وصول کر سکیں گے۔ لیکن سرٹیفکیٹ نہیں جاری کر سکیں گے۔ رجسٹر ہونے کے مستحق وہ ڈاکٹر ہوں گے۔ جو یکم جنوری ۱۹۵۴ء یا اس سے پہلے سے پریکٹس کر رہے ہیں۔

اطباء ۱۵ جنوری تک رجسٹریشن کرا سکتے ہیں

کراچی ۲ دسمبر۔ مرکزی حکومت نے آیورویدک اور ہومیو پیتھک پریکٹیشنرز ایکٹ مجریہ ۱۹۵۶ء کی دفعہ ۲۱ کی ذیلی دفعہ ایک کے تحت آیورویدک اور طب یونانی کے بورڈ یا ہومیو پیتھک بورڈ کو درخواستیں بھیجنے یا رجسٹریشن کرانے کی تاریخ ۱۵ جنوری ۱۹۵۹ء مقرر کر دی ہے۔

منڈی بہاؤالدین کے اطبا کی انجمن

منڈی بہاؤالدین میں دیسی دواساز اطباء کا ایک اجلاس ہوا جس میں دیسی دواسازوں کی ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں لایا گیا جس کا مقصد دیسی دواسازی کی ترقی کے لئے کام کرنا ہوگا اجلاس میں مندرجہ ذیل سات ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کی گئی حکیم سید بشیر احمد، حکیم قاضی احسان الحق، حکیم پیرزادہ محمود الحسن، حکیم مولوی غلام نبی۔

آل پاکستان یونانی طبی کانفرنس کا مطالبہ

لاہور — آل پاکستان یونانی طبی کانفرنس لاہور کے صدر حکیم محمد الدین چشتی نے ایک غیر معمولی اجلاس میں آیورویدک یونانی طبی بورڈ کے ارکان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ بورڈ کی رکنیت سے مستعفی ہو جائیں۔ کیونکہ بورڈ نے مستند اور غیر مستند کو ایک درجہ میں رجسٹرڈ کرنا چاہیے۔ آپ نے غیر مستندین کے لئے رجسٹریشن کا مطالبہ کیا ہے۔ مگر مستندین کے تقاضوں کے مطابق ارکین بورڈ کو مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا اور حکومت سے بھی مطالبہ کیا کہ رجسٹریشن کی فیس ۵۰ روپے زیادہ ہے۔ رجسٹریشن کی فیس دس روپے اپنے ہمسایہ ملک بھارت کے مطابق کرنی چاہیئے۔ نیز آپ نے ایک تحقیقاتی بورڈ کے قیام پر بھی زور دیا۔

طبی مجلس لیہ کا قیام

لیہ میں تمام نامی گرامی اطباء کرام کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت حکیم احمد سعید صاحب فاروقی منعقد ہوا۔ حالات حاضرہ پر تبادلہ خیالات کے بعد متفقہ طور پر ایک نمائندہ جماعت کی تشکیل کی گئی جس کا نام طبی مجلس لیہ رکھا گیا۔ اجلاس نے قریشی صاحب کے طبی بورڈ پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔

جمعیۃ الاطبا عارف والا

عارف والا کے اطباء کا ایک اجلاس منعقد ہوا، اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔ صدر حاجی حکیم غفار احمد، نائب صدر حکیم عبدالرشید۔ جنرل سکرٹری حکیم محمد صادق۔ جائنٹ سکرٹری حکیم محمد رفیق شاہ، خزانچی حکیم دوست محمد خاں۔

فیض احمد فیض سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتار

لاہور ۱۶ دسمبر۔ پاکستان کے مشہور شاعر اور صحافی مسٹر فیض احمد فیض کو ان کی رہائش گاہ سے گرفتار کر لیا گیا ان کی گرفتاری سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۳ کے تحت عمل میں آئی ہے مسٹر فیض ابوالاثر حفیظ جالندھری کے ہمراہ اس وفد میں شامل تھے۔ جو حکومت کی طرف سے تاشقند میں ادیبوں اور شاعروں کی بین الاقوامی کانفرنس میں پاکستان کی نمائندگی کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا۔

چودھری شیر علی صاحب کے لئے دعا

ہمارے محترم دوست چودھری شیر علی صاحب دوچیوال علاقہ روہیلانوالی کو فالج کے دورے پڑتے ہیں سب احباب سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

اسسٹنٹ سکرٹری کی گرفتاری

کراچی — بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کے اسسٹنٹ سکرٹری کے اسٹینو گرافر مسٹر شبیر علی کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے

متفرق خبریں

روس کی خطرناک جنگی تیاریاں

واشنگٹن ۱۰ دسمبر۔ روس کے وزیر اعظم مسٹر نکتا خروشچیف نے ... ہے کہ روس کے پاس ایک براعظم سے دوسرے براعظم تک ... والا ایسا میزائل ہے جو آٹھ ہزار میل سے زیادہ دور تک مار ... ہے۔ مسٹر خروشچیف نے یہ بیان امریکی سینیٹ کے ایک رکن ... کے سامنے دیا جو گزشتہ ہفتہ ماسکو گئے تھے۔ سینیٹ ... حلقوں کی اطلاع کے مطابق انہوں نے یہ بھی بتایا کہ روس ... ایسا ایٹم بم بھی تیار کر لیا ہے جو پچاس لاکھ ٹن آتش گیر ... کی طاقت رکھتا ہے۔

یاد رہے کہ ایک ٹن ۲۸ من کا ہوتا ہے۔ گویا ۱۴ کروڑ من ... طاقت رکھنے والا ایٹم بم تیار کر رکھا ہے۔

...پور کے فرقہ وارانہ فساد کے پانچوں ملزم بری

...کورٹ نے سزائے موت کے خلاف اپیل منظور کر لی

لاہور۔ صوبائی ہائیکورٹ کے ڈویژن بنچ مشتمل بر مسٹر جسٹس ... ریز فلائی آر حسین نے موضع سیتا پور ضلع مظفر گڑھ کے فرقہ وارانہ ... پانچ ملزمان قادر بخش عرف نادو، مریدا، محمد، احمد بخش اور ... نور حسین کی اپیل منظور کرتے ہوئے انہیں بری کر دیا۔ متعلقہ ... سیشن جج نے انہیں قتل کے الزام میں موت کی سزا کا حکم سنایا تھا۔

سب سے لمبا آدمی

پشاور۔ یہاں ایک طویل القامت شخص سارے شہر کو ... کر کے پریشان ہو گیا۔ جب وہ قصہ خوانی بازار سے گزر رہا ... سارے قد آور پٹھان اس کے سامنے ہیچ دکھائی دے رہے ... شخص کا نام عطا خان ہے۔ وہ قبائلی علاقہ کا باشندہ ہے ... کا عمر ابھی صرف ... سال ہے۔ لیکن قد سات فٹ پانچ انچ ... نکلتا ہوا ہے۔ اسے دیکھنے کے لئے راہ چلتے لوگ رک گئے ... نے نمائندہ سے گفتگو کرتے ہوئے ایک نامہ نگار سے کہا۔ میرے ... والد کے قد مجھ سے بھی لمبے ہیں۔

...ادویہ کے خلاف مقدمہ

لاہور۔ محکمہ انسداد رشوت ستانی مغربی پاکستان نے ایک ... ...اور پشاور میونسپلٹی کے دو اہلکاروں کے خلاف ... ...کوں کی تعمیر کے سلسلے میں ۱۱۰۰۰ ۲ روپے غبن کرنے کے ... ضابطہ فوجداری کی دفعات ۴۰۹، ۴۲۰، ۴۶۷ سے ... مقدمہ درج کیا۔ اور ان کو اپنے فرائض کی بجا آوری سے ... لہٰذا اس کی دو ترقیاں روک دی گئی ہیں۔ نیز اسے مزید ... منتقل نہیں کیا جائے گا۔

...مجسٹریٹ کی منظوری کے بغیر

...صنعتی ادارے کی تلاشی نہیں لی جائیگی

لاہور۔ ایک سرکاری اطلاع میں کہا گیا ہے کہ حکومت کے علم میں یہ بات آئی ہے کہ بعض اضلاع میں متعدد دکانوں، صنعتی اداروں پر چھاپے مارے ہیں اور مارشل لا ریگولیشن کے تحت معمولی وجوہ کی بنا پر قانونی چارہ جوئی کی ہے۔ اور ایسی کارروائی غیر موثر اطلاعات پر کی گئی تو تجارت اور صنعت میں شکایات اور الجھنیں پیدا ہونے کا خدشہ ہے، جو ملک کی معیشت کے لئے نقصان کا موجب ہوں گی۔ چنانچہ تمام متعلقہ افسروں کو اس امر کی ہدایت کر دی گئی ہیں کہ متعلقہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی پیشگی منظوری کے بغیر کوئی سول افسر کسی صنعتی یا تجارتی ادارے کی تلاشی نہیں لے گا۔ اور نہ ہی مارشل لا، قواعد و ضوابط کے تحت قانونی کارروائی کرے گا۔

سٹیشن ماسٹر اور اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر کے خلاف مقدمہ

منٹگمری۔ ریلوے پولیس منٹگمری نے ڈسٹرکٹ ٹریفک ریلوے افسر لاہور کے حکم سے سٹیشن ماسٹر اور اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر ریلوے سٹیشن ... وساوے والا کے خلاف زیر دفعہ ۲۲۳ ت۔ پ اور مارشل لاء ریگولیشن ۲۲۔ ۳۰ مقدمہ درج رجسٹر کیا ہے۔

عراق میں سامان تعیش کی درآمد بند

بغداد۔ عراق کی نئی حکومت نے ملک میں ہر قسم کے سامان تعیش کی درآمد بند کرنے اور غیر ضروری سامان کی درآمد محدود کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اگر پاکستان بھی ایسا کرے تو کروڑوں کی بچت ہو سکتی ہے۔

روہی نالہ کا مقابلہ

قصور۔ ترقی دیہات قصور کے ترقیاتی علاقہ میں روہی نالہ کا راستہ تبدیل کرنے کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ اس علاقے کے باشندوں نے تعمیر کے لئے ۴ ہزار روپے پیش کئے ہیں اور اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے میں رضاکارانہ مدد دینے کے لئے ۴ ہزار اشخاص نے اپنے نام درج کروائے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ نالے کو گہرا کرنے کے لئے کھدائی کی جائے گی۔ اور اس مقصد کے لئے ضروری سامان خریدنے پر مذکورہ رقم خرچ کی جائے گی۔ قصور کی ٹرانسپورٹ کمپنیوں نے مٹی ڈھونے کے لئے اپنی رضاکارانہ خدمات پیش کی ہیں۔

ادویہ تیار کرنے، فروخت اور تقسیم کرنیوالے افسروں کا تقرر

حکومت مغربی پاکستان نے مندرجہ ذیل پانچ افسروں کو ادویہ تیار کرنے، فروخت کرنے اور تقسیم کرنے کے مقاصد کے لئے انسپکٹر مقرر کیا ہے۔ جن علاقوں میں ان کا تقرر کیا گیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) انسپکٹر ادویہ حیدر آباد	حیدر آباد و خیر پور ڈویژنز
(۲) انسپکٹر ادویہ پشاور	پشاور و ڈیرہ اسمٰعیل خان ڈویژنز ما سوائے اضلاع اٹک و میانوالی
(۳) انسپکٹر ادویہ ملتان	ملتان ڈویژن مع اضلاع ڈیرہ غازیخاں و مظفر گڑھ
(۴) انسپکٹر ادویہ لاہور	لاہور ڈویژن
(۵) انسپکٹر ادویہ راولپنڈی	راولپنڈی ڈویژن مع اضلاع اٹک و میانوالی

مہاجرین کی مستقل بحالی

متروکہ املاک پر صرف مہاجرین کا حق ہے

راولپنڈی۔ پاکستان کے وزیر بحالیات لفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں نے یہ کہا ہے کہ نئی حکومت بحالی مہاجرین کے مسئلہ کو ملک کا ایک بے حد اہم مسئلہ کی حیثیت دینے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک ۹۰ لاکھ بے گھر لوگوں کو مستقل طور پر بحال نہیں کر دیتا تا ہم اپنی قومی زندگی میں استحکام پیدا نہیں کر سکتے۔ وزیر موصوف آج صبح راولپنڈی میں ڈویژن اور ملحقہ اضلاع کے مہاجروں کے ایک اجتماع میں خطاب کر رہے تھے۔

انہوں نے کہا کہ یہ ایک دور کا مسئلہ ہے، جواب بھی نہیں آئے گا۔ وزیر بحالیات نے کہا کہ متروکہ جائداد کا ایک ایک انچ ہمارے ان بھائی بہنوں کا ہے جنہیں انسانیت سوز سلوک کا سامنا کرنا پڑا تھا چنانچہ ایسی جائداد ان کے حوالے کر دی جائے، جن لوگوں نے متروکہ جائداد غصب کر رکھی ہے۔ انہیں اس پر حقیقتاً کوئی حق نہیں۔ انہیں یہ جائداد واپس کر دینی چاہئے۔

مہاجرین کیلئے نئی پالیسی کا اعلان

لاہور۔ حکومت نے متروکہ جائدادوں کے کرائے کے سلسلے میں نئی پالیسی کا اعلان کیا ہے۔ اس اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اس سلسلے میں تمام سابقہ احکام منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔ اور دعویدار بے خانماں افراد سے ۳۱ دسمبر ۱۹۵۸ء تک کی مدت کے کرائے کے بقایاجات ماہوار مساوی قسطوں میں وصول کئے جائیں گے۔ ایک قسط تین مہینے کے کرائے پر مشتمل ہوگی۔ غیر دعویدار بے گھر افراد اور مقامی لوگوں سے کرائے کے بقایاجات ماہوار مساوی قسطوں میں وصول کئے جائیں گے۔ ایک قسط چار ماہ کے کرائے پر مشتمل ہوگی جس میں اس مہینے کا کرایہ بھی شامل ہوگا جس مہینے میں قسط دی جائے گی۔ ایسے نادار مہاجرین سے کوئی کرایہ وصول نہیں کیا جائے گا جن کا ذریعہ آمدنی کوئی نہ ہو۔ بشرطیکہ ان کا مکان لاہور میں پندرہ روپے ماہوار اور دوسری جگہوں پر دس روپے ماہوار کرایہ کا ہو۔

مسٹر جسٹس کیانی کا حکومت کو مشورہ

کراچی۔ مغربی پاکستان ہائیکورٹ کے چیف جسٹس مسٹر ایم آر کیانی نے حکومت کو تجویز پیش کی ہے کہ وہ صحت مند تنقید کی اجازت دے تاکہ لوگ خود اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیتے رہیں۔

انسپکٹر بحالیات گرفتار

لاہور۔ شہر صودہ پولیس نے ماتحت انسپکٹر بحالیات غلام مصطفیٰ کو رشوت لینے کے الزام میں گرفتار کر لیا۔ اس کے خلاف مارشل لاء کے ضابطہ ۲۰ کے تحت مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ جیل کی اپیل

لاہور۔ ہائیکورٹ کے مسٹر جسٹس ... نے محکمہ ... آج جیل خانہ جات کے ... سپرنٹنڈنٹ ... کی طرف سے ایک اپیل خارج کر دی۔

عالمِ اسلام

مقبوضہ کشمیر میں ہندوستان کی تیاریاں

مظفر آباد ۱۲ دسمبر۔ خط متارکہ جنگ کے اس پار ریاست سے جو خبریں آ رہی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان کی حکومت مقبوضہ کشمیر میں جنگی انتظامات مکمل کر رہی ہے۔ مصدقہ اطلاعات کے مطابق یہاں اس وقت ہندوستان کی دو لاکھ فوج ہے۔ اس میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ سنٹرل ریزرو پولیس پنجاب۔ پولیس، مدھیہ پولیس اور بہار پولیس کے ہزاروں سپاہیوں کو وہاں تعینات کر دیا گیا ہے۔ تمام سرکاری عمارتوں اور پولیس تھانوں میں فوج کی خاص چوکیاں ہنگامی طور پر قائم کر دی گئی ہیں اور پلوں کی حفاظت کے لئے خاص انتظامات کئے گئے ہیں۔ خبروں میں کہا گیا ہے کہ ہندوستانی پولیس اور فوج شہروں اور قصبوں میں رات دن گشت کرتی رہتی ہے

ایکسائز انسپکٹر کی گرفتاری

پشاور۔ پولیس نے کوٹ نجیب اللہ کے ایک شخص کرم الٰہی سے ایک سو دس روپے رشوت لینے پر ایک ایکسائز انسپکٹر محمد جمیل کو گرفتار کر لیا ہے۔ اس سلسلے میں مزید تفتیش جاری ہے۔

حکومت کا مفید ارادہ

پشاور۔ مرکزی وزیر بحالیات لیفٹیننٹ جنرل اعظم خاں نے یہاں ایک پریس کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ متروکہ جائیدادوں کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے مرکزی حکومت نے ایک نیا شعبہ قائم کر رکھا ہے۔ اس نے کام شروع کر دیا ہے۔

جنگ کا خطرہ ـــــ روس کی دھمکی

نیویارک۔ سوویت وزیر خارجہ مسٹر گرومیکو نے کہا ہے کہ روس برلن کے مستقبل پر بات چیت کے لئے تیار ہے۔ اور جب مغربی ممالک تیار ہو جائیں گے تو مسلح فوجوں کے استعمال کے بغیر سمجھوتہ ہو سکتا ہے۔ اس سے پہلے جنگ کا خطرہ ہے۔

ایس ڈی او گرفتار

ڈھاکہ۔ مسٹر حشمت علی سب ڈویژنل آفیسر ڈھاکہ کو گذشتہ کل محکمہ انسداد رشوت ستانی کے مرکزی دفتر کے عملے نے دھوکہ دہی کے الزام میں گرفتار کر لیا۔

سابق حکومت کا قانون کمیشن توڑ دیا گیا (واحسرتا)

کراچی۔ سابق صدر مسٹر سکندر مرزا نے سابق آئین کے تحت موجودہ قوانین کو اسلامی احکام کے مطابق ڈھالنے کی سفارشات کرنے کے لئے جو قانون کمیشن بنایا تھا حکومت پاکستان نے اسے توڑ دیا ہے۔ اس کا فیصلہ جسٹس محمد شریف کے استعفاء پر کیا جو اس کمیشن کے صدر مقرر کئے گئے تھے۔

کانسٹیبل رشوت کے الزام میں گرفتار

کراچی۔ کلاکوٹ پولیس اسٹیشن کے ایک کانسٹیبل منصب خان کو رشوت لینے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے ایک اور کانسٹیبل رستم علی خان کے خلاف تحقیقات جاری ہے۔

عراق معاہدہ بغداد سے الگ ہو جائیگا

قاہرہ۔ مشرق وسطیٰ کی خبر رساں ایجنسی نے خبر دی ہے کہ حکومت عراق آئندہ فروری میں معاہدہ بغداد سے علیحدہ ہو جائے گی آئندہ فروری میں عراق کے معاہدہ بغداد کی رکنیت کی تجدید ہونے والی ہے

صدر ناصر زندہ باد

قاہرہ۔ صدر ناصر نے ملٹری اکادمی کے تربیت یافتہ کیڈٹس کو خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارے مقاصد پورے ہو رہے ہیں ہم نے اسلحہ بنانا شروع کر دیا ہے۔ اور ہم نے اقتصادی جنگیں بھی جیت لی ہیں۔ جو ایک بہت بڑی طاقت ہمارے ساتھ لڑ رہی تھی۔ انہوں نے کہا کہ عربوں نے آزادی حاصل کرنے کا عزم صمیم کر لیا ہے۔ کوئی ملک کتنا بڑا ہے؟ اور اس کی فوجوں پر منحصر نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کا انحصار اس قوم کے اپنے ناز سپوتوں پر ہے۔ انہوں نے کہا ۱۹۵۶ء میں عربوں نے نہ صرف اسرائیلی فضائیہ کو شکست دے دی تھی بلکہ فرانسیسی فضائیہ کو بھی ہرا دیا تھا

اردن کے لئے امریکی فوجی سامان

عمان ـــ امریکہ نے حال ہی میں اردن کو جو بارہ "ہاکر ہنٹر" جیٹ ہوائی جہاز دیئے تھے۔ ان کے لئے ضروری سامان آج امریکی فوج کے نقل و حمل کے طیارہ میں عمان پہنچ گیا۔ امریکی سفارت خانہ کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ مزید دس ہوائی جہاز اسی طرح جیٹ جہازوں کے لئے سامان لے کر چند روز میں عمان پہنچ جائیں گے

بغداد کے گلی کوچوں میں لڑائی

انقرہ ـــ بغداد سے جو اطلاعات انقرہ پہنچی ہیں۔ ان سے معلوم ہوا ہے کہ کل سے بغداد میں سخت فساد شروع ہو گیا ہے۔ اور شہر کے گلی کوچوں میں وزیر اعظم عبد الکریم قاسم کے حامیوں اور ان کے مخالفین کے درمیان سخت جھڑپیں جاری ہیں۔ دار الحکومت میں ان کے مظاہرے بڑی شدت سے جاری ہیں۔ افرانسیسی ایجنسی کی خبر ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ادارہ)

سوڈان میں انگریزوں کے مجسمے ہٹا دیئے گئے

قاہرہ ـــ قاہرہ ریڈیو کی اطلاع کے مطابق کل سوڈان کے دار الحکومت خرطوم سے دو برطانوی جرنیلوں گارڈن اور کچنر کے مجسمے ہٹا دیئے گئے۔ اس موقعہ پر ایک فوجی تقریب بھی منعقد ہوئی۔ جس میں دس ہزار افراد نے شرکت کی۔ میجر جنرل چارلس گارڈن ۱۸۸۵ء میں مہدی سوڈانی کی فوجوں سے مقابلے میں مارے گئے تھے۔ جس کے بعد فیلڈ مارشل لارڈ کچنر نے ان کا انتقام لیا۔ اور مہدی کے حامیوں کو شکست دے کر سوڈان پر برطانوی اقتدار کی بنیادیں مستحکم کر دیں انگریزوں نے دونوں جرنیلوں کے مجسمے خرطوم میں نصب کئے تھے

(ایجنسی فرانس)

تیرہ الجزائری حریت پسند شہید

الجزائر ـــ ایک سرکاری اعلان کے مطابق الجزائر میں فرانسیسی فوجوں نے ایک جھڑپ کے دوران حریت پسندوں کو شہید اور ایک کو گرفتار کر لیا ہے۔

الجزائر کے متعلق افریشیائی قرارداد نامنظور

مغربی ممالک کی مہربانی

اقوام متحدہ ـــ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں آج الجزائر سے متعلق افریشیائی قرارداد کی منظوری کے سلسلہ میں دو تہائی ووٹ حاصل نہ ہو سکے۔ اس قرارداد میں الجزائری عوام کے حق آزادی کو تسلیم کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔ اور فرانس اور قوم پرستوں کے مذاکرات کے لئے کہا گیا تھا۔ اس قرارداد کے حق میں ۳۵ ووٹ ۱۸ ووٹ خلاف اور ۲۸ غیر حاضر تھے۔ دو ہفتے قبل کمیٹی نے قرارداد سے الجزائر کی عبوری حکومت کا لفظ

الجزائری وزراء کے اعزاز میں تیونس اور مراکش کا

فرانس کی آتش حسد

نیویارک ـــ امریکہ میں تیونس اور مراکش کے وفود نے الجزائر کی عارضی حکومت کے وزراء کے اعزاز میں استقبالیہ دیا جس میں اقوام متحدہ کی نمایاں شخصیتوں نے شرکت کی۔ استقبالیہ میں برطانوی اور فرانسیسی نمائندوں نے حصہ نہیں لیا۔

مکتبہ بیت الحکمت کی زیر طبع

قرآنی اصول انقلاب یعنی سورہ عصر کی حکیمانہ تفسیر فلسفہ ولی اللٰہی کی روشنی میں

مولانا عبید اللہ سندھیؒ نے یہ دکھایا ہے کہ دنیا میں انقلاب کن اصولوں کے مطابق آتے رہے ہیں اور یہ اصول قرآن حکیم کی اس مختصر سورۃ میں کس وضاحت سے بیان کئے گئے ہیں

قرآن حکیم کا بنیادی انقلابی فکر یعنی سورہ

اور سورہ ناس (قرآن حکیم کی آخری تین سورتوں) کی تفسیر جس میں دکھایا گیا ہے کہ توحید الٰہی کیا ہے وہ کائنات اور نوع انسانی میں کس طرح کارفرما ہے اور وہ قرآن کے مطابق عظیم الشان انسانیت گیر انقلاب کی بنیاد بنی۔ مولانا عبید اللہ سندھی نے حجۃ الاسلام امام ولی اللہ کے فلسفے کی روشنی میں دکھایا ہے کہ یہ بنیادی انقلابی فکر کس طرح ہر زمانے میں کام دے سکتا ہے۔

ملنے کا پتہ

مکتبہ بیت الحکمت۔ بیرون دہلی دروازہ

مہر کلر روڈ۔ لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲ ۷

زیر نگرانی مفسر قرآن حضرت مولانا احمد علی مدظلہ

سہ روزہ ترجمان اسلام لاہور

اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ

قیمت ۲ر

جلد (۲) | ۲۱-۲۵ دسمبر ۱۹۵۸ء مطابق ۹-۱۳ جمادی الثانی ۱۳۷۸ھ | شمارہ ۵۱-۵۲

شذرات

قابل توجہ صدر محترم طبّی بورڈ

اس موقعہ پر یہ بحث چنداں مفید نہیں ہے کہ حکماء و اطباء کے اختلافات نے فن طب کو نقصان پہنچایا۔ اگر کوئی غیر آدمی یہ کہے کہ مرحوم وزارت صحت کی ایک کارستانی یہ بھی ہے کہ اس نے ایسا طریقہ کار اختیار کیا جس سے حکیموں اور طبیبوں میں اقتدار کے لئے مسابقت شروع ہو جائے اور وہ اس کامیاب بھی ہوئی تو اس کو ایسا کہنے کی بڑی گنجائش ہے

یہاں ہمیں آل پاکستان طبی بورڈ کے صدر محترم سے کچھ عرض کرنا ہے۔ آپ حضرات کی تمام مساعی کا مآل و مقصد اپنے طبقہ کا آرام ترقی اور عزت افزائی ہونا چاہیئے تھا۔ ممکن ہے یہی مقصد آپ کے سامنے ہو۔ مگر طریقہ کار سے ایسا نہیں ثابت ہوتا۔ وہ کونسا آدمی ہے جس کے پاس اس کا معزز زین بھائی جا کر غلط فہمیاں دور کرنے کی کوشش کرے اور پھر بھی اس کی غلط فہمی دور نہ ہو۔ بہرحال پہلے تو جہاں تک خیال ہے اتحاد کی کوشش نہیں کی گئی۔

دوسری بات یہ ہے کہ رجسٹریشن کے سلسلہ میں صرف فارم حاصل کرنے کے لئے کراچی کو کعبۂ آمال بنانے کا طریقہ نہ جانے کیوں اچھا سمجھا گیا۔ کیا ہر ہر ضلع کے ڈی سی تک فارم نہیں پہنچائے جا سکتے تھے۔ پھر کراچی کو فارم کے لئے ایک روپیہ فیس ضروری تھی تو پوسٹل آرڈر کی تجویز سے ڈاکخانوں کو طوفان کرانے کی کیا ضرورت تھی۔ آپ کا یہ معزز طبقہ بار بار ڈاکخانوں میں حاضری دیتا ہے۔ اکثر اوقات ان کو پوسٹل آرڈر دستیاب نہیں ہوتا۔ جن کو دستیاب ہوا۔ وہ اس خانہ پری کے لئے حیران و پریشان ہیں۔ آپ نے سب کو اپنی طرح کیوں سمجھ لیا۔ آخر پہاڑوں کی چوٹیوں میں بھی تو آپ کے بہت بھائی موجود ہیں۔ اور وہ زمانے کے ان طرق کار سے واقف نہیں۔

اگر فیس ایک روپیہ ہی تھی تو کیوں اعلان نہ کر دیا گیا کہ ایک فسلان پیتہ پر منی آرڈر بھیج دو۔ اعلان و اطلاع کا انتظام نہیں کیا گیا۔ اور درخواست کی آخری تاریخ قریب رکھی گئی ہے۔ سکونت پذیر جو لوگ اخبار نہیں پڑھتے یا دور دراز مقامات میں ہیں۔ ان کو نقصان پہنچنے کا قوی احتمال ہے اخبارات کے اعلانات ایسے نمبر اور ہدایات بھی زیادہ صاف اور عام فہم نہیں۔

اس لئے عرض ہے کہ کم از کم آخری تاریخ کو اور مؤخر کر دیں تاکہ بیت سے مستحقین ضرر کے خطرہ سے باہر ہو جائیں۔ آپ حضرات کو اپنے اس طبقہ کے آرام و عزت کا بہت خیال رکھنا چاہیئے

قائد اعظم کا غلط استعمال

یوں تو ہر شخص کو حق ہے کہ وہ اپنی تجارت اور کاروبار بڑھانے کے لئے جو ذریعہ چاہے اختیار کرے۔ مگر انسانیت کا دامن ہاتھ سے جانے دینا اسلام کے ضابطوں سے سراسر مخالفت کرنا اور دراھم معدودۃ (چند کوڑیوں) کی خاطر حیا و غیرت کے تمام حدود کو پھلانگ جانا کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی اس کی اجازت ہونی چاہیئے۔ زمانے کے فساد کا یہ عالم ہے کہ ہر شخص اپنی دوکان چمکانے اور نفع کمانے کے لئے صنف نازک (عورتوں) کی نیم عریاں (تقریبا تمام عریاں) تصویریں استعمال کرتے ہیں۔ بعض دل فریب اشتہار دیتے ہیں۔

اب معاملہ یہاں تک آپہنچا کہ قائد اعظم کی ولادت کی تقریب سے بھی فائدہ اٹھانے کے لئے یہی ذلیل طریقہ اختیار کیا گیا۔ بجائے اس کے کہ ان کے اچھے کام گنائے جاتے۔ ان کے لئے دعائیں کی جاتیں۔ آخرت کا معاملہ سخت ہے۔ وہاں بڑے سے بڑا آدمی بھی محتاج دعا ہے۔ مگر آپ یہ پڑھ کر حیران ہوں گے کہ اخبارات میں قائد اعظم کی سالگرہ کی تقریب پر ملکہ نورجہاں بیس سال کے بعد لاہور کے اسٹیج پر آرہی ہیں۔ اقبال بانو کے گانے آپ کو مسحور کریں گے۔ رخشی اور نیلو کے رقص کو آپ کا وجدان داد تحسین ادا کرے گا۔

اس طرح سے قائد اعظم کے نام سے غلط فائدہ اٹھایا جا رہا ہے۔ کیا پاکستان اس لئے بنایا گیا تھا یا ناچ گانے میں مست ہو کر اور عورتوں سے دل بہلاتے رہنے سے ہی ہم پاکستان کی حفاظت کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹروں کی دورنگی

آج کل ملک میں یہ بحث چلی ہوئی ہے کہ ڈاکٹری طریق علاج زیادہ مفید ہے یا دیسی۔ اگرچہ بحیثیت ایک حق پسند انسان اور صحیح مسلمان کے ہر شخص کو ہر مفید اور نافع چیز کو اپنا لینا ہی صحیح ہے۔ مگر اس اصول پر بعض اطباء نے تو عمل کیا ہے۔ رہے ڈاکٹر حضرات ان کو اکثر یونانی طرز علاج کے خلاف پروپیگنڈا کرنے میں مزہ محسوس ہوتا ہے۔ حالانکہ حالات و واقعات اس کے خلاف ہیں۔ ایسے مریض موجود ہیں، جن کو ڈاکٹروں نے مدقوق قرار دیا اور علاج میں ناکام رہے۔ لیکن جب یہی مریض یونانی علاج سے شفایاب ہوئے تو ڈاکٹروں نے کہنا شروع کر دیا کہ دراصل اس کو دق کی بیماری ہی نہ تھی۔ یہ دورنگی ہے یا اعتراف شکست، اگر ایسے مریضوں کو معلوم کرنا ہو تو نصرت اعظم کے مولاجد حکیم شیخ قمرالدین صاحب عقب شاہ محمد غوث لاہور سے دریافت کیا جا سکتا ہے۔

خطیب اور مؤذن کی ضرورت

"واہ" ضلع اٹک میں جہاں پاکستان کے اسلحہ کے کارخانے ہیں حکومت نے عالی شان مسجد تیار کرائی ہے۔ اس کیلئے ایک خطیب اور ایک خوش الحان مؤذن کی ضرورت ہے۔

خطیب کی تنخواہ :- ۱۸۵ -- ۱۰ -- ۱۹۵ -- ۲۰

مؤذن " " ۶۰ -- ۲ -- ۸۰

(منتظم ہونا چاہیئے اور کبھی خطیب کی جگہ بھی کام دے سکے)

خطیب کے اوصاف

کسی مشہور دینی درسگاہ کا فارغ التحصیل ہو۔ قرآن و حدیث کا درس دے سکتا ہو۔ کسی سیاسی جماعت کا رکن نہ ہو۔ بااخلاق اور وسیع القلب ہو۔ تنگ نظر نہ ہو۔

درخواستیں ۳۱ دسمبر سے پہلے پہنچ جانی چاہئیں

درخواستیں پاس پتہ پر آئیں

ریذیڈنٹ ڈائرکٹر پاکستان آرڈیننس فیکٹریز بورڈ

"واہ" کینٹ

مولانا خدا بخش اڈیٹر، پرنٹر، پبلشر نے پنجاب پریس لاہور میں چھپوا کر دفتر سہ روزہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ سرکلر روڈ لاہور سے شائع کیا

تقدیر

(قسط ۴)

(از غلام غوث ہزاروی)

آپ کہیں چلے جائیں ہر جگہ عام مکالمات میں خدا کی تقدیر کا حوالہ دیا جائے گا۔ ایک کافر پر مصیبت کا پہاڑ ٹوٹتا ہے۔ آپ تسلی دے رہے ہیں وہ بھی یہی کہیگا۔ کہ خدا کا حکم یا خدا کی مرضی۔

مشرق میں چلے جائیں یا مغرب میں۔ آپ عوام سے اس قسم کے الفاظ ضرور سنیں گے۔ کہ خدا کے سامنے کسی کی پیش نہیں چلتی کیا کریں۔ تقدیر کی بات تھی وغیرہ۔

تو تقدیر کا مسئلہ ان عالمی مسائل میں سے ہوا۔ جس میں دنیا والے متفق ہیں۔ اور اصلی فطرۃ انسانی اس سے انکار نہیں کرسکتی۔ مگر اس کا کیا علاج ہے کہ جب ایسے بدیہی مسائل میں بھی بال کی کھال اتاری جانے لگے۔ تو وہ مسائل جو اس کی کوتاہی سے مشکل بن جاتے ہیں۔

کون ہے جو جسم میں روح سے انکار کریں گے۔ جو موت کے وقت علیٰحدہ ہو جاتی ہے مگر اس کے وجود اس کی حقیقت میں عرصہ سے مباحثوں کے دروازے کھلے ہوتے ہیں۔ اسمانی کائنات میں بحث کرنے والے کسی وقت آسمان کا بھی انکار کرچکے ہیں۔ لیکن جب وہ اپنے ایجاد کردہ آلات سے نت نئے نئے ستارے اور سیارے معلوم کر رہے ہیں۔ اور ان میں سے بعض اس سورج کی طرح تیس کروڑ سورجوں کے وجود کو بھی تسلیم کرتے ہیں۔ تو ان کو اب کیا مشکل پڑی ہے۔ ایک ایسے آسمان کو وہ کیوں تسلیم نہیں کرتے جس کی خبر اللہ تعالےٰ کے سارے پیغمبروں نے دی۔ اور جس کے وجود پر مغرب سے مشرق تک اتفاق رہا ہے۔ جب کہ خود ان کو آج ان فوق العادۃ چیزوں کا وجود تسلیم کرنا پڑ رہا ہے۔ جن کی کل ان کو کوئی خبر نہ تھی۔ اور جن کے بارہ میں اگر کہا جاتا۔ تو یہ عقل کے پتلے قطعی انکار کر دیتے۔ مثلاً آج امریکہ سے باتیں کی جاتی ہیں۔ تو وہ تمام دنیا میں اسی وقت سنائی دیتی ہیں یا روس کے خروشیف کے دعویٰ کے مطابق اس کے پاس ایسا چھوٹا سا ایٹم بم ہے۔ جس کے اندر ۵۰ لاکھ ٹن یعنی ۱۴ کروڑ من بارود کی طاقت ہے۔

یا یہ بات کہ روسی مصنوعی سیارہ ساٹھ یا ستر ہزار میل اوپر تک گیا۔ یا ایک بم اٹھ ہزار میل سے ٹھیک نشانہ پر پھینکا جا سکتا ہے۔

اگر یہی باتیں آج سے سو سال پہلے کہی جاتیں کہ ایسا ہو سکتا ہے۔ تو اسے یہ لوگ ہرگز نہ مانتے۔ لیکن آج ان کو یہ سب کچھ ماننا پڑ رہا ہے۔ الحمدللہ تعالیٰ کہ اہل اسلام تختِ سلیمان علیہ السلام کے اڑنے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج پر جانے اور دور دراز سے بعض بزرگوں کی جلکی رہنمائی کرنے۔ فرشتوں۔ آسمانوں اور اس طرح کی تمام باتوں پر جو صحیح اسناد سے منقول ہیں۔ ایمان رکھتے ہیں۔

آج ایک ڈاکٹر کہہ دے کہ یہ ہڈی سو کروڑ سال قبل کی ہے۔ اس پر ہمارے تعلیم یافتہ بھائی اس لئے یقین کر لیتے ہیں کہ وہ اس فن میں سند یافتہ اور مسلم شخصیت ہے۔ تو ہم کیوں اللہ تعالےٰ کے پیغمبروں کے ارشادات پر یقین نہ کریں۔ جس کی بہت سی باتوں کی تصدیق ہزاروں سال کے بعد بڑے بڑے ڈاکٹروں، فلاسفروں اور سائنس دانوں کو کرنی پڑتی ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ مسئلہ تقدیر بھی عوامی بدیہی اور فطری مسئلہ ہے جسے اس کے بدیہی ہونے ہی نے نظری اور مشکل بنا دیا ہے۔

آپ حیران ہوں گے۔ یہ کیسی بات کہہ دی گئی مگر آپ خود سوچیں کہ نور (روشنی) سے بڑھ کر ظاہر کونسی چیز ہو سکتی ہے۔ جو کائنات کے ذرہ ذرہ کو پردہ خفا سے باہر کر کے سب پر ظاہر کر دیتا ہے۔ اگر روشنی نہ ہو۔ تو کوئی چیز نہ دکھ سکے۔ مگر اتنی یقینی اور مسلمہ چیز خود ظاہر نہیں ہے۔ روشنی کا آپ انکار نہیں کرسکتے۔ آپ جس سے پوچھیں یہی کہیگا۔ کہ باہر روشنی ہے اندر اندھیرا ہے۔ روشنی کی موجودگی کی یہی فطری دلیل ہے عوام اس پر متفق ہیں۔ مگر جب آپ اس کو فلسفیانہ بحث میں الجھائیں گے۔ آپ کو روشنی نہیں دکھائی دیگی جب پوچھا جائے۔ کہ روشنی کہاں ہے اور آپ اشارہ کردیں۔ دیوار کی طرف۔ سائل کہیگا کہ یہ تو دیوار ہے روشنی بتایئے۔ آپ باہر صحن کی طرف اشارہ کریں۔ وہ کہیگا۔ مجھے تو سوائے زمین اور صحن کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔

اس کے بعد آپ کو غور کر کے یہ ماننا پڑے گا۔ کہ جدھر نگاہ اٹھاؤ۔ سوئی نہ کوئی مجسم چیز ہی نظر آئیگی خود نور یا روشنی نظر نہ آسکیگی۔ گویا نور اپنے شدت ظہور سے مخفی ہے۔

وہ سب اشیاء کے لئے مظہر ہے لیکن خود غیر ظاہر ہے۔ اسی طرح اللہ تبارک وتعالےٰ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (اللہ تعالےٰ آسمانوں اور زمینوں کو منور اور ظاہر کرنے والا ہے) یہی حال اللہ تبارک وتعالےٰ کا ہے وہ ساری کائنات کو پردۂ عدم سے باہر لاکر ظاہر کرنے والا ہے۔ مگر خود شدت ظہور سے نظر نہیں آسکتا۔ جب یہ جسمانی دنیا کی روشنی ان جسمانی آنکھوں سے نظر نہیں آسکتی۔ تو وہ نورِ مطلق جو روحانی دنیا کی لطیف سے لطیف چیز سے بھی لاتعداد درجہ زیادہ لطیف ہے۔ وہ کیسے ان آنکھوں سے [دیکھا جا] سکے۔ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ۔ (اسے آنکھیں نہیں پاسکتیں۔ اور وہ ان کو دیکھتا ہے [وہ] بے حد لطیف اور بے انتہا خبیر ہے) یہاں [ذرا سی] بات یہ بھی کہہ دینی مناسب ہے۔ کہ بظاہر آیت کریمہ میں رب العزت جل وعلا کے نہ دیکھنے کی وجہ نہایت لطافت بیان فرمائی گئی ہے۔

اور کائنات کو اس کے دیکھنے کی وجہ اس کا بے انتہا باخبر ہونا بتایا گیا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ اس کو ادراک نہ کرسکنے کی وجہ لطافت ہو۔ اور غایت لطافت کے ساتھ بے انتہا خبیر ہونا لازم ہو۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی مخلوق کی طرح کے کان اور آنکھ سے پاک ہے۔ وہ اپنی ذات سے سنتا دیکھتا اور جانتا ہے۔

مطلب یہ ہوا۔ کہ اس کے حاضر ناظر ہونے زمین وآسمان بلکہ تمام کائنات کے منور و ظاہر کرنے کے باوجود وہ خود غیر مرئی اور نظروں سے پوشیدہ ہے۔

یہی حال اس کی صفات اس کے افعال اور اس کی تقدیر کا ہے۔ سب کچھ اس کے حکم سے ہے مگر شدت ظہور اور یہ شان نور علیٰ نور ہی اس کے عدم ظہور کا سبب ہے۔

(منقول از آتی آل ۱۵)

قابل توجہ سپرنٹنڈنٹ صاحب ڈاکخانجات بہاولپور وجنرل پوسٹ ماسٹر صاحب بہادر لاہور

موضع احمد آباد ضلع رحیم یارخاں میں ایک پرائمری سکول ایک کارخانہ وایک یونانی دواخانہ اور باقی کئی کریانہ فروش کی دوکانیں ہیں۔ جن کو ہر وقت باہر سے مال منگوانے میں منی آرڈر وی۔ پی۔ پارسل خطوط آنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ اردگرد ۵۰ بستیاں اور ۶-۷ میل پر کوئی برانچ پوسٹ آفس نہیں ہے عرصہ ایک سال سے ڈاک خانہ کھلوانے کے لئے کافی کوششیں، درخواستیں دی ہیں۔ مگر جن پر کسی بھی افسر نے غور نہیں فرمایا۔ لہٰذا محکمہ ڈاک سے مؤدبانہ عرض ہے کہ یہاں پر ضرور ڈاکخانہ کھولا جائے۔

حکیم اللہ دین۔ خادم حسین ودیگر باشندگان احمد آباد

دارالعلوم تعلیم القرآن عمرزئی اور اہل خیر مسلمان

دارالعلوم عمرزئی (ضلع پشاور) میں علوم قرآنیہ کی مکمل تعلیم دی جاتی ہے۔ جس میں چھ قابل اور مستند علماء مدرسین تعلیم دے رہے ہیں۔ بعض نادار طلبا کے طعام وقیام کتب، مناسب ضروریات کا انتظام دارالعلوم کی طرف سے مفت کیا جاتا ہے، دارالعلوم چونکہ ابتدائی مراحل میں ہے۔ اس لئے اس میں درسگاہوں کے لئے عمارت کی سخت ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں مجوزہ عمارت میں سے پہلی قسط یعنی تعمیر اہل خیر حضرات کی وجود میں آچکی ہے۔ اور باقی عمارت کے لئے اہل خیر مسلمانوں کی خصوصی توجہ انتہائی ضروری ہے۔ اسلئے امید ہے کہ اصحاب خیر حضرات اس طرف

سہ روزہ ترجمان اسلام لاہور
۲۱-۲۵ دسمبر سنہ ۱۹۵۸ء

سائنس اور اسلام

نظریے اور عقیدے

(۱)

تمام کائنات کا خالق (پیدا کرنے والا) اللہ تبارک و تعالیٰ ہے۔ خالق کل شے وہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا، بنانے والا ہے۔ اپنی مصنوعات، ان کے اجزاء اور ان کی ترکیب و ساخت کے بارہ میں جو معلومات رکھتا ہے دوسروں کو وہ کس طرح میسر ہو سکتی ہیں اگر بنانے والا خود ہی کسی کو تخلیق کے بعض رازوں سے مطلع کر دے۔ اس کی سچائی میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کائنات پیدا فرمائی، اور پھر جب مناسب سمجھا حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ ان سے ان کی نسل پیدا کرکے دنیا بھر میں پھیلا دی۔ تمام آسمانی مذاہب اور آسمانی کتابیں اس پر متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مٹی سے حضرت آدم علیہ السلام کو بنا کر اس میں روح پھونک دی پھر ان کی بیوی حضرت حوا علیہا السلام کو پیدا فرمایا۔ اس جوڑے کو زمین میں بھیج کر اس کو آباد کر دیا۔ ان کی رہنمائی کے لئے پیغمبر بھیجے۔ پیغمبروں کے ذریعہ ان کو تخلیق کا مقصد سمجھایا۔ انسانی فرائض بتائے۔ کائنات کی ابتداء و انتہاء کے رازوں سے آگاہ کیا اور جو جو باتیں حیات سرمدی و نجات ابدی کے حصول کے لئے یا دنیا میں منشاء حق کے مطابق زندگی بسر کرنے کے لئے ضروری تھیں وہ سب واضح کر دیں۔

انبیاء علیہم السلام کا ارشاد اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکم اور اطلاع سے ہوتا ہے۔ اس لئے اس میں غلطی کا احتمال نہیں ہو سکتا اللہ تعالیٰ خدائے برتر اور اس کے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بتائی ہوئی بات پر یقین کر لینے کو عقیدہ کہتے ہیں۔ عقد کا معنی باندھنا۔ عقدہ گرہ کو کہتے ہیں۔ عقیدہ وہی بات ہے جو اس طرح دل میں گرہ لگ جائے۔ اور اتنی مضبوط ہو کہ وہ کسی طرح نہ کھلے۔ گویا جسے اسلامی عقیدہ کہتے ہیں۔ وہ یقین کا وہ مقام ہوتا ہے۔ جہاں شک و شبہ کا گذر نہ ہو سکے

عقیدے کی اہمیت

اور وہاں شک و شبہ ہو تو کیسے ہو، یہ تو پیغمبر کی بات اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں شک ہوگا جو صریحاً کفر ہے۔ اسی لئے عقیدے کا تحفظ اہم المہمات اور بلند ترین مقاصد ہے عقیدہ صرف انہی باتوں کے بارہ میں ضروری نہیں ہوتا جو آنے والے واقعات اور اعمال سے گہرا تعلق رکھنے والے ہوں۔ جیسے قیامت، جنت، دوزخ، صراط، ملائکہ، عذاب قبر، وغیرہ، بلکہ ہر وہ بات جس کی اطلاع خدائے برتر اور اس کے پیغمبر نے دی، اس کو من و عن مان لینا اور اسی طرح حق سمجھنا جس طرح خبر دی گئی ہے، عقیدے میں داخل ہے۔ مثلاً قرآن پاک نے گذشتہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے کسی کی خبر دی ہے یا قصہ بیان فرمایا۔ مثلاً ہود علیہ السلام یا یونس علیہ السلام ان کی رسالت سے انکار کر دینا۔ یہ سمجھ لینا کہ انہوں نے اپنے پیغمبرانہ فرائض میں کوتاہی کی قرآن کا انکار اور بدترین شیطانی وسوسہ ہوگا۔ یا مثلاً کسی پیغمبر کا کوئی واقعہ بیان کیا وہ عقل میں نہیں آیا تو انکار کر بیٹھے۔ یہ بھی صریح کفر ہے۔ مثلاً عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں یہ ارشاد کہ ان کو سولی نہیں دی گئی بلکہ آسمان پر زندہ جسم سمیت اٹھا لئے گئے ہیں۔ اور قرب قیامت میں زمین پر نزول فرما کر دجال کو قتل کریں گے۔ ان میں سے کسی بات کا انکار کرنے کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو اطلاعات دی ہیں وہ العیاذ باللہ غلط ہیں اس سے بڑھ کر اور کونسا کفر ہوگا۔

بعض لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ اجی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مرنے جینے سے ہمارے اسلام کا کیا تعلق ہے، یہ فروعی قسم کی باتیں ہیں ان کے پیچھے پڑنا لاحاصل، اور ان کے انکار پر نکیر کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ یہ حضرات اتنا نہیں سوچ سکتے کہ ان باتوں کے انکار کا معنی یہ ہے کہ یا تو قرآن کے صریح ارشادات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ جات العیاذ باللہ غلط ہیں اور یا چودہ سو سال کے مسلمانوں نے یعنی صحابہ کرام رض تابعین عظام رح مجتہدین و مجددین امت اور تمام اولیاء و علماء نے آج تک قرآن و حدیث کا معنی نہیں سمجھا۔ ایک معمولی عقل کا آدمی بھی یہ سمجھ سکتا ہے کہ اس طرح اسلام اور اسلامی عقائد و مسائل کا کیا اعتبار رہ جاتا ہے، ایسے دوستوں سے میں عرض کرونگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی سے تو مہمات امور کا تعلق ہے۔ اگر آپ فرعون سے بھی انکار کریں گے کہ فرعون کوئی آدمی یا بادشاہ نہ تھا۔ یہ بھی کفر ہوگا۔ کیونکہ اس طرح آپ قرآن پاک کی صداقت پر شبہ کر رہے ہیں۔

نظریے کی حیثیت

نظریہ ایک رائے ہوتی ہے جو بعض لوگ اپنی تحقیقات کی بنا پر قائم کر لیتے ہیں۔ گویا ایک محقق اپنے نظر و فکر کی جولانیوں کے بعد جس نتیجہ پر پہنچکر اس کو اپنی آخری اور صحیح رائے قرار دے دیتا ہے۔ اسے نظریہ کہتے ہیں انگریزی میں اس کو تھیوری کہا جاتا ہے۔ ان نظریات میں حکماء فلاسفر اور ڈاکٹروں کو آپس میں بھی اختلافات ہوتے ہیں، کسی کی ایک تھیوری ہے کسی کی دوسری۔ گویا کسی خاص تھیوری کو لازمی طور پر تسلیم کرنے کے اصول کو کسی نے تسلیم نہیں کیا۔ ہر محقق دوسروں کو دوسرا نظریہ اور خیال قائم کرنے کی اجازت دیتا ہے اور خود بھی اپنے نظریہ کو مشاہدہ کی طرح قطعی قرار نہیں دیتا صرف اپنی رائے قرار دیتا ہے اور بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہی محقق کچھ عرصہ کے بعد اپنی رائے بدل دیتا ہے اس طرح نظریات بدلتے رہتے ہیں۔

غلامی کی لعنت

برا ہو غلامی کا، اور غلامانہ تعلیم کا!

انگریز کی صد سالہ غلامانہ تعلیمات نے ہمارے ملک کے ہزاروں افراد کے ایمان کو متزلزل کر ڈالا وہ تو اللہ تعالیٰ نے علماء دین کو توفیق دی، جنہوں نے ہر طرح کے مصائب برداشت کرکے اسلامی عقائد کو باقی اور عوام کے عقائد کو محفوظ رکھا ورنہ مغربی الحاد کے سیلاب میں کتنے ہی لوگ بہ چکے ہیں اور صرف یہی نہیں کہ وہ خود شکار ہوئے۔ اوروں کو بھی وہ گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ڈاروِن کی تھیوری

ایک فرنگی گذرا ہے، جس کا نام ڈاروِن ہے اس کا نظریہ تھا کہ تمام زندہ مخلوق سڑی ہوئی مٹی کے اندر کے ایک جرثومہ (کیڑے) کی نسل ہے جو ہزاروں لاکھوں سالوں میں (باقی صفحہ ۵ پر)

صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ کے ایمان افروز حالات

(قسط نمبر ۲۰)

(از تصنیفات مولانا حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم مہتمم دارالعلوم دیوبند)

آپ کی ولادت باسعادت کی شب میں ایوان کسریٰ کو زلزلہ آگیا اور اس کے چودہ کنگرے گر گئے۔ یہ ایوان دنیا کی مشہور عمارتوں میں تھا کسریٰ جیسے زبردست بادشاہ نے کروڑہا روپیہ صرف کرکے ۲۴ سال میں تعمیر کرایا تھا۔ اس میں زلزلہ آنا اور کنگروں کا گر جانا معمولی بات نہ تھی۔ کسریٰ نوشیرواں سخت مغموم اور پریشان ہوا۔ اول اول تو اس نے استقلال سے کام لے کر اپنے صدمہ کو پوشیدہ رکھا اور اس واقعہ کو طشت از بام نہ کرنا چاہا مگر بالآخر دربار منعقد کیا اور ارکین سلطنت پر اس غیر معمولی اور عظیم واقعہ کو جس کے لئے بظاہر کوئی سبب نہ تھا۔ ظاہر کرکے اس کی وجہ اور علم کو دریافت کرنا چاہا دربار بھی منعقد ہی ہوا تھا اور نوشیرواں کچھ کہنے نہ پایا تھا کہ یہ اطلاع ملی کہ آج کی شب تمام آتشکدوں کی آگ بجھ گئی اور اسی مجلس میں ایلیا کے گورنر کا مراسلہ بدیں مضمون پہنچا کر:-

آج شب بحیرہ ساوا کا پانی بالکل خشک ہوگیا۔ اور اسی مجلس میں شام سے اطلاع پہنچی کہ ساوہ کی ندی کا پانی منقطع ہوگیا۔ اور اسی وقت طبریہ سے خبر آئی کہ بحیرۂ طبریہ میں پانی کی روانی موقوف ہوگئی۔ نوشیرواں تو اپنے دل میں پہلے ہی سے پریشان تھا ان خبروں سے اس کے رنج و ملال کی انتہا نہ رہی۔ اور اسی وقت اس نے بیان کیا کہ آج کی شب میں ایوان کو سخت زلزلہ آیا اور چودہ کنگرے گر گئے۔ یہ سن کر موبذان بولا میں نے بھی آج کی رات دیکھا ہے کہ سخت اور زبردست اونٹ اور ان کے پیچھے عربی گھوڑے دجلہ کو عبور کرکے بلاد عجم میں پھیل گئے ہیں کسریٰ نے موبذان سے اس کی تعبیر پوچھی تو اس نے کہا بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عرب کی جانب سے کوئی بات ظاہر ہونے والی ہے۔ آپ حیرہ کے عامل کو لکھئے وہ کسی واقف کار کو تاریخ آئندہ کے حالات سے باخبر ہو بھیج دے گا کسریٰ کے حکم پر نعمان بن المنذر نے عبدالمسیح غسانی کو بھیج دیا جس کی عمر اس وقت ڈیڑھ سو سال کی تھی۔ یہ سب واقعات اور مشاہدات و خواب اس کے سامنے بیان کئے گئے تو اس نے کہا کہ اس کا پورا علم میرے ماموں سطیح کو ہے جو شام کے شہر جابیہ میں رہتا ہے عبدالمسیح کو مع ایک جماعت کے سطیح کے پاس بھیجا گیا۔ یہ ایسے وقت پہنچے کہ سطیح تین سو سال اور بعض روایات کے موافق سات سو سال زندہ رہ کر دم توڑ رہا تھا اور اپنے حال میں مشغول تھا۔ عبدالمسیح نے باواز بلند کہا۔

اصم ام یسمع غطریف الیمن
(یمن کا سردار بہرا ہوگیا ہے یا سنتا ہے)
عبدالمسیح کی آواز سن کر سطیح نے سر اٹھا کر کہا۔

عبدالمسیح علی جمل مشیح الی سطیح
وقد وافی علی الضریح بعثک ملک
ساسان لارتجاس الایوان وخمود النیران
ورؤیا الموبذان رأی ابلا صعابا تقود
خیلا عرابا قد قطعت دجلۃ وانتشرت
فی بلادہا یا عبدالمسیح اذا کثرت
التلاوۃ وظہر صاحب الہراوۃ و
غاضت بحیرۃ ساوۃ وخمدت نار فارس
فلیس بابل الفارس مقاما ولا الشام
لسطیح شاما یملک منہم ملوک
وملکات علی عدد الشرفات وکل
ما ہو آت آت

(ترجمہ) عبدالمسیح تیز رو اونٹ پر بیٹھ کر سطیح کے پاس ایسے وقت پہنچا کہ وہ قبر کے کنارے پہنچ گیا تھا۔ شاہ فارس نے تجھ کو ایوان کے تزلزل ہونے آتش کدوں کے سرد ہوجانے کا سبب دریافت کرنے کیلئے بھیجا ہے اور موبذان نے جو یہ خواب دیکھا تھا کہ زبردست اور اونٹوں کے پیچھے عربی گھوڑے دجلہ کو قطع کرکے بلاد فارس میں پھیل گئے۔ ان کی تعبیر پوچھنے بھیجا ہے۔ اے عبدالمسیح جب تلاوت قرآن کثرت سے ہونے لگے اور صاحب عصا زبرادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوجائیں بحیرہ ساوہ کا پانی خشک ہوجائے اور فارس کے آتشکدے سرد ہوجائیں تو سمجھ لینا کہ بابل اہل فارس کی جائے قیام نہیں رہی۔ اور نہ شام کا ملک سطیح کے واسطے رہا۔ یہ چودہ کنگرے جو ایوان فارس کے گرے ہیں ان کی شمار کے موافق کل چودہ بادشاہ فارس کے ہوں گے اور جو بات آنے والی ہے نہایت قریب ہے۔"

اس گفتگو کے ختم ہوتے ہی سطیح کا دم ختم ہوگیا۔ اور عبدالمسیح نے فارس کی راہ لی۔ کسریٰ نوشیرواں سے سارا ماجرا بیان کیا۔ تو اس نے سن کر کہا چودہ بادشاہ ہونے کے واسطے تو زمانہ دراز چاہیئے۔ اس مدت میں تو بڑے بڑے تغیرات ہوجائیں گے مسکین کو یہ خبر نہ تھی کہ وعدہ خداوندی بہت جلد پورا ہونے والا ہے۔ چار ہی برس کی قلیل مدت میں دس بادشاہ حکومت کرکے چل بسے اور باقی چار کا خاتمہ بھی حضرت عثمان کے زمانہ خلافت تک ہوگیا لیکن پایہ تخت اور مملکت فارس کو تو پہلے ہی سے وداع کر گئے تھے یزدجرد نے دوسرے ملک کے گھر جا کر جان دی اور تین ہزار ایک سو چونسٹھ سال کی قدیم سلطنت کا خاتمہ ہوگیا

یہ واقعات تو کسریٰ نوشیرواں عادل کے زمانہ میں ہوئے اور یہ ایسے واضح حالات کہ کسی خاص شخص تک ان کا علم محدود نہ تھا کوئی شخص اپنے خواب کو مخفی رکھ سکتا تھا اور کوئی کسی خاص واقعہ کا اخفا بھی کرسکتا تھا جیسا کہ خود نوشیرواں نے ایوان کے زلزلہ کو مخفی رکھنا چاہا۔ مگر ان عام حالات اور متواتر روایات کا اخفا کسی کے بس کی بات نہ تھی۔ اگرچہ فارس میں اس امر کا علم پہلے سے بھی کچھ نہ کچھ ضرور تھا کہ اہل عرب ملک فارس پر مسلط ہوجائیں۔ چنانچہ سابور ذی الاکتاف کے حالات میں لکھا ہے کہ اس نے عرب کو سخت اذیتیں پہنچائیں وہ قبائل عرب کو برباد اور تباہ کرتا تھا۔ اور جو شخص مل جاتا تھا اس کے مونڈھے اکھاڑ دیتا تھا اور اسی وجہ سے اس کو ذوالاکتاف کا لقب دیا گیا تھا۔ اسی طرح تباہی نازل کرتا ہوا قبیلہ تمیم تک پہنچا تو یہ لوگ پہلے ہی اپنے منازل کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے وہاں سوا عمرو بن تمیم کے جن کی عمر تین سو سال کی تھی کوئی بھی نہ ملا۔ یہ اس درجہ ضعیف ہوگیا تھا کہ بیٹھ بھی نہ سکتا تھا اور اسی لئے اس کو زنبیل میں لٹکا دیا جاتا تھا۔ سپاہی عمیر کو سابور کے پاس لے گئے سابور نے اس سے گفتگو کی تو معلوم ہوا کہ باوجود ضعف و پیرانہ سالی عقل و ہوش باقی ہے عمیر نے سابور سے عرب کو قتل و غارت کرنے اور اس قسم کی اذیت پہنچانے کا سبب دریافت کیا۔ اس نے کہا ان لوگوں کا گمان ہے کہ نبی آخر الزمان مبعوث ہوں گے تو ملک فارس ہمارا ہوجائے گا عمیر نے کہا مگر آپ نے شاہانہ عقل و علم سے کام نہ لیا۔ اگر ان کا یہ خیال غلط ہے تو آپ کو کیا مضرت۔ اور اگر صحیح ہے تو ان کی گردن پر کوئی احسان چھوڑنا چاہیئے جس کو وہ یاد رکھتے اور اپنے غلبہ کے وقت اہل فارس کے ساتھ بطور جزا احسان مراعات کرتے۔ عمیر کی اس گفتگو کا سابور پر بڑا اثر ہوا۔ اور وہ ان سخت حرکات سے رک گیا۔

گو یہ علم کسی معتبر اور مستند روایات یا دلیل پر مبنی نہ ہو تاہم ضرور معلوم ہوتا ہے کہ خواہ بربنا کہانت و نجوم جس کا ان میں بہت چرچا تھا اور انھیں کے اقوال پر عام طور پر اعتماد کیا جاتا تھا۔ اور انھیں کے فیصلوں کو ناطق اور واجب التسلیم سمجھا جاتا تھا۔ یا بربنائے روایات یہود مدینہ جو خاص نبی آخر الزمان کے اتباع اور امداد کے لئے وہاں آباد ہوئے تھے۔ اور یہ اہل کتاب ہونے سے ان کے اقوال قابل اعتماد مانے جاتے تھے۔ ان کا چرچا عرب میں اور ان کی وجہ سے ممالک متصلہ میں ضرور تھا لیکن نوشیرواں عادل کے وقت جو امور پیش آئے وہ ایسے اور روشن تھے کہ کسی کو انکار کی گنجائش نہ تھی۔ اور اسی وجہ سے یہ علم درجۂ یقین تک پہنچ کر اہل فارس میں راسخ ہوگیا تھا۔

نوشیرواں کے بعد اس کا پوتا پرویز تخت سلطنت پر بیٹھا اس کو بھی متواتر ایسے ہی واقعات پیش آتے رہے اور اس کے دربار کے کثیر التعداد کاہنوں اور نجومیوں نے بھی ان آثار کو مبعوث ہونے والے نبی کا پیش خیمہ بتلایا۔ جن کی امت ملک فارس پر حکمرانی کرے گی ان واقعات نے اس سابق علم کو اور بھی تقویت پہنچا دی۔ ہم ان کے سوا اور بہت سے وزراء و ارکین سلطنت تو خود بھی علم نجوم و کہانت میں مہارت رکھتے تھے۔ ان کو ذاتی طور پر بھی اس کا علم تھا اور اسی لئے وہ تقلیداً نہیں بلکہ اپنے مشاہدات کی بنا پر اسلام کو سمجھ کر اس کی طرف مائل تھے۔ ان سب کے علاوہ ظہور اسلام اس وقت تک جس قسم کے حالات خود ملک عرب میں پیش آئے فتوح شام و عراق کے وقت دیکھے گئے اور مسلمانوں کو خالق و مخلوق کے ساتھ معاملات اور اپنے دشمنوں اور حریفوں کے ساتھ برتاؤ۔ ان سب باتوں کی وجہ سے خود بخود بلا کسی زور کے یہ امر ذہن نشین ہوتا گیا کہ اسلام ایک زبردست قوت ہے جو تمام قوتوں پر غالب آکر رہے گی اور مسلمان اپنے اندر وہ اوصاف رکھتے ہیں جن کی خوبی کا سکہ اسی طرح بیٹھتا چلا جائے گا

(باقی صفحہ ۵)

...کے حالات صفحہ ... سے آگے

...کہ اگر معاہدہ ثبت نہ ہوگی ... تھا
...یا۔ وہ پوری ... قوم میں سلام کا خیر مقدم
... ہوتی تو بھی اس کے حلقہ میں داخل
... کے ساتھ بد عہدی کیا اور نہ کبھی ...
...ثبت تحریر کیا۔ وہ صداقت سے معاملہ
... پر بھی تھی اور ... ان کو ہر قسم
...پنی پوری قوت سے مقابلہ کرتے تھے
...عدے کا ایک سا ... تھا۔ اس سے
...اوصاف تھے جن کا بے اختیاری اثر

...کے کمال اخلاق۔ حسن معاملہ صلح پسندی جب ان
...نہیں ورغبت۔ احکام شرع کی پابندی۔
...کے جواد صاف حسنہ کے ساتھ متصف ہونے
...کے ذہنوں میں یہاں تک راسخ ہوگیا تھا۔
...عام بھی ان کے ان اوصاف کے اعتماد
...کا کام با استفسار کر بیٹھتا تھا۔ اور
...کے برتاوے سے مطمئن تھے کہ ذرا سا
...وال کو بالکل ان کے حوالے کرنے کے
...تے تھے۔ اور مسلمان ادنیٰ آدمی کی بات کا بھی یہی
...چونکہ قدر عہد و داری بات کا۔ ذیل کا واقعہ
...ت میں ہے۔ جس سے بڑھ کر امن پسندی
...کوئی شخص کسی قوم میں کسی ملک میں کسی زمانہ میں
...

...فتح کرنے کے بعد جندی سابور کا محاصرہ
...کافرین حملہ کرتے تھے اور کچھ نہ کچھ لڑائی ہوتی رہی
...میں ایک دن صبح کو مسلمانوں نے دفعتہً یہ بات دیکھی
...دروازے کھول کر باہر نکلنے شروع ہو گئے۔ اور اپنے
...سے خرید و فروخت کرنے کے لئے دوکانیں بھی لے آئے
...کو دیکھ کر سخت متعجب و متحیر تھے۔ کہ یہ ماجرا کیا
...غالبی سے غارت پر عمل کرکے بجائے اس کے کہ ان پر
...یافت کیا کہ تم اس طرح بلا کھٹکے کیسے چلے آئے۔
...کہ تم نے ہم کو امن دیا۔ اور امن کا رقعہ لکھ کر
...مسلمانوں نے کہا ہرگز ایسا نہیں ہوا۔ ان لوگوں نے
...نہیں ہوتے۔ ہمارے پاس یہ رقعہ موجود ہے۔ تحقیق سے
...غلام نے جو محصورین ہی کا ہم قوم تھا۔ امان کا
...پھینک دیا۔

...نے محصورین سے کہا یہ ایک غلام کا فعل ہے۔
...کہا ہمیں معلوم نہیں۔ تم میں غلام کون ہے اور آزاد
...اعتماد کرکے چلے آئے۔ تمہارا جی چاہے تو عہد شکنی
...کرکے چپ ہو رہے۔ اور حضرت عمرؓ کی طرف
...جواب آیا۔
...عظم الوفاء فلا تکونون
...حتی تعوماً دمتم فی شک
...وهم وفوا الصبر فوا فوا لهم

والنصر فوا لهم فر

ترجمہ اللہ تعالیٰ نے وفا داری کی بڑی عظمت بیان فرمائی ہے
اور تم لوگ کبھی وفادار نہیں کہلائے جا سکتے۔ جب تک تم ایسی حالت
میں بھی وفائے عہد نہ کرو۔ کہ تم کو شک ہو کہ آیا ہم پر وفائے عہد لازم ہے
یا نہیں۔ ان کے عہد کو نافذ کرو۔ اس پر مسلمانوں نے عہد کو پورا کیا۔
اور وہاں سے واپس ہو گئے۔

ظاہر ہے کہ اگر غلام کو یہ اطمینان نہ ہوتا۔ کہ جو کچھ میں کر
گذروں گا۔ اس کو مسلمانوں کا سپہ سالار پورا کرے گا۔ تو وہ
اپنی قوم کو کبھی خطرہ میں نہ ڈالتا۔ اور ان کو محفوظ مورچہ بندی
سے نکال کر کھلے میدان میں مسلمانوں کے رحم پر نہ چھوڑتا۔
اور خود محصورین کو یہ یقین نہ ہوتا کہ مسلمانوں میں کا ادنیٰ بھی جو
عہد کرے گا۔ اس کو وہ پورا کریں گے۔ تو وہ کبھی نہایت بےفکری
کے ساتھ بلا ساز و سامان جنگ دوکانیں اور بازار لے کر نہ نکلتے۔
وہ تو یہ سمجھ کر کہ امن تو ہو ہی گیا۔ اب چل کر ان لوگوں کے ساتھ
خرید فروخت کرکے نفع اٹھاؤ۔ تجارتی سامان لے کر آئے
تھے۔ یہ تھے مسلمانوں کے اخلاق و معاملات اور یہ تھے ان
کی شریعت کے احکام جس پر ہر شخص کو اطمینان تھا اور کیسے
نہ ہوتا۔ جبکہ ان کی شریعت کا مسلم مسئلہ تھا۔

يَدُ المسلمين واحدة تسعى بذمتهم
ادناهم

مسلمانوں کا قبضہ ایک ہے۔ ان کے عہد کے واسطے
ادنیٰ بھی سعی کرتا ہے)

(باقی آئندہ)

بقیہ اداریہ

بڑھتے بڑھتے اور وضع و قطع بدلتے بدلتے بڑا
کیڑا۔ پھر مثلاً مینڈک، پھر بلی۔ پھر لنگور بن گیا
آخرکار لنگور کی دم کم ہوتے ہوتے بالکل کٹ گئی
اور وہ غیر محسوس کیچڑ کا کیڑا حضرت انسان بن گیا
ڈارون نے اسکو صرف ایک نظریہ کے حد تک کہا
لیکن ضعیف الاعتقاد لوگوں نے اسکو نظریہ سے
بڑھا کر یقین و عقیدہ کا درجہ عطا کر دیا۔ بعضوں
نے بڑے فخر و مباہات سے اپنے اس ڈارونی علم
کو قرآن پاک کی تفسیر بنا کر علماء دین پر خوب
کیچڑ اچھالا۔ ماضی قریب میں علامہ مشرقی نے اپنے
تذکرہ میں اس کو درج کیا۔ پھر دو قرآن کے
مصنف نے وہاں سے نقل کرکے اسکو اپنایا اور
قرآنی عقیدہ قرار دیا۔ ڈارون اور اس کے ہزاروں
ماننے والوں نے خود کو نظریہ کی حد تک کیڑے
اور بندر کی ترقی یافتہ اولاد کہا اور یہ لوگ اپنے
پیشرو پر سبقت لے جا کر اس کو عقیدہ اور
قرآن کا مفہوم قرار دینے لگ گئے سہ

کہا منصور نے خدا ہوں میں
ڈارون بولے بوزنہ ہوں میں
ہنس کے کہنے لگے میرے اک دوست
فکر ہر کس بہ قدر ہمت اوست (اکبرؔ)

غلام غوث ہزاروی

حکومت فرانس اور اسلامی حکومتوں کا فرض

از حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب مدظلہ

تقریباً عرصہ چھ سال سے فرانس کی حکومت الجزائر میں آگ
برسا رہی ہے۔ الجزائر کے باشندوں کا قصور صرف یہ ہے کہ
وہ اپنا پیدائشی حق مانگتے ہیں۔ حکومت فرانس جیسے کسی صورت
میں بھی دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ امریکہ برطانیہ کے ساتھ
ساتھ بعض مسلم ممالک بھی الجزائر کے حق میں زبانی جمع خرچ
کرتے رہتے ہیں۔ لیکن عملاً حکومت فرانس کو منوانے کے لئے
کوئی موثر اقدام نہیں کیا جاتا۔ اہل مغرب سے کیا گلہ کیا جائے
مگر مسلم ممالک کی یہ سرد مہری اخوت اسلامیہ کے دعوے کے
ساتھ کسی طرح بھی حق بجانب قرار نہیں دی جا سکتی ممالک
متحدہ کی جنرل کونسل نے الجزائر کے مسئلہ کو حال ہی میں جس
طرح ناکامیاب بنایا۔ اس سے ان کی ہمدردی قطعاً بے نقاب
ہو گئی ہے۔ ہمارے خیال میں وقت آگیا ہے کہ وَاتَّقُوا
فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا الآیۃ کے پیش نظر
عذاب الٰہی سے ڈر کر مسلم دول اور عوام دونوں ان مظلوموں
کے حق میں پر امن مگر پرزور مطالبہ کریں

حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی کا مشورہ

محترم سربراہ حکومت جنرل محمد ایوب خان نے ایک انٹرویو میں
یہ امید دلائی ہے کہ وقت آنے پر وہ بہترین آئین تیار کرنے کا انتظام
فرمائیں گے اس سلسلہ میں عرض ہے کہ پاکستان ایک اسلامی
حکومت ہے جس کی بنیاد کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے
نفاذ پر رکھی گئی ہے۔ اس کا نیا آئین مدون کرتے وقت آئین ساز
میں ایسے لوگوں کا لیا جانا ضروری ہے جو قانون اسلام کے ماہر
اور امامت کے تقاضوں کو بھی سمجھتے ہوں۔ تاکہ اس آئین کے مطابق
کی مجوزہ حکومت صحیح معنوں میں اولی الامر کی مصداق ہو۔ جس کی
اطاعت کا قرآن حمید نے واولی الامر منکم میں حکم دیا ہے۔
اس قسم کا آئین اپنا آئین قرار دیا جا سکتا ہے۔ اسی قسم کے آئین
کو یہ کہہ سکتے ہیں کہ کسی اور آئین کی نقل نہیں ہے جس کا کہ جنرل
محمد ایوب خان صاحب سربراہ مملکت نے اپنے ایک بیان میں اعلان
فرمایا ہے۔

حضرت علامہ خالد محمود بری کر دیئے گئے

تمام مسلمان بالعموم اور قارئین ترجمان اسلام اور
علماء کرام بالخصوص یہ خبر سن کر بہت
خوش ہوں گے کہ ان بیلکن عہد حکومت
میں جناب علامہ خالد محمود سیالکوٹی
کو ۱۵ ماہ قید کی جو سزا ہوئی تھی۔ اس
کے خلاف ڈسٹرکٹ سیشن گوجرانوالہ نے علامہ
موصوف کی اپیل منظور کرتے ہوئے انہیں
۱۵۴ الف کے جرم سے بری قرار دے
دیا ہے۔ ادارہ ترجمان اسلام اس باعزت
بریت پر انہیں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے اور دوستوں کا
بالعموم اور گوجرانوالہ کے دوستوں کا بالخصوص شکریہ ادا
کرتا ہے جنہوں نے مقدمہ کی پیروی میں ہر مرحلے
پر پورے تعاون کا ثبوت دیا۔

حکما کا صفحہ

اطبا و حکماء سے درخواست - اخبار ترجمان اسلام کے عملہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ایک صفحہ اطبا، حکماء اور فن طب کی خدمت کے لئے وقف کر دیا جائے کہ ہے۔ کہ اطبا نے اپنے فن کے ذریعہ اسلام کی بڑی خدمت کی ہے۔ ایک زمانہ تھا۔ کہ وہی افراد جو مسلمانوں کی دینی و روحانی تربیت کیا کرتے تھے۔ وہی ان کی بدنی اور جسمانی خدمات بھی انجام دیتے تھے۔ اور محترم مرحوم حکیم محمد اجمل خان کے پیش نظر طبیہ کالج سے پہلے یہی بات تھی۔ کہ علماء جو اسلامی مدارس سے فارغ ہو کر معیشت کے سلسلہ میں مستغنی کرنے کی کوشش کی جائے۔ بہرحال حکماء و اطباء کرام کی ترقی، عزت اور کارکردگی کی قابلیت سے اہل اسلام کو ہر طرح سے فوائد پہنچنے کا یقین ہے۔ اس لئے ان کی خدمت میں داخل اور اسلام کی خدمت ہے۔ ان کالموں میں حکماء و اطباء کے مضامین۔ سوالات و جوابات، طبی مباحث، نسخہ جات اور تحقیقی حقوق کی ساتھ شائع ہوتی رہیں گی۔ ان تمام حضرات سے فن سے تعلق رکھتے ہیں۔ درخواست ہے۔ کہ وہ اس اخبار کو جو مغربی پاکستان کے تقریباً تمام اضلاع میں جاتا ہے۔ اپنا اخبار سمجھیں اور اس سے مناسب خدمت لیں۔

پہلی خدمت - ہم امت کے اس بہترین گروہ اور اس شریف پیشے کے اس خوش اخلاق حاملین سے بڑی دلسوزی سے یہ عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ جنگ اقتدار، غلط مسابقت اور رسا کشی کے شغل کو خدا تعالیٰ کے لئے ترک کر دیں۔ ایک بورڈ اب بن چکا ہے۔ اس کو چلنے دیجئے، بلکہ باہمی تعاون سے اس کے ہاتھ مضبوط کیجئے۔ آئندہ چل کر آپ حضرات کے منشاء کے مطابق تمام باتوں کی اصلاح انشاء اللہ ہوتی رہے گی۔ آراء میں اختلاف ہو سکتا ہے۔ اور یہ معیوب نہیں ہے۔ لیکن اختلافات سے مخالفت پر اتر آنا۔ پھر اس کو مستقل طور پر ہمیشہ کے لئے قائم رکھنا کے مطابق ہے۔ اور نہ ہی اس فن شریف کے حق میں مفید۔

یہ کتنے افسوس کی بات ہے۔ کہ بعض بزرگ طبی بورڈ کی مخالفت اور اس سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اور بعض حضرات اس کے ساتھ ہی اس بورڈ یا حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ رجسٹریشن کی فیس زیادہ ہے کم کی جائے۔ محترم بزرگان قوم! آپ اکٹھے بیٹھنا شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ تمام باتیں آسان فرما دیں گے۔ ہماری یہ درخواست صدا بصحرا ثابت ہوگی۔ جب تک کوئی ایک بندۂ خدا فداکار ہو کر دونوں فریق کے بزرگوں کو اکٹھا کرنے اور باہمی مکالمہ کے ذریعہ شکر رنجی یا اختلاف ختم کرنے کے لئے میدان میں نہ نکل آئے۔ دیکھئے۔ یہ سعادت کس کے حصہ میں آتی ہے۔ (غلام غوث ہزاروی)

نزلہ وزکام

از حکیم ذو القرنین صاحب بیڈن روڈ لاہور

دماغ کا فضلہ ناک کی راہ بہے تو زکام۔ اگر حلق کی طرف گرے تو نزلہ۔

اسباب - دماغ میں زیادہ گرمی یا ٹھنڈک کا اثر ہونا۔ سرد ہوا کا لگنا۔ سرد پانی میں بھیگنا۔ دماغ اور اعصاب کی کمزوری۔ گرم سرد اشیاء کا زیادہ استعمال۔ آرام طلب لوگ بہ نسبت محنتی اور قوی آدمیوں کے زیادہ تر اس مرض میں مبتلا رہتے ہیں۔

علامات - اعضاء شکنی۔ دردسر۔ ناک میں خارش اور سوزش۔ حواس کند۔ منہ بدمزہ ہو جاتا ہے۔ کسی کام کاج کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ آواز بھرائی جاتی ہے۔ کھانسی کا ٹھسکہ بار بار اٹھتا ہے۔ خفیف بخار ہو جاتا ہے۔ نبض سریع چلتی ہے۔ زبان میلی اور بھوک زائل ہو جاتی ہے۔ پیشاب سرخ اور تھوڑی مقدار میں ہوتا ہے۔

علاج سے غفلت کا نتیجہ :- ان امراض سے غفلت بالکل نہ کرنی چاہئے۔ کیونکہ اس کے بگڑنے سے نمونیا۔ نزول الماء درد سر۔ سرسام جیسی بیماریاں لاحق ہونے کا اندیشہ ہے۔

علاج :- نزلہ و زکام ایک دم بند کرنے کی کوشش مت کریں۔ بلکہ مادہ کو بہہ جانے دیں۔ اور مندرجہ ذیل نقوع دیں :-

گل بنفشہ سات ماشے۔ عناب ۵ دانے۔ لسوڑیاں ۹ دانے تخم خطمی ۷ ماشے۔ گاؤزبان ۵ ماشے۔ رات کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں بھگوئیں۔ اور صبح مل چھان کر خمیرہ بنفشہ کو ملا دیں۔

جوشاندہ نزلہ حار و سرد دو کے لئے بھی تین ماشے۔ عناب ۵ دانے۔ لسوڑیاں ۹ دانے پانی میں خفیف سا جوش دے کر شربت بنفشہ دو تولے داخل کر کے پلا دیں۔ اور کبھی بہی دانہ کے بجائے گل بنفشہ سات ماشے ملا دیں۔

نزلہ و زکام میں گاؤزبان ۵ ماشے گل گاؤزبان ۳ ماشے عناب ۵ دانے رات کو پانی میں بھگو کر صبح جوش دیں۔ مل چھان کر خمیرہ بنفشہ دو تولے حل کر پلائیں۔ تر کھانسی ہو تو ملٹھی صاف شدہ ۵ ماشے خشک کھانسی ہو تو لسوڑیاں ۹ دانے بڑھائیں بلغم زیادہ ہو تو ابریشم کو یہ زوفا خشک تین تین ماشہ اضافہ کریں۔ بخار ہو تو خاکسی ۵ ماشے چھڑکیں۔

تقویت دماغ کھانسی اور نزلہ میں بے حد مفید ہے :-

خمیرہ گاؤزبان ۵ تولہ ورق نقرہ یک عدد میں لپیٹ کر شیرہ عناب ۵ دانے۔ گاؤزبان ۵ ماشے۔ عرق گاؤزبان ۱۲ تولے میں نکال کر شربت بنفشہ ۲ تولے ملا کر پلائیں۔

حریرہ برائے مقوی دماغ کھانسی وغیرہ میں بے نظیر ہے مغز بادام ۵ دانے۔ تخم کدو شیریں ۶ ماشے۔ نشاستہ ۶ ماشے۔ صمغ عربی ۶ ماشے۔ پوست ۶ ماشے مصری ۳ تولے سفید میں گھوٹ کر آگ پر پکائیں۔ جب قوام درست ہو جائے اتار کر پئیں۔

دائمی نزلہ زکام کے لئے کشتہ مرجان جواہر والا ۴ رتی۔ خمیرہ گاؤزبان عنبری ۵ ماشے میں ملا کر صبح کے وقت کھلائیں بعد غذا جوارش جالینوس ۷ ماشے کھلائیں۔ سوتے وقت برشعشا ۴ رتی۔

حب شفا - طب یونانی کی مایہ ناز اکسیر جو نزلہ زکام کھانسی کو جڑ سے اکھاڑتی ہے۔ تخم دھتورہ تین تولہ۔ ریوند چینی ۲ تولہ، سونٹھ تولہ گوندکیکر تولہ۔ تمام ادویہ کو الگ الگ کوٹ چھان کر گوند کو علیحدہ پانی میں حل کر کے پھر تمام ادویہ کو ملا کر حبوب بقدر چنے کے بنالیں۔ خوراک ایک گولی۔ غذا لطیف اور زود ہضم دیں۔ مثلاً مونگ کی دال۔ پالک کا ساگ۔ بکری کا شوربا۔ اور چپاتی۔ انڈا نیم برشت۔ پرہیز اوبجا بولنا۔ کثرت محنت دماغی۔ سرد پانی۔ سرد ہوا تیل۔ ترشی و غلیظ اشیاء سے۔

پسرور میں طبیہ کمیٹی کا قیام

اطبائے پسرور کے ایک اجتماع میں اطبا یونانی و آیور ویدک کی طبیہ کمیٹی کی تشکیل ہوئی۔ اور مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب کئے گئے۔ صدر حکیم اقبال شاہ بخاری۔ نائب صدر حکیم عبداللطیف مالی پوری۔ جنرل سکرٹری حکیم ذوالفقار علی شاہ، پراپیگنڈہ سیکرٹری حکیم سراج دین۔ خزانچی حکیم عبدالحمید تحصیل پسرور کے اطباء سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ کمیٹی سے الحاق کریں۔ تاکہ رجسٹریشن کے سلسلہ میں ہر ایک کو سہولت اور معلومات فراہم کی جا سکیں۔

پوسٹ ماسٹر جنرل توجہ فرمائیں

حکومت پاکستان کی طرف سے یونانی اطبا اور ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کی رجسٹریشن کی تاریخ مقرر ہوتے ہی بورڈ کی شرائط کے مطابق ایک روپیہ بابت کے پوسٹل آرڈر کی خریداری ترقی ۴۴ طور پر زیادہ ہو گئی ہے۔ مگر اب حالت یہ ہے۔ کہ ڈاکخانہ کی برانچوں میں مذکور پوسٹل آرڈر نایاب ہیں جنرل سے بالکل قلیل سی تعداد میں شہر کی برانچوں میں بھجوائے جو اسی وقت ہاتھوں ہاتھ بک جاتے ہیں اور ایک بہت اور ہومیوپیتھ ڈاکٹروں کی تعداد کو روزانہ خالی ہاتھ پڑتا ہے۔ اس وقت صاحب جنرل پوسٹ آفس

صفحہ حکما کا خیر مقدم اور خدمات کی پیشکش

از ابو یوسف حکیم شیخ قمرالدین صاحب سابق پروفیسر مکرمی ایڈیٹر صاحب! اسلام مسنون! ترجمان صفحہ حکما کے لئے وقف کر کے ترجمان الحکماء بنانے کی ہی نہیں بلکہ نہایت نازک دور میں طب و اطبا کی خدمت بھی ہے۔ اس وقت کوئی ایسا اخبار نہیں کا اخبار یا ترجمان کہا جا سکے۔ جس کی کو آج تک اطبا تھے۔ اسے پورا کر کے آپ نے نہ صرف اطبا بلکہ احسان عظیم فرمایا ہے۔

اب اطبا کا فرض ہے کہ وہ اس اخبار کی سرپرستی کر کے ترجمان کو صحیح معنوں میں ترجمان الحکما فرمائیں۔ امید ہے کہ میری یہ صدا بصحرا نہ ثابت ہو کی کثرت سے اخبار کی سرپرستی کی۔ (جو حقیقتاً فن طب ہوگی۔) تو میں نصرت طبی ریسرچ لیبارٹری کی جانب ترجمان الاسلام کو یہ پیشکش کرتا ہوں۔ کہ انشاء اللہ جواہر پارے ان کی خدمت میں بغرض اشاعت پیش کہ فن طب سے دلچسپی رکھنے والے حضرات ان سے مستفید اور انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی کے ساتھ فلاح کر سکیں گے۔ ان جواہر پاروں میں تمام اوراق بھی شامل ہیں۔ اخبار کی خریداری بہرحال اطبا کے لئے نہ رہے گی۔ بلکہ آم کے آم اور گٹھلیوں کے دام والی جس قدر جلد اطبا اس کی مستقل خریداری معقول اسی قدر عجلت کے ساتھ جواہر پاروں کا سلسلہ شروع

والسلام۔ حکیم شیخ قمرالدین
نصرت طبی ریسرچ لیبارٹری

غلامی کے پاسپورٹ

ننگِ انسانیت گورہ قومیں

اگر آپ یہ سمجھنا چاہتے ہیں کہ گورہ قوموں کے جتنے دعاوی انسانی فلاح و ترقی یا عالمی امن و مساوات کے ہیں سب بے معنی اور صرف خودغرضی پر مبنی ہیں۔ اور اگر ان کے ذاتی اغراض یا قومی مفاد وابستہ نہ ہوں تو پھر ان میں اور عام جانوروں میں کوئی نمایاں فرق نہیں رہتا تو آپ اقوام کی آزادی اور عالمی امن کے ان مدعیوں کی مہر سکوت ملاحظہ کریں جو وہ اپنے مونہوں پر الجزائر کے سلسلہ میں لگائے ہوئے ہیں۔ اور اگر انسانی مساوات کے سلسلہ میں ان کے دعاوی کی صداقت ... کے تراز و میں تولنا چاہتے ہیں تو آپ مندرجہ ذیل مضمون پڑھیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ جنوبی افریقہ میں گورے رنگوں میں انسان نہیں یا حیوان دیکھتا اقوام متحدہ ان واقعات کی موجودگی میں عالم انسانی کا دن منانے ... انسانیت ... کے تقاضوں سے بے پرواہ ہوئے ہیں۔

(ادارہ)

... نسلی امتیاز: جنوبی افریقہ میں اپنے ... ۱۶ دسمبر ... یہاں کئی سال سے یہ دستور ہے کہ رنگدار مردوں کو ... جن کو وہ "غلامی کے پاسپورٹ" کہتے ہیں اب ... کے لئے بھی رائج کر دیا گیا ہے۔ کاغذ کے ان ... پاس رکھنے سے جن پر صرف نام اور ذاتی تفصیلات ... آدمی بے عزتی اور بعض اوقات زدوکوب سے ... سالہاسال سے مردوں کو ہر وقت یہ شناختی کاغذ اپنے ... مجبور کیا گیا ہے۔ لیکن یہ ایسی چھوٹی چیز ہے کہ آسانی ... یا آدمی اسے گھر پر بھول سکتا ہے۔ یہاں ہر روز ... ایک ہزار آدمی ایسے پاس نہ رکھنے پر گرفتار ... گرفتاری کے بعد تھانہ کے جا کر ان سے پوچھ گچھ ... ان کو اچھی طرح مارا پیٹا جاتا ہے۔ اب اس قاعدہ ... عورتوں پر بھی ہونے لگا ہے۔ چنانچہ کیپ ٹاؤن میں ایک ... عورتوں کو ان کے گھروں سے یا بازار میں خریداری ... گرفتار کیا گیا ہے، ان کو تھانے لے جا کر ... ہے۔

... واقعہ بال بچوں والی ایک بیچاری عمر کی انسان بی عورت ... کے ساتھ پیش آیا۔ وہ ایک ادھیڑ عمر عورت ہے جو اپنے بیمار بچی ... گھر ہسپتال ... پولیس والوں نے روکا ... شناختی کارڈ نہ دکھا سکی تو سیدھا پولیس اسٹیشن ... لے جایا گیا۔

... سامنے کپڑے اتار دینے کا حکم دیا گیا۔ وہ یہ سن ... انکار نہ کر سکی اس نے حکم کی تعمیل کی۔ جب ... کپڑے اتار چکی تو اسے تیز دھار کے نیچے فرش ... گیا۔ اور ... عورتوں نے اس کی تلاشی لی کہ اس نے ... چیز تو نہیں چھپا رکھی ہے اس کے ساتھ مجرموں کا ... گیا۔ حالانکہ اس کا جرم صرف یہ تھا کہ اس سے بھول ہو ... اس کے جسم کا رنگ سیاہ تھا۔ اور یہ تنہا واقعہ نہیں ہے ... ایک ... کی کھوپڑی کے دروازے پر پہنچ چکی ... اور اس کو پکڑ لیا۔ انہوں نے ان کا کارڈ ... کپڑے پہننے کی مہلت نہ دی۔ لیکن پولیس والے ... اور اسے گھیٹے مار کر لے گیا۔ وہ اس وقت چھ مہینے ... خوش قسمتی سے جلد ہی اس کا شناختی کارڈ مل گیا ... کے لئے اپنے ڈاکٹر کے پاس جا سکی۔ ایک عورت گرجا سے واپس آ رہی تھی۔ وہ اپنی انجیل گرجا میں چھوڑ آئی تھی۔ اور اسی میں اس کا شناختی کارڈ تھا۔ پولیس والوں نے اسے پاس لینے کے لئے گرجا واپس جانے کی اجازت نہیں دی۔ اسے قیدخانہ میں ڈال دیا گیا۔ اور اس کے ان چھوٹے چھوٹے بچوں کی پروا نہیں کی گئی جو شہر کے قریب نواحی علاقہ میں اکیلے تھے۔

پاسوں کا اجراء ایک نزلہ سے کم نہیں ہے۔ عورتوں کو سارا سارا دن ایک قطار میں کھڑا رکھا جاتا ہے۔ بعض کو دوسرے دن پھر آنا پڑتا ہے۔ متعلقہ افسران عورتوں سے بدتمیزی سے پیش آتے ہیں۔ ایک عورت سے کہا گیا کہ تم کالی بچے پیدا کرتی ہو۔ اب اپنے شوہر کے ساتھ سونا چھوڑ دو۔ افریقی عورتوں نے وزیراعظم کے نام ایک خط میں اس بدسلوکی کی شکایت کی ہے۔ انھوں نے ایک وفد بھی بھیجا تھا۔ لیکن وزیراعظم نے ملاقات سے انکار کر دیا۔ افریقن نیشنل کانگریس نے بھی احتجاج کیا ہے۔ لیکن یہ بدسلوکی جاری ہے اس کے خلاف مہم چلانے والی سترا نہیں ملیں گی۔ پاس ... جرائم پر پابندی ... جنوبی افریقہ ... انہوں نے کہا ہے کہ یہ پابندی ہماری گھریلو زندگی کو تباہ کر دے گی۔ کاغذ کا یہ ... عوام کیلئے ناقابل برداشت بوجھ ہے۔

قابل توجہ ممالک جناب جنرل احمد ایوب خاں صاحب صدر پاکستان

منجانب مہاجرین تحصیل کوٹ، ضلع میانوالی

حکومت نے جس تیزی اور عزم کے ساتھ مہاجرین کی آبادکاری کے مسئلہ کو عملی جامہ پہنانے کا بیڑہ اٹھایا ہے وہ قابل ستائش ہے۔ اب تک گذشتہ انتظامیہ کی لاپرواہی کی وجہ سے ٹالا جا رہا ہے۔ موثر اور جامع منصوبہ بند طریقہ پر کارروائی ہو رہی ہے۔ اعلیٰ دیانتداری کے اقدام کو قومی سطح پر لایا جا رہا ہے۔ زرعی اصلاحات ناقدین کے اس گروہ کے مفادات پر ضرب کاری لگائی جا رہی ہے جن کی وجہ سے ملک میں جمہوریت پامال ہوئی۔ بوگس اور مبالغہ آمیز دعاوی کا قلع قمع کر کے حقیقی حقداروں کو حقوق دینے کا تہیہ کیا جا چکا ہے۔ اس سلسلہ میں کچھ دقائق ایسے بھی ہیں جن کی طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ لہذا ہم انھیں حکومت کے گوش گذار کرنا چاہتے ہیں۔

(۱) متروکہ مکانات کے کلیم داخل کرنے کے سلسلہ میں اردیننس ۱۹۵۶ء میں دیہات کے لئے یہ شرط عائد کی گئی تھی کہ صرف ایسے یونٹ کا کلیم داخل کیا جا سکتا ہے جس کی لاگت کا تخمینہ سنہ ۱۹۴۷ء میں دس ہزار روپیہ سے کم تھا۔ اس قاعدہ سے دیہاتیوں کو سخت نقصان پہنچا جبکہ پاکستان بننے سے ہیں ان کی قربانیاں یکساں ہیں۔ اور رہائشی مکانات بھی ہر دو طبقات کے تھے۔ یہ امتیاز یہاں شک کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ دار و نشتر بد عنوانیوں کا اس لئے دیہاتیوں کو دس ہزار روپیہ کی قید سے مستثنیٰ قرار دے کر ہر ایک کو اپنی حیثیت کے مطابق کلیم داخل کرنے کی اجازت عنایت فرمائی جائے۔

(۲) داخل شدہ کلیم میں کلیمز نے جو قیمت لکھی تھی وہ تسلیم کیا جائے کہ وہ اتنی مکان تھا مگر اس کے متعلق کیا جاتا ہے کہ تسلیم شدہ مکان کی قیمت دس ہزار روپیہ کے نامعلوم سے کم بنتی ہے۔ تو چونکہ کلیم تسلیم کیا گیا ہے۔ لہذا ایسا کلیم بھی تصدیق شدہ ہی کی فہرست میں شامل رکھا جائے اور ہرگز ایسا کلیم مسترد نہ کیا جائے۔

(۳) داخل شدہ کلیم میں ایک یونٹ کی قید کو ختم کر دیا جائے۔ اگر کسی دعویدار کے دو تین یونٹ ملا کر دس ہزار روپیہ کے معیار پر پورے اترتے ہوں تو وہ کلیم تصدیق شدہ ہی تسلیم کیا جائے۔

(۴) جن دعویداروں کے کلیم کو کلیمز کمشنر صاحب نے محض اس بنا پر مسترد کر دیا کہ تصدیق شدہ رقم دس ہزار سے کم بنتی ہے تو ایسا دعویدار اگر شہری آبادی میں رہائش پذیر ہو تو ایسے مکان سے سبب دخل نہ کیا جائے بلکہ تصدیق شدہ رقم اور مقبوضہ املاک کی حیثیت کا موازنہ کیا جائے۔

(۵) پیراگراف نمبر ۴ کی ہدایات کے تحت تلافیات میں سے ہو لوگ مہاجر ... ایک عرصہ گزرا ہے شہروں میں آباد ہیں اور انھوں نے دیہات کے کلیم محض اس بنا پر داخل نہ کئے ہوں کہ وہ دس ہزار روپیہ کے معیار پر پورا نہیں اترتے تو ان کی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے انھیں اپنی اپنی حیثیت کے مطابق اب کلیم داخل کرنے کی اجازت عنایت فرمائی جائے۔

(۶) یہ مطالبہ کیا جاتا ہے کہ جو ... دسمبر ۱۹۵۵ء تک ڈپٹی کلیمز کمشنر (ایڈمنسٹریشن) ... کراچی کو روانہ کرتے ہیں۔ ان میں مسترد شدہ ... کی وضاحت کی گئی ہے۔ حالانکہ مسترد شدہ کے تحت بھی بیشتر کلیمز دس ہزار روپیہ کی تصدیق شدہ ہے۔ انہیں بھی مسترد شدہ ... کے برابر تصور فرماتے ہوئے اسی فہرست میں شامل رکھا جائے۔

(۷) پیراگراف ... پر پوری اور خصوصی توجہ مبذول فرمائی جائے۔

منجانب مہاجرین تحصیل کوٹ بذریعہ (حافظ) ناصر الدین (مولانا) محمد سلیمان بقلم خود (حافظ) جمیل احمد بقلم خود۔

طبی مشورہ مفت

نزلہ، زکام، کھانسی، دمہ، اختلاج قلب، فالج، لقوہ، جوڑوں کا درد، فساد خون، لیکوریا، ذیابطیس اور ہر قسم کی جسمانی کمزوریوں کا علاج نہایت غور و فکر سے کیا جاتا ہے۔ طبی مشورہ اور فہرست ادویہ مفت طلب کریں۔

جوابی امور کیلئے جوابی کارڈ آنا چاہیئے

ناظم دواخانہ انیس الشفا
بیڈن روڈ۔ لاہور

متفرق خبریں

پولیس کے سپاہی کو تین سال قید سخت

جھنگ۔ ۱۵ دسمبر۔ ایک مقامی عدالت نے ایک لڑکی سرداراں کے اغوا اور اس کی آبروریزی کے مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے پولیس کے ایک سپاہی عطاء اللہ کو تین سال اور اس کے دو ساتھیوں بخشو اور صادق شاہ کو چھ چھ سال قید بامشقت کی سزا کا حکم سنایا۔

پٹواری کو پانچ سال قید سخت

ڈیرہ غازیخاں، ۱۵ دسمبر۔ اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ میاں عنایت مولا قریشی نے تحصیل راجن پور کے اللہ دسایا پٹواری کو دو سو روپیہ رشوت لینے کے الزام میں زیر دفعہ ۱۶۱ پانچ سال قید سخت کی سزا کا حکم سنایا۔

ہائیکورٹ نے بیوی کو شوہر کے حوالے کردیا

لاہور۔ ۱۵ دسمبر۔ ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس ایس۔ اے محمود نے آج موضع آج گل امام تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ کے ایک شخص سید اعجاز حسین شاہ کی درخواست حبس بیجا جزوی طور پر منظور کرتے ہوئے اس کی مبینہ بیوی کو اس کے حوالے کردیا۔

عطا محمد نے اپیل دائر کردی

ہائیکورٹ نے اپیل کی تاریخ سماعت ابھی مقرر نہیں کی ہے۔ لاہور۔ ۱۵ دسمبر۔ ڈاکٹر ظفان صاحب کے مبینہ قاتل نے آج سیشن جج لاہور کے اس حکم کے خلاف جس میں اُسے سزائے موت کا حکم دیا گیا ہے۔ ہائیکورٹ میں اپیل دائر کردی ہے۔

پٹواری گرفتار

نارووال پولیس نے حلقہ کلاس گورایہ تحصیل نارووال کے پٹواری محمد شریف کو حبس زی کے الزام میں گرفتار کرلیا ہے۔

حاجی ابراہیم کی تمام جائداد قرق کرلی گئی

گوجرانوالہ ۔۔ ضلع کے حکام نے سابق ری پبلکن پارٹی کے کونسلر اور گوجرانوالہ میونسپلٹی کے صدر راجہ ابراہیم عرف حاجی ملک کی تمام جائداد منقولہ وغیر منقولہ ۴ لاکھ روپیہ جرمانہ ادا نہ ہونے پر قرق کرلی ہے۔ یہ جرمانہ خاص فوجی عدالت نے ان پر کیا تھا یہاں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ حاجی ابراہیم کو عدالت نے پانچ سال قید بامشقت اور ۴ لاکھ روپیہ جرمانہ کی سزا مارشل لاء کے ضابطہ ۲۵ کے تحت دی تھی۔ ان کی قرق شدہ جائداد میں انصار ٹیکسٹائل مل ان کا گھریلو سامان اور ان کی کار نمبری ایل پی ایل ۴۴۴۴ شامل ہے۔ ان کی تمام منقولہ ملکیت ان کے گھر میں ہی سربمہر کردی گئی ہے۔ اور ان کے گھر والوں کے لئے ان کے مکان کا صرف ایک کمرہ کھلا رہنے دیا گیا ہے۔

سابق نائب وزیر فتح شیر لنگریال کا وارنٹ گرفتاری

منٹگمری ۔۔ مقامی پولیس نے سید اصغر علی، ولی محمد اور سلطان احمد کو ایک مقدمہ میں زیر دفعات ۳۷۹ - ۴۱۱ ۴۰۹، ۱۶۱ اور ۱۶۵ تعزیرات پاکستان اور قانون انسداد بدعنوانی کی دفعہ ۵ کے تحت گرفتار کرلیا۔

سابق نائب وزیر اور منٹگمری ڈسٹرکٹ بورڈ کے چیرمین ملک فتح شیر ابھی گرفتار نہیں ہوئے ہیں۔ اگرچہ ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری ان کے اور مزید ۴ اشخاص ناظم علی، فرزند علی برکت علی اور شیر محمد کے خلاف جاری کئے جا چکے ہیں۔

روزانہ چار انڈے دینے والی مرغی

بیکنگ ۲۲۔ دسمبر۔ یہاں چنانگ چن زرعی سکول میں ایک مرغی نے ایک دن میں چار انڈے دیے جن کا وزن ۲۰۷ گرام ہے۔ اس سکول میں جن مرغیوں پر تجربہ کیا جارہا ہے۔ ان میں سے اکثر دو سے تین انڈے روزانہ دیتی ہیں۔

تین کروڑ روپے کے غیر ملکی سکے حکومت کے حوالے

کراچی ۲۲ دسمبر۔ سرکاری اطلاع کے مطابق ۲۰ دسمبر تک، جو غیر ملکی سکے اور تمسکات وغیرہ حکومت کے حوالے کی گئی ہیں۔ ان کی مالیت تین کروڑ روپے ہے۔ ان میں وہ غیر ملکی سکے وغیرہ شامل ہیں۔ جن کی اسٹیٹ بنک کو اطلاع دی گئی۔

سالانہ جلسے

لاہوری مرزائیوں کا سالانہ جلسہ ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ دسمبر کو لاہور میں ہورہا ہے اور قادیانی مرزائیوں کا سالانہ جلسہ ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر کو ربوہ میں ہورہا ہے اور مسلمانوں کا جلسہ ختم نبوت ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ دسمبر ۱۹۵۸ء کو چنیوٹ میں ہورہا ہے حضرت مولانا احمد علی صاحب، حضرت مولانا محمد داؤد غزنوی مولانا غلام غوث ہزاروی اور علامہ خالد محمود وغیرہ تقاریر فرمائیں گے

بقیہ حکماء کا صفحہ

(از بقیہ صفحہ) مال روڈ پر ہی دستیاب ہوسکتے ہیں۔ جہاں روزانہ کافی بھیڑ لگی رہتی ہے۔ لہٰذا پوسٹ ماسٹر جنرل صاحب لاہور سے استدعا ہے۔ کہ وہ اس معاملہ میں فوری توجہ فرماکر تمام مقامی برانچوں میں معقول تعداد میں مذکورہ پوسٹل آرڈرز مہیا کرنے کا انتظام کریں۔ تاکہ یونانی اطباء اور ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کو سہولت ہو۔ اور نیز وہ رجسٹریشن کے لئے اپنی درخواستیں تاریخ مقررہ سے قبل بھجوا سکیں۔

محمد سلیم نصرت طبی ریسرچ لیبارٹری عقب شاہ محمد غوث لاہور۔

جمعیتہ الاطباء حافظ آباد کی تشکیل نو

جمعیتہ الاطباء حافظ آباد کا اجلاس حکیم قاضی غلام حسین صاحب کامل الطب والجراحت کی صدارت میں فاروق میڈیکل ہال میں منعقد ہوا۔ اور حسب ذیل حضرات کو سال نو کے لئے عہدہ داران منتخب کیا گیا۔ صدر حکیم قاضی غلام حسین صاحب کامل الطب والجراحت۔ نائب صدر حکیم ڈاکٹر محمد نواز حکیم حاذق۔ سکرٹری حکیم محمد لطیف فتحپوری۔ خزانچی حکیم محمد لطیف پروپیگنڈا سکرٹری۔ ڈاکٹر غلام محمد مجاہد۔

دواخانہ ایسوسی ایشن کے کنوینر کا انتخاب

یونانی دواخانہ جات ایسوسی ایشن کا اجلاس منعقد ہوا جس میں حکیم محمد نذیر رائے کوٹی کو کنوینر منتخب کیا گیا۔ اجلاس میں حکیم محمد نبی خاں جمال سویدا کنوینر لاہور ایسوسی ایشن پر پورے اعتماد کا اظہار کیا گیا ہے۔

مراسلت

دارالعلوم دیوبند سے رسالہ جمعیۃ

جہاں مرکزی جمعیۃ الطلباء نے طلبہ
اصلاحی کمیٹی، معائنہ کمیٹی، مصالحۃ کمیٹی
مناظرہ، شعبہ حفظان صحت قائم کیا ہے
تحریری صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے شعبہ
قائم کیا ہے۔ جس سے ایک پندرہ روزہ
شائع ہوتا ہے۔ جس میں طلبہ کے مضامین شائع
رسالہ جمعیتہ کی دس اور پچیس تاریخ کو نکلتا
کا رسالہ جمعیتہ الطلبہ ہم نے بانی دارالعلوم نمبر
رسالہ حضرت مہتمم صاحب کی خدمت میں پیش کیا
ہوئے اور رسالہ کے متعلق چند کلمات لکھ کر
فرمائی۔ ہم حضرت مہتمم صاحب قبلہ کے مشکور ہیں۔
مظفرپور (بہار) سے ایک وفد پانچ اساتذہ
ہندوستان کے مشہور مقامات کا دورہ کرتا ہوا
کو دیوبند پہنچا۔ ہم نے ان کی خدمت میں رسالہ
کیا۔ اساتذہ نے رسالہ دیکھا۔ اور اپنے اظہار
کیا۔ ذیل میں ہم حضرت مہتمم صاحب قبلہ اور جناب
صاحب پرنسپل دارالعلوم محلہ برہم پورہ مظفرپور
لکھتے ہیں۔ محمد رضوان الاعظمی مدیر رسالہ جمعیۃ
دیوبند سہارنپور ۔۔ یو۔ پی۔

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔۔

آج بتاریخ ۲۷ رجمادی الاولیٰ ۱۳۷۸ھ
کا بانی دارالعلوم نمبر دیکھا جو سیشہ کے ایک
جڑا ہوا تھا۔ یہ اس جمعیت کا پندرہ روزہ آرگن
نظم اور انھیں کے انتظام سے قلمی طور پر شائع
کی ترتیب۔ مضامین کا انتخاب عنوانوں کی خوبی
زیبی مسرت افزا ثابت ہوئی جس سے طلبہ کی تحریر
سلیقہ کا اندازہ ہوتا ہے۔ جو ہم لوگوں کے لئے
طلب علم کے زمانہ میں اگر اس قسم کے علمی اور
ان کے قلم سے نکلتے رہیں تو یہ یقیناً ان کے طالب
سے خارج نہیں۔ بلکہ علمی اضافہ کی ایک امید افزا
ہے کہ وہ اپنے اس علمی جوہر کو اسی طرح حدود
بڑھاتے اور چمکاتے رہیں گے۔ حق تعالیٰ سے دعا
علم و عمل اور سلیقہ اظہار علم میں روز افزوں ترقی عطا
انھیں علم و ادب کا مظہر اتم بنائے۔ آمین۔

وفد صوبہ بہار کی رائے

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ امابعد :۔
میں نے مرکزی جمعیۃ الطلبہ کی طرف سے نکلنے والے
رسالہ جمعیۃ الطلبہ کو اکثر مقامات سے دیکھا۔
مضامین معیاری خیالات اچھوتے اور ترتیب اعلیٰ
کی صلاحیتوں کی روشن دلیل ہے۔ مجھے امید ہے کہ
نے مزید محنت سے کام لیا تو کامیاب اہل قلم ہوکر ملک
انجام دیں گے۔ محمد احمد حسین پرنسپل دارالعلوم محلہ
مظفرپور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲۷

زیر نگرانی مفسر قرآن حضرت مولانا احمد علی مدظلہ

العلماء ورثۃ الانبیاء

ترجمان اسلام

قیمت ۲ر

جلد (۲) | ۱۹-۲۰ جمادی الثانی ۱۳۷۸ھ مطابق ۲۸ دسمبر ۱۹۵۸ء - یکم جنوری ۱۹۵۹ء | شمارہ ۵۳/۵۴

شذرات

قابل توجہ حکومت مغربی پاکستان

پرانی حکومت یا حکومتوں میں پاکستانیوں کی خانہ جنگی زوروں پر تھی۔ کیا مذہبی اور کیا سیاسی ہر طرف دھڑے بندیاں ہی نظر آتی تھیں۔ نئی حکومت کے اعلانات کے بعد حالات نے پلٹا کھایا۔ اور بڑی حد تک بہت سے تیز طبع حضرات کو اپنی عادت پر کنٹرول کرنا پڑا۔ لیکن اس میں ایسے حضرات تکلیف اس لئے محسوس نہیں کرتے تھے کہ یہ پابندی سب کے لئے یکساں تھی۔ محاسن اسلام بیان کرنے پر کس کو اعتراض ہو سکتا ہے۔ قابل بحث امر یہ تھا کہ دوسروں پر کیچڑ اچھالنا اور اس میں بھی حد سے تجاوز کرنا ملک کے لئے کہاں تک مفید یا مضر ہو سکتا ہے۔ علماء اسلام کو دین کی حفاظت کرنی ہے۔ جہاں کوئی نیا مذہب اپنی تبلیغی مساعی سے پرانے عقائد سے مسلمانوں کو برگشتہ کرنے کی کوشش یا بزرگان دین کی توہین کا ارتکاب کرے گا۔ علماء اسلام پرانے عقائد کی حفاظت اور ناموس بزرگان دین کے تحفظ کے لئے میدان میں آ جائیں گے۔

لیکن اس سے بڑھ کر کیا خوش قسمتی ہو سکتی ہے کہ اول الذکر فریق کو حکومت خود ہی پرانے اسلام پر حملہ آور ہونے اور پروپیگنڈا کرنے سے روک دے۔ ایسی صورت میں علماء کا فریضہ خود حکومت نے ادا کر دیا۔ جو اس کا بھی اسی طرح فرض ہے۔ عیسائیوں کے باطل مذہب پر فخر کرتے ہوئے شاہ انگلینڈ کو محافظ دین کہا جاتا ہے

مقام مسرت ہے کہ ربوہ میں مرزائیوں کو غیر معمولی سالانہ جلسہ کی اجازت اگر حکومت نے دی تو چنیوٹ کے مسلمانوں کو بھی حسب معمول سالانہ تبلیغی جلسہ کرنے کی اجازت دے دی۔ مگر ملک میں بعض باتیں ایسی ہیں جن سے حکومت کو غافل رکھنا ملک سے غداری کرنے کے مترادف ہے۔

ملک کی اکثریت جس کے ساتھ خود حکومت کے معزز افراد بھی وابستہ ہیں۔ نہ پریشان کی جانی چاہیئے۔ نہ اس کا دم گھٹنا چاہیئے۔ اور اس کو کھلی اجازت ہو کہ اگر اس کے حقوق پر دست درازی کی جائے تو وہ حکومت کی طرف رجوع کرے۔

یہاں ہم مغربی پاکستان کے ذمہ داران حکومت کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ربوہ کے حالیہ اجتماع میں ایک پنجابی ٹریکٹ تقسیم ہوا ہے جس کا نام (ربوہ دا ماہیا ستے ثانی یوسف ہے) کسی گلزار احمد گلزار نے لکھا ہے۔ اس کے صفحہ ۴-۵-۶ پر علماء کے خلاف سخت ریمارکس ہیں۔ ممکن ہے ہم یہ اطلاع خود پولیس پر چھوڑ دیتے۔ لیکن بعض حالات کی وجہ سے ہمیں اندیشہ ہے کہ اصل واقعات ہماری حکومت تک نہ پہنچ سکیں۔ جو اس قسم کے حالات کا تدارک کرنا چاہتی ہے۔ اس سلسلہ میں ہم جناب معلی القاب گورنر صاحب مغربی پاکستان کی خدمت میں یہ بھی عرض کریں گے کہ اخبار الفضل ربوہ کا فائل بابت ماہ دسمبر منگا کر خلیفہ ربوہ کے خطبات کا بھی جائزہ لیں آیا ان کے اعلانات پر عمل کرنے کی صورت میں علماء اسلام بھی دیہات میں جوابی تبلیغ کے لئے نہیں جا پہنچیں گے؟

اوور سیر اور ٹھیکیدار گرفتار

لاہور سی آئی اے پولیس نے کل ایک مقامی ٹھیکیدار ملک بشیر کے مکان پر چھاپہ مار کر محکمہ نہر کے دو عدد ٹیوب ویل انجن برآمد کر لئے پولیس نے ملک بشیر اور اوور سیر سردار خاں کو گرفتار کر لیا۔ دونوں انجنوں کی قیمت کا تخمینہ تیس ہزار روپے ہے

چنیوٹ میں عظیم الشان تبلیغی کانفرنس!

حسب اعلان ۲۷-۲۸-۲۹ دسمبر ۵۸ء کو چنیوٹ ضلع میں مسلمانوں کی عظیم الشان تبلیغی کانفرنس منعقد ہوئی۔ شرکاء اجلاس کو آنے جانے میں بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑا۔ کیونکہ انہی تاریخوں میں پاس ہی ربوہ میں مرزائیوں کا سالانہ جلسہ بھی ہو رہا تھا۔ تاہم دور دراز سے اہل اسلام نیز علماء کرام نے پہنچنے کی کوشش کی۔

۲۷ دسمبر کو پہلا اجلاس قبل از ظہر، دوسرا بعد از ظہر، تیسرا رات کو بعد نماز عشاء ہوا۔ پہلے اجلاس کی صدارت مفسر قرآن جامع شریعت و طریقت حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری نے فرمائی۔ اور پہلی تقریر حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی نے کی۔ آخر میں صدر محترم نے اپنے ارشادات سے مسلمانوں کو محظوظ فرمایا۔ نماز کے بعد حضرت سے بیعت کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ رات کے اجلاس میں حضرت خطیب پاکستان قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی نے اپنے مخصوص انداز میں تقریر فرمائی۔ باقی دونوں دنوں میں بھی پوری رونق رہی جلسہ کو کامیاب بنانے میں محترم حاجی حنیف صاحب اور محترم حبیب احمد صاحب اور دیگر نوجوانوں نے جو عظیم دلچسپی لی وہ قابل مبارکباد ہے حضرت مولانا ابو السیف عتیق الرحمان صاحب باوجود علالت کے اسٹیج کا انتظام کر رہے تھے۔ اجلاس میں شرکت کے لئے محترم شاعر ختم نبوت سائیں محمد حیات صاحب اور شاعر اسلام الحاج سید محمد امین صاحب گیلانی بھی پہنچ چکے تھے ضلع جھنگ اور لائل پور - سرگودھا کے علماء نے بڑی تعداد میں شرکت فرمائی۔ مدرسہ سراج العلوم سرگودھا کے طالب علم بھی آ گئے تھے مقامی دوستوں اور حضرت مولانا صالح محمد صاحب نے شیخ طریقت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھا کو اجلاس میں شریک کرنے کے لئے پوری کوشش کی مشتاقین کو ممنون کیا۔

بہرحال اجلاس بڑے کامیاب رہے۔ اللہ تعالیٰ اہل چنیوٹ بالخصوص براداری، مہاجرین اور شیخ خاندان کو اور ہمت اور اخلاص عطا فرمائے کہ وہ قرب و جوار کے مسلمانوں کے ایمان و عقائد کی حفاظت میں زندگی کے آخری لمحوں تک مصروف رہیں آمین

مفید ترین کتابیں

تصانیف مولانا زکریا صاحب مدظلہ العالی

حکایات صحابہؓ	۸ر	فضائل صدقات (حصہ دوم)	۱ر۸
فضائل ذکر	۸ر	فضائل تبلیغ	۶ر
فضائل قرآن مجید	۱۲ر	سیرت خلفاء راشدین	۸ر
فضائل نماز	۱۳ر	الرفیق فی سواء الطریق	۱ر
فضائل رمضان	۹ر	ہزار حدیث (مترجم)	
فضائل حج	۸ر		

تصانیف مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ

حسن العزیز (ملفوظات) مجلد	۱۰ر	شریعت اور طریقت	۶ر
تربیت السالک	۱۵ر	اسلام اور عقلیات	۵ر
دعوات عبدیت (حصہ دوم)	۱۲ر	(حصہ دوم)	
تعلیم الدین مکمل	۱ر۸	حیات المسلمین مع شرح	۸ر
اصلاح الرسوم	۸ر	بوادر النوادر	۱۲ر
		خطبات	۳ر

خرچ ڈاک و پیکنگ بذمہ خریدار

مہتمم ادارہ احیاء السنۃ متصل مسجد خواجگان اندرون پاک دروازہ ملتان شہر

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے پنجاب پریس لاہور میں چھپوا کر دفتر سہ روزہ ترجمان اسلام لاہور بیرون دہلی دروازہ سرکلر روڈ سے شائع کیا

تقدیر

قسط نمبر (۵)

(از غلام غوث ہزاروی)

ایک اور طرح سے

اس مسئلہ کو ایک اور طرح سے بھی بیان کیا جا سکتا ہے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام جو پیشین گوئیاں کرتے اور ہزاروں وقائع وحوادث کی قبل از وقت اطلاع دیتے ہیں۔ اس کی وجہ بھی تو یہی ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی مشیت وتقدیر کا علم وحی کے ذریعہ ہو جاتا ہے۔ جس کی بنا پر وہ اس کی اطلاع دوسروں کو کر دیتے ہیں۔ ممکن ہے کوئی سوال کرے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ کا علم حالات کائنات کے بارہ میں محیط اور بالکل صحیح ہے۔ صرف اس کے بتانے سے بتاتے ہیں۔ چونکہ علم محیط کی بحث پہلے گذر چکی ہے۔ اس لئے سوال کا جواب آسان کرنے کے لئے اس کی دوسری مثال ذکر کی جاتی ہے۔

پیغمبروں نے تو وحی کے ذریعہ اطلاع کر دی لیکن یہ نجومی رمل، جفر والے جو اپنے علم میں کمال رکھتے ہیں۔ وہ تو حساب لگا کر ستاروں کو دیکھ کر کہتے رہتے ہیں۔ جس کا صاف صاف معنی یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسباب وعلل کی ترتیب ہی ایسی بخشی ہوئی ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ نجم اعزہ کے حساب کے مطابق برآمد ہوتا ہے۔ یہ تقدیر نہیں تو اور کیا ہے۔ اگر ایک عالم کہتا ہے کہ سمندر کے لاکھوں کروڑوں مربع میل سے تمازت آفتاب سے کروڑوں ٹن وزنی پانی بخارات بن کر اٹھے گا۔ اور ہوا کے کندھوں پر سوار ہو کر ہوائی سفر طے کرتے کرتے فلاں موسم میں فلاں فلاں ملک پر برسے گا۔ اور بقول ان کے تمام عمر اسی طرح ہوتا رہتا ہے تو کیا یہ تقدیر نہیں ہے۔ بظاہر یہ سارا کام نظام شمسی کے مقررہ قاعدہ سے ہو رہا ہے۔ لیکن اگر اس نظام شمسی کا کوئی خالق وما لک ہے۔ جس نے اس کو پیدا فرمایا ہے تو لازماً یہ ماننا پڑے گا کہ سورج، خط استوا، سمندر، زمین، پہاڑ اور ہواؤں کی ہر ادا میں اس علیم وخبیر نے ایسی تدبیر وترتیب فرمائی ہے کہ اس کا نتیجہ بغیر بارش برسنے کے اور کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ یہی حال اس کی دوسری مخلوق نجوم ودیگر اجرام فلکی کی حرکات کا ہے جن کی خاص ترتیب کو دیکھ کر اس کے لازمی نتیجہ کی پیش گوئی کی جاتی ہے۔ گویا یہ بحر وبر، زمین وآسمان، چاند تارے اور ساری کائنات ایک مضبوط ومربوط نظام میں مسخر اور جکڑے ہوئے ہیں۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

ایک ماہر علوم ان اسباب کے نتیجہ کو تو قطعی قرار دیتا ہے۔ لیکن مخفی اسباب سے ناواقف ہونے کی وجہ سے انکار کرنے کی جرأت کر بیٹھتا ہے ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ نظام شمسی میں ان چند مشاہدات کے اسباب اور ان کے نتیجہ میں جو ربط ہے۔ جس کے موافق بغیر کسی کمی بیشی کے یہ چل رہا ہے۔ اسی طرح اس ساری کائنات میں رب العزت جل وعلا نے ظاہری، باطنی، جسمانی وروحانی۔ مرئی اور غیر مرئی اسباب پیدا فرمائے۔ اور ان میں ایسا ربط مقرر فرمایا جس پر لازمی طور پر وہی نتائج مرتب ہوتے ہیں جو ہونے چاہئیں اور جن کے ترتیب کے لئے احسن الخالقین نے اپنی صنع کامل سے ہزاروں لاکھوں سال پہلے وہی ترتیب قائم فرما دی ہے کل شیٔ خلقناہ بقدر (ہم نے ہر چیز (خاص اور باقاعدہ) انداز سے پیدا کی ہے)

تقدیر مبرم اور تقدیر معلّق

یہ جو اسباب وذرائع پر نتائج مرتب ہوتے ہیں۔ اس کو تقدیر معلّق کہتے ہیں۔ مثلاً کہا جائے۔ اگر زید آگ میں کود پڑے تو جل کر مر جائے گا کشتی ڈوب جائے تو سواریاں غرق ہو کر ہلاک ہو جائیں گی۔ اور ایک تقدیر مبرم کہلاتی ہے کہ زید آگ میں کود پڑے گا اور جل جائے گا کشتی غرق ہو گی اور آدمی مر جائیں گے۔

ایک ظاہر بین سمجھتا ہے کہ ہوا کا طوفان آ گیا کشتی ڈوب گئی اگر نہ آتا نہ ڈوبتی۔ ایک واقف اسباب بعیدہ واسرار مخفیہ کہہ سکتا ہے کہ طوفان کا رکنا محال تھا۔ ہزاروں سال سے اس کے اسباب وعلل یکے بعد دیگرے تیار ہو رہے تھے۔ اور یہاں آ کر ان کو ختم ہونا تھا۔ مثلاً زید آج پیدا ہوا۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس کی پیدائش کا انتظام سات پشتوں بلکہ بہت پہلے سے ہو رہا تھا۔ یہ ان درمیانی منزلوں میں نہیں پیدا ہو سکتا تھا۔ اس کا خمیر عمر کی پشت تک پہنچتا تھا۔

جیسے یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کو روکنے کا ظاہری سبب شاہی پیمانے کا ان کے اسباب سے برآمد ہونا تھا۔ اور مخفی سبب خود یوسف علیہ السلام کا ان کو روکنا تھا۔ جس کا انتظام خود ان کے اشارے سے ہو چکا تھا۔

ایک قرآنی مثال

قرآن پاک میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ایک مقدس بزرگ کا قصہ مذکور ہے جنہیں خضر علیہ السلام کہا جاتا ہے۔ اس قصہ میں یہ درج ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس علم والے ساتھی نے ایک کشتی میں بلاوجہ سوراخ کر ڈالا۔ ایک بچے کو بلاوجہ قتل کر دیا۔ اور ایک بستی میں گرتی ہوئی دیوار کو بلا مزد کھڑا کر دیا۔ تینوں باتوں پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (گویا) اعتراض کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ کشتیوں کو بادشاہ بگار میں پکڑ رہا تھا۔ اس کو میں نے سوراخ کر کے عیب دار کر دیا (گویا یہ بگار سے بچانے کی تدبیر کی گئی) لڑکا بڑا ہو کر باپ کے لئے مصیبت بنتا۔

اللہ نے چاہا کہ اس کو اس کے بدلہ اچھا عنایت کر دے۔ دیوار کے نیچے یتیموں کا مال مدفون تھا۔ ان کا باپ بڑا صالح تھا (مودودی نہیں) خدا تعالیٰ کی مرضی تھی کہ یہ بڑے ہو کر اپنے مال پر قبضہ کر لیں۔ یہ ساری باتیں میں نے اپنے حکم سے نہیں کیں (اللہ تبارک وتعالیٰ کی مرضی یہی تھی) ان تینوں واقعات میں ایک ظاہر بین ظاہری اسباب ہی کو سمجھ سکتا ہے۔ لیکن حقیقی وجوہ اور تھیں حضرت موسیٰ علیہ السلام پیغمبر اور عوام کی رہنمائی کے ذمہ دار تھے۔ نہ وہ ان باتوں کو برداشت کر سکتے تھے، نہ ان کا یہ منصب تھا۔ اگر وہ اندر کی بات سے پوری طرح واقف بھی ہوں تو بھی وہ شرعی آئین کے تحت برائی کو برائی اور

بھلائی کو بھلائی کہیں گے۔ ان کو نظام عالم کی آراستگی اور شائستگی سے سروکار ہے۔ ایسی باتیں اگر عام ہو کر اصول کا درجہ اختیار کر لیں تو ہر امیر غیر نے تقیہ خیر سے بزرگ کو بدکاریوں اور قتل وغارت کے لئے بہانہ مل سکتا ہے۔ (باقی)

بقیہ اداریہ

چونکہ ان مقاصد کی تکمیل کی راہ میں علماء دین حائل تھے۔ اس لئے علماء دین کے وقار کو تباہ کرنا ان کے خلاف پروپیگنڈا کرنا اور ان کے درمیان منافقات کو ہوا دینا ضروری سمجھا گیا تاکہ ایک طرف مذہب کی اہمیت کم ہو کر اس کے لئے لڑنے مرنے کا جذبہ فنا ہو جائے۔ دوسری طرف علماء کمزور ہو کر دفاع کرنے کے قابل نہ رہیں لیکن یہ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ ایسے کتنے ملحد آئے اور گئے۔ وہ اسلام کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔ البتہ اپنی قبر کو جہنم کا گڑھا بنا گئے۔

(غلام غوث ہزاروی)

حکومت پر اعتماد

(از مولانا فضل الرحمن صاحب ٹکری۔ ضلع ہزارہ)

ہمارے باشندگان جدید پاکستان خصوصاً علمائے کرام کو انشاء اللہ ہونا چاہئے ان اللہ تعالیٰ کی اس رحمت کا بہت بڑا شکریہ ادا کرنے میں کہ جس نے موجودہ حکومت کے قائم کرنے سے بہت سے خلاف شرع کاموں کا انسداد کر کے اچھے اچھے کام جاری کئے۔ مثلاً اغوا کے خلاف سخت اقدام کیا، رشوت ستانی، چور بازاری، بلیک مارکیٹنگ، سمگلنگ وغیرہ کی انسداد کی کافی کوشش کی اور جملہ خرابیوں کی جڑ مرزا سکندر صاحب سے ملک کو پاک وصاف کر دیا۔

(۲) ہم صدر مملکت جنرل محمد ایوب خاں اور اس کے دلیر ساتھیوں کو یقین دلاتے ہیں کہ عوام کا مفاد، ملکی حفاظت، اسلام کی سربلندی اور پاکستان کے وقار کے لئے وہ جو قدم بھی اٹھائیں گے۔ ملک کے اہل علم، سنجیدہ اور احساس طبقہ ہر طرح ان سے تعاون کریں گے۔ جمہوریت کا معنی یہی ہے کہ دیندار مسلمانوں کے مشورہ سے امیر قوم حکومت کا نظم ونسق چلائے۔ خدا کا خوف رکھے اور امیر غریب کے لئے قانونی مساوات قائم رکھے تو یہ بھی خدا تعالیٰ کی رحمت ہے۔

حضرت مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی کا نیا شغل

حضرت مولانا نے دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہونے کے بعد مدرسہ قاسم العلوم شہر ملتان میں عرصہ دراز تک تعلیمی خدمات سرانجام دیں۔

پھر سابق مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے آپ کی خدمات کو حاصل کیا۔ اب آپ نے ملتان کی مشہور درسگاہ مدرسہ خیر المدارس میں علوم دینیہ کی خدمت کا شغل اختیار فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے شغل اور اخلاص میں برکت عطا فرمائے۔

سہ روزہ ترجمان اسلام لاہور
۲۸ دسمبر ۵۸ء تا یکم جنوری ۵۹ء

سائنس اور اسلام

عقیدے اور نظریے

(۲)

ڈارون بیچارے نے بلا دلیل اور بن دیکھے ظن و تخمین سے ایک خیال قائم کیا کہ حیوان و انسان کی ابتدا تالابوں کے آس پاس کے مرے ہوئے کیچڑ کے اندر کے چھوٹے چھوٹے کیڑوں سے ہوئی ہے۔ اس بیچارے کو بڑی دقت یہ پیش آئی کہ یک لخت انسان کیسے بن سکتا ہے۔ اس کے ذہن و فکر نے تدریج کو لازمی قرار دے کر اصول ارتقاء تجویز کرکے اس کو تخلیق انسان و حیوان کی بنیاد بنا دیا۔ حالانکہ تدوین تاریخ کے بعد بھی ہزاروں سال گزر چکے ہیں اگر اصول ارتقاء واقعی کار فرما ہے تو وہ معطل کیوں ہو گیا۔ اب کیوں بدبودار کیڑے ترقی نہیں کر رہے۔ اب کیوں بندر سے انسان نہیں بن رہا۔ ہزاروں سال میں کسی ایک کی دم تو کٹ گئی ہوتی؟ یہ کہنا کہ یہ انقلابات و تغیرات لاکھوں برسوں میں ہوا کرتے ہیں کافی نہیں ہے اس لئے کہ جب اصول ارتقاء جاری و ساری ہے تو اس کے مظاہر و مناظر روزانہ ورنہ سالانہ نظر آنے چاہئیں۔

مثلاً آپ ایک گریجویٹ یا عالم فاضل کو دیکھتے ہیں جو ابتدائی مدرسہ میں داخل ہوکر ترقی کرتے کرتے فارغ التحصیل عالم یا ایم اے ہوگیا اور آپ کو معلوم ہے کہ تعلیم کا یہ اصول باقاعدہ جاری ہے تو آپ یہ سمجھنے پر مجبور ہیں کہ تعلیم میں روزانہ ترقی ہوتی رہنی چاہیئے۔ خواہ سہ ماہی یا ششماہی کے بعد تو علوم میں خاصا اضافہ ہونا ضروری ہے اور سال کے بعد تو ضرور پہلی جماعت کے دوسری میں دوسری کے تیسری میں وعلیٰ ہذالقیاس نویں جماعت کے دسویں میں چلے جائیں گے، دسویں والے میٹرک پاس ہو جائیں گے اور اس تسلسل ارتقاء کی وجہ سے ہر سال ہر ہر جگہ بی اے۔ ایم۔ اے اور بڑے بڑے فضلا کا تیار ہونا ضروری ہے۔ کوئی بڑا ہی بے وقوف ہوگا جو یہ سمجھے کہ بی۔ اے پاس چودہ چودہ سال کے بعد دستیاب ہو سکتے ہیں۔

یہ مانا کہ کسی ابجد خواں بچے کے بی اے ہونے کے لئے چودہ سال کی ضرورت ہے۔ لیکن جب تعلیمی ارتقاء کا سلسلہ جاری ہو تو پھر ہر سال میٹرک پاس اور بی۔ اے پاس ہونا ضروری ہے بلکہ ہر درجہ اور جماعت کی تبدیلی بھی لازم ہے۔

ٹھیک اسی طرح اگر اصول ارتقاء کو تسلیم کر لیا جائے۔ تو چونکہ یہ لاکھوں برس سے مسلسل جاری ہے۔ اس لئے اس کے نتیجہ میں ہمیں روزانہ نہیں تو سالانہ سہی ورنہ گزشتہ ہزار سال میں تو اس کے کچھ نہ کچھ نمونے دکھنے چاہئیں، چند مینڈک بنے ہوتے، بعض تتلیاں کتے بن چکی ہوتیں۔ دس بارہ بکریاں بیلوں میں تبدیل ہو گئی ہوتیں۔ اور اگر ایشیا میں نہیں تو ڈارون کے اپنے ملک مغرب میں ہی سو پچاس دم کٹے بندر اور لنگور انسان ہونے کا شرف حاصل کر چکے ہوتے یہ کیسے اصول ارتقاء ہے۔ کیا ایسے بے اصل اور ناپائیدار خیالات و اوہام سے تخلیق انسان کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ آج محو ڈارون کے بھائی یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہیں برطانیہ کے ماہر فلکیات پروفیسر لوول نے ایک نشری تقریر میں یہ بات بتائی ہے۔ وہ دنیا کی سب سے بڑی ریڈیائی دوربین کے ناظم بھی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ اگر یہ بات ثابت ہو کہ کہکشاں کے سلسلے میں پوری کائنات میں یکساں ہیں تو اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکے گا کہ تخلیق کا عمل سلسل تھا۔ لیکن اگر یہ بات مشاہدے میں آئی کہ زمین سے فاصلے کی نسبت سے کہکشاں کی کثافت کم ہوتی جاتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تخلیق کائنات ایک آن ہی میں عمل میں آئی۔ لیکن اگر یہ ثابت ہو جائے کہ تخلیق کا عمل مسلسل تھا تو بھی یہ کائنات کے کاملاً مادی تصور کے لئے معمولی شہادت نہیں ہوگی۔ علم فلک سے خود تخلیق کی تشریح نہیں ہو سکتی اور اس کے لئے ہمیشہ مابعد الطبیعات پر تکیہ کرنا پڑے گا۔ (کتنا صاف اعتراف قصور ہے)

دو قرآن والے غلام جیلانی برق ڈارون کے غیر یقینی نظریے پر ایمان لے آتا ہے۔ مگر اس کو محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے یقینی علوم پر ایمان لانے میں شرم محسوس ہوتی ہے۔ حالانکہ اگر تقلید ہی کرنی تھی تو حضرت سرور کائنات اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام دو قریبی پیغمبروں کی تقلید کیوں نہ کی۔ جن میں سے ہر ایک کے ماننے والے کم و بیش ایک ایک ارب انسان ہیں۔ لیکن ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

جس قرآن نے نازل ہوکر دنیائے علوم و معارف کو مبہوت کر ڈالا تھا، اور جس کی صداقت کے سامنے از مشرق تا مغرب کسی کو یارائے دم زدن نہیں تھا۔ آج انگریزی دور اقتدار کی پیداوار ناخلف ابناء قوم اس قرآن کے مطالب و حقائق کو صلیب پرستوں کے الہام کے تابع کرنا چاہتے ہیں قرآن کا صاف ارشاد ہے خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ۔ آدم علیہ السلام کو مٹی سے بنایا، پھر حکم دیا کہ ہو جا۔ بس ہوگیا۔ اس مضمون کی متعدد آیات ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو مٹی سے بنایا۔ پھر اس کی نسل کو نطفہ سے چلایا۔ نطفہ سے مضغہ علقہ بنایا آخر میں اس میں جان ڈال دی۔ اس قسم کے لوگ قرآن پاک کا مطلب یہ بتا رہے ہیں کہ مٹی سے جو بنایا وہ وہی تالابوں کی سڑی ہوئی مٹی ہے، جس کے ناچیز کیڑے کو اشرف المخلوقات بنایا گیا ہے خدائے برتر اس کے رسولوں اور علماء اسلام کی تصریحات کے مقابلہ میں یہ رکیک باتیں اور پھر پکے مسلمان معلوم نہیں ان خود ساختہ ڈارونی مولویوں کو قرآن و حدیث کے مطابق پیدائش آدم علیہ السلام ماننے میں کیا کیا مشکلات پیش آرہی ہیں۔ کیا خداوند تبارک و تعالیٰ انسانی قالب مٹی سے نہیں بنا سکتا؛ یا کیا مٹی کے پتلے میں جان ڈال دینا ان کی سمجھ میں نہیں آتا۔ اگر پہلی بات ہے۔ تو انسانی قالب پانی کے ایک ناچیز قطرے سے کیسے بنا ڈالا۔ پانی سے خالی قالب بنانا اتنا آسان نہیں ہے؛ جتنا کہ خود مٹی سے مٹی کا پتلا بنا دیا جائے۔

دوسری بات ہے تو ماں کے پیٹ میں جنین کے اندر روح کیسے ڈال دی۔ پانی کا ایک قطرہ بھی بے حس اور بے شعور جماد ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کاملہ سے اس کو پیاری اور بہترین انسانی صورت و شکل عطا فرما کر اس میں جان ڈال سکتا ہے تو آدم علیہ السلام کا پتلا بنا کر اس میں کیوں نہیں ڈال سکتا۔ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ (انھوں نے اللہ تبارک و تعالےٰ کے شایان شان قدر نہیں کی)

اصل بات

اصل بات یہ ہے کہ انگریزوں نے ہندوستان کی حکومت مسلمانوں سے غصب کی تھی۔ ان کو زیادہ تر خطرہ تھا تو جنگجو مسلمانوں ہی سے تھا انگریزوں کی وفاداری اور طاعت شعاری کا صحیح طریقہ یہی یہ تھا کہ کسی طرح مسلمانوں کے دل سے اپنے مذہب کی اہمیت مٹائی اور عزت گھٹائی جائے، قرآن کریم کے معانی کو بدلا جائے، قرآن کے مقابلہ میں دوسرے خیالات کو ترجیح دی جائے۔ لیکن

(باقی صفحہ ۲ کالم ۳ پر)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے کے ایمان افروز حالات

قسط (۲۱)

(از حضرت مولانا حبیب الرحمان صاحب مرحوم مہتمم دار العلوم دیوبند)

اور جبکہ ان کے خلیفہ کی بار بار یہی تاکید ہو کہ کسی طرح خواہ ہنسی میں یا اشارہ سے کوئی ایسا فعل کیا جائے جس سے دشمن اپنے لئے امن سمجھ لیں تو اس کو پورا کرو۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے حضرت سعد کو تحریر فرمایا۔

الی القی فی روعی انکم اذا القیتم العدو
وھزمتموھم فنمتی لاعب، احد منکم
احداً من العجم بامان او بلسان کان
عندھم امانا فاجروا ذالک مجری الامان
والوفاء فان الخطاء بالوفاء بقیۃ وان
الخطاء بالغدر ھلکۃ وفیھا وھنکم
وقوۃ عدوکم

ترجمہ: میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی ہے کہ جب تم دشمن سے مقابلہ کرو اور ان کو ہزیمت ہو جائے اور تم بطور مذاق کے امن دینے کی بات کہو۔ یا زبان اور اشارہ سے کوئی ایسی حرکت کرو جس کو دشمن امان سمجھیں تو اس کو پورا کرو۔ وفا کرنا اگرچہ خطا سے ہو کارآمد ہے۔ اور عہد شکنی اگرچہ عمداً نہ ہو غلطی رائے سے ہو۔ تب بھی ہلاکی کا سبب ہے اور یہ بات تمہاری ضعف اور دشمن کی قوت کا موجب ہے۔

مطلب یہ ہے کہ وفا کرنے میں غلطی ہو جائے تو اچھا ہے اور نقض عہد کرنا کسی حال میں بھی اچھا نہیں اس لئے وفا کرنے میں افتیاد کی جانب اختیار کرنی چاہیئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ارشاد اور مسلمانوں کے اس معاملہ سے جو محصورین کے ساتھ کیا یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ مسلمان حقیقی طور سے ان زریں اصول کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ان کی مذہبی تعلیم یہی تھی اور وہ واقعی یہی سمجھے ہوئے تھے کہ ہم دنیا میں اسلام کی خوبیاں پھیلانے اور مخلوق خدا کو امن اور آزادی کی شاہراہ پہ چلانے اور ان کی جان و مال عزت و آبرو کی حفاظت کے لئے آئے ہیں۔ ان کو اعتقاد تھا کہ ہم سچے طور سے ان اصول پر عمل نہ کریں گے تو کبھی کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتے اور نہ جو وعدے ہم سے کئے گئے ہیں پورے ہو سکتے ہیں۔ اگر اسلام کی حقیقی اور واقعی تعلیم یہی نہ ہوتی۔ اور مسلمان یہ سمجھے ہوئے نہ ہوتے کہ اسلام پھیل سکتا ہے یا اس کے اوصاف دلوں میں جگہ پکڑ سکتے ہیں تو اسی طرح پر کہ ہم ان اصول پر ظاہر و باطن صدق دل سے عمل کریں۔ اگر ان کی یہ باتیں محض ظاہری اور نمائشی ہوتیں تو ممکن تھا کہ جب محصورین بلا کسی قسم کی اطلاع کے دفعۃً شہر سے باہر نکل آئے تھے اور امن حاصل کرنے کی کوئی درخواست بھی نہ کی تھی۔ تو مسلمان بلا دریافت حملہ کر دیتے اور جب ایک جماعت کو قتل کر کے اپنا دل ٹھنڈا کر لیتے تب ان کی بات سنتے اور انجام کار اپنی انصاف پسندی اور جب امن کا بھی ثبوت دیتے۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ ایک شخص نے بھی بھولے سے ان پر دست درازی نہیں کی۔ حالانکہ سوا اس غلام کے جس نے محض بطن پرستی اور اپنے ہم قوموں کو بچانے کے لئے یہ حرکت کی تھی کسی کو بھی علم نہ تھا۔ مگر چونکہ اس وقت اسلام کے اصلی محاسن اور اوصاف کے ساتھ مسلمانوں میں کوئی ایسی ابتری پیدا نہ ہوئی تھی جو ان کو نفسانی خواہشوں کی طرف چلاتی یا دنیا کے مال و جاہ کی طرف مائل کرتی۔ اس لئے سب نے احتیاط ہی کی جانب کو اختیار کیا اور بعد اس تحقیق کے بھی کہ یہ فعل صرف ایک غلام کا ہے اور وہ اس کے نافذ کرنے پر مجبور نہیں ہیں۔ اپنی طرف سے اس کے عہد کو توڑنا پسند نہیں۔ بلکہ دربار خلافت سے بذریعہ عرضداشت ہدایت طلب کی اور وہاں سے یہی حکم آیا کہ نہیں اس عہد کو اگرچہ غلام ہی کا ہے پورا کرو۔ علیٰ ہذا حضرت عمرؓ کا اپنی طرف سے یہ تحریر فرمانا کہ جس کو ہم اوپر نقل کر چکے ہیں، خود اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ شریعت میں فی نفسہ اس کا کس قدر اہتمام تھا اور یہ کہ خلیفۃ المسلمین اور سب مسلمان اپنی کامیابی صرف اس صورت میں سمجھے ہوئے تھے کہ مخلوق کی حقیقی فلاح و بہبود کی کوشش کریں اس کا ظاہر و باطن ایک ہو۔ وہ غلطی سے بھی کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے کوئی نقصان پہنچے یا اسلام پر عہد شکنی کا دھبہ لگے وہ اسلام کی قوت و شوکت اسی بات میں سمجھے ہوئے تھے کہ اس کے احکام کی پوری پابندی کی جائے۔ ورنہ ایک فاتح قوم کی حیثیت سے ممکن تھا کہ مسلمان بھی اپنی قوت و شوکت دکھلانے کے لئے کبھی کوئی ایسی حرکت کر بیٹھتے جو عام طور پر فاتح اقوام کا دستور ہے۔ دنیا نے بہت کچھ ترقی کر لی ہے، اور اس وقت جیسا کہ ایک جانب خونِ جنگ مدارج کمال پر پہنچائے گئے اور نسل انسانی کو حیات کی خوشگوار فضا سے نکال کر ملک عدم میں پہنچانے کے وہ آلات ایجاد کئے گئے جس سے آن کی آن میں دنیا ویران ہو سکتی ہے۔

اسی طرح دوسری جانب امن عام۔ حفظ جان و مال کے بھی وہ قوانین بنائے گئے ہیں کہ دنیا ان کو حیرت انگیز سمجھتی ہے، یہ اسی ترقی یافتہ زمانہ کا کرشمہ ہے کہ سلطنتیں بھی باہم ایک عام قانون میں جکڑی ہوئی ہیں۔ خوں ریزی سے اور بدامنی سے بڑھ کر اس وقت کوئی جرم نہیں ہے۔

مگر ان تمام اعلیٰ قوانین اور تمدن و شائستگی کی ان تمام برکتوں کا جو مخلوق کو بلا امتیاز رنگ، مذہب شامل ہیں اور جن پر متمدن اقوام کا ناز بیجا ہے، اسلام کی سادہ اور بے لوث ہدایات سے مقابلہ کیا جاتا ہے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ تمام اقوام مل کر بھی اس درجہ کے قریب نہیں پہنچ سکیں جس کو اسلام نے جاری کیا، اور جس پر ایک سادہ اور بدویت کے اخلاق سے متصف قوم عمل پیرا ہو چکی۔ اس شائستگی کے زمانہ میں بھی حالت جنگ کے اندر امن طلب کرنے کے لئے جو نہایت سہل اور انتہائی طریقہ مقرر کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ہتھیار ڈال دیئے جائیں یا سفید جھنڈا اڑا دیا جائے۔ مگر اس کو اس اسلامی طریقہ سے کیا نسبت ہے۔ جس کی عمرؓ نے ہدایت فرمائی اور جس پر مسلمان کاربند ہوئے۔ امن کا اشارہ اور وہ بھی خواہ مذاق میں ہو یا واقعی اور کوئی ایسا فعل جس سے واقع میں امن دینا مقصود بھی نہ تھا۔ مگر فریق ثانی امن سمجھ گئے۔ اور پھر امن دینے والا یا ایسی حرکت کرنے والا بھی یہ ضروری نہیں کہ ذمہ دار افسر ہی ہو بلکہ ادنیٰ سپاہی اور غلام بھی کر بیٹھے تو وہی حکم ہو گا جو ایک اعلیٰ افسر کے فعل کا، فرمائیے کہ کیا کوئی متمدن قوم بھی امن کے ایسے سہل قاعدوں کی پابند ہے یا ہو سکتی ہے، جن کا پابند اسلام آج سے تیرہ سو برس پہلے اپنے پیروؤں کو کر گیا ہے اور پھر کیا ایسے سچے مذہب کی نسبت یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ بجبر پھیلایا گیا ہے۔ اور پھر اگر ہم یہ دعویٰ کریں تو کیا بیجا ہے کہ تمام بہترین اصول کا جاری کرنے والا اسلام ہے۔ تمام اقوام دنیا کے اہل مسلمان ہیں وہ جو کچھ کر گئے ہیں اس کی تقلید بھی پوری نہیں ہو سکی۔ اور جو کچھ کیا گیا ہے انہیں کے اصول سے اخذ کر کے اور اسی راستہ پر چل کر۔

ہرمزان کا عجیب حیلہ سے امن حاصل کر کے مسلمان ہونا

ہرمزان فارس کے ان سات شہور گھرانوں میں سے ایک خاندان کا معزز ممبر تھا جو فارس بھر میں چوٹی کے شریف اور خاندانی نواب کہلاتے تھے۔ ہرمزان اپنے ذاتی جوہروں میں بھی ممتاز تھا۔ اسی وجہ سے قادسیہ کے معرکہ میں میمنہ کی کمان جس میں تقریباً بیس ہزار نبرد آزما تھے اس کے سپرد تھی جنگ قادسیہ کا فیصلہ فارس کے برخلاف ہو چکا تو ہرمزان نے بھی بھاگ کر جان بچائی۔ اہواز پہنچ کر وہاں کی خود مختارانہ حکومت سنبھال لی اور مسلمانوں پر غارت گرانہ حملے شروع کر دیئے۔

عتبہ بن غزوان عامل بصرہ نے اس سے مشوش ہو کر حضرت سعدؓ سے اہل میسان کے لئے امداد طلب کی نعیم بن مقرن اور امداد کو بھیجے گئے ادھر عتبہ نے سلمی بن القین اور حرملہ بن مریطہ کو بھیجا انھوں نے حدود میسان پر ایک عربی قوم کی امداد سے جو وہاں آباد تھی جس کو بنو العم بن مالک کہا جاتا تھا اور جس کے سردار غالب و کلیب وغیرہ تھے، ہرمزان پر حملہ کیا۔ اس کو شکست ہوئی اور سوائے صلح کر لینے کے کوئی چارہ نظر نہ آیا صلح میں اتنی بات طے ہو گئی کہ ہرمزان اپنے مذہب پر قائم رہ کر تمام ملک اہواز کا حاکم رہے البتہ نہر تیری۔ مناذر اور سوق اہواز مسلمانوں کے قبضہ میں رہے مناذر پر جنگی چوکی قائم کر کے غالب کو امیر مقرر کر دیا گیا اور نہر تیری کی جنگی چوکیاں کلیب کی امارت میں دی گئیں۔ اس طرح

انتظام کر دینے کے بعد مسلمان افسر واپس آ گئے۔ تھوڑے ہی دنوں کے بعد غالب اور حرملہ سے ہرمزان کا ایک زمین کی حد بندی کے معاملہ میں نزاع ہو گیا۔ عتبہ بن غزوان نے اس کے تصفیہ کے لئے ایک کمیشن بھیجا۔ جس کے افسر اعلیٰ حرملہ اور سلمیٰ فاتح اہواز تھے انہوں نے جا کر بیانات سنے تو غالب و کلیب حق پر تھے۔ انہیں کے موافق فیصلہ صادر فرمایا۔

ہرمزان نے اس فیصلے سے ناراض ہو کر عہد شکنی کر کے ادائے محصول سے انکار کیا اور قبائل اکراد سے امداد لے کر بھاری لشکر جمع کر لیا۔ امرائے سرحد نے عامل بصرہ کو اطلاع دی انھوں نے بارگاہ خلافت میں اطلاع دے کر مشورہ اور امداد طلب کی امیر المومنین نے حرقوص بن زبیر سعدی کو فوج کی کمان اور جو ملک فتح کریں اس کی امارت سپرد کی حرقوص نے ہرمزان پر حملہ کیا وہ شکست کھا کر رامہرمز بھاگ گیا۔ حرقوص نے تمام ملک اہواز پر قابض ہو کر ملکی انتظامات شروع کر دیئے۔ اس سے فارغ ہو کر جزء بن معاویہ کو ہرمزان کے تعاقب میں بھیجا۔ جزء نے مدینہ سرق فتح کر کے اس میں نہریں جاری کیں اور بنجر زمینوں کو آباد کر کے ویرانہ کو سرسبز و شاداب بنا دیا۔

ہرمزان یہ حالت دیکھ کر پھر صلح کر لینے پر مجبور ہوا۔ اور اب بھی اسی نرمی کے ساتھ صلح ہو گئی کہ جن جن شہروں پر وہ قابض ہے اسی کے تسلط میں رہیں۔ البتہ محصول ادا کرتا رہے جس کے معاوضہ میں مسلمان اس کی اور اس کے ملک کی حفاظت کریں گے۔ لیکن ہرمزان کو عہد شکنی کی عادت پڑی ہوئی تھی۔ یزدجرد جو دار السلطنت کو چھوڑ کر در بدر مارا پھرتا تھا۔ اس نے ہرمزان کو ابھارا اور ساتھ ہی کل باشندگان اہواز کو مسلمانوں کے خلاف مشتعل کر دیا جس سے ایک دفعہ پھر ہرمزان آمادہ جنگ ہو گیا۔ حضرت عمرؓ کو اطلاع پہنچی تو آپ نے عامل کوفہ حضرت سعدؓ کو لکھا کہ نعمان بن مقرن کی ماتحتی میں بھاری لشکر بھیجیں۔ اور ابو موسیٰ اشعری کو جو اس وقت بجائے عتبہ کے بصرہ کے گورنر تھے لکھا کہ ایک بڑی جمعیت بصرہ سے بھیجی جائے اور یہ بھی تحریر فرمایا کہ بصرہ اور کوفہ کے دونوں لشکروں کے سپہ سالار ابو سبرہ بن ابی رہم بنائے جائیں۔ اس دفعہ ہرمزان نے جان توڑ کر مقابلہ کیا۔ کیونکہ فارس کا بے شمار لشکر اس کی امداد کے لئے تھا۔ ادھر باشندگان ملک باغی ہو گئے تھے۔ مسلمانوں کے نامی اور شہید بہادر اس معرکہ میں شہید ہوئے۔ مگر انجام کار ہرمزان کو ہزیمت ہوئی اور وہاں سے تستر میں جا کر پناہ گزین ہوا۔ چند ماہ محاصرہ جاری رہا۔ دوران محاصرہ میں مسلمانوں کے چند سربرآوردہ اور نامور شہسوار شہید ہوئے۔ براء بن مالک جو یمامہ کے معرکہ میں شہرت حاصل کر چکے تھے اور مجزاۃ بن ثور کو خود ہرمزان نے اپنے ہاتھ سے قتل کیا۔ اس دوران میں ایک شخص نے نعمان بن مقرن کو شہر میں داخل ہونے کے خاص راستہ سے اطلاع دی اور چند بہادروں نے داخل ہو کر شہر پر قبضہ کر لیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقی اتحاد و اتفاق کے ساتھ صوری و ظاہری یکجہتی و مساوات اس درجہ مرغوب و محبوب تھی کہ نماز کی صفوں میں ذرا سے تفاوت کو کہ کسی کا سینہ نکلا ہوا ہو یا قدم آگے پیچھے ہو جائے ہرگز گوارا نہ فرماتے تھے اس کے خلاف کرنے والوں کے لئے سخت تہدیدی احکام جاری فرمائے۔ فرمایا:۔

لتسون صفوفکم اولیخالفن اللہ بین وجوھکم

مسلمانو! یا تو نماز میں صفیں سیدھی کیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں میں مخالفت پیدا کر دیگا

حاصل یہ کہ اگر صفیں سیدھی نہ کرو گے اور قیام نماز کی حالت میں تم ایک سیدھ میں نہ ہو سکے تو اندیشہ ہے کہ تم میں نفاق و اختلاف پیدا ہو جائے یا اس سے بڑھ کر سزا یہ ملے کہ چہرے مسخ ہو جائیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ارشاد نے حکمتوں کے دروازے کھول دیئے آپ نے اول تو یہ فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں باوجود فریقین کے باطل پرست اور تعداد میں مساوی ہونے کے کامیابی و نصرت کا سہرا اہل فارس کے سر رہا اس لئے بندھا کہ وہ ایک حکومت کے تابع ایک اشارہ پر چلنے والے تھے۔

اور اسی ارشاد سے اس طرف بھی اشارہ ہو گیا کہ باوجود اسلام کے آسمانی مذہب ہونے اور مسلمانوں کے حق پرست ہونے کے ان کی کامیابی کا ظہور بھی اتفاق و اتحاد ہی کی صورت میں ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ قوموں کی ترقی و تنزل کا راز اتفاق میں مضمر ہے اور نااتفاقی کو بربادی و ذلت لازم۔ مسلمان جاہل اپنے مذہب سے بیخبر ہو کر آسمانی برکات کو کھو بیٹھے اور اصول شریعت کو چھوڑ کر عقل نارسا کی بدولت فیشن کے تابع ہو گئے۔ مادیات کی پرستش میں لگ گئے وہیں اتفاق کی لازوال دولت کو بھی کھو بیٹھے اور اسی وجہ سے فقر و ذلت کے گڑھے میں گرتے چلے گئے اور چلے جاتے ہیں۔

حضرت عمرؓ نے ہرمزان سے فرمایا کہ تیرے پاس بار بار عہد شکنی اور مسلمانوں کے اذیت پہنچانے ان کو قتل و ہلاک کرنے کا کیا جواب اور کیا عذر ہے۔ ہرمزان نے کہا میں بوجہ اندیشہ قتل اپنا عذر و جواب بیان نہیں کر سکتا۔ اگر آپ امن دیں تو بیان کروں۔ آپ نے فرمایا لا تخف (اندیشہ مت کرو) اس کے بعد اس نے پینے کے واسطے پانی طلب کیا۔ جو ایک بھدے بدہیئت لکڑی کے پیالہ میں لا کر دیا گیا۔ اس نے کہا اگر میں پیاس سے مر بھی جاؤں گا تب بھی ایسے پیالہ میں پانی نہیں پی سکتا۔ اس پر اس کی خواہش کے موافق گلاس میں لا کر پانی دیا گیا۔ اس نے گلاس ہاتھ میں لے کر سخت مضطربانہ انداز سے کہا مجھے اندیشہ ہے کہ پانی پینے کی حالت میں قتل نہ کر دیا جاؤں۔ آپ نے فرمایا:۔

لا باس علیک حتی تشربہ

پانی پینے تک کچھ اندیشہ نہیں ہے۔

ہرمزان نے یہ سن کر پانی گرا دیا۔ آپ نے فرمایا:۔

اعیدوا علیہ ولا تجمعوا علیہ بین القتل والعطش

(اس کو اور پانی دو۔ پیاس اور قتل کو اس کے لئے جمع مت کرو)

ہرمزان نے کہا مجھے پانی پینا منظور نہیں نہ پیاس ہے مجھے تو اس بہانہ سے امن حاصل کرنا تھا۔ آپ نے فرمایا میں تجھے قتل کئے بغیر نہ چھوڑوں گا۔ اس نے کہا آپ مجھے امن دے چکے۔ فرمایا ہرگز امن نہیں دیا۔ اس پر حضرت انسؓ بولے۔ امیر المومنین یہ سچ کہتا ہے آپ نے اس کو امن دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا میں براء بن مالک اور مجزاۃ بن ثور جیسے لوگوں کے قاتل کو امن دے سکتا ہوں۔ تم یا اس کی کوئی دلیل بیان کرو۔ ورنہ تم کو بھی باطل کی تائید کی وجہ سے تنبیہ کی جائے گی حضرت انسؓ نے فرمایا آپ اس کو فرما چکے ہیں

لا باس علیک حتی تخبرنی ولا باس علیک حتی تشربہ

(جب تک تو بیان نہ کر دے تجھ پر اندیشہ نہیں اور جب تک پانی نہ پی لے تجھ پر اندیشہ نہیں)

دوسرے حاضرین مجلس نے بھی حضرت انسؓ کی تائید کی۔ اس پر حضرت عمرؓ نے سکوت فرمایا اور ہرمزان سے ارشاد فرمایا:۔

خدعتنی ولا انخدع الا لمسلم

تو نے مجھے دھوکہ دیا اور میں کسی مسلمان ہی کے دھوکہ میں آ سکتا ہوں۔

ہرمزان اس تدبیر سے امن حاصل کرنے سے مطمئن ہو لینے کے بعد مسلمان ہو گیا۔ اور حضرت عمرؓ نے اس کے واسطے عطا میں وہ درجہ مقرر فرما دیا جو بڑے رتبہ والے مسلمانوں کے واسطے تھا یعنی دو دو ہزار والوں میں نام لکھا گیا۔ اس عجیب و غریب واقعہ سے چند نتیجے حاصل ہوتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

جامعہ رشیدیہ منٹگمری کا سالانہ اجلاس

مورخہ ۶-۷-۸ مارچ ۱۹۵۹ء مطابق ۲۵-۲۶-۲۷ شعبان المعظم بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کو منعقد ہونا تجویز ہوا ہے۔ احباب تاریخیں نوٹ فرما لیں۔

فاضل رشیدی جالندھری ناظم اجلاس رشیدیہ منٹگمری

سلاجیت مصفّٰی

سلاجیت دراصل پتھر کا گوند ہے جو بفضلہ تعالیٰ انسانی جسم کو پتھر کی طرح مضبوط کر دیتا ہے۔ پیشاب کی کثرت۔ گرنے اور ہڈی ٹوٹنے کا علاج ہے۔ مقوی بدن۔ معلل ہونے کے سوا درد کمر اور نمونیہ وغیرہ کے لئے بھی مفید ہے۔ اکثر جاڑوں میں استعمال کی جاتی ہے۔ یہ گلگت وغیرہ دشوار گذار پہاڑوں سے آتی ہے۔ پھر مصفّٰی کی جاتی ہے۔ اگر آپ کو گلگت کی سلاجیت جو قابل اعتماد طریقے سے مولانا غلام غوث ہزاروی کی نگرانی میں صاف کی جاتی ہے مطلوب ہو تو مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کریں۔

مینیجر دواخانہ فیض عام بیچ ہزارہ شہر

سلاجیت پلز کمپونڈ

اگر آپ سلاجیت کے فوائد حاصل کرنے سے اس لئے محروم ہیں کہ اس کا کھانا تلخی کی وجہ سے ناگوار ہے تو اس کی بنی ہوئی مرکب گولیاں سلاجیت پلز مندرجہ بالا پتہ سے منگا سکتے ہیں یہ گولیاں معدہ جگر، دماغ اور دانتوں کو تقویت دیتی ہیں۔ اور ان کا فعل درست کر دیتی ہیں۔ بچے، بوڑھے، جوان سبھی استعمال کر سکتے ہیں قیمت فی تولہ ایک روپیہ — فی پاؤ پندرہ روپے فی سیر پچاس روپے گولیاں فی سینکڑہ ۱۲ روپے

حکماء کا صفحہ

ہمارے ایلوپیتھک سہراب

(از جناب حکیم شیخ قمرالدین صاحب نصرت طبی ریسرچ لیبارٹری ۔ عقب شاہ محمد غوث ۔ لاہور)

کراچی میں آج کل کوئی وبائی مرض پھیلا ہوا ہے۔ جس کی تشخیص میں مقامی ڈاکٹروں کی ناکامی کے بعد لاہور اور راولپنڈی کے ماہرین کو بلایا گیا ہے۔ اگرچہ مرض کی تشخیص تو نہیں ہو سکی۔ مگر علاج کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ کچھ مریض مر رہے ہیں۔ اور کوئی تندرست ہو رہے ہیں۔ حفظ ما تقدم کے لئے دوائیں تقسیم ہو رہی ہیں یہ ان عالمین فن کا کارنامہ ہے۔ جن کی ہمہ دانی کا ریکارڈ عالم میں رواں ہے۔ تشخیص کے بغیر بیمار، گاڑی کو گھوڑے کے آگے جوتنا نہیں تو اور کیا ہے۔ عمر

بریں عقل و دانش بباید گریست

ہمارے معزز ڈاکٹر صاحبان کو یہ ذہن نشین رکھنا چاہیئے کہ جس ایلوپیتھی کو اپنا کر وہ نازاں ہیں۔ اس میں ان کی اپنی دماغی قابلیت ذرہ بھر نہیں۔ بلکہ آپ کی ایجنسی کے پیچھے یورپ کی قابلیت اور تاجرانہ دماغ کام کر رہے ہیں۔ جو لیبل وہ شیشی پر چپکا دیں۔ بلا چون و چرا اس کی صحت کو تسلیم کرنے کے سوا چارہ نہیں اگر آج یورپ اپنا دست شفا آپ کی پیٹھ سے اٹھالے تو غور فرمائیں کہ آپ کی قابلیت اور دعوئے مسیحائی کا باقی کیا رہ جاتا ہے۔ یہ میں کسی تعصب اور تنگ نظری سے نہیں کہہ رہا۔ آپ تنہائی میں بیٹھ کر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں تو حقیقت حال آپ پر منکشف ہو جائے گی۔

امرت دھارا قسم کی جن دواؤں کے فوائد آپ کو گنائے جاتے ہیں ان کے نقصانوں کی تکمیل سے پہلے یا چند سال بعد ان کی مضرت سے آپ کو آگاہ کر دیا جاتا ہے۔ اور آپ ... ہیں۔ یورپ کا کمال یہ ہے کہ وہ آپ کو مایوس نہیں ہونے دیتا۔ وہ اپنی ہی تردید کے بعد کسی دوسری بناوٹ کی تصدیق کر دیتا ہے۔ اس طرح آپ کو منہمک رکھنے میں آج تک کامیاب ہے۔ جب تک اس چکا چوند سے آپ کی آنکھیں خیرہ ہوتی رہیں گی۔ اس وقت تک آپ کی اپنی صلاحیتیں اجاگر نہیں ہو سکتیں۔

میں نہایت درد بھرے دل سے اپنے پاکستانی ڈاکٹروں سے التجا کرتا ہوں کہ خدا را اپنی قوم و ملک کو ان مصائب سے نجات دلائیں۔ اور اپنے ملک کی ادویات کے سلسلہ میں خود تکمیل کرنے کی کوشش کریں اور کروڑہا روپیہ کے زرمبادلہ کو بچا کر قوم و ملک پر احسان عظیم کریں۔ دوسروں کی تقلید و تحقیقات پر بھروسہ کرنے کی بجائے خود تحقیقات کریں۔ اور خود اعتمادی کے ساتھ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونا اور چلنا سیکھیں۔

مسئلہ متذکرہ کا حل یہی ہے کہ کثرت کے ساتھ تحقیقاتی اداروں کا ملک میں جال بچھا دیا جائے۔ اور ہر ادارہ نہایت دیانتدارانہ طریق پر ذاتی اغراض سے بلند ہو کر قوم و ملک کی فلاح کے نظریہ سے کام کرے۔ اور اپنی تحقیقات سے ایماندارانہ طور پر اپنے بھائیوں کو روشناس کرائے تاکہ وہ پورے اطمینان و بھروسہ کے ساتھ اپنے مریضوں کو استعمال کرا سکیں۔ میرے خیال میں یہ ملحوظ رکھنا چاہئے کہ ان ایجادات اور تجربات کا تعلق کون سے طریق علاج سے ہے۔ مقصد اصلاح الامراض ہونا چاہیئے۔ اگر آپ دوسرے طریق والوں سے اظہار ناپسندی کرتے ہیں۔ تو ہر طریق علاج والے اپنے زور قلم و کلام کو دوسرے کی تضحیک کے لئے استعمال کرنے کے بجائے عملی طور پر اپنی برتری کو ثابت کریں۔ ہر شخص آپ کی برتری کو تسلیم کرے گا۔ چنانچہ بعض معاملات خصوصاً اپریشن میں ہم ڈاکٹروں کی برتری کو تسلیم کرتے ہیں۔ بلند اخلاق یہی ہے کہ ہر شخص کے محاسن کا اعتراف کر لیا جائے۔ اگر تمام معالجین تعصب تنگ نظری کو چھوڑ کر فراخدلی پر آمادہ ہو جائیں۔ تو قوم کی بہت سی مشکلیں آسان ہو سکتی ہیں۔

قابل توجہ مرکزی طبی بورڈ

ملک کے اطراف و اکناف سے مطالبہ ہو رہا ہے کہ رجسٹریشن کی درخواست کے لئے جو میعاد ۱۵ جنوری ۱۹۵۹ء تک مقرر کی گئی ہے کم ہے۔ یہ مطالبہ بڑا وزن رکھتا ہے۔ طبی بورڈ کو چاہیئے کہ اپنے اقتدار و اختیارات کو اپنے طبقہ کے آرام و اعزاز کے لئے استعمال کریں پہلے ڈاکخانوں سے پوسٹل آرڈر وصول کرو۔ پھر اس کو کراچی روانہ کرو۔ کراچی سے فارموں کا انتظار کرو۔ ان کے آجانے کے بعد گزیٹڈ افسروں کے ہاں حاضری دو۔ اور جس بد نصیب کے مطب جنگلوں میں مختلف اوقات میں مطب کیا ہو وہ مختلف اضلاع کے افسروں کے دروازوں پر دھکے کھاتا پھرے۔ ان تمام باتوں کی تکمیل شہری اور اخبار بین طبقہ کے لئے شاید آسان ہو لیکن جن گوشوں میں اخبارات نہیں پہنچتے یا کم جاتے ہیں۔ یا وہاں اخبار بینی کا رواج نہیں اور رہتے بھی دور دراز ہیں۔ ان کو ممکن ہے ۱۵ جنوری تک اس سسٹم کی اطلاع تک نہ ہو۔ اس لئے تاریخ بڑھا دینے کا مطالبہ اس قابل ہے کہ اس پر ضرور غور فرمایا جائے۔

دوسری بات رجسٹریشن فیس کی ہے۔ پہلی فیس پچاس روپے بہت زیادہ ہے۔ پھر ہر سال "تجدید نکاح" کی شرط بشرط اجرت تعجب خیز ہے ضرورت تو یہ تھی کہ طبی بورڈ سرکاری دیسی شفاخانے قائم کرانے اور ان کی حیثیت انگریزی سول ہسپتالوں سے زیادہ نہیں تو کم از کم ان کے برابر تک پہنچانے کی سعی میں مصروف ہوتے اور یہ تبھی ہو سکتا ہے کہ طبقہ حکماء جو بفضلہ تعالیٰ ملک کے کونے کونے میں موجود ہے متحد ہو کر اپنی آواز کو مؤثر بنانے کی کوشش کرے۔ اب تک ڈاکٹروں کے ذمہ اس قسم کی سالانہ فیس ادا کرنے کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ اس لئے مرکزی طبی بورڈ کا فرض ہے کہ وہ پچاس روپے ابتدائی فیس بھی کم کرے اور سالانہ تجدید اگر ضروری ہو تو اس کے طریقہ میں ترمیم پر غور کرے۔

جمعیتہ الاطباء گوجرانوالہ کا انتخاب

گوجرانوالہ ۔ ۲۴ دسمبر کو حکیم غلام قادری صاحب کے مطب پر ایک انتخابی اجتماع ہوا۔ اور حسب ذیل انتخاب عمل میں آیا:۔

صدر ۔ حکیم غلام محمد صاحب جالندھری ۔ نائب صدر ۔ حکیم محمد الیاس صاحب فتح گڑھی ۔ جنرل سکرٹری ۔ مولانا ... عبدالرحمان صاحب آزاد شریفخانہ ۔ نائب سکرٹری حکیم عبداللطیف صاحب ... حکیم سید مرزا احمد صاحب

اطباء کا عظیم الشان اجتماع

گوجرانوالہ ۔ ۲۰ دسمبر کو خواجہ میموریل ہال میں ضلع گوجرانوالہ کے اطباء کرام کا عظیم الشان اجتماع ہوا جس میں ... یونانی آیورویدک بورڈ کے صدر شفاء الملک قبلہ حکیم محمد حسن صاحب قرشی جنرل سکرٹری براڈنشل طبی کانفرنس حکیم عبداللطیف صاحب شادانی نیز رجسٹریشن بورڈ کے رکن حکیم حافظ خلیل احمد صاحب ... طبیہ کالج نے شرکت فرما کر سامعین کو محظوظ فرمایا۔ اس اجلاس میں قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ رجسٹریشن کی میعاد کے لئے جو حکومت نے ۱۵ جنوری کی تاریخ مقرر کی ہے یہ بہت ... اس کو ۱۵ فروری ۱۹۵۹ء تک بڑھا دیا جائے۔ نیز ضلعی جمعیت کا سابقہ انتخاب ہی بحال کیا گیا۔

نسخہ جات

(از مدیر)

اجوائن دیسی ۔ اجوائن کو بعض لوگ حنظل (تمہ) کے ... ڈال کر رکھ دیتے ہیں۔ کچھ عرصہ کے بعد نکال کر مختلف اغراض کے استعمال کرتے ہیں۔ لیکن آسان طریقہ یہ ہے کہ ایک سیر حنظل ... لیکر دو سیر پانی میں جوش دیں۔ پھر دب کر چھان لیں۔ اس ... سیر کنجر اجوائن نرم آگ پر خشک کر دیں۔ بچے سے اجوائن ... بھی رہیں۔ گھوٹنے کی ضرورت نہیں۔ پھر خشک کرکے ... یہ اجوائن ایک ماشہ قبض رفع کرنے کے لئے پانی سے استعمال کریں قبض کے علاوہ درد شکم، ورم جگر، بدہضمی، کھانسی ومہ تک کو فائدہ کرتی ہے۔ اگر اسی اجوائن میں سیر کنجر آب گھیکوار اور اتنا ہی آب ادرک یا جو شاندہ ریحاں بھی خشک کر دیں پھر اکسیر بن جائے گی۔

سناء مکی ۔ سناء مکی کی تعریف حدیث شریف میں بھی ہوئی ہے۔ شہد کی تعریف قرآن پاک میں موجود ہے۔ تیسرا گھی ہے۔ اس کی تعریف سے سب واقف ہیں۔ ان تینوں کو اس طرح مرکب کریں کہ پہلے سناء مکی کو تنکوں وغیرہ سے اچھی صاف کرکے باریک پیس لیں۔ پھر کپڑے سے چھان لیں۔ باریک ہوگی بہتر ہوگی۔ اس کے ہموزن گھی ملا کر اچھی طرح محلول ... پھر دونوں کے برابر شہد لیکر خوب ملا کر مرتبان یا شیشی میں ... لیں۔ رات کو سوتے وقت انگلی سے لے کر چاٹ لیں ... کشا ہے۔ درد سر۔ درد شکم اور آشوب چشم کے لئے بے ... مفید ہے۔ بچے کے لئے ذراسی دودھ یا چائے میں ... دیں۔ اس کو خبر ہی نہ ہوگی۔ ہر بال بچہ دار گھر میں موجود ... چاہیئے۔

(مدیر)

ہر خریدار اور ہر دردمند مسلمان کا اور خاصکر علماء ... اسلام کا فرض ہے کہ مقامی حکماء اور اطباء کو ... اخبار کا خریدار بنا کر مسلمانوں کو فائدہ پہنچائیں۔

عالم اسلام

روس مصر کو تین کروڑ تیس لاکھ اسٹرلنگ دیگا

لندن ۲۳ر دسمبر۔ قاہرہ ریڈیو نے خبر دی ہے کہ مصر اور
سوویت یونین نے ایک معاہدے پر دستخط کر دیے ہیں جس کے
تحت موخرالذکر اسوان بند کی ابتدائی تکمیل کے لئے مالی امداد دیگا۔
مصر کے نائب صدر مارشل عبدالحکیم عامر نے مصر کی طرف سے
اور مسٹر نکیشن نے روس کی طرف سے معاہدے پر دستخط کئے مسٹر نکیشن
... ممالک سے اقتصادی تعلقات کی کمیٹی کے صدر اور ۳۱ رکنی وفد کے
سربراہ بھی ہیں جو باہمی معاہدے کے متعلق حکومت مصر سے بات
چیت کرتی رہی ہے۔
معاہدے کے مطابق سوویت یونین اسوان بند کی تعمیر کے
لئے تین کروڑ تیس لاکھ اسٹرلنگ کا قرضہ دے گا۔ یہ امر قابل ذکر ہے
کہ امریکہ اور برطانیہ نے سب سے پہلے اس منصوبے کے لئے سرمایہ کی پیشکش
کی تھی، مگر بعد میں ان طاقتوں نے اپنی پیشکش واپس لی۔

۱۱ برطانوی ہلاک ہوگئے

قاہرہ ۲۸ر دسمبر۔ قاہرہ ریڈیو نے بتایا ہے کہ برطانوی اور
عمانی فوجوں کے درمیان ایک جھڑپ میں ۱۱ برطانوی فوجی ہلاک
ہوگئے
(دار ... ...)

روس انڈونیشیا کو مالی مدد دیگا

جاکرتا ۲۹۔ دسمبر۔ انڈونیشی وزیراعظم اور روسی سفیر میں ان
منصوبوں پر بات چیت ہو رہی ہے۔ جن پر روسی امداد سے عمل درآمد
ہوگا۔ روس نے انڈونیشیا کو۔ اکروڑ ڈالر کا قرضہ دیا ہے۔

وزیراعظم اٹلی قاہرہ جائینگے

قاہرہ ۲۹ر دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ وزیراعظم
اٹلی چار روزہ دورے پر ۶ر جنوری کو قاہرہ پہنچیں گے۔ وہ صدر
ناصر سے بات چیت کریں گے۔

فرانسیسی قومی اسمبلی کے نائب صدر اور ان کا بیٹا ہلاک

الجزائر ۲۹ر دسمبر۔ فرانس کی نیشنل اسمبلی کے نئے منتخب
کردہ نائب صدر اور ان کا بیٹا جو الجزائری مسلمان تھے آج قتل کر دیے
گئے۔ وہ جب ایک مسلح کانوائے میں سفر کر رہے تھے قوم پرستوں نے
راستہ میں چھپ کر فائرنگ کی۔ کہر بہت شدید تھا۔ اس کانوائے کے
دو سپاہی بھی ہلاک ہوئے۔ دشمنوں سے ملنے جلنے کا یہی نتیجہ ہوتا ہے

خوشخبری

یہ سن کر اہل علم خوش ہوں گے کہ صحیح بخاری کے جو مشکلات
مشکل ترین تھے وہ الہام الباری فی حل مشکلات البخاری
(تالیف حضرت علامہ قاضی شمس الدین صاحب سابق مدرس
دارالعلوم دیوبند) میں حل کر دیئے گئے ہیں۔
قیمت علاوہ محصولڈاک تین روپے (ستے ر)

ملنے کا پتہ

قاضی شمس الدین جامع مسجد گوجرانوالہ

نئے فکر کی نئی کتابیں

اردو شرح حجۃ اللہ البالغہ (از مولانا عبیداللہ سندھی)
حجۃ اللہ البالغہ امام ولی اللہ دہلوی کی بنیادی تصنیفات میں
ہے۔ مولانا عبیداللہ سندھی رح نے اس کے کچھ حصے کو اردو میں
... جس سے اس کتاب کے سمجھنے اور عام طور پر امام ولی اللہ کے
... کو سمجھنے میں بہت مدد ملتی ہے۔ قیمت چار روپے۔

... الہیہ (اردو ترجمہ محمودیہ) از مولانا عبیداللہ سندھی۔ اس
مختصر کتابچے میں مولانا مرحوم نے امام ولی اللہ دہلوی کی کتابوں کے وہ
اقتباسات جمع کر دیے ہیں جن سے ان کی امامت انقلاب کی
طرف رہنمائی ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی امام صاحب کے متبوعین کے
خیالات بھی درج کر دیے ہیں۔ قیمت سوا روپیہ (۱ر ۱۲)

قرآنی دستور انقلاب (از مولانا عبیداللہ سندھی) سورہ
مزمل اور سورہ مدثر کی علمی تفسیر جس میں قرآنی انقلاب
کی ابتدائی منزل کی تشریح کی گئی ہے۔ قرآن سرمایہ داری کو کس
نظر سے دیکھتا ہے؟ اسے توڑنے کے لئے تیاری کس طرح کرنی چاہیئے
اس تحریک میں جہاد کا یا انقلاب کا کیا مقام ہے؟ ان سب باتوں
اور بہت سی اور باتوں کی وضاحت کی گئی ہے ہدیہ ۱ر ۸

عنوان انقلاب (از مولانا عبیداللہ سندھی رح) سورہ فتح
کی انقلابی تفسیر جس میں بتایا گیا ہے کہ قرآنی انقلاب کی پہلی منزل
قومی انقلاب ہے۔ اس میں مدنی انقلاب کی اس منزل کی تشریح
کی گئی ہے۔ ہدیہ ۔۔ ۱۲ر

جنگ انقلاب (از مولانا عبیداللہ سندھی رح) سورہ محمد
کی انقلابی تفسیر جس میں قومی انقلاب کی کامیابی کے اصول نہایت
وضاحت سے بیان کیے گئے ہیں۔ ہدیہ ۱۲ر

امام ولی اللہ دہلوی اور ان کا فلسفہ عمرانیات و معاشیات
(از شیخ بشیر احمد بی۔ اے لودیانوی) اس میں امام ولی اللہ دہلوی
کے معاشیات اور سوشیالوجی کی تشریح کی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے
کہ کس طرح قومیں ابھرتی اور گرتی ہیں۔ اس ضمن میں معاشیات کا کہاں
تک دخل ہے، اجتماعی تعلق سے کیا مراد ہے۔ قیمت اڑھائی روپے ۸ر۲

قرآنی اصول انقلاب یعنی سورہ عصر کی حکیمانہ تفسیر
فلسفہ ولی اللہی کی روشنی میں۔ جس میں مولانا عبیداللہ سندھی رح نے یہ
دکھایا ہے کہ دنیا میں انقلاب کن اصولوں کے مطابق آتے رہتے
ہیں اور یہ اصول قرآن حکیم کی اس مختصر سی سورہ میں کس وضاحت سے بیان کیے گئے ہیں ۸ر

مکتبہ بیت الحکمت، بیرون دہلی دروازہ سرکلر روڈ۔ لاہور

دارالعلوم نجم المدارس کلاچی ڈیرہ اسمٰعیلخان کا

سالانہ جلسہ

دارالعلوم نجم المدارس کلاچی ڈیرہ اسمٰعیلخان کا سالانہ جلسہ
۶-۷ شعبان المعظم ۱۳۷۸ھ مطابق ۱۵-۱۶ فروری
۵۹ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں اکابر علماء کی شرکت
کی توقع ہے۔ حساس مسلمان ابھی سے تاریخیں نوٹ
فرمالیں۔

جامعہ رشیدیہ منٹگمری کا سالانہ جلسہ

حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب فاضل جالندھری مہتمم جامعہ
رشیدیہ منٹگمری اطلاع دیتے ہیں کہ جامعہ رشیدیہ کا سالانہ
جلسہ ۶-۷-۸۔ مارچ ۵۹ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ جو پہلے
کے تاریخی جلسوں کی طرح عظیم تبلیغی جلسہ ہوگا۔ علماء کرام و اہل اسلام
ابھی سے اسکو کامیاب بنانے کی طرف توجہ فرمائیں۔

مدرسہ عربیہ امداد العلوم محمود کوٹ کے اہم فیصلے

سفیر کا تقرر

گذشتہ دنوں مدرسہ عربیہ امداد العلوم محمود کوٹ ضلع مظفر گڑھ
کی مجلس شوریٰ منعقد ہوئی جس میں مندرجہ ذیل تجاویز پاس کی گئیں۔
(۱) مدرسہ ہذا کی تعمیر نو مارچ ۵۹ء میں شروع کر دی جائے
(۲) ایک اور نئے عربی مدرس کا اضافہ کیا جائے جنانچہ
مولانا عبداللہ صاحب ارشد کی تجویز پاس ہوئی۔
(۳) مدرسہ ہذا کی قائم شدہ زنانہ شاخ کو مزید ترقی دی جائے
تاکہ شرکت و بدعت کا خاتمہ کر کے توحید کا علم بلند کیا جا سکے۔ چونکہ
مندرجہ بالا ہر سہ امور کے لئے زر کثیر کی ضرورت ہے۔ چنانچہ طے پایا
کہ مولانا ارشد صاحب نائب مہتمم کو دوسرے اضلاع میں چندہ
کے لئے روانہ کیا جائے۔ انہوں نے ضلع ڈیرہ غازی خاں کا دورہ
فرمایا۔ جو کہ کامیاب رہا۔ اب ملتان، مظفر گڑھ اور ضلع لائل پور کا
ارادہ رکھتے ہیں۔ احباب مطلع رہیں۔ مخیر حضرات سے اپیل ہے کہ مدرسہ
ہذا کو اپنی توجہ خصوصی کا مرکز بنائیں۔ فقط۔
حکیم عبدالحق مہتمم مدرسہ ہذا

مدرسہ اسلامیہ قاسم العلوم ملتان کا سالانہ اجلاس

تمام برادران اہل اسلام کی خدمت میں التماس ہے کہ مغربی پاکستان
کی مشہور دینی درسگاہ مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان شہر کا دسواں
سالانہ جلسہ جو گذشتہ ۱۲ ر اکتوبر ۵۸ء کو نئے ملکی حالات کے پیش
نظر ملتوی کر دیا گیا تھا۔ اب یہ جلسہ انشاء اللہ العزیز بتاریخ ۲۲-
۲۳-۲۴ شوال المکرم ۱۳۷۸ھ مطابق یکم-۲-۳ مئی ۵۹ء
بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں مشاہیر اور
مشائخ ملک کے تاریخ خطیب علماء کرام و حفاظ مدرسہ ہذا کی دستار بندی
بھی ہوگی اور سند فراغت بھی تقسیم کی جائیں گی۔ احباب کرام اور
فارغ التحصیل علماء مدرسہ ہذا نوٹ فرمالیں اور شرکت فرما کر اکابر
علماء کرام کے مواعظ حسنہ سے مستفید ہوں تفصیلی اعلان بعد میں
کیا جائے گا۔
محمد شفیع غفرلہ، مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان شہر
کچہری روڈ۔ (فون نمبر ۲۳۴۱) ۲۵/۱۱/۵۸

متفرق خبریں!

مسٹر قزلباش کی نو سو ایکڑ زمین پر حکومت نے قبضہ کرلیا

نذرانہ کے طور پر ملی ہوئی اراضی فروخت کرنے کا انکشاف

لاہور ۲۹ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سابقہ ری پبلکن وزیر ممتاز حسن قزلباش کی ۹۰۰ ایکڑ زمین حکومت مغربی پاکستان نے اپنے قبضہ میں لے لی ہے۔ یہ کارروائی اس اطلاع پر کی گئی ہے کہ مسٹر قزلباش اس زمین کو فروخت کر رہے ہیں جو ان کو سابقہ ریاست خیرپور کے حکمران نے نذرانہ کے طور پر دی تھی۔ یہ زمین انھیں اس وقت عطا ہوئی تھی جب وہ ریاست کے وزیر اعظم بنائے گئے تھے۔ ریاست نے رسمی طور پر ان سے اس زمین کی قیمت ایک روپیہ فی ایکڑ کے حساب سے وصول کی تھی۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت کو اطلاع ملی کہ مسٹر قزلباش اس نذرانہ کی زمین سے ۱۰۰ ایکڑ زمین بحساب پانچ صد روپیہ فی ایکڑ فروخت کر چکے ہیں۔ اطلاع ملتے ہی فوراً تفتیش شروع ہوگئی جس کے نتیجہ میں حکومت نے بقایا زمین کو واپس اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔

بددیانت افسروں کے خلاف جہاد

۲۱۰ گزیٹڈ افسروں کے خلاف تحقیقات

لاہور ۲۹ دسمبر۔ موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ صوبائی محکمہ انسداد رشوت ستانی اس وقت ۱۳۰۹ مقدمات کی تفتیش کر رہا ہے۔ جن میں سے ۲۱۰ کیس گزیٹڈ افسروں کے خلاف ہیں۔

محکمہ نے ۲۱ اکتوبر ۵۸ء کو ختم ہونے والے دس ماہ کے عرصہ میں کل ۲۱۴۸ مقدمات کی تفتیش کی۔ جن میں ۳۰۲ مقدمات اعلیٰ سرکاری افسروں اور گزیٹڈ افسروں کے خلاف تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ کل ۲۱۴۸ کیسوں میں ۲۰۳ رشوت خور سرکاری ملازم مجسٹریٹوں کی نگرانی میں محکمہ کے بچھائے ہوئے جال کے نتیجہ میں موقعہ پر گرفتار ہوئے ایسے سرکاری ملازموں میں آٹھ گزیٹڈ افسر تھے ۳۰۔ ۲۲ نان گزیٹڈ اور ۱۰ گزیٹڈ افسروں کے خلاف مقدمات عدالتوں میں بھیجے گئے۔ ایسے سرکاری ملازموں کے خلاف علی الترتیب ۱۳۸ اور ۶۴ مقدمات عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔

طبی مشورہ مفت

نزلہ، زکام، کھانسی، دمہ، اختلاج قلب، فالج، لقوہ، جوڑوں کا درد، فساد خون، بواسیر ذیابیطس اور ہر قسم کی جسمانی کمزوریوں کا علاج نہایت غور و فکر سے کیا جاتا ہے۔ طبی مشورہ اور فہرست ادویہ مفت طلب کریں۔

جوابی امور کیلئے واپسی کارڈ آنا چاہیئے

ناظم دواخانہ انیس الغربا بیڈن روڈ۔ لاہور

روس امریکہ اور برطانیہ بحری طاقتوں کا اندازہ

لندن ۲۹ دسمبر بحری امور پر مستند ترین (انفارمیشن) رسالے جینیز فائٹنگ شپس نے لکھا ہے کہ آئندہ عالمی جنگ میں فیصلہ کن بحری لڑائی آبدوزیں لڑیں گی۔ رسالے نے لکھا ہے کہ ایٹمی قوت سے چلنے والی آبدوزوں کو جو میزائل سے لیس ہوں گی۔ آئندہ بڑی اہمیت حاصل ہوگی۔ اندازے کے مطابق اس وقت امریکہ کے پاس ۱۰۴۴ جہازوں پر مشتمل بحری بیڑہ ہے۔ اس میں ۱۰۳ طیارہ بردار جہاز ۲۷ ہلکے اور بھاری کروزر ۶۳۰ تباہ کن جہاز اور ۲۰۰ آبدوزیں شامل ہیں روس کے پاس ۵۰۰ آبدوزیں ہیں اور وہ ایٹمی قوت سے چلنے والے جہاز اور آبدوزیں بنانے میں مصروف ہے۔ خیال ہے کہ اگر جنگ چھڑی تو روس کا پہلا اقدام یہ ہوگا کہ برطانیہ اور امریکہ کے درمیان رسل و رسائل کا سلسلہ کاٹ دیا جائے۔ اس وقت روس کا بحری بیڑا ۹۲ ۲۷ جہازوں پر مشتمل ہے اور دنیا میں امریکہ کے بعد اس کا نمبر ہے۔ برطانیہ کے پاس ۵۱۸ ایسی جہاز ہیں۔

پشاور کے کمشنر صاحب تبدیل

پشاور ۳۱ دسمبر۔ مسٹر اے ٹی نقوی سی ایس پی کو مرکزی حکومت سے تبدیل کر کے میجر اللہ داد خاں سی ایس پی کی جگہ قائمقام کمشنر پشاور ڈویژن مقرر کیا گیا ہے۔ میجر اللہ داد خاں سی ایس پی کمشنر پشاور ڈویژن کا تبادلہ کر کے انہیں مسٹر محمد مسعود سی ایس پی کی جگہ قائم مقام کمشنر قلات ڈویژن مقرر کیا گیا ہے۔

پاکستان کو نہری پانی کی سپلائی بند کردی جائیگی

نئی دہلی ۳۱ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ بھارت کے وزیر آبپاشی و بجلی محمد ابراہیم نے کل لکھنؤ میں کہا کہ بھارت ۱۹۶۰ء کے وسط تک پاکستان کو نہری پانی کی سپلائی بند کر دے گا۔ بھارت کے ایک علاقائی زبان میں چھپنے والے اخبار نے لکھا ہے کہ بھارت کے وزیر آبپاشی مسٹر محمد ابراہیم پاکستان کے صدر جنرل محمد ایوب خاں کے اس اعلان پر تبصرہ کر رہے تھے جو انہوں نے قائد اعظم کے یوم ولادت کے موقع پر کراچی کے جلسہ عام میں کیا تھا۔ بیان کیا گیا ہے کہ مسٹر ابراہیم نے کہا ہے کہ بھارت پاکستان کے لیڈروں کی ہر کارروائی کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ آپ نے یہ بھی بیان کیا کہ پاکستان معاوضہ ادا کئے بغیر بھارت سے پانی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ آپ نے بتایا کہ میرے نزدیک ایسی کوئی وجہ نہیں ہے کہ پاکستان کے ساتھ ایسا ترجیحی سلوک کیا جائے۔ آپ نے مزید کہا کہ اگر پاکستان نے نہری پانی کے متعلق اپنے بقایہ جات بیباق نہ کئے تو بھارت ۱۹۶۰ء کے وسط تک پاکستان کو پانی کی سپلائی بند کر دے گا۔

طبی جواہر پاروں کی پیشکش

از حکیم شیخ قمر الدین صاحب مصنف رموز کیمیا ...

میں نے ترجمان اسلام کے حکماء کا شکریہ ... ہوئے طبی جواہر پاروں کی پیشکش کی تھی۔ بعض بھائیوں کو ... ہے۔ مگر ناقدر شناسوں کے سامنے یا یونہی بلا طلب ... کے ایسے جواہر پاروں کو نہیں بکھیرا جا سکتا۔ میرے اپنے ... پر قائم ہوں۔ مگر قیمتی گشتہ جات۔ جواہر پاروں اور معدنی ... کے اسرار و رموز کی اشاعت کا سلسلہ اس وقت شروع ... جائے گا جب کہ مجھے معلوم ہو جائے کہ محض ترقی فن طب ... اور جواہر کی قدر دانی کی خاطر مستقل اخبار ترجمان اسلام ... معتدبہ حکماء کرام اور اطباء عظام نے منگانا شروع ... ورنہ زبانی طور پر شائقین فن کی بیسیوں مشکلات حل کی ... رہی ہیں۔ ہمارا اصول قدر دانوں کی قدر کرنا ہے۔

(شیخ قمر الدین شاہ محمد غوث لاہور

موجد نصرت اعظم)

کرسمس کے رنگ میں بھنگ

لندن ۲۹ دسمبر امسال کرسمس کی تعطیلات کے ... ۷۶۰ اشخاص ٹریفک کے حادثات کا شکار ہوئے ۶۵۶ ... موقعہ پر ہلاک شدگان کی تعداد ۷۰۰ تھی۔

مکتبہ مجددیہ

شائقین علوم طریقت و معرفت کو خوشخبری دی جا... ہے کہ لاہور بیرون دہلی دروازہ بالمقابل شاہ محمد غوث رح دفتر سہ روزہ ترجمان اسلام میں مکتبہ مجددیہ کا افتتاح ہوگیا ہے۔ جہاں معارف مجددیہ کی نایاب کتابیں ہر وقت موجود رہتی ہیں۔ جن کو نہایت صفائی اور محنت شاقہ سے حکیم عبد المجید سیفی نقشبندی مجددی نے شائع فرما کر ہزاروں تشنگان معرفت کے لئے آبحیات مہیا کیا ہے۔ فی الحال مندرجہ ذیل کتابیں برائے فروخت موجود ہیں۔

معارف لدنیہ — مصنفہ امام ربانی مجدد الف ثانی ... قیمت دو روپے۔

مبداء و معاد — قیمت دو روپے

کنز الہدایات — مصنفہ حضرت مولانا محمد باقر صاحب ... لاہوری قیمت ساڑھے تین روپے

مکاتیب شریفہ — مصنفہ حضرت شاہ غلام علی صاحب دہلوی۔ قیمت چار روپے۔

ایضاح الطریقہ مع فوائد ضروریہ — قیمت پانچ ...

ارشاد الطالبین — مصنفہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی ... قیمت اڑھائی روپے۔

مکتبہ مجددیہ بیرون دہلی دروازہ سرکلر روڈ لاہور

علماء لدھیانہ کی مزید کتب

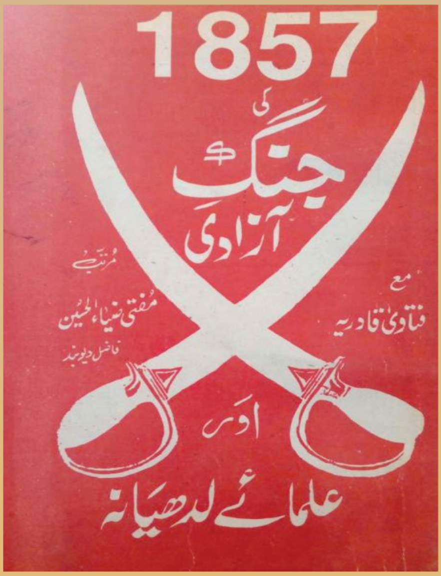

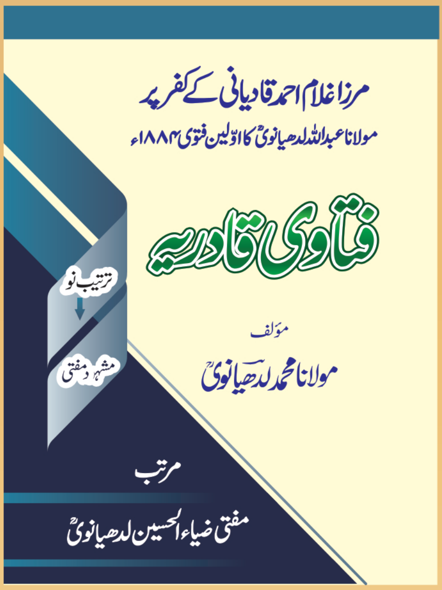

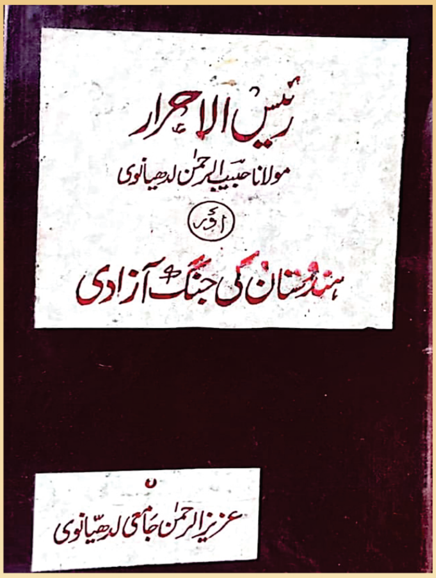

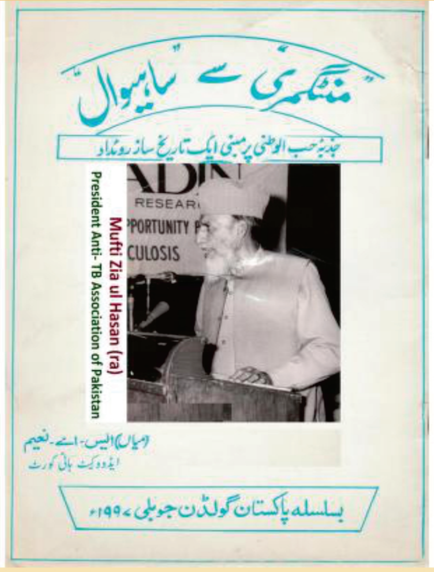

تمام کتب اس لنک پر دستیاب ہیں

https://archive.org/details/ulemaeludhiana